تقدیس و سپاس افزون از قیاس خالق جن و بشر را

[illegible] المحب [illegible]

[illegible] الفا [illegible]

[illegible] لب لباب معروف که از تصانیف فاضل محقق [illegible]

در مطبع منشی نولکشور [illegible] طبع [illegible] گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## تقریظ بر حمایت گلزار

از نتائج افکار ناثر و ناظم بے نظیر رشک افزائے سرور و فوریر حاوی فروع و اصول جامع معقول و منقول شاعر باجوش و خروش مولوی نواب نیاز احمد خانصاحب متخلص بہوش بریلوی ابن نواب نیاز محمد خانصاحب مغفور نبیرۂ حافظ الملک حافظ رحمت خان بہادر نصیر جنگ شہید سعید نور اللہ مرقدہ شاگرد شاعر ذی ہوش حکیم محمد محسن علی خان جوش بریلوی مرحوم و نیز از زمرۂ اعلیٰ تلامذۂ فخر انوری و خاقانی شاعر لاثانی افصح الفصحا ابلغ البلغا مقبول ہر صغیر و کبیر جناب میر مظفر علی صاحب اسیر لکھنوی لازالت شموس علومہ مشرقۃ

حامداً و مصلیاً و مسلماً

ترانۂ سنج بلبل خامۂ گلزار احمد میں بکار رہے یہ وہ مقام ہے کہ طوطی ہزار داستان کو بھی یہاں عجز در کار ہے جب نخلبند باغ رسالت ما عرفناک حق معرفتک فرمائے توصیف و ثنا ہم دامن دریدگان خار عصیان کی کب پایہ قبول پائے تنسیم ادراک کو غنچہ حمد خالق شگفتہ کرنا کیونکر نہ محال ہو جب گلشن مخلوقات کے بعض بعض گل کمال کی خوشبوئی وصف سے مشام جان معطر کرنا اشکال ہو فی الحقیقت عین عنایت باغبان قضا و قدر سے گلشن ایجاد میں ایسے ایسے درخت کمال نے نشو و نما پایا ہے جنکے دیکھنے سے عقل کل کا بھی چراغ عقل گل نظر آیا کسی میں سرسبزی معرفت نظر آئی کسی نے شریعت کی بہار دکھائی کسی میں گلہائے علوم کھلے کسی میں خار

جہالت وضلالت نظر پڑے کسینے سہری کا ثمرہ پایا کسیمین پہل بدی کا آیا غرضکہ گلستان
عالم مین طرفہ بہار ہے کہین گل ہے کہین خار ہے اگرچہ اس زمانے مین بوستان کمال خزان
رسیدہ ہے اہل کمال کا گل رخسار بسبب چلنے باد سموم بیقدری کے برنگ زعفران زرد
ہوکر پژمردگی دیدہ ہے لیکن سحاب رحمت الہی کی ترشح سے اب بھی نخل کمال کچہ کچہ شاداب
نظر آتا ہے کسی مقام پر کبھی کوئی باکمال گل باکمال کی تازگی دکھلاتا ہے اس دعوے پر حجت ساطع
اور برہان قاطع سمجھکر ایک شمشاد حدیقۂ علم وفضل کا ذکر کیا جاتا ہے حاسدون کے دل پر لالہ روش
داغ الم دیا جاتا ہے کہ گلدستۂ اوصاف فراوان مولوی محمد نقی علیخان خلف الصدق
مولوی محمد رضا علیخان مرحوم مغفور نور اللہ مرقدہ شہر بانس بریلی مین سکونت پذیر
ہین حسن ظاہری و باطنی مین بے نظیر ہین باپ دادا اونکے عرصۂ دراز سے چمن پیرای علم ودولت
رہے خود مولویصاحب بھی ایام طفولیت سے الی الآن بفضل ایزد منان صرصر حوادث سے بچکر
گلچین خیابان فضل وعزت رہے اونکے والد ماجد نے کمال دانائی سے دنیا کو مزرع آخرت
جان کر تخم عمل بوکر ثمرۂ معرفت پایا ریاض کرامت بھی شگفتگی پر آیا بصفت شبنم رات رات بھر انکو
اکثر لوگون نے ذکر خدا سے تر زبان دیکھا دن دن بھر برنگ شمیم غنچہ گوشۂ تنگ تنہائی مین نہان
دیکھا عالم باعمل تھے کامل بے بدل تھے ایک ادنی شعبہ اونکے درخت کرامت کا یہ ہے کہ جب بعد
رفع غدر فوج انگریزی بریلی مین آئی رعایا ے شہر کو خوف جزئی نہایت گھبرائی
ہر شخص برگ خزان دیدہ کی روش بے برگ و بے نوا بسبب چلنے باد تند خوف کے جانب صحرا گریزان
ہوا ہر فرد بشر کا حال سنبل کیطرح یکسر پریشان ہوا لیکن اوس سرو گلستان کرامت نے
خانہ خدا مین طرح اقامت ڈالی پختہ مزاجی تھے بھی بیٹھے ہین کہ ایسے محل خوفناک مین بھی حسب معمول
عبادت شبانہ روز مین سر مو فرق نہ لاکر کوئی بات ہراس کی منہہ سے نہ نکالی باوجودیکہ نوبت
تک قتل عام اور لوٹ ہونے کے اونہون نے مطلق صدمہ نہ پایا جو کوئی سپاہی فوج کا آیا
عنایت ایزدی سے اوسنے سر تسلیم جھکایا بالحق ہوش سے پختہ مغزون کو ہین باد
حوادث سے ضرر بہ صدمہ صرصر سے ہو جاتی ہے شاخ خام خم بہ سبحان اللہ جو یہ مرتبہ پایا ہے
اوسکے صاحبزادے کو سلسلۂ رہنمای شریعت کیون نہ ہاتھہ آئے الولد سر لابیہ کا مضمون شگفتہ

نظر آیا مولویصاحب سلمہ اللہ تعالے کا گل اسلام تازہ رنگ لایا یعنے اکثر اشخاص کو تعلیم
علم کا شوق دلاتے ہین اپنا وقت دینیات کے پڑہانے مین بہت صرف فرماتے ہین قدم کلام
علوم کا دریا بہہ جاتا ہے العالم اذا تکلم فہو بحر تموج کا مضمون اونہین کی ذات مجمع حسنات
پر صادق آتا ہے کسی نحو کسی علم مین عاری نہین ہر علم مین دخل معقول ہونا بتجر عنایت باری
نہین مسائل مشکلہ معقول نے اونکے سامنے مرتبہ حضوری پایا منقول مین بدون حوالہ آیت
وحدیث کے کلام نہ کرنا اونکا ایک قاعدہ کلی نظر آیا اونکے حضور اکثر منطقی اپنے اپنے قیاس
وشعور کے موافق صغرائے ثنا اور کبرائے مدح شکل بدیہی الانتاج بنا کر دعوے توصیف کو
ثابت کر دکھاتے ہین آخر الامر نتیجہ نکالتے ہین وقت یہ شعر زبان پر لاتے ہین ہوش سے ع کہتا عجب
مدرسہ علم مین اوس عالم کے پہ شمس آکر سبق شمسیہ پڑہتا ہو اگر بافی الحال اونکے نخل کمال سے
ایک گل تازہ کہلا چمن علم فصاحت وبلاغت بہی پہولا پہلا یعنے اونہون نے نسخہ با آب وتاب
موسوم بہ لب لباب معروف بہ سرور القلوب فی ذکر المحبوب تالیف کیا ہے
رنگ برنگ کے مضامین رنگین سے میدان بیان کو خجلت دہ باغ رضوان بنا دیا ہے
گلہائے وعظ وپند کی شگفتگی سے عین الیقین ہوتا ہے کہ یہ کتاب جواب گلستان بلکہ رنگینی
عبارت کی روش سے کہلتا ہے کہ واقعی یہ عین گلستان ہے لفظون مین ہزارہا معنے مناسب
رنگ برنگ کے پوشیدہ نظر آتے ہین مردم دیدہ بہی جسکے دیکہنے سے ہر دم تر وتازگی تازہ
پاتے ہین ہزارہا دقائق ونکات علمیہ سے یہ کتاب بہری ہے گویا شجرہ علم کی کلی ہے اہل سلام
کی نظرون مین ہر باب اسکا غیرت افزائے باغ جنان ہے اسکی ہر فصل پر بلا مبالغہ فصل بہاری
کا گمان ہے تو لے مطالعہ اسکی بد اعتقادون کے چمن طبع کے لیے سراسر صرصر ہے خوش اعتقادون
کو اسکی سیر گلگشت فردوس کے برابر ہے حاسدون کا غنچہ عیب بینی اسے دیکہ کر مرجہا جاتا ہے
گل طبع مین صم بکم کا رنگ نظر آتا ہے ع کیون نہ پژمردہ ہون گلہائے مضامین عدو ہ باغ
حاسد کے لیے باد خزانی ہے یہ ہاں کسی مقام پر ایک قرینے سے بیان غفاری ہے کسی جا سے طریقے
سے ذکر قہاری ہے کہین رزم کہین بزم کہین سراپا تحریر ہے ذکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
اس عالیشان اور طرز بیان کے ساتھ ادا کیا ہے کہ ہر شخص کو مشابہ تفسیر ہے غرضکہ ہزارہا

رنگ کے مطالب سے یہ گلدستہ بنا ہے اگر اسکے کل مضمون کو گل ہزارہ کہون تو بجا ہے ایک حرف مفرد یعنے اکیلا ایسا ہی ہے لکھا ہوا گل شبو کا ہمسر ہے پچیدگی سلسلۂ تحریر سے کھلتا ہے کہ یہ نسخہ رشک سنبلستان سراسر ہے خوش وضعی سطور دال ہو رہی ہے کہ ہر سطر لکھی ہوئی بخط گلزار ہے بین السطور کی آبداری بھی آبرو ریز انہار ہے اول سے آخر تک یہ کتاب اوسکے ذکر سے مالامال ہے درخت کائنات جسکے قدم کی بدولت نہال ہے یعنے شاخ طوبائے توحید اور میوۂ شجر تمجید محبوب خدا اشرف انبیا احمد مجتبی محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کل حال بطور اختصار مصنف سلمہ اللہ تعالی نے اوسمین لکھا ہے نہایت کمال اسی کو کہتے ہین کہ دریا کوزے مین بھرا ہے سبحان اللہ فسبحان اللہ ثم سبحان اللہ ہر فقرے پر در دو ہزار پڑھنا سزاوار ہے عند لیب خامہ ہوش از خود فراموش کو اب اس آیہ کریمہ کے تکرار بار بار ہے یا ایہا الذین آمنو صلوا علیہ وسلموا تسلیما ٭

## تقریظ دوم

طبعزاد عالی طبیعت سید ہدایت علی ہدایت بریلوی بعد حمد و صلوۃ کے سید ہدایت علی خدمت اہل دانش و بینش مین ملتمس ہے کہ یہ کتاب لاجواب موسوم بہ لب لباب معروف بہ سرور القلوب فی ذکر المحبوب اس زمانے کی سب کتابون سے بہتر ہے کہ اسمین ذکر خیر البشر بروایات معتبرہ تحریر سراسر ہے مؤلف اسکے مجمع مکارم و اخلاق منبع جود و اشفاق مقبول بارگاہ رب العالمین مداح جناب سید المرسلین ہدایت کے ہادی امت بیو نحل بحر مواج علم صدق و صفا ٭ افضل علمائے زمان مولوی محمد نقی علیخان ابن مولوی محمد رضا علیخان مرحوم بریلوی ہین اونکی تعریف مین زبان قلم لال ہے النقصان سے اونکی خوبیون کا بیان ہونا محال ہے

## غزل

وہ عطا کی خدا نے یکتائی ٭ کسکی طاقت کرے جو ہمتائی ٭ فاضل بے بدل کریم و خلیق ٭ ذکر محبوب حق کا شیدائی ٭ عالم باعمل فصیح و بلیغ ٭ واہ رے علم فضل و دانائی ٭ شان اللہ کی نظر آجائے ٭ گر کرین غور اہل بینائی ٭ وقت تقریر پھول جھڑتے ہین ٭ بلبلین کہتی ہین بہار آئی ٭ اے ہدایت بیان فیض ہو کیا ٭ گم ہوا نام حاتم طائی

## قطعات تاریخ طبع طبعزاد مولوی نوازش احمد خان صاحب مہوش بریلوی

ہو ہند میں ایک چھاپہ خانہ مطبوع فقیر و بادشاہ ہے اور خاص مقام طبع اے مہوش لاریب کہ لکھنؤ ہوا ہے ×
بہتر ہیں اس سمجھ پر اوس کی اس چھاپے کو جو کہیں برائے مطبوعہ ہی سا نکلا جو کہ نسخہ وہ نسخہ کیمیا بنا ہے ×
اس مطبع جانفزا میں ہاتف یہ ذکر رسول کیا چھپا ہے

## قطعہ تاریخ طبعزاد اہل طبع و ذکا مولوی احمد رضا خان صاحب خلف جناب مصنف سلمہ اللہ تعالیٰ

شد چو مطبوع این کتاب عجیب بود در فکر سال طبع رضا ✻ گمان داد ہاتف آواز ✻ ذکر جاودی چہ مرہم جانہا ×

## قطعہ تاریخ طبع از شاعر خوش بیان سید قاسم علی خواہان بریلوی

مولوی نقی علیخان کو ہو دے خدا وند لایزال جزا ✻ جان فشانی کمال فرمائی تھا کہ خون جگر رسالہ لکھا ×
کیا فصاحت ہی کیا بلاغت ہے ✻ ہو مرصع کلام سرتاپا ✻ شہرۂ آفاق میں ہوا ایسا ✻ ہر طرف ہی صدائے صل علےٰ ×
ہے تاریخ طبع خواہان نے کہہ یا ذکر مرسل والا

## وله

چو مطبوع گردید لب لباب ✻ شدہ شہرتش از زمین تا فلک ✻ رقم کرد تاریخ خواہان چنین ✻ ثنائی حبیب خدائی ملک ×

## قطعہ تاریخ تالیف سرور القلوب فی ذکر المحبوب تصنیف مولوی نوازش احمد خان صاحب مہوش موصوف

ہے بے مثل ایسی سرور القلوب کہ ممکن نہیں اوسکا ہونا جواب ✻ مضامین رنگین کی اسمیں بہار ✻ ہے اس رنگ جسکا نہیں کچھ حساب ×
ادب سے یہ کہہ ہاتف نے آواز دی ✻ گل نخل دین ہے یہ گویا کتاب

## قطعہ تاریخ تالیف نسخہ ہذا از نتیجۂ کلک گوہر سلک مولوی احمد رضا خان صاحب خلف حسن مصنف سلمہ اللہ تعالیٰ

مہر ہی والد نے جب کیا تصنیف ✻ یہ رسالہ بوصف شاہ ہدیٰ ✻ جسکا ہر صفحہ تختۂ فردوس ✻ ہر ورق برگ سدرۂ جلوہ ×
گیسوے حور ہی سواد حروف ✻ مردم چشم حور ہر نقطہ ✻ یا علم اوسکا ابر نیسان ہے ✻ ہر ورق اوسکا عالم کا دریا
ہر سطر رشک موج صافی ہے ✻ دائرہ نکو صدف لکھوں تو بجا ✻ نقطے جسکی ہیں گوہر شہوار ✻ قیمت اونکی ہے جنت الماویٰ
سال تالیف میں رضا نے کہا ✻ وصف خلق رسول اُمّی کیا

## قطعہ تاریخ تالیف نسخہ ہذا از سید ہدایت علی صاحب موصوف

ایا ب کتاب کی ہے تالیف ✻ مدحت مصطفیٰ ثنا خوان ✻ تاریخ ہے با حکمت و پند ✻ ہر ایک کہ درد دل کا درمان
کی صرف فصاحت و بلاغت ✻ ہے گوہر سے بند بحر عمان ✻ فقرہ فقرہ بدح کے لائق ✻ جملہ جملہ صفت کے شایان
تاریخ عجب لکھی ہدایت ✻ تو آفرین اے نقی علیخان

نقد ایشان افزون از قیاس خاتم و بار ایشان
پاس ...

در مطبع منشی نولکشور مستحسن طبع ... مقبول جهان گردید

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله المتقدس بجلال ذاته عن ادراك العقول والافهام المنزه بكمال صفاته عن شوائب النقص
ولواحق الاجسام المتصف بالصفات الازلية المنعوت بالنعوت السرمدية غافر الذنب وقابل التوب
شديد القوة والحول واسع المغفرة وباسط الرزق عظيم الفضل ذي الطول انوار حكمته الباهرة زاهرة من المصنوعات
وآثار سلطنته القاهرة ظاهرة من المقدورات تخضع دون سرادقات عزته جباه الاصفياء ولا يحوم حول
عجائب صنعته اذهان العقلاء تنزهت صفاته العظمى عن الحدوث والزوال وتقدست ذاته العليا عن الاشباه
والامثال قصرت الفهوم عن وصف كماله وارتعدت العقول بملاحظة جلاله لا يحيط به الزمان ولا يطرء عليه النقصان
آمن عظائم النعم وبوالغ الحكم وانواع الرحمة واصناف الكرم شرح صدور العالمين بانوار حقائق المثاني
ونور قلوب العارفين بفهم دقائق المعاني ربنا انك فائض الجود وغاية كل مقصود ولك التحمد والثناء ومنك الجود
والعطاء فأسئلك اللهم ان ترزقني شرائف الافضال والآلاء وتحشرني في زمرة خاتم الانبياء وامام الاصفياء
وصفوة الانام واكرم الكرام وسيد النبيين ورحمة للعالمين بشير المطيعين نذير المفسدين شارع الشريعة البيضاء
بارع الرسل والانبياء نور حدقة الكرامة نور حديقة الشفاعة ماحي الكفر والطغيان ناشر التوحيد والايمان
غرة العرب والعجم خطيب الانبياء والامم شمس الفلاح والهدى صاحب المقام الاعلى فدنى فتدلى فكان قاب قوسين
او ادنى مشيد قصر العدل والانصاف هادم اساس الجور والاعتساف كثير الفضل والجود شفيع الناس

يوم الموعود وعروة الله الوثقى نور الله الذي لا يطفى ودليل الخيرات معدن الكمالات خير الورى
مصباح الدجى قدوة اصحاب الوحي والتنزيل ودافع جنيات الشرك والاباطيل اشرف بني عدنان
حبيب الله المنان المبعوث من اكرم القبائل والمنعوت باعلى الشمائل الطاهر المطهر الطيب المطيب
النجم الثاقب الرسول المقرب اشرقت الانفس بنوره واستنارت الارض عند ظهوره هو النور المبين
والقوي المتين الذي كان نبيا وآدم بين الماء والطين به خبت نار الكفر والطغيان ومنه فاحت
روائح العدل والاحسان قلع اصل الكفر والعناد وقطع راس الشرك والفساد اول مدارج عروجه
آخر مقامات النبيين وآخر معارج ترقيه خارج عن طوق المرسلين ؎ كماله في الاوج مد كما ان البحر
محيط آخر بنو الشمس تستفيد من بريق جماله والقمر تقتبس من نير كماله روحه العلي مرجع الآفاق
ونفسه العليا منبع الاخلاق وجهه كالنهار اذا تجلى وشعره كالليل اذا يغشى مدح صدره الم نشرح لك
صدرك ثم وصف ذكره ورفعنا لك ذكرك ثم نبه مليح لسانه فصيح قلبه سليم شانه عظيم ذو تبسم بديه
ذاته علويه حجته ساطعه حكمته بالغه افعاله جليله اوصافه جميله تعطرت النسيم من عرق جسده الطيب وتاج
الارواح بشميم جسمه اللطيف ؎ ملا والخلا بخبره * كشف السماء بسيره * ما ساغ ذلك لغيره * صلوا عليه
وسلموا * ارسله الله تعالى مبشرا للمومنين بان لهم من الله فضلا كبيرا وانزل عليه الفرقان فيه تبيان لكل
شيء ليكون للعالمين نذيرا اكمل بعيان الرسالة وانقذنا به من الضلالة ؎ له النسب العالي فليس كمثله *
حسيب نسيب منعم متكرم * اقدمه في كل خير لانه * اذا كان مدح فالنسيب مقدم فسبحان من صوره
فاحسن تصويرا * وما خلق له في العالمين نظيرا * ؎ يا عاشقين توهموا في حبه * هذا هو الحسن
الجميل المفرد * ما بات في اولاد آدم مثله * فيما مضى * احاديث مسند صلوا عليه بكرة وعشية
الف الصلوة مع السلام وزيدوا * افضل صلوات واكمل تحيات * نثار حضرت سيد كائنات
خلاصه موجودات * اشرف المخلوقات * سرور بني آدم * روح روان عالم * انسان عين
وجود * قبله كعبه مقصود * قاضي مسند عزت * مفتي دين وملت * وارث علوم اولين *
مورث كمالات آخرين * مدلول حروف مقطعات * منشاء فضائل وكمالات * محبت حق اليقين
تفسير قرآن مبين * عزيز مصر احسان * فخر يوسف كنعان * حافظ حدود شريعت *
ماحي كفر و بدعت * قائد فوج اسلام * دافع جيش اصنام * نگين خاتم سروري *

خاتم نگین پیغمبری ٭ فاتح مغلقات حقیقت ٭ سر اسرار طریقت ٭ نورس گلشن خوبی ٭
طراز باغ محبوبی ٭ تراوش ابر رحمت ٭ توتیای چشم بصیرت ٭ نسرین حدیقهٔ فردوس برین ٭
روح رائحهٔ روح ریاحین ٭ خیابان چمن زیبائی ٭ بهار گلستان رعنائی ٭ نکهت چمنستان
ملکوت ٭ اصل سر ابستان ناسوت ٭ ثمرهٔ سدرهٔ محبوبیت ٭ شگوفهٔ شجرهٔ مقبولیت ٭ شاهباز
آشیان قربت ٭ طاوس مرغزار جنت ٭ همای نشیمن قدس ٭ عنقای قاف رسل ٭
بلبل بوستان و ما ینطق عن الهوی ٭ طوطی شکرخای سبحان الذی اسری ٭ شاهین بلند
پرواز انا سید ولد آدم ٭ عندلیب خوش آواز باغ علمک ما لم تکن تعلم ٭ ندیم خلوتکدهٔ
قاب قوسین او ادنی ٭ مقیم عشرتکدهٔ و لقد راه نزلة اخری ٭ سلطان ایوان اخلاص و
یقین ٭ مهمان خوان یطعمنی و یسقینی ٭ فارس مضمار لاهوت ٭ شهسوار میدان جبروت ٭
چابک قدم بسیط افلاک ٭ دالا گهر محیط لولاک ٭ خاکی و پر اوج عرش منزل ٭ امی
و کتابخانه در دل ٭ طبیب بیماران ضلالت ٭ جوارش مریضان محبت ٭ قوت دلهای ناتوان ٭
آرام جانهای مشتاقان ٭ تفریح قلوب پژمرده ٭ دوای دلهای افسرده ٭ درگوش
مه جبینی ٭ لعل بدخشان رنگینی ٭ جگرگوشهٔ کان کرم ٭ دستگیر درماندگان امم ٭ یاقوت نسخهٔ
امکان ٭ روح روان عقیق و مرجان ٭ لولوی بحر سخاوت و عطا ٭ گهر دریای مروت و حیا ٭
گوهر محیط احسان ٭ ابر گهربار نیسان ٭ شناور جوی راحت ٭ غواص قلزم لطافت ٭ سحاب
دُرافشان سخاوت ٭ نیسان گهربار عنایت ٭ روح چشمهٔ حیوان ٭ آشنای بحر عرفان ٭
آب حیات رحمت ٭ ساحل نجات امت ٭ غالیه مشام جان ٭ عطر دماغ قدسیان ٭ اعجوبهٔ
صنعتکدهٔ بوقلمون ٭ زینت کارگاه گوناگون ٭ اختر برج دلبری ٭ خورشید سمای سروری
هلال عید کامرانی ٭ جلوهٔ هلال شادمانی ٭ صفای سینهٔ نیر اعظم ٭ نور دیدهٔ ابراهیم و آدم ٭
رونق ریاحین گلستان ٭ گل مهتاب باغ آسمان ٭ مشرف دائرهٔ تنویر ٭ مشرق کتاب
منیر ٭ شمس چرخ استوا ٭ سیار فضای او ادنی ٭ مذهبهٔ جبین انوار ٭ غرهٔ جبههٔ اسرار ٭
بیاض روی سحر ٭ طراز فلک قمر ٭ ضیای انوار هدایت ٭ لمعان شموس سعادت ٭ مطلع
انوار ناهید ٭ تجلی مشتری و خورشید ٭ مشعل خورتاب لامکان ٭ تیغ با مهتاب درخشان

سہیل فلک عزت ٭ جبیں آسمان شرافت ٭ مرکز دائرۂ علم و ایمان ٭ محیط کرۂ عظمت و امکان ٭
مسند آرائے ربع مسکون ٭ رونق شلثات گردون ٭ اسد میدان شجاعت ٭ اعتدال میزان
عدالت ٭ سطح خطوط استقامت ٭ استوای سطوح کرامت ٭ مخزن اجناس عالیہ ٭ معدن خصائص
کاملہ ٭ مقوم نوع انسان ٭ ربیع فصول دوران ٭ مکمل انواع سافلہ ٭ مربی نفوس فاضلہ ٭
مقدمۂ قیاس معرفت ٭ ممہد قواعد محبت ٭ مبدء فروع و اصول ٭ عقل اول سلسلۂ عقول ٭ رابطہ
علت و معلول ٭ واسطۂ جاعل و مجعول ٭ برہان وحدت مطلقہ ٭ حقیقت حقایق کلیہ ٭ جامع لطائف
ذہنیہ ٭ مجمع انوار خارجیہ ٭ اوسط طرفین امکان و وجوب ٭ موجب ربط طالب و مطلوب ٭
معلم دبستان تفرید ٭ مدرس مدرسہ تجرید ٭ سالک مسالک طریقت ٭ دانای رموز حقیقت ٭
خزینۂ اسرار الہیہ ٭ گنجینۂ انوار قدسیہ ٭ تزکیۂ نفوس فاضلہ ٭ تصفیۂ قلوب کاملہ ٭ سر دفتر دیوان
ازل ٭ خاتمۂ صحف ملل ٭ خازن کنز دقائق ٭ درمختار بحر رائق ٭ ذخیرۂ جواہر تفسیر ٭ مشکوٰۃ
مفاتیح تیسیر ٭ تخم مزرع حسنات ٭ ترغیب اہل سعادات ٭ جمع محاسن فتوت ٭ کفایت حوائج خلقت ٭
ہادی سبیل رشاد ٭ استیعاب قواعد سداد ٭ شیرازۂ مجموعۂ فصاحت ٭ بہجت حدائق بلاغت ٭
سراج وہاج ہدایت ٭ نسخۂ کیمیائے سعادت ٭ صحیفۂ دلائل نبوت ٭ تکمیل ایمان امت ٭ منہج
منتہی الارب ٭ لب وصول ادب ٭ بیاض زواہر جواہر ٭ درج جواہر زواہر ٭ قلزم درر مقاصد ٭
معدن جواہر عقائد ٭ دلیل صغیر و کبیر ٭ مفتاح فتح قدیر ٭ تیسیر اصول تاسیس ٭ روضۂ گلستان
تقدیس ٭ مطلع اشعۂ لمعات ٭ احیائے علوم و کمالات ٭ تشریح حجت بالغہ ٭ تصریح واقعات خفیہ ٭
تقریر قصص انبیا ٭ تحریر معارف اصفیا ٭ مقدمہ مناسک ملت ٭ وسیلۂ ارباب بصیرت ٭ ملتقط کتاب
تکوین ٭ نہایت مطالب مومنین ٭ انسان عیون ایمان ٭ قرۃ عینین انسان ٭ منبع شریعت و حکم ٭
مجمع بحرین حدوث و قدم ٭ خلاصۂ مآرب سالکین ٭ انتہائے منہاج عارفین ٭ زیور غرایب
تدقیق ٭ تلخیص عجائب تحقیق ٭ ناقد نقد تنزیل ٭ ناسخ توریت و انجیل ٭ امین مفتاح سعادت ٭
کشف غطائے جہالت ٭ واقف خزاین اسرار ٭ کاشف بدائع افکار ٭ زبدۂ علوم حقایق ٭
جاذب قلوب خلایق ٭ زیب مجالس ابرار ٭ نور عیون اخیار ٭ تجرید لطائف علیہ ٭ تہذیب مقاصد
حسنہ ٭ ضیای انوار مصابیح ٭ توضیح ضیائے تلویح ٭ نزہت ارواح سابقین ٭ قانون

شفائے لاعقین ٭ مخزن عجائب و غرائب ٭ مدار مکارم و مناقب ٭ نقش فصوص حکمیہ ٭ منتخب
جواہر مضیہ ٭ عین علم و ایقان ٭ حصن حصین امتنان ٭ تبیین اشارات قران ٭ غایت بیان معانی ٭
تنقیح دلائل کافیہ ٭ تصحیح براہین شافیہ ٭ اقصی معارج حقیقت ٭ سلّم مدارج طریقت ٭ موضح
احکام الٰہیہ ٭ افق مبین انوار شمسیہ ٭ وقایۂ کنوز و ذخایر ٭ عدیم اشباہ و نظایر ٭ دستور قضاۃ
و حکام ٭ ایضاح تبیین احکام ٭ نور انوار مطالع ٭ تنویر منار طوالع ٭ بحر جواہر درایت ٭ طغرای منشور
رسالت ٭ ملخص مضمرات عوارف ٭ شرح مبسوط معارف ٭ سراج شعب ایمان ٭ برزخ وجوب
و امکان ٭ درّ تاج افاضل ٭ ملتقی بحر فضایل ٭ ناطق فصل خطاب ٭ میزان نصاب احتساب ٭
تبیض درّ مکنون ٭ سبب سرور محزون ٭ صراح برہان قاطع ٭ نقایہ دلیل ساطع ٭ عمدہ مرام دین ٭
ضوء مصباح یقین ٭ شمس بازغہ مشارق انوار ٭ بہارستان ربیع ابرار ٭ سور فتوحات
رحمانیہ ٭ مہبط مواہب لدنیہ ٭ نتیجہ دلایل خیرات ٭ لمعان مطالع مسرت ٭ قاموس محیط ایقان ٭
بلاغ مبین احسان ٭ نور عین تجرید ٭ نہر خیابان توحید ٭ ؎ محمد شاہد دین جان ایمان ٭ محمد حجت
حق لطف یزدان ٭ بہار ہشت جنت رنگ و بویش ٭ بہشت نہ فلک خاکی ز کویش ٭ ابد از ہستی
او آفریدہ ٭ عدم را سایہ او نوردیدہ ٭ ای عزیز قلم و زبان کی کیا مجال کہ مدح و ثنا حضرت
رسالت کی لکھہ سکے اور انسان ضعیف و جہول کا یارا نہین کہ اس بحر ذخار مین قدم رکھے ؎
وصف خلق کسے کہ قران ہست ٭ خلق را وصفا و چہ امکان ہست ٭ ارے کل مدح فی النبی قصرا ٭
وان بالغ المثنی علیہ واکثر ٭ اذ اللہ اثنی بالذی ہو اہلہ ٭ علیہ فما مقدار ما یمدح الورے ٭
اگر تمام دریا سیاہی اور سب درخت قلمین ہو جاوین اور جن و انس جمع ہو کر لکہین ہزار مین سے
ایک نہ لکھہ سکین پس دعوی مدحت سراسر لاف و گزاف ہے ؎ یا صاحب الجمال و یا سید البشر ٭
من وجہک المنیر لقد نور القمر ٭ لا یمکن الثناء کما کان حقہ ٭ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر ٭
مگر بقدر امکان اس کام مین مشغول رہنا دلیل سعادت ٭ اور موجب فلاح دنیا و آخرت ہے ٭ لہذا
فقیر حقیر معترف بتقصیر قلیل البضاعت کثیر المعصیت جفاکار ذلیل و خوار احوج الخلق الی اللہ الغنی
محمد نقی علی محمدی حنفی بریلوی عاملہ اللہ تعالے بلطفہ الوفی و حفظہ من شر کل غبی و غوی نے
ایک رسالہ مسمی بوسیلہ نجات ذکر حضرت سید کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ و اکمل التحیات مین

التقریر الاوضح فی تفسیر الم نشرح سے کہ تالیف فقیر ہے انتخاب کیا اب بہ ایماے بعض احباب مختصر
مشتمل نو باب پر تفسیر و رسالہ مذکورہ سے انتخاب کرکے باضافہ بعض مضامین موسوم بہ لب لباب
کیا اور تقریرات مشکلہ اور مضامین متعلقہ اور سجع و ترصیع و تجنیس و محسنات بدیع ترک کین تا ہر شخص
بی تکلف سمجھ لے اسلیے اکثر جگہہ ترجمہ و عبارت عربی و فارسی برعایت لفظ کے نہین صرف مضمون
عبارت سلیس مین مذکور ہے بلکہ کہین بنظر اختصار قدر ضروری پر اقتصار ہے ناظرین با انصاف سے
یہ امید ہے کہ بحکم لا تنظر الی من قال وانظر الی ما قال مولف عاجز کی بے مایگی پر نظر نفرماوین
کلام کو دیکھین کہ ماخذ اوسکا قرآن و حدیث و اقوال ائمہ دین و علماے راسخین ہے اور جو لطائف
و نکات اپنے ذہن سے لکھے یا قصص و حکایات کتب صوفیہ اور اون حضرات کی مکتوبات و ملفوظات
سے نقل کیے اصول شرع اور طریقہ سلف کے خلاف نہین معہذا جس جگہہ غلطی پاوین اصلاح فرماوین
زبان ساتہ طعن و تشنیع کے نہ کھولین کہ معترف بقصور پر طعن و تشنیع بزرگون سے بعید ہے بلکہ ایسا
خطاکار عفو و دعای مغفرت کا سزاوار ہے وللارض من کاس الکرام نصیب باب اول ولادت
باسعادت وغیرہ احوال حضرت رسالت مین منقول ہے جس رات امنہ پاک ذات
اوس نور مقدس سے مشرف ہوئین انوار تمام عالم مین تابان اور خوشی کے آثار
اطراف زمین مین نمایان ہوے جبریل امین کو حکم پہونچا کہ علم سبز محمدی کعبہ کی چہت پر کہڑا
کرین اور عالم کو بشارت دین کہ نور محمدی صلعم نے آمنہ کے پیٹ مین قرار پایا بہترین خلایق بہترین
امم پر مبعوث ہوگا خوشا نصیب اوس امت کا جسے محمد صلعم سا پیغمبر ملے اوس رات زمین و آسمان
مین ندا ہوی کہ نبی آخر الزمان کے ظہور کا وقت ہزارون برکت و سعادت کے ساتہ نزدیک آیا
اور جنگل کے جانور اور قریش کے چارپاے باہم مبارکباد دیتے اور کہتے قسم خدا کی امنہ کے حمل مین
خدا کا رسول ہے یہ شخص امان دنیا و سراج اہل زمین ہے اور بہترین امت پر مبعوث ہوگا امنہ کہتی تہین
جب مین حامل ہوئی کسی نے مجہے خواب مین کہا تمہارے پیٹ مین اس امت کا سردار ہے جب
چہ مہینے گذرے کسی نے خواب مین کہا تیرے حمل مین بہتر عالم کا ہے پیدا ہو تو اوسکا نام محمد رکھنا
جب مہینہ ربیع الاول کا شروع ہوا عالم انوار آسمانی سے منور کیا اور امنہ کی دل مین عجب طرح کی
خوشی پیدا ہوتی کبہی عالم رویا مین اونکو بشارت دے جاتے اور کبہی بیداری مین فرشتون کی

تسبیح وتہلیل کی آواز آتی ساتوین شب ابراہیم علیہ السلام کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین اے آمنہ
تجھے بشارت ہو کہ تیرے پیٹ سے پیغمبر صاحب اسمای حسنی اور آیات کبریٰ پیدا ہوگا پھر
تو فرشتے رات دن آمنہ کے آس پاس رہتے اور پرند خوشی سے چہچہے کرتے گیارہوین رات ذکر
تسبیح وتقدیس مین مشغول ہے بارہوین شب منادی نے ندا کی اے آمنہ تجھے اوس مولود کے
ساتھ بشارت ہو جو آج تیرے پیٹ سے نکلے گا وہ آفتاب فلاح وہدایت ہے اوسکا نام محمدؐ رکھنا
اوس رات انوار زمین و آسمان مین تابان اور ستارے زمین کی جانب مایل تھے ملایکہ سبع سموات
زمین پر اوترے اور جبریل واسرافیل مولد شریف مین حاضر ہوے عرش ذوق شوق
مین ہلتا تھا زمین طرح طرح سے ناز کرتی تھی بت اوندھے ہو شیاطین زنجیرون مین جکڑے
تھے دریاے ساوہ خشک ہو اور وادی سماوہ مین دریا جاری ہوا محل بادشاہ ایران کا شق ہوا
اور چودہ برج گر پڑے ایک علم مشرق اور ایک مغرب اور تیسرا بام کعبہ پر نصب ہوا اکناف
عالم مین ایک شور تھا وحش وطیور ہجوم مچارہے تھے اور فرشتے قدوم والا کے منتظر کہ وہ آفتاب
عالمتاب ہزارون جاہ وجلال کے ساتھ مسند ظہور پر جلوہ افروز ہوا اور تمام عالم کو کہ ظلمت
کفر وشرک مین مبتلا تھا جمال منور سے روشن کیا ؎ ولد الحبیب ومثلہ لا یولد ❊ ولد الحبیب
وخدہ متورد ❊ ولد الحبیب مکحلاً ومطیباً ❊ والنور من وجناتہ یتوقد ؎ آنکھون مین سرور
آگیا دیدار سے اونکے ❊ روشن ہوے دل جلوۂ رخسار سے اونکے ❊ یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ ❊
صلوا علیہ وآلہ ❊ جب آپ پیدا ہوے ایک گوینده نے کہا یرحمک اللہ اللہ تم پر رحم کرے
پھر غیب سے ندا ہوئی وہ پیارا ہادی پیدا ہوا جو اوسپر ایکبار درود بھیجے گا خدا اوسپر دس بار
رحمت نازل کرے گا اور اوسکا اجر بڑھاے گا اور آپکی ساتھ ایک روشنی پیدا ہوئی
جسمین اہل مکہ کو شام کی عمارت نظر آئی ؎ شب میلاد محمدؐ چہ شب روشن بود ❊ کز حرم
تا بحد شام منور گردید ❊ حرم وشام چہ کز مشرق ومغرب نورش ❊ ہمہ آگشت محیط وہمہ جا در گردید ❊
ابن عباس کہتے ہین اول کلمہ جو زبان فیض ترجمان سے نکلا یہ تھا اللہ اکبر کبیراً والحمد للہ کثیراً
فسبحان اللہ بکرۃ واصیلا قسطلانی اور ابو نعیم روایت کرتے ہین کہ بعد ولادت کے آپ نے خدا کو
سجدہ کیا اور انگشت مبارک آسمان کی طرف اوٹھا کے فرمایا لا الہ الا اللہ انی رسول اللہ سوا خدا کے

کوئی معبود نہین بیشک مین خدا کا رسول ہون بعض روایت مین ہے جناب الٰہی مین سجدہ
کرکے عرض کیا یارب ہب لی امتی خدایا میری امت مجھے بخشدے خطاب ہوا وہبتک
امتک یا علی ہمتک مین نے تیری امت بسبب تیری ہمت بلند کے تجھے بخشی پھر فرشتون سے
ارشاد ہوا اشہدوا یا ملائکتی ان حبیبی لاینسی امتہ عند الولادۃ فکیف ینسیہا یوم القیمۃ اے
میرے فرشتو گواہ رہو کہ میرا حبیب اپنی امت کو وقت ولادت کے نہین بہولتا تو قیامت کے
دن کب بہولے گا ابو نعیم نے دلایل النبوت مین روایت کی ہے کہ بعد ولادت فرشتے نے اوس
پانی سے کہ اپنے ساتھ لایا تہا آپ کو تین بار نہلایا اور پارۂ حریر سے ایک مہر کہ شکل مین شل بیضہ کے
اور چمک مین مانند زہرہ کے تہی نکالکر دوش نبوت پر ثبت کی ابن جوزی لکھتے ہین پہر فرشتے اوس
جناب کو آسمان کی طرف لے گئے پروردگار نے تاج کرامت اور خلعت عظمت عنایت فرمایا
اور منادی نے ندا کی اس مولود کو اکناف عالم اور اطراف زمین مین پہراؤ تا خلق اوسکے حال سے
واقف ہو اور اوسی صفوت آدم معرفت شیث رقت نوح خلت ابراہیم انقیاد اسمعیل
صبر ایوب شکر یعقوب جمال یوسف آواز داؤد حکومت سلیمان حکمت لقمان قوت موسیٰ بشارت
عیسیٰ زہد یحییٰ عنایت کرو اور تمام انبیاء و مرسلین کے اخلاق مین غوطہ دو اور ایک روایت
مین ہے اونکو مشرق و مغرب مین پہراؤ اور موالد انبیا مین لے جاؤ تا پیغمبر اونکے حق مین
دعا کے برکت کرین اور ملت حنفیہ کا لباس پہناکر ابراہیم علیہ السلام کے پاس حاضر کرو اور
دریا و صحرا کو لے جاؤ کہ اونکا نام و صفت پہچانین اور نام اونکا دریا مین ماحی ہے یعنے کفر و شرک کی
مٹانے والی اور ایک روایت مین وارد ہوا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام زمین کی سیر کراؤ اور ارواح
ملائکہ و جن و انس و وحش و طیر کو دکہاؤ اور کنجی نبوت اور نصرت اور خزانہ عالم کی اونکے
ہاتھ مین دو اور سب پیمبرون کے اخلاق اون مین جمع کرو آمنہ کہتی ہین اوس وقت
مجھے تین شخص نہایت خوبصورت نظر آئے گویا آفتاب اونکے چہرون مین چمکتا تہا ایک کے ہاتھ
مین چاندی کا ابریق جس سے مشک کی خوشبو آتی اور دوسرے کے پاس زمرد کا طشت جسکے
چارکونے تہے ہر گوشہ مین آبدار موتی لگے پہر ایک گوینده نے کہا اے خدا کی پیاری یہ طشت دنیا ہے
اسکے جس گوشہ کو چاہے پسند کرلے آپ نے بیچ مین ہاتھ رکہدیا غیب سے ندا ہوئی بخدا کے کعبہ

اوسنے کعبہ کو کہ وہی اوسکا مولد ہے اور وہی اوسکا قبلہ اختیار کیا تیسرے کے ہاتہ مین حریر
سبز کا لگ اتہا حضرت کو اوس طشت مین بٹہا کر ابریق کے پانی سے سات بار نہلایا اور جامۂ حریر مین
لپیٹا پہر ایک نے آپکو پرون تلے چہپایا اور آنکہون کے بیچ مین بوسہ دیکر کہا اے
محمد بشارت ہو کہ خدا نے تمہین سب پیغمبرون کا علم اور سخاوت و شجاعت اور اسی طرح بہ
خلق سب سے زیادہ عنایت کیا اور رضوان داروغہ بہشت نے حاضر ہو کر آپکے کان مین کہا
اے محمد بشارت ہو کہ تمہین سب پیغمبرون کا علم ملا اور تم سب سے زیادہ بہادر اور دانشمند ہو
آمنہ کہتی ہین غیب سے ندا ہوئی کیا خوب حکومت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی کہ تمام خلق آپکے
قبضے مین اور فرمان بردار ہو جاوے گی کہتے ہین جب فرشتے زیارت اور آپکے خدمت سے
فارغ ہوے دایہ نے نہلانے کا ارادہ کیا آپ نے بزبان فصیح فرمایا مین آب رحمت سے غسل
دیا گیا ازل مین بہی پاک تہا اور اب بہی پاک پیدا ہوا بعدہ عبد المطلب آپکو خانہ کعبہ مین لیگئے
اور شکر الٰہی بجالائے اور چند اشعار آپکی مدح و ثنا مین کہے پہر وہان سے لاکر آمنہ کی گود مین
دیا تین یا سات روز آمنہ نے دودہ پلایا پہر ثوبیہ کنیزک ابو لہب جسے اوسنے ولادت باسعادت کی
خبر سنکے آزاد کیا تہا اس دولت سے مشرف ہوئے پہر یہ سعادت حلیمہ سعدیہ کو ملی قبیلہ بنی سعد
اون دنون قحط عظیم مین مبتلا تہا آپ کی برکت سے نہایت فراغت حاصل ہوئی قوم کی عورتون
نے راہ مکہ مین ایک آواز سنی کہ کوئی کہتا ہے خدا تعالے نے اوس لڑکے کی برکت سے جو قریش مین
پیدا ہوا اور وہ دن کا آفتاب اور رات کا چاند ہے یہ برس پہر آسان و فراخ کردیا خوشا وقت
اون چہاتیون کا جو اوسے دودہ پلاتین اے بنی سعد کی عورتو دوڑو اور اوس دولت و
سعادت کو لو حلیمہ کہتی ہین یہ آواز سنکے سب عورتین چلنے مین شتابی کرتین مین ہر چند جلدی
کرتی مگر میرے گدہی ضعف و لاغری کے سبب سے پیچہے رہتی ناگاہ غیب سے آواز آئی ہنیاً لک
یا حلیمہ خوشا حال تیرا اے حلیمہ اور ایک شخص بلند قامت نے پہاڑون کی دری سے نکل کے
مجہے کہا اے حلیمہ خدا تعالے نے تجہے بشارت دی ہے اور مجہے حکم کیا ہے کہ شیطانون و سرکشونکو
تجہسے دور کرون جب مین آپکو لیکر اپنے شوہر کے پاس گئی وہ صورت مبارک دیکہتے ہی عاشق
ہوگیا اور میری اونٹنی کی تہنون مین کہ مدت سے خشک تہے دودہ بہر آیا جب اپنے گہر کو چلی

جس جنگل مین پہونچتے سرسبز و شاداب ہو جاتا اور جس درخت کی تلے ٹھہرتے آپکو سلام کرتا اور
سایہ اوسکا آپکی طرف جہک آتا تیری سواری کا جانور نہایت سست تہا آپکے سوار ہوتے ہی سب قافلہ
سے آگے چلنے لگتا قافلون کی عورتون نے اوسکی چالاکی پر تعجب کیا اوسنے بزبان فصیح کہا
ای بنی سعد کی عورتو تم نہین جانتی ہو جسپر وہ شخص سوار ہے جو خدا کا پیارا اور پیغمبرون کا سردار
ہے راہ مین بکریان چرتی تہین مجہسے بولین اے حلیمہ تو اس بچہ کو جانتی ہے یہ مالک زمین
و آسمان کا پیغمبر اور اولاد آدم کا سردار اور سب جن و انس سے بہتر ہے اور ایک پیر مرد نظر آیا
حضرت کو دیکہکر کہنے لگا یہ لڑکا ختم المرسلین ہے وادی سدرہ مین حبشہ کے کئی عالم ملے آپکو دیکہتے ہی
بولے یہ پیغمبر آخر الزمان ہین اور وادی ہوازن مین ایک اور پیر مرد نظر آیا کہا یہ خاتم الانبیا ہین
انہین کے پیدا ہونے کی عیسیٰ نے خبر دی تہی جب مین گہر پہونچی آپ کا ہاتہ بکریون کو لگا دیا
اسقدر دودہ دینے لگین کہ ایک دن کا دودہ چالیس دن کفایت کرتا جب زنان بنی سعد نے
دیکہا کہ حلیمہ کی سات بکریون سے سات سو ہو گئین اور سیکڑون محتاج اوسکے دروازے پر
پڑے رہتے ہین حلیمہ سے کہا ہمین بہی محمد کی برکت سے بہرہ مند کر حلیمہ نے پاے مبارک دہوکر
پانی قوم کی بکریون کو پلایا سب حاملہ ہو گئین اور قوم اونکی دودہ سے آسودہ و متمول ہوگئی
غیب سے آواز آئی اے حلیمہ تجہے اوس فرزند کے ساتہ بشارت ہو جو تمام عرب کا سردار ہے
حلیمہ کہتی ہین جو دعا مین نے حضرت کے وسیلے سے مانگی فوراً قبول ہوئی اور کبہی بول و براز
حضرت کا نہ دہویا کہ آپ بستر پر پاخانہ پیشاب نہ کرتے اور بائین پستان سے دودہ نہ پیتے نکتہ
خالق نے اوس جناب کو مکارم اخلاق سے آراستہ پیدا کیا تہا لہذا بچپن مین بہی
ضرورت سے زیادہ دنیا کی طرف التفات نہ فرماتے یا بسبب کمال عدالت کی پستان بہائی
رضاعی کے واسطے چہوڑ دیتے جب نو مہینے کے ہوے بفصاحت کلام کرنے لگے لڑکے کہیلنے کو
بلاتے فرماتے مجہے کہیلنے کے لئے نہین پیدا کیا ایک روز حلیمہ کی گود مین بیٹہے تہے کئی بکریان
اودہر سے گذرین ایک نے آپ کو سجدہ کیا اور سر مبارک پر بوسہ دیا جب اچہی طرح چلنے لگے
حلیمہ سے کہا میرے بہائی دن کو کہان جاتے ہین عرض کیا بکریان چراتے مین فرمایا مین بہی اونکے ساتہ
جاؤنگا ہر چند عذر کیا قبول نہوا نکتہ پروردگار نے بکریان چرانیکی رغبت اوس جناب کے دل مین

پیدا کی کہ یہ کام سیاست اور شفقت بر ضعفاء امت اور صبر بر مصیبت وغیرہا امور سے کہ لوازم نبوت
سے ہین نہایت مناسبت رکھتا ہے اور تواضع اور فروتنی سکھاتا ہے علاوہ برین جب مرد احسان شناس
ایسے حقیر کام سے کسی منصب عمدہ اور عہدہ جلیلہ پر سرفراز ہوتا ہے اوس نعمت غیر مترقبہ کو محض
فضل الہی کا سمجھتا ہے اور شکر اوسکا بجا لاتا ہے حلیمہ سے منقول ہے ایکدن میرے بیٹے نے کہا اے میری مان
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بس عجیب ہے جس جنگل مین جاتی ہین ہرا ہو جاتا ہے اور دہوپ مین ابر سر پر سایہ
کرتا ہے جنگل کے جانور آپکے قدم چومتے ہین مین نے کہا اے فرزند اپنے بہائی کا حال کسی سے نہ کہنا
جب عمر شریف چار برس کی ہوئی فرشتون نے سینہ مبارک چاک کیا اور دل مقدس چیر کر ایک
سیاہ نقطہ خون آلود نکالکر پہینکدیا اور کہا ہذا حظ الشیطان منک یا حبیب اللہ اے پیارے تم خوف نکرو
اگر تم اون خوبیون سے جو حق تعالی نے تمہارے لیے رکہین واقف ہو جاؤ ہر آئینہ آنکہین تمہاری
کہل جائین حلیمہ یہ حال سنکر نہایت ڈرین اور مکہ کا قصد کیا رات کو غیب سے آواز آئی
کہ خیر و برکت بنی سعد سے جاتی ہے اور اے بطحا تو خوش ہو کہ روشنی و زینت
تجہہ مین پہر آتی ہے جب آپ کو ساتہ لے کر حرم کے متصل پہونچین ایک آواز سنی اے حطیم
مبارک ہو آج آفتاب جود و سخاوت شاہ جوان دولت تشریف لاتا ہے حضرت کو حطیم مین
بٹہا کر گوسپند کی تلاش مین نکلین لوٹ کر آئین تو آپ کو نپایا ہر چند چپ و راست ڈہونڈا
سراغ نہ ملا وا محمداہ واولداہ کہتی اور گریہ وزاری کرنے لگین اونکی بیقراری اور آہ و زاری
سے عالم بالا مین لرزہ پڑگیا جسنے حال زار اونکا دیکہا بے اختیار اشکبار ہوا ایک پیرمرد نے
اون سے کہا تجہے عزی کے پاس لے چلتا ہون وہ بت غیب کی باتین بتاتا ہے جو اوسکے
پاس جاتا ہے اپنی مراد پاتا ہے القصہ وہ مرد ضعیف حلیمہ کو بتخانہ مین لے گیا اور
عزی کو سجدہ کر کے کہا اے خداوند عرب و دریاے کرم یہ حلیمہ مسافرہ تیری پناہ مین آئی ہے
اور تجہسے اپنی مراد مانگتی ہے اسکا بیٹا محمد تیرے ملک مین گم ہو گیا یہ کہتے ہی عزی اور سب بت منہ کے
بل گر پڑے اور اون سے آواز آئی اے شخص کس کا ذکر کرتا ہے اور ہمارے زخم دل پر کیون
نمک چہڑکتا ہے یہ شخص ہمکو شرمسار اور بے اعتبار کرے گا ہماری کیا مجال کہ اوسکے معاملہ مین
دخل دین جسکا نام سنتے ہی سب چیلے اور فتنے ہمارے مٹ گئے پیرمرد نے یہ ماجرا عجیب و غریب دیکہکر

حلیمہ سے کہا مبارک ہو وہ لڑکا ہرگز گم نہوگا بلکہ گمراہون کو راہ بتاویگا جب خبر آپکے گم ہونیکی
عبد المطلب کو پہونچی روتے ہوئے خانہ کعبہ مین آئے اور جناب الہی مین عرض کیا الہا یا و شاہا
اگرچہ مین اس لائق نہین کہ میری بات تیرے دروازے پر سنی جائے مگر اوس طفل جوان دولت
مین تیری عنایت کے آثار پاتا ہون اسلیے اوسی کو تیری جناب مین شفیع لاتا ہون کہ مجھے اوسکے حال سے
آگاہ کر ندا ہوئی ای عبد المطلب قریب ہے کہ وہ تجھے ملے اور ہم اوسکے حافظ و نگہبان ہین
بعض روایات مین وارد ہوا کہ ابو جہل اوس درخت کی طرف جسکے نیچے آپ تشریف رکہتے تھے
گذرا آپکو اکیلا دیکھکر اونٹ پر پیچھے سوار کیا ہرچند چاہا اونٹ نے قدم نہ اوٹھایا جب آگے بٹھایا
چلنے لگا حیران و ترسان عبد المطلب کے پاس آپکو لایا اور کہا مجھے اندیشہ ہے دیکھیے یہ لڑکا تمہارا
میرے ساتھ کیا کرے اور یہ اوس مرتبہ کی تکمیل تھی کہ موسیٰ علیہ السلام کو فرعون ہی سے پرورش کرایا
چھٹے برس والدہ شریفہ نے کہ اپنے بھائیون سے ملنے مدینہ کو گئی تہین لوٹتے وقت منزل ابوا مین
انتقال فرمایا اور والد ماجد حضرت کے ایام حمل شریف مین یا جب آپ دو برس چار مہینے کے
ہوئے رحلت کر چکے تھے نکتہ غیرت الہی نے نہ چاہا کہ میرے حبیب کو غیر سے التجا کی عادت اور اوسکی
تہذیب و تادیب دوسرے کے ہاتھ سے ہو اسلیے ابتدا ہی سے اسباب ظاہری قطع کیے اور اوس
دُرِّ یتیم بحر رسالت کو بے ماں و بے پدر کردیا کہ علل و اسباب سے دل نہ لگائین اور اپنے پروردگار
کی عنایت کا شکر بجا لائین کہ اونکو باوجود یتیمی اور بیکسی کے کیسی اخلاق فاضلہ اور عادات
شایستہ سے کہ انصاف ساتھ اونکے بے تائید آسمانی دشوار ہے مہذب فرمایا اگر تمام جہان
کسی کی تعلیم مین کوشش اور سعی کرے ایک شمہ آپکے اخلاق و اوصاف کا تعلیم کرسکے اے عزیز
وہ ذات گرامی صفات واسطہ امکان و وجوب ہے مرتبہ وجوب مین اگر استکمال بالغیر ممنوع ہے
اس جگہہ بہی استکمال بغیر اللہ محال ہے اگر والدین جناب کے زندہ رہتے ظاہر مین وہ انکو واسطہ
تہذیب ٹھہراتے کہ کیا اچھی طرح اپنے فرزند کی تعلیم و تہذیب کی حضرت احد نے اسقدر
شرکت بہی پسند نہ فرمائی اور دفتر کمالات محمدیہ پر تعلیم خلق کا حرف نہ آنے دیا اسی وجہ سے
ولادت آپکی جمعہ کے دن اور ماہ رمضان مین نہوئی تا لوگ آپکو مشرف بزبان نسمجہین کہ ہمارے پیغمبر
ایسے بزرگ دن اور مبارک مہینے مین پیدا ہوے بلکہ آپکی ولادت سے زمانہ کو شرف حاصل ہوا

کہ روز جمعہ اگرچہ سید الایام اور ماہ رمضان سید الشہور ہے مگر پیر کا دن اور ماہ ربیع الاول
بھی متبرک ہے کہ روز و ماہ ولادت حضور ہے بعد انتقال آمنہ کے عبد المطلب آپکی پرورش
مین مصروف ہوے اوسی سال قریش مین قحط پڑا ہاتف نے پکارا اس پیغمبر آخر الزمان کے وسیلے
سے دعا مانگو گے تو مینہ برسیگا عبد المطلب نے توسل جناب کر دعا کی خوب بارش ہوئی
ساتوین یا آٹھوین برس ولادت کی عبد المطلب نے رحلت فرمائی اور پرورش و کفالت حضرت کی
ابو طالب سے متعلق ہوئی حق تعالے نے اسرافیل علیہ السلام کو آپکی نگہبانی اور صحبت پر مو
کیا تین برس اور بقول مجد الدین فیروزآبادی صاحب صراط المستقیم کے ساتوین برس سے
گیارہوین تک حاضر رہے اس عرصہ مین کبھی آپ پر ظاہر بھی ہوتی بارہوین برس سے جبریل
امین اس خدمت پر مقرر ہوئے اسی سال ابو طالب آپکو ملک شام کیطرف لیگئے بحیرا راہب
کہ اگلی کتابون سے اس ملک مین پہونچنا حضرت کا دریافت کرکے بامید زیارت بصری مین
رہتا تھا آپکو پہچان کر تعظیم کے لیے اوٹھا اور کہا ہذا سید العالمین ہذا رسول رب العالمین
یبعثہ رحمۃ للعالمین یہ سب عالم کے سردار اور رسول پروردگار ہین اللہ اونکو تمام جہان کے
لیے رحمت بھیجیگا اے ابو طالب انہین ملک شام مین مت پہراؤ اور یہود کے شر سے بچاؤ
کہتے ہین جب قافلہ قریش صومعہ بحیرا کے پاس پہونچا بحیرا نے دیکھا کہ پتھر اور درخت ان مین
کسی کو سجدہ کرتے ہین اور وہ جانتا تھا کہ نبی کے سوا کسی کو پتھر اور درخت سجدہ نہین کرتے
صومعہ سے اترا اہل قافلہ نے درخت کا سایہ پہلے سے گھیر لیا تھا جب آپ تشریف لائے
جگہ نپائی دھوپ مین بیٹھ گئے سایہ اوسیطرف جھک گیا بحیرا نے کہا دیکھو درخت کا سایہ اونکی
طرف جھکتا ہے پچیسوین سال مال خدیجہ کا بطور مضاربت لے کر شام کو روانہ ہوے جب بصری
مین پہونچے نسطورا راہب نے دیکھتے ہی کہا بیشک یہ جوان نبی آخر الزمان ہے میسرہ غلام خدیجہ
نے کہ اس سفر مین ہمراہ تھا یہ حال اور جو خوارق و ارہاصات راہ مین دیکھے تھے خدیجہ سے
بیان کیے اور انہون نے بھی لوٹتے وقت فرشتون کو سر مبارک پر سایہ کرتے دیکھا اسلیے
محبت حضرت کی اونکے دل مین پیدا ہوئی اور نکاح کی درخواست کی آپ نے منظور کیا ابو طالب
اونے نکاح کیا پینتیسوین سال قریش نے کعبہ از سر نو بنایا آپ بھی شریک ہوے اور حجر اسود

دست حق پرست سی اوٹہا کر اوسکی جگہہ رکہا اسیطرح نیک کامون مین شرکت کرتے اور بدباتون سی نفرت رکہتے اگر قریش کفر کی مجلس مین بلاتے کبہی تشریف نہ لیجاتی الغرض ہدایت ازلی جسکی دستگیری فرماتی ہے عالم غیب سے اوسکے لیے ایک واعظ و زاجر مقرر ہوتا ہے کہ بری باتون سے نفرت اور نیکیون کیطرف رغبت دلاتا ہے ابراہیم علیہ السلام کو دکہئیے بچپن مین آفتاب و ماہتاب و ستارون کی تغیر سے اونکے حدوث و عدم استحقاق ربوبیت پر استدلال کیا اور نمرود کو مجمع عام مین الزام دیا حبیب یوسف علیہ السلام نے زلیخا کے جزع و فزع پر نظر کی یعقوب علیہ السلام کی صورت نظر آئی کہ وہ انتون مین اونگلیان دابی ہین ای یوسف تیرا نام پیغمبرون مین لکہا ہے اور تو نادانون کے کام کرتا ہے ابن اثیر جامع الاصول اور ابن جوزی کتاب الوفا مین روایت کرتے ہین کہ حبیب نبوت کو تین برس تک اسرافیل خدمت مین حاضر رہتے پہر جبریل مامور بخدمت ہوئے نکتہ حکیم مطلق نے نزول وحی سی پہلے اوس جناب پر انوار و اسرار ظاہر فرمائے اور فرشتون کو خدمت مین رکہا تا عالم ملکوت سے مناسبت اور رفتہ رفتہ بار نبوت او مشاہدہ انوار و تجلیات جبروت و لاہوت کی قوت پیدا ہو اگر وحی ناگہان نازل ہوتی بنائے بشریت منہدم ہوجاتی اسی غرض کے لیے حضرات صوفیہ نے سیر آفاقی او انفسی کو مقدمہ معرفت قرار دیا سالک اول محسوسات و متخیلات مین فکر کرتا ہے یہانتک کہ استعداد سیر عالم ملکوت کی پیدا ہوتی ہے پہر سیر انفسی کی طرف متوجہ ہوتا ہی کہ آدمی اوس تفصیل کا جو ملک و ملکوت مین مطالعہ کرچکا اجمال ہے اسی لیے اوسی مجمع العجائب والغرائب کہتے ہین آدمی عزیز ملک و ملکوت مین کوئی چیز انسان سے بہتر نہین نظام عالم اوس سے وابستہ ہے گویا بقا و حفظ انواع معدنیہ و نباتیہ و حیوانیہ اوسی سے متعلق ہے اور عالم ملکوت مین تصرف اوسکا جاری ہے زمین زادہ بر آسمان تاختہ ٭ زمین و زمان را بہل ساختہ ٭ اور علم اوسکا فلکیات کو حاوی ہے کہ با عانت آلات رصدیہ آسمان کے ستارے شمار کرتا ہے اور مقدار حرکات اجرام علویہ دریافت کرلیتا ہے باوجود اسکے کہ عالم خاک مین ہے مساحت افلاک کی کرتا ہے جسطرح محسوسات کی طرف پانچ دروازے ہین معقولات کی طرف بہی ایک دروازہ رکہتا ہے اور جسطرح صور منتقشہ ایک آئینہ کی دوسرے مین منعکس ہوتی ہین اسیطرح بعد تصفیہ و تجلیہ قلب کی لوح محفوظ سے علم حاصل کرتا ہے و کذلک

نری ابراہیم ملکوت السموات والارض ٭ تا لب زدم القدر انبوہ معانی ست ٭ کز دل نہ توانم طلب
اور بیان را بود این رمزہا کز مد و طبع طرازم ٭ گو بنید کہ روح القدس آموخت فلان را ٭
یہان تک کہ ایک تجلی نور اصل کی اوسکے دل پہ ہوتی ہے کہ خمیر کی طرح تمام جسم کو بتدریج اپنے رنگ پر
کر لیتی ہے اوسوقت یہ جسم خاکی عرش سے بہتر ہو جاتا ہے بیان اوسکا یہ ہے کہ جب نفس انسان کا
امارگی او جزو ناری سرکشی اور جزو ارضی پست ہمتی اور اسی طرح بسبب مجاہدہ اور ریاضت کے
سب اجزا اپنی اپنی اقتضا اور تنازع سے باز رہتے ہین تو اوسوقت وحدت باطنی حاصل ور تحقیقی
سو نسبت کامل ہوتی ہے اور گرفتاری غیر سے نجات پاتا ہے اور بحکم المرء مع من احب ایک طرح کی
معیت مجهول الکیفیت حضرت احدیت سے حاصل کرتا ہے بخلاف عالم کبیر کے کہ [illegible]
ایلاف ضداً و اعتباراً اور وہ نسبت بڑھتی جاتی ہے یہان تک کہ صرف ذات سے باوصف اسکے
کہ صفات و شیونات کسی حال مین اوس سے منفک نہین علاقہ پیدا کرتا ہے اور جمال ذات اسوجہ
کہ نظر طالب کی اوسپر مقتصر ہے بلا امتزاج صفات و شیونات آئینہ دل مین جلوہ فرماتا ہے
اس جگہہ سے معنی حدیث ان اللہ خلق آدم علی صورتہ کی بخوبی حل ہوئی کہ وہ ذات پاک صورت
و شکل سے منزہ ہے مگر جو مرتبہ تنزیہ کے لیے کوئی صورت فرض کی جائے تو انسان کو وحدت مین
ایک مناسبت مجهول الکیفیت اوس صورت مفروضہ سے حاصل ہوگی اسلیے وہ آفتاب جلال
و ہیبت جسنے پہاڑ کو کہ اجسام مین سخت تر ہے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جعلہ دکا مسلمان کامل کے دل پر
چمکتا ہے اور وہ نعرہ ہل من مزید مارتا ہے لا یحمل عطایا الملک الا مطایاہ مثل مشہور ہے رستم را
رخش رستم باید اور وہ بار گران امانت کہ آسمان بآن رفعت و زمین بآن وسعت و پہاڑ بآن صلابت
و جن بآن زور و قوت بلکہ ملایکہ ہفت آسمان کہ نعرہ نحن نسبح بحمدک و نقدس لک مارتے تھے
نہ اوٹھا سکے فابین ان یحملنہا اس مشت خاک بے بضاعت نے اپنے دوش ہمت پر اوٹھا لیا
انہ کان ظلوما یعنے وہ اپنے نفس پر نہایت ظلم کرنے والا ہے اور جو نفس پر جبر نہ کرے یہ بار گران
کب اوٹھا سکتا ہے ٭ آسمان بار امانت نتوانست کشید ٭ قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند ٭
جہولا کہ جو کچھ دیکھتا اور سنتا اور کہتا اور سمجھتا ہے دائرہ نفی مین داخل کرتا ہے ٭ در راہ تو فکر
من بجائے نرسید ٭ کانجا زمن و فکر نشان نیست پدید ٭ [illegible] در راہ تو کو فکر کجا ٭ [illegible]

ہمہ دید و شنید ہا ے ماکہ حقیقت ہر سیم ٭ ای یقین وگمان ما ہمہ ہیچ ٭ ہر چہ بیند خیال ما ہمہ نقص ٭
ہر چہ گوید زبان ما ہمہ ہیچ ٭ اور مقام اثبات مین سوا اعتراف جہل کے دم ہنین مارتے ٭ آن عقل کجا کہ
در کمال تو رسد ٭ ان روح کجا کہ در جلال تو رسد ٭ گیرم کہ تو بردہ برگرفتی زجمال ٭ آن دیدہ کجا
کہ در جمال تو رسد ٭ صدیق اکبر رضہ فرماتے ہین العجز عین الادراک ادراک نہایت دانائی کی
یہ ہے کہ اپنی نادانی کا اقرار کرے یہان اعتراف جہل عین علم اور دعوی علم سراسر جہل کوئی
شخص یہ شعر پڑہتا تہا ے اسائل سلمی فہل من مخبر ٭ یکون لہ علم بہا این تنزل ٭ شبلی رح نے
بی اختیار چیخ ماری اور کہا واللہ ما فی الدارین عنہ مخبر یہ مقام جہل و حیرت ہے نہ وہ جہل و حیرت
جسے ہم جہل و حیرت جانتے ہین بلکہ عین معرفت ہے نہ وہ معرفت جسے ہم معرفت کہتے ہین
دیدہ کشف وشہود اس جگہہ خیرہ و تباہ اور ہاتہ عقل کا دامن ادراک سے کوتاہ نہ
اس وجہ سے کہ ظہور مطلوب مین قصور ہے بلک اس نظر سے کہ عقل خفاش اور وہ نور ہے
سے ہمین کرد موری دعاے سحر ٭ کہ مہمانش آمد سلیمان مگر ٭ چہ خوش گفت یک مرغ زیرک بدو ٭
سلیمان بیاید دے لجاے کو ٭ ای عزیز جبکہ خاصان بارگاہ ما عرفناک حق معرفتک لبیں و کلیم باری جواب
ارنی مین لن ترانی سنین تو ہمارا تمہارا وہان ذکر کیا اور زید و عمرو کی رسائی کجا ے تو از کجا و امید
وصال او از کجا ٭ دامنش نرسد دست ہر گدا حافظ ٭ خواجہ ابوالحسن خرقانی رضہ فرماتے ہین
کمال قرب اس جگہہ کمال بعد ہے ای عزیز یہان وصل مین ہجر اور ہجر مین وصل بعد مین قرب قرب مین
بعد ہے فقلت لاصحابی ہی الشمس ضوءہا ٭ قریب ولکن تناولہا بعید ٭ خواجہ بایزید بسطامی رح
سے منقول ہے مین نے سنا تہا الرحمن علی العرش استوی جب عرش تک پہونچا اوسے بہی اپنی طرح
تشنہ پایا پس استقرار عرشی بہی مجازی ہے متوسط ظل کو اصل اور تجلی کو عین متجلی سمجہتے ہین
اور مبتدی ایمان استدلالی کو معرفت حقیقی جانتے ہین کل حزب بما لدیہم فرحون منتہی کہتے ہین ے
ہلا ای مرغ زیرک پر مینداز ٭ کہ اینجا مشکل ست آہنگ پرواز ٭ درین وادی نہ رہ پیدا نہ منزل ٭
ازین پردہ نہ بانگ آید نہ آواز ٭ کسے واقف نگردد ازین حرف ٭ کسے محرم نمی باشد
ازین راز ٭ ای عزیز جب مطلوب اوج عزت سے نزول نہ کرے گا اور طالب حضیض عبودیت سے
ترقی نکرسکیگا پہر رسائی کہان تہا یہ بات کہہ دیتے ہیں کیا ز بان کا یا ب ہے کہ صوفیہ فرماتے ہین

جو شخص دردمین مبتلا ہے زندہ بجان و رجبو مطلوب یافت ادی زندہ بجانان ہی مردہ وہ کم کہ نہ زندہ بجان ہے
اور زندہ بجانان انسان اسی درد کے سبب تمام خلق سے سرفراز اور احباب حقیقی سے مشرف
و ممتاز ہے کہ مرتبہ اوسکا فرشتون سے بڑھ گیا ہے ؎ فرشتہ گر نہ بیند جوہر تو ۞ دگر
رہ سجدہ آرد بر در تو ۞ فرشتون کو باوصف کمال قدس کے مقام معین سے تجاوز نہین
وما منا الا لہ مقام معلوم اور منتہی آب و خاک کا حضرت پاک ہے ان الی ربک المنتہی جو قرب و معیت
اوسکو حاصل ہے کسی مخلوق کو نہین ہو معکم اینما کنتم ان اللہ یحول بین المرء وقلبہ اذا سالک عبادی
عنی فانی قریب نحن اقرب الیہ من حبل الورید اسلیے کہ محیط کو جو نسبت مرکز کے ساتھ ہی کسی کو نہین
بس نقطہ خاک باوجود اسکے کہ اسفل موجودات ہے محیط مطلق سے قرب معنوی رکھتا ہے اسیلیے
وارد ہوا کہ بندہ سجدہ کے وقت خدا سے زیادہ قریب ہوتا ہے ؎ منم این کز تو میمنم وصالے
زہے جوشش اتفاقی طرفہ حالے ۞ گدا کے را ازین بہتر چہ باشد ۞ کہ یابد پیش سلطانے مجالے
ہنوزم نیست باور کاین وصال ست ۞ مگر در خواب می بینم خیالے ۞ مصنوعات بیشمار ہین مگر جو کام
آب و گل سے ہے دوسرے سے نہین ؎ ہست ما را بسے ز عالم پاک ۞ رازہا نہفتہ در دل خاک ۞
نظر عنایت اس مشت خاک بے بضاعت پر ازلی ہے ؎ شرفنا علے ذکر الحبیب مدامتہ ۞
سکرنا بہا قبل ان یخلق الکرام ۞ جب فرشتون نے بحال حیرت عرض کیا خدایا ہم مدت سے تیری
عبادت کرتے ہین اور انسان کو بے سابقہ خدمت یہ رتبہ دیا جاتا ہے ارشاد ہوا انی اعلم ما لا تعلمون
وہ مالک مختار ہے جسے چاہے نوازے کسکی کیا مجال جو اوسکے کام مین دخل دے اور چون و چرا
کرے لا یسال عما یفعل و ہم یسالون کسی نے شبلی رح کو خواب مین دیکھا حال دریافت کیا فرمایا
جب نکیرین نے مجھسے سوال کیا تیرا رب کون ہے مین نے کہا وہ جسنے تم سب فرشتون سے میرے باپ کو سجدہ کرایا
ایک نے دوسرے سے کہا اسکو پاس سے چلو کہ ہم اس سے سوال کرتے ہین اور یہ سب بنی آدم کیطرف
سے جواب دیتا ہے بالجملہ انسان مجمع کمالات و اشرف مخلوقات ہے اگر نسبت اوسکی اوس
عالم سے کامل ہو جاتی ہی مدارات امر سے شمار کیا جاتا ہی بلکہ مرتبہ اوسکا فرشتون سے بڑھ جاتا ہی کہ وہ اصل
خلقت مین شہوت و غضب سے پاک ہین اور یہ محنت و ریاضت سے اوسکو عقل و
شرع کا تابع کرتا ہی باوصف اسکے کہ ظلمات ہیولانیہ اور کدورات مادیہ مین مبتلا ہے اونکی

اقتضاے بہجات سے گداے میکدہ ام لیک وقت مستی بین ۞ کہ ناز بر فلک وحکم بر ستارہ کنم ۞
ہان جو لوگ اونکی اقتضا پر عمل کرتے ہین اور حکم شرع پر نہین چلتے اولئک کالانعام وہ مانند
چار پایون کے ہین کہ اپنی تکمیل اور فضائل کی تحصیل سے کام نہین رکہتے بل ہم اضل سبیلا بلکہ اونسے
بہی زیادہ گمراہ اور بدتر ہین کہ وہ استعداد ضایع کرتے ہین الغرض مدار کار تیری طلب پر ہے سگ اصحاب کہف
کا مطلوب عمدہ تہا قیمت اوسکی شیرون سے بڑہ گئی بلعم باعور نفس کی پیروی کی کتے سے بدتر ہو گیا
شیخ رکن الدین قونوی سے مروی نقل کرتے ہین حکم صفت پر ہے نہ صورت پر دار آخرت مین یہ حکم ظاہر ہوگا ظالم کو
کتے کی شکل پر اور ظالم کو بہیڑی اور متکبر کو چیونٹے کی صورت پر مسخ کرینگے مولی علی اپنے لشکریون سے
فرماتے ہین یا اشباہ الرجال ولا رجال ہرچند تمہاری شکل وصورت مردونکی سی ہے مگر درحقیقت مردی سے
بہرہ نہین رکہتے اصل یہ ہے کہ انسان مین فرشتون اور چار پایون اور درندونکی صفات جمیع ہین اگر
فرشتون کی صفت غالب آتی ہے اونکے گروہ مین داخل ہوتا ہے اور جو صفت بہائم
یا سباع کی بڑہ جاتی ہے اونکی عادت اختیار کرتا ہے یاکلون کما تاکل الانعام فرق اسقدر ہے
کہ اونسے مواخذہ نہین اور اسپر حرام مین عذاب ہے اور مکروہ مین عتاب اور فضول حلال
مین طول حساب علامہ بیضاوی شافعی انما المشرکون نجس کی تفسیر مین لکھتے ہین
کہ مشرکین کتونکے مانند نجس العین ہین کسی بزرگ نے اسجگہہ ایک نکتہ بدیعہ اور لطیفہ پسندیدہ کہا
کہ مبدء بدن کا زمین اور روح انسانی آسمانی ہے اور آسمان وزمین تعمیل حکم الہی مین
مستعد وسرگرم ہین پس جو آدمی اپنے مولی کی نافرمانی کرے انسانیت سے خارج ہے
کہ جب حکم اجزا کا باطل ہوا مرکب بہی نرہا مگر یہ اونکے طور پر ہے جنکے نزدیک انسان جسم وجان
سے مرکب ہے اور جنکے طور پر انسان عبارت روح سے ہے اور بدن بمنزلہ مرکب
ہے جب اقتضاے روح پر عمل نکیا مرتبہ انسانیت سے قطعاً خارج ہوگیا یہ حال اوسکا ہے
جو مقتضاے انسانیت مین قصور کرے پس اوسکا حال کیا ہوگا جو اوسکے خلاف پر چلے
وہ چار پایون اور درندون سے قطعاً بدتر ہے کہ ہر جاندار یہانتک کہ الو اور گدہا اوسکو
جس سے بقا اوسکی مربوط ہے تلاش کرتا ہے اور یہ اسباب اپنی موت اور فنا کی
ڈہونڈتا پہرتا ہے کوا جسے اینٹ اوٹہاتے دیکہتا ہے فوراً بہاگ جاتا ہے شیطان

اور نفس امارہ شب و روز اسباب اسکی ہلاک کے جمع کرتے ہین اور یہ اصلا خبر نہین کرتا طاؤس مین
ایک عیب ہے جب اوسے دیکھتا ہے روتا ہے اسمین ہزار عیب ہین اور اپنے حال پر ہرگز تاسف
نہین کرتا ایعزیز جانور ایک طرف عناصر بھی اپنی جیز کی طرف دوڑتے ہین اور تو باوصف شعور
و ادراک کے وطن اصلی کیطرف کسی وقت متوجہ نہین ہوتا آسمان اوسکے حکم سے
شق ہوگا اور پتہر خوف سے پہٹ جاتا ہے تو نافرمانی سے باز نہین آتا اور قہار مطلق سے خوف نہین کرتا
فہی کالحجارۃ او اشد قسوۃ تیرے دل پر صادق ہے اور فللّٰہم اذا فکرت فیہم * حمیر او کلاب او ذیاب *
ہر قول حال کے مطابق ہے یا مقتضاے انسانیت یعنے مطلوب حقیقی کے طلب مین محنت و مشقت
اختیار کر یا دعوی انسانیت سے دست بردار ہو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بان مرتبہ اسقدر محنت و ریاضت
کرتے اکثر اوقات غار حرا مین تشریف لیجاتے اور اپنے مالک کی یاد مین مشغول رہتے
جب مرتبہ استعداد و قابلیت کا نہایت کو پہونچا بقول ابن اسحق ماہ رمضان اور اکثر مورخین
و محدثین کے نزدیک ماہ ربیع الاول مین اکتالیسوین برس ولادت سے جبریل امین وحی لاتے اور
اقرا سے مالم یعلم تک پڑہایا پہر سورہ مدثر کی پانچ آیتین نازل اور رسالت کاملہ حاصل ہوئی
آپ قریش سے پوشیدہ دعوت اسلام کی کرتے کہ حکم آیا فاصدع بما تؤمر واعرض عن المشرکین
ظاہر کر جس بات کا تجہے حکم دیا جاتا ہے اور مشرکون سے منہ پہیر لے پہر تو حضرت رسالت نے بتون کی علی الاعلان
مذمت شروع کی کفار نے یہ حال دیکھکر آپکی عداوت و ایذا پر کمر ہمت باندہی اور مسلمانونکو طرح طرح کی
تکلیف دی عثمان غنی رض نے بامر حضرت حبشہ کو ہجرت کی اور جو مسلمان مکہ مین رہے انواع ظلم و ستم
مین مبتلا ہوئے ایعزیز نعمت و راحت ہر کسیکو دیتے ہین مگر بلا و مصیبت دوستون کے لیے مخصوص ہے
ع اے کشتہ اسیر در بلایت * آن کس کہ زند دم ولایت * جز جان و دل و جگر نیم *
در گردش چرخ آسیابت * عشاق جہان شدند والہ * در عالم عز و کبریایت *
امام غزالی روایت کرتے ہین موسیٰ نے ایک مرد صالح کو دیکھا کہ زمین پر اینٹ سرہانے رکہے
سوتا ہے جناب باری مین عرض کیا الٰہی یہ بندہ تیرا ضائع ہے اسکے پاس کچہ نہین جواب ہوا کہ
جسکی طرف ہم متوجہ ہوتے ہین دنیا کو ہر طرح اوس سے دور کرتی ہین لیکن راہ محبت ہمیشہ رنج و غم مین
رہتے ہین اور انواع مصائب و نیز نازل ہوتے ہین ع فی الطریق العشق انواع البلا *

ایہا القلب الحزین المبتلا ٭ تا فنا سازی بر خود آسایش حرام ٭ کے توانی زد براہ عشق گام ٭
غیر ناکامی درین رہ کام نیست ٭ راہ عشق ست این رہ حمام نیست ٭ ایعزیز جسقدر عنایت زیادہ ہوا اوسیقدر
بلا و مصیبت زیادہ اشد البلاء علی الانبیاء سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم رئیس مراوان و سردار
محبوبان ہین اسلیے جو سختی اور بلا کہ ابتدا سے انتہا تک اوس جناب پر گذری زبان قلم اوسکے
بیان سے قاصر ہے ابہی آپ مان کے پیٹ مین تہے کہ والد ماجد نے انتقال کیا ساتوین برس ولادت سے
والدہ شریفہ نے بہی جام موت نوش فرمایا عبد المطلب اوس جناب کی پرورش مین بجان
و دل مشغول رہے مگر جب عمر شریف دس برس کی ہوئی اونہون نے بہی رحلت فرمائی اللہ تعالی نے
محبت اوس جناب کی ابوطالب کے دل مین ڈالی کہ اونہون نے پرورش اور خبرگیری مین
بہت کوشش کی جب خدیجۃ الکبری رضہ سے آپ نے نکاح کیا دنیا کی تکلیف اور مشقت
اور فاقہ کشی اور مصیبت فی الجملہ کم ہوئی ایک غم تازہ پیدا ہوا کہ غم ناداری اور فاقہ کشی کا اوس سے
اصلا نسبت نہین رکہتا یعنے دل مبارک باقتضاے ہدایت ازلی و سعادت جبلی
اوس عالم کیطرف میل کرنے لگا اور مذہب حق اور طریق معرفت کی تلاش مین مصروف ہوا
اور اوس زمانے مین علم اگلے پیغمبرون کا غفلت کے سبب سے باقی نہ رہا تہا کہ جس سے مطلب
حاصل کرتے اور نہ کوئی دلیل اور فکر میسر تہا کہ راہ کا پتا اور نشان دریافت فرماتے اور یہ
کیسی سخت مصیبت ہے کہ آدمی جس امر کا شائق ہو اوسکا پتا نجانے اور کوئی شخص ہمدم
اور شفیق درد و غم اوسکے ہاتہ نہ آسکے ایک مدت وہ جناب اسی رنج و مصیبت مین مبتلا رہے
اوسوقت ملت ابراہیمیہ سے جو کچہ معلوم ہوسکتا اوسپر عمل کرتے اور کافرون کی صحبت اور
کفر کی مجلسون سے نفرت رکہتے ناگاہ عنایت الہی نے دستگیری فرمائی اور صورت آفتاب
ہدایت کی آئینہ دل مین نظر آئی یعنی انوار اوس عالم کی آپکے دل پر متواتر نازل ہونے لگے پہر تو آپ
خلق سے اعراض فرماکر بفراغ خاطر تنہائی مین ریاضت و عبادت کرتے یہان تک کہ وحی آسمانی سے
مشرف ہوے اور سورۂ اقرء نے نزول فرمایا آپ ایک اور امر تازہ پیش آیا کہ جو بار گران پہاڑ
اور درخت اور زمین اور آسمان اور عرش اور کرسی سے نہ اوٹہہ سکتا آپکے دوش ہمت پر
رکہا گیا قریب تہا کہ اس بوجہ سے پیٹہ آپکی جہک جاے بلکہ روح مبارک خوف و دہشت سے پرواز

کہ بے صحیحین کی روایت مین وارد ہے نزول اقرء کی بعد جب آپ گہر مین تشریف لائے تو دل
مبارک کانپتا تہا فرمایا زملونی زملونی مجہپر بالاپوش ڈالو مجہپر بالاپوش ڈالو فرملوہ پہر آپکے بالاپوش اڑہایا جب خوف
کم ہوا فرمایا لقد خشیت علی نفسی مجہے اپنی جان کا ڈر ہے کہ مبادا خوف و دہشت سے
نکل جاے اور صحیح روایتون سے ثابت ہے کہ جسوقت آپ پر وحی نازل ہوتی ایک آواز
مثل آواز جوش دیگ کے آپ کے سینے سے نکلتی اور رنگ چہرہ مبارک کا متغیر ہوجاتا جاڑے کے
دنون مین پیشانی سے پسینہ ٹپکتا اگر کسی جانور پر سوار ہوتے وحی کے بوجہ سے بیٹہ جاتا اور کوئی
زانو پر سر مبارک رکہنے کی تاب نہ لاتا سوا ناقہ قصوی کے کسی جانور کی طاقت نتہی کہ اوسوقت
آپکو اوٹہا لیتا بیہقی اور احمد روایت کرتے ہین سورہ مائدہ کی نزول کے وقت قریب تہا کہ
ناقہ شریف کا بازو ٹوٹ جاے اسی وجہ سے فتح مکہ کے روز جب حضرت علی نے درخواست کی کہ
آپ میرے کندہون پر پاؤن رکہکر بتون کو کعبہ کی چہت سے اوتار پہینکیے اور تصویرین مٹا دیجیے
منظور نہ فرمائی کہ خیبر شکنی اور بات ہے اور بار نبوت اوٹہانا اور بات حضرت علی مین یہ قوت کہان
تہی کہ بار گران نبوت اپنے کندہے پر اوٹہاتے لہذا اون سے فرمایا کہ تمہین میرے کندہے پر
چڑہ کر بت گرا دو اور تصویرین مٹا دو اللہ تعالے فرماتا ہے انا سنلقی علیک قولا ثقیلا بیشک
نزدیک ڈالین گے ہم تجہپر بہاری بات کہ وعدہ و وعید اور فرائض وحدود اوسکے سخت ہین
اور عمل اون پر نفس کو شاق اور خلق سے تحمیل کرانا نہایت دشوار اور حضرت فرماتے ہین انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ
بیشک مین تم مین چہوڑنے والا ہون دو چیزین بہاری اول اونکی کتاب خدا الخ پس جسطرح اس
بار گران کا اوٹہانا دشوار تہا یاد رکہنا اوسکا اور ادا کرنا اوسکے حق کا اوس سے بہی زیادہ سخت
اور مشکل تہا جو مصیبت و بلا کہ تبلیغ رسالت مین اوس جناب پر گذری تفصیل اوسکی زبان قلم
سے نہین ہوسکتی جب آپنے دعوے پیغمبری کیا سوا چند ضعیفون کے کہ عنایت ازلی اون کے
ہادی اور دستگیر تہی تمام عالم دشمن جان ہوگیا یہان تک کہ ہم وطن اور رشتہ دار بہی خون
کے پیاسے ہوئے جو شخص آپکی بات مانتا اوسے طرح طرح کی ایذا دیتے ابوبکر صدیق اکبر کو اسقدر
مارا کہ مرنے کے قریب ہوگئے اور امیہ بن خلف بلال حبشی کو دوپہر کے وقت گرم ریت پر لٹاکر
اسقدر کوڑے مارتا کہ بیہوش ہوجاتے عمار کے والد یاسر کو کافرون نے شہید کیا اور اون کی

والدہ جمیعہ کو دو اونٹون کے بیچ مین رسیون سے باندہکر نہایت بے ادبی سے قتل کیا اسیطرح
بعض ضعفا کو انواع عذاب سے شہید کیا اور بعض کو طرح طرح کی ایذا پہونچی ہے صوفیہ کرام
فرماتے ہین بلا و مصیبت اصل کار ہے سالکان راہ محبت ہمیشہ رنج وغم مین رہتے ہین اور ہر لمحہ
انواع مصائب اونپر تازہ ہوتے ہین کسی نے حضرت سے عرض کیا مین آپکو چاہتا ہون فرمایا
فقیری کے لیے مستعد ہو اور ایک روایت مین ہے میرے دوست پر تنگدستی اسطرح دوڑتی
ہے جیسے ابلہ اپنے منتہے کو عرض کیا خدا سے محبت رکہتا ہون ارشاد ہوا بلا کے لیے آمادہ ہو خواجہ
جنید۔ خواجہ سری سقطی رح کو اونکے انتقال کے وقت پنکہا جہلتے تہے فرمایا ای فرزند پنکہا
ایسی آتش جان سوز کو کب فرو کر سکتا ہے جسکی ایک چنگاری پہاڑ کو جلا کر راکہ کر دیتی ہے
طبیبا خویش را زحمت مدہ چون بہ نخواہم شد ٭ کہ من اندر سر شوریدہ سودای دگر دارم ٭ مرا این
تشنگی از بہر آب دیگرست این را ٭ نمی بینی کہ در ہر دیدہ دریای دگر دارم ٭ آلعزیز آگ محبت کی اس
قوم کے سینے مین بہرکتی ہے کہ کسیطرح فرو نہین ہوتی ہے درد یست درد عشق کہ اندر علاج او ٭
ہر چند سعی پیش نمائی بتر شود ٭ کم اداوی القلب قلت حیلتی ٭ کلما داویت جرحا سال جرح ٭
آلعزیز وہ اکسیر اور علاج کسکا یہ وہ مرض ہے کہ ہزار تندرستی اسپر نثار اور یہ وہ بیماری ہے
کہ لاکہ صحت اسپر قربان ہے مصلحت نیست مرا سیری ازان آبحیات ٭ ضاعف اللہ بہ کل زمان
عطشی ٭ طالبان مولا کو جو لطف اور مزا کہ درد و مصیبت مین حاصل ہوتا ہے عشر عشیر
اوسکا نعمت و راحت مین نہین ملتا اگر زکریا علیہ السلام سے کہا جاتا تمہاری تمنا کیا ہے یہی کہتے
کہ قیامت تک میرے سر پر وہی آرہ چلتا رہے اور جو امام حسین سے ارشاد ہوتا کیا چاہتے ہو یہی
عرض کرتے کہ ہمیشہ وہ چہری تیری راہ مین میری گردن پر پہرتی رہے عبد اللہ انصاری رض والد جابر رض
کے جب شہید ہوے حکم ہوا اے عبد اللہ کیا چاہتا ہے عرض کیا یہی آرزو ہے کہ پہر زندہ ہو کر
تیری راہ مین شہید کیا جاؤن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین قسم اوسکی جسکے ہاتہ
مین میری جان ہے البتہ مین دوست رکہتا ہون اسبات کو کہ راہ خدا مین قتل کیا جاؤن پہر
زندہ کیا جاؤن پہر قتل کیا جاؤن پہر زندہ کیا جاؤن پہر قتل کیا جاؤن ایک عارف سے کسی نے کہا آدمی وصول عارف ہوتا ہے
کہ منع و عطا کو برابر سمجہے جواب دیا غلط ہے جبتک منع کو عطا سے بہتر سمجہا نے عارف نہین کہ عطا مرا

کی ہی ہے اور منع خاص مراد محبوب اور عارف حقیقی وہ ہے کہ مراد اپنی مراد محبوب پر فدا کرے
یہانتک کہ اگر محبوب فصل چاہے تو وصل سے بھی دست بردار ہو جاوے سا میل من سوئے
وصال و قصد او سوئے فراق ۔ ترک کام خود گرفتم تا برآید کام دوست ۔ اگلی امتون مین ایک عابد تہا
کہ ہر وقت عبادت و ریاضت مین مشغول رہتا پیغمبر وقت کو حکم آیا اس سے کہدو
ہمنے تجہے روز ازل دوزخیون مین لکہہ لیا ہے اسقدر زحمت و تکلیف کیون اوٹہاتا ہے
اور زیادہ محنت و ریاضت کرنے لگا اور کہا آجتک سمجہتا تہا کہ مین کارخانہ قدرت مین
محض بیکار ہون اب معلوم ہوا ایک شان میرے مولی کی مجہپر وارد ہوگی یہ قسمت اگر شایستہ
لطف ہوتا میری مراد اوس سے حاصل ہوتی اب مورد قہر ہون اوسکی مراد مجہسے حاصل ہوگی اور مذہب
عشاق مین عاشق کی مراد اگر معشوق سے حاصل ہو اس سے یہ بہتر ہے کہ معشوق اپنی مراد عاشق
سے پاوے العزیز کو کیا جانتا ہے کہ درد و مصیبت مین جناب احدیت نے کیا فایدہ رکہا ہے آدمی
غذا ے لطیف سے اپنی اولاد کو روکتا ہے کہ بیماری اوسکی زیادہ نہ ہو اور معلم درشت خو
کے سپرد کرتا ہے کہ اوسکی تنبیہ سے علم و ادب حاصل کرے اسیطرح پروردگار کہ حکیم اور مان
باپ سے زیادہ رحیم ہے جو بلا بہیجتا ہے تیرا فایدہ اوسمین منظور ہوتا ہے گو تو اوسے اچہا نہ سمجہے
عسی ان تکرہوا شیئا وہو خیر لکم وعسی ان تحبوا شیئا وہو شر لکم واللہ یعلم وانتم لا تعلمون حدیث
مین آیا ہے قیامت کے دن اہل مصیبت کو اسقدر ثواب بیحساب وینگے کہ جو لوگ دنیا مین
آرام سے ہے آرزو کرینگے کاش ہماری گوشت قینچیون سے کترے جاتی اور اس ثواب سے محروم
نرہتے وانما یوفی الصابرون اجرہم بغیر حساب مفسرین کریمہ ان مع العسر یسرا ان مع العسر یسرا
کی تفسیر مین لکہتے ہین جناب رسالتمآب بعد نزول اس آیت کے ہنستے ہوئے تشریف لائے
اور یارون سے ارشاد کیا خوش ہو کہ حق تعالے نے دنیا کی ہر سختی کے بعد دو آسانی کا وعدہ فرمایا
ایک آسانی دنیا مین اور ایک آخرت مین مقتضائے مضمون اس آیت کو جناب احدیت نے
حضرت رسالت کے سب مصائب دفع کرکے اونکی عوض دنیا مین آسائش و راحت عنایت
فرمائی اور آخرت مین وہ مرتبہ بخشا کہ مافوق اوسکا بندہ کے لیے متصور نہین جب آپکی والدہ ماجدہ نے
انتقال کیا عبدالمطلب مان باپ سے زیادہ اونکی کفالت اور پرورش مین مصروف ہوئے

اور جب وہ مر سے جناب الٰہی نے ابو طالب کے دل مین محبت آپکی ڈالی کہ اپنی اولاد سے زیادہ تر عزیز سمجھتے تنگدستی اور فاقہ کشی اسطرح دور کی کہ خدیجہ کبریٰ جو عرب کی بڑی سوداگر اور مالدار تہین آپ پر عاشق ہوگئین بعد اسکے کہ آپکے نکاح مین آئین تمام مال اپنا حضرت کو سلنیے کہا اور اکابر قریش کو جمع کرکے کہا آج سے یہ مال میرے شوہر کا ہے اوسے اختیار ہے چاہے رکھے اور چاہے لٹا وسے فکر راہ کی نہ پانی اور فقدان مطلوب کے راہ بتانے سے دور فرمائی بلکہ یہانتک سینہ مقدس کو فراخی اور حوصلہ عالی کو بلندی بخشی کہ اوٹھانا بار گران نبوت کا آسان ہوگیا اور بے پڑہے علم اگلون اور پچھلون کا آپنے حاصل فرمایا اور دشمنونکی بدگوئی و بدزبانی کو اوس جناب سے اسطرح روکا کہ نام نامی آپکا مذمم سے بدلکر مذمم کو گالیان دیتے اور لعنت کرتے آپ فرماتے ہین الا تعجبون کیف یصرف اللہ عنی شتم قریش ولعنھم یشتمون مذمما ویلعنون مذمما وانا محمد کیا تم تعجب نہین کرتے کیونکر پہیرتا ہے خدا مجھسے گالی قریش کی اور لعنت اونکی گالی دیتے ہین اور لعنت کرتے ہین مذمم پر اور مین محمدؐ ہون اگر کسی وقت قران کے بہول جانیکا غم دل مبارک پر آتا یا سیکہتے وقت کسی لفظ کے رہ جانے کا خیال گذرتا ارشاد ہوتا سنقرئک فلا تنسیٰ الا ماشاء اللہ ورتلناہ ترتیلا یعنے تمہین اسطرح پڑہا دینگے کہ تم کبہی بہولوگے مگر جسقدر خدا چاہے اور ہم اوسکو ٹہیر ٹہیر کر پڑہتے ہین تا تمہاری سمجھہ مین اچھی طرح آجاوے اور جب کبہی خیال آتا کہ اگلی کتابین تحریف و تصحیف سے محفوظ نرہین مبادا لوگ اسی بہی بدل دین تسلی دیجاتی انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون بیشک آپ ہمنے ذکر اوتارا ہے اور بیشک ہم اسکے نگہبان ہین کہ کسیکو اوسمین دست اندازی نکرنے دینگے اگر اپنی قوم کی گمراہی اور انکار پر افسوس فرماتے حکم ہوتا فان اللہ یضل من یشاء ویھدی من یشاء فلا تذھب نفسک علیھم حسرات ان اللہ علیم بما یصنعون فھل علی الرسول الا البلاغ فما ارسلنٰک علیھم حفیظا ان علیک الا البلاغ فذکر انما انت مذکر لست علیھم بمصیطر لست علیھم بوکیل یعنے تم رسول ہو نہ نگہبان و مسلط اور وکیل اور رسول کا کام صرف یہی ہے کہ پیام پہونچادے ماننا نہ ماننا اونکا کام اور راہ دکہانا نہ دکہانا ہمارے اختیار مین ہے تم اپنے کام سے فارغ ہوئے درحق پیغمبری اور سمجہانے کا ادا کرچکے انکار اور گمراہی اونکی تمہین کچھ ضرر نہین پہونچاتی ہم اونکے حال سے خوب واقف ہین اگر اونکو گمراہی

مین مبتلا رکھین اور ہدایت نہ کرین تمکو اس حسرت مین اپنی جان کھونا ہرگز نہ چاہیے کہ دانا کا
کام دانائی اور حکمت سے خالی نہین ہوتا ولو شاء اللہ لجمعہم علی الہدی فلا تکونن من الجاہلین
اگر خدا چاہتا تو اونکو ہدایت پر اکٹھا کرتا پس مت ہو تو جاہلون سے اور جو اونکی ایذا رسانی اور
شرارت اور طعن و تشنیع اور جدل و کج بحثی سے ناخوش اور غمگین ہوتے طرح طرح سے تشفی اور
تسلی دی جاتی کبھی اگلے پیغمبرون اور اون کی امتون کے قصے بیان کیے جاتے کہ یہ مصیبت
تمہین پر نہین گذری بلکہ ہمیشہ ہر قوم اپنے پیغمبر کو جھٹلاتی رہی اور جیسی تمکو ایذا دی گئی
اونکو بھی دی گئی اور شیاطین جن و انس اونکی عداوت پر متفق رہے اور دشمن اسیطرح کے
محالات اون سے طلب کرتے نوح علیہ السلام نے ساڑھے نوسو برس قوم کو سمجھایا مگر سوا انکار اور
تکذیب کے کچھ جواب نپایا اسیطرح ہود اور صالح اور لوط اور شعیب اور ابراہیم اور یونس اور
موسیٰ و عیسیٰ علیہم السلام اور سب پیغمبرون کے سرکش اور مفسد قوم کی تکذیب کرتے رہے وکلا نقص
علیک من انباء الرسل ما نثبت بہ فوادک اسی مضمون کی طرف اشارہ ہے اور کبھی وعدہ فتح و
نصرت سے خوشدل کیا جاتا کہ جب پیغمبر اپنی قوم کی راہ پانے سے ناامید ہوتے ہین مدد آسمانی ظہور
فرماتی ہے اور کافرون کو اونکے ظلم و کفر کا مزا ملتا ہے اور مسلمانون کو جو ضعیف و مقہور رہتے ہین
اونکے ملک و مال کا وارث کیا جاتا ہے قریب ہے کہ تمہارے مخالف بھی ذلیل و خوار ہون اور
مسلمان فتح پائین اذا جاء نصر اللہ والفتح ورأیت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا چنانچہ
وعدہ الہی کے مطابق واقع ہوا تھوڑے عرصے مین بڑے بڑے دشمن حضرت کے طرح طرح
کے عذابون اور مصیبتون کے ساتھ واصل جہنم ہوئے ابوجہل اور عتبہ اور شیبہ اور امیہ بن خلف
وغیرہم بدر کی لڑائی مین مارے گئے اور ابی بن خلف کہ بڑا دشمن حضرت کا تھا آپکے ہاتھ سے
احد کے دن زخمی ہوا جو شخص زخم اوسکا دیکھکر کہتا کہ بہت کاری نہین جواب دیتا اے نادان
یہ زخم اوسکے ہاتھ کا ہے اگر تمام کافرون کی بدن پہ ہلکا سا ایک چرکا لگا دے ایک بھی زندہ نہ بچیگا
اور ایک روایت مین ہے کہ اگر وہ مجھپر تھوک دیتے زندہ نہ رہتا آخر وہ دوزخ کو راہی ہوا ام جمیل
لکڑیون کا گٹھا سر پر اوٹھائے آتی تھی کہ رسی اوسکے گلے مین پھنس گئی اور گٹھا لٹک گیا ہر چند ہیر پھیر
کی نہ نکل سکا آخر گلا گھٹ کر او تڑپ تڑپ کر مر گئی اور یہی ہوا اوسکا ابو لہب عدسہ کی بیماری مین

مبتلا ہو کر واصل جہنم ہوا تین رات دن پڑا رہا یہانتک کہ نعش اوسکی بگڑ گئی تھی چوتھے دن مزدوروں
نے دفن کر دی ولید بن مغیرہ مخزومی اور عاص بن وائل سہمی اور اسود بن عبد المطلب بن
حارث اسدی اور اسود بن عبد یغوث زہری اور حارث بن قیس کا ذکر کہ آپ پر ہنسا کرتے سخت
مصیبتوں میں مبتلا ہو کر مر گئے ولید بن مغیرہ کے پاؤں میں کانٹا لگا ہر چند علاج کیا جانبر نہوا
اور حارث بن قیس ایسی پیاس میں مبتلا ہوا کہ جسقدر پانی پیتا تھا پیاس زیادہ ہوتی پیٹ اوسکا
پھول گیا اور العطش العطش کہتا مر گیا اسود بن عبد یغوث کا تمام بدن لو سے اسقدر کالا ہو گیا کہ
اپنے دروازے پر سر ٹکرا کر فی النار ہوا کسی نے نہ پہچانا اور دروازہ نہ کھولا کہتا تھا قتلنی رب
محمد مجھے محمد کے رب نے قتل کیا اسود بن عبد المطلب کسی درخت کے تلے بیٹھا تھا حضرت جبریل
نے اوسکا سر پکڑ کر پیڑ سے ٹکرایا ہر چند غلام سے کہتا کوئی شخص میرا سر پیڑ سے ٹکراتا ہے جواب دیتا
مجھے کچھ نظر نہیں آتا آخر اوسی حالت میں واصل جہنم ہوا اور عاص بن وائل کے پاؤں میں بھی
کانٹا لگا ہر چند اوسے تلاش کیا پتا نہ ملا اور پاؤں اوسکا سوجکر اونٹ کی گردن کے برابر ہو گیا
اور اوسی صدمے سے مر گیا اور جو باقی رہے تھے مکہ کی فتح ہوتے ہی دین اسلام میں داخل ہو گئے
سوا ثقیف اور ہوازن کے کہ بعض اون میں سے بھی غزوۂ حنین و طائف کے بعد مسلمان ہو گئے
اور جو مسلمان نہوئے اونکو طاقت مقابلہ کی نرہی چار ناچار اطاعت اختیار کی اور تمام عرب مسلمانوں
کے قبضے میں آیا اور اس جگہ ایک لطیفہ ہے کہ خدا تعالے اپنا حق معاف کر دیتا ہے مگر اپنے دوستوں
کا حق نہیں چھوڑتا اور طریق انتقام کے مختلف ہیں کبھی عذاب آسمانی سے ہلاک کرتا ہے جیسا کہ دشمنان
نوح و ہود و لوط و شعیب علیہم السلام کے ساتھ واقع ہوا اور کبھی آفات ارضی اونپر مسلط کرتا ہے مانند غرق
و خسف کے اور لگاتا ہے اونہیں کے عزیز و قریب کو اونکی مخالفت اور اونکی حمایت پر مستعد کرتا ہے کہ
موجب نہایتی ملال اور خفت کا ہوتا ہے جیسا کہ حضرت یوسف کی برادرات زلیخا کے رشتہ دار پیچھے سے
گرائی اور کبھی اوسی کا محتاج کر دیتا ہے جیسا کہ اونکے بھائیوں کو اونکا محتاج کیا کہ فاقوں کے مارے
آپکے پاس آ پڑے اور کبھی دشمنوں کو دشمنوں پر مسلط کرتا ہے کفی اللہ المومنین القتال اور انہیں
سے اکثر امور حضرت کے دشمنوں پر گذرے اور کبھی اپنی قدرت اور مجبوری کافروں کے معبودوں
اور مددگاروں کی بیان کی جاتی کہ بت بیدست و پا ہیں اور شیطان کا مکر ضعیف اونکے فرمان بردار

خدا کی فوج جا پر کہ ہر طرح کی قدرت رکھتا ہے کب غالب آسکتے ہین اور کبھی کافرون کے طعن
و اعتراض کا جواب آپ کو سکہایا جاتا اور کبھی خود جناب باری اپنے حبیب کیطرف سے جواب دیتا
اور کبھی ارشاد ہوتا تم اونکی باتون سے غمگین نہو ہم اسکا بدلا لے لین گے وطن چہوٹنے کا غم
اسطرح دور کیا کہ مدینہ کے لوگ جن سے اصلا شناسائی اور علاقہ نتہا عزیزون سے زیادہ کام آئے
رشتہ دارون نے تو گہر سے نکال دیا اور اونہون نے اپنے گہر اور مال مہاجرین کو تقسیم کیے جیسے شریکونکو
حصہ دیتے ہین اور کوئی دقیقہ مراعات و سلوک کا باقی نچھوڑا یہان تک کہ اپنی جان پر تکلیف اوٹہاتے اور
اونکی تکلیف نہ دیکہہ سکتے یؤثرون علی انفسہم ولو کان بہم خصاصۃ اونکی ایثار اور بلند ہمتی کا بیان آگے ہے آب و ہوا
اوس شہر کی آپکو اور آپکے ساتھ والون کو ایسی موافق آئی کہ وطن کی آب و ہوا جسکے ساتھ ہمیشہ سے
مانوس تہی بہول گئے بلکہ خدا تعالے نے اوس شہر کی مٹی اور غبار مین یہ تاثیر پیدا کی کہ اکثر بیماریون کو
دور کرتا با اینہمہ آپکی طبیعت وطن کی طرف میل کرتی اور کبھی خواہش اوسکے دیکھنے کی دل مین
پیدا ہوتی اسلیے ارشاد ہوتا ہے ان الذی فرض علیک القران لرادک الی معاد یعنی جسنے تمکو ایسی
نعمت شریفہ اور دولت عظیمہ سے کہ استعداد بشر اوسکے حاصل کرنے مین قاصر ہے محض اپنے
فضل و کرم سے مشرف و ممتاز فرمایا وہ وطن مین بہی پہر پہونچا دے گا اور کیفیت اس پہونچانے کی
سورۂ اذا جاء نصر اللہ مین مذکور ہے یعنے وہ پہونچانا اسطرح سے ہوگا کہ تم زور سے فوج و لشکر
کے ساتھ وہان جاؤگے اور بڑے بڑے سرکش شہر کے بطوع و رغبت یا بخواری و ذلت تمہاری
اطاعت کرین گے اور شہر کی حکومت تمکو حاصل ہوگی کہ جسے چاہوگے اپنی طرف سے حاکم اوسکا
کر دوگے اور تمہارا حکم اوسمین قیامت تک جاری ہوگا اور تمہارا کلمہ بڑہا جائیگا اور فکر جہاد کی
مصائب اور شدائد کی اسطرح دفع کی کہ آپ کا رعب اور خوف دشمنون کے دلون مین ڈالا کہ
باوجود کثرت جماعت قلیل اہل اسلام سے مقابلہ نکر سکتی حضرت فرماتے ہین نصرت بالرعب مسیرۃ
شہر اللہ تعالی فرماتا ہے لا یقاتلونکم جمیعا الا فی قری محصنۃ او من وراء جدر باسہم بینہم شدید ایام محاصرۂ
قریظہ مین کچہ لوگون نے آپ سے عرض کیا کہ ہمنے دحیہ کلبی سفید خچر پر سوار قریظہ کیطرف
جاتے دیکھا فرمایا وہ جبرئیل تہا کہ اونکے قلعون مین زلزلہ اور دلون مین رعب ڈالنے گیا ہے
بارہا مسلمانون نے کفار کا بڑا لشکر بہگا دیا اکیلے سلمہ بن اکوع نے بنی فزارہ سے اونٹ حضرت کے

کہ لوٹ لیگئے تہے چہین لیے اور ابو قتادہ نے جنکو فارس الرسول کہتے ہین غول مین گہسکر اونکا
سردار عبد الرحمن قتل کیا اور کافرون سے بہاگنے کے سوا کچہ نہ بن پڑا بنی نضیر کی یہود باوجود اسکے
کہ تمام عرب مین سخت جرار مشہور تہی مسلمانون کے مقابلہ سے ایسا گہبرائی کہ اپنی مساکن
اور مال ومتاع اور شہر وطن سے لڑے اونکے حوالہ کرکے شام کیطرف چلی گئی اور خندق کی
لڑائی مین کافرون نے اس ارادہ سے مدینہ کو گہیرا تہا کہ اس معرکہ مین مسلمانون کا نام دنیا سے مٹا دینگے
عمرو بن عبد کے قتل ہوتی ہی رات مین بہاگ گئے اور بنی قریظہ بہی بے جنگ جدال اپنے قلعہ سے
اوتر آئی اور مسلمانون کے ہاتہ سے ماری گئی حالانکہ ابو لبابہ رض نے اونکو حضرت کے ارادہ سے
واقف کردیا تہا کہ حضرت بیشک تمہین قتل کرا دینگے اسیطرح اللہ نے تمام کافرون پر باوجود
اونکی کثرت وشوکت کے حضرت کا خوف اور رعب مسلط فرمایا تہا کہ آپ کا نام لینے سے گہبراتے
اور مسلمانون کے دلون کو باوجود ضعف وقلت ایسا مضبوط کردیا کہ تمام عالم سے لڑنے کو تیار اور
مستعد تہے آپکو بدر کی لڑائی مین اندیشہ تہا کہ شاید انصار ہمارا ساتہ نہ دین اسلیئے کہ اونکی عہد مین
یہ امر بہی داخل تہا کہ جو شخص مدینہ پر چڑہ آئیگا اوس سے لڑینگے اور جو آپ کسی پر چڑہ کر جائین تو ہمکو
اختیار ہی خواہ آپکی ہمراہ لڑین یا نہ لڑین اسواسطی اپنے انصار کا ارادہ دریافت کیا مقداد بن عمرو نے
گذارش کیا یا رسول اللہ ہم وہ نہین کہتے جو بنی اسرائیل نے اپنی پیغمبر سے کہا تہا فاذہب انت وربک فقاتلا
انا ہہنا قاعدون تو جا اور تیرا خدا پہر تم دونو لڑو ہم یہین بیٹہے ہین بلکہ ہم کہتے ہین فاذہب انت وربک
فقاتلا انا معکما مقاتلون یعنی خدا کی مدد اور اوسکا پیغمبر ہماری ساتہ ہو تو بیشک ہم لڑنیوالے ہین
یا رسول اللہ صلعم اوسکی قسم جسنے آپکو پیغمبری اور رسالت سے مشرف کیا اگر آپ حبش کی برک کنارے تک چلین
تو ہم مین سے کوئی شخص ساتہ آپکا نہ چہوڑیگا اور سعد بن معاذ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ پر ایمان
لائے اور آپکی پیروی کا اقرار کیا جو مزاج مین آوے کیجئے اگر آپ حکم دین کہ سمندر مین گہوڑے ڈالدو
ہم مین سے کوئی انکار نکریگا الغرض خداے تعالے نے آپکے یارون کو وہ ہمت
اور جرات مردی بخشی کہ سوا خدا کے کسی سے نہ ڈرتے اور کافرون کے
پہلوانون اور بہادرون کو پشہ سے زیادہ بے حقیقت اور ناچیز سمجہتے
اور خدا اور رسول کی محبت مین اپنا گہر اور مال چہوڑنا بلکہ جان عزیز کو اوس راہ مین قربان

کرنا سہل اور آسان جانتے آدمی کو اپنے رشتہ دار دوست سے مقابلہ اور اونکو اپنے ہاتھ سے قتل و غارت کرنا
نہایت شاق ہوتا ہے گروہ خدا کی راہ اور آپکی حمایت اور محبت مین ایسے ثابت قدم تھے کہ اپنے قریب
رشتہ داروں کو کمال شوق اور خوشی کے ساتھ قتل کرتے اسلیئے کہ سوا قرابت اسلام کے اور سب قرابتوں سے
دست بردار ہوگئے تھے اور سوا خدا اور رسول کے کسی سے محبت نہ رکھتے خدا کے دشمن کو اگرچہ اپنا
جگر پارہ ہو دشمن جانتے اور اوسکے دوست کو گو اوس سے کسیطرحکا علاقہ محبت کا نہو دوست سمجھتے صدیق اکبر
نے کہ پیشوا اور سردار اس گروہ کے تھے اپنے بیٹے سے مقابلہ کی اجازت چاہی اگرچہ حاصل نہوئی کہ
انجام کار وہ مسلمان ہونے والے تھے اور لوح محفوظ مین اہل اسلام سے لکھے تھے ابو عبیدہ بن
جراح نے احد کے دن اپنے باپ کو اور مصعب بن عمیر نے اپنے بھائی عبید بن عمیر کو اور امیر المومنین
عمر نے اپنے ماموں عاص بن ہشام بن مغیرہ کو اور علی مرتضی اور حمزہ بن عبد المطلب اور عبیدہ بن حارث نے
بدر کے دن عتبہ و شیبہ پسران ربیعہ اور ولید بن عتبہ کو کہ قریب رشتہ دار اونکے تھے قتل کیا خدا تعالیٰ
اونکی تعریف فرماتا ہے لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ
وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ أُولَٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ
وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ گرد ملال کے راہ دین مین اونکے دامن ہمت پر نہ بیٹھے اور ہر طرح کی تکلیف و مصیبت اس کام مین
اونکو گوارا تھی دشمنوں کی کثرت اور سطوت اور اپنی ضعف و قلت سے اصلا نہ گبھراتے اور تمام عالم سے لڑنے
مستعد اور آمادہ تھے ایک شخص اونکا بڑی لشکر مین بے تردد گھس جاتا اور ایک آدمی اونکا فوج کثیر کو
معرکہ سے بھگا دیتا آخر اونکے ہمت اور جرأت اور دلیری اور شجاعت اور جانثاری اور مشقت کے
سبب سے ملک عظیم اونکے قبضہ مین آیا اونکا ناداری اور تنگدستی اونکی فراغت اور فراخی عیش سے مبدل اور تکلیف
مصیبت کے بدلے حکومت و ثروت حاصل ہوئی ایک عالم نے اطاعت اونکی اختیار کی اور بڑی بڑی زبردستوں
اور سرکشوں نے اپنی گردن اونکے سامنے جھکائی جب خلافت حضرت عمر کو پہونچی اونکے وقت مین اسلام کو بڑی رونق ہوئی
دس برس کے عرصہ مین ہزار سے زیادہ شہر فتح ہوگئے اور روم کی سلطنت
مسلمانوں کے قبضہ مین آئی ایران کی بادشاہت کہ جمشید و فریدون کے وقت سے
سب ریاستوں پر غالب تھی ایسی تہ و بالا ہوئی کہ بادشاہ کے تین بیٹیاں
قید ہوئین الغرض لشکر اسلام جسطرف جاتا فتح پاتا بڑے بڑے زبردست بادشاہ

حضرت عمر کے نام سے کانپتے اور وہ جناب ہیبت و رعب مین ضرب المثل ہوگئے اگر کسی
پارسی کا گھوڑا چونکتا کہتا کیا تجھے عمر کا سایہ نظر آیا اور نصاری نے ایسی شکست کسی سے
نہ کھائی ہوگی جیسے حضرت عمر کے مقابلہ مین ہوئی آجتک بعض منصف اونکے اقرار کرتے ہین
کہ ایسا بہادر اور دلاور اور قواعد ملک گیری اور فن سپہ گری کا ماہر پیدا نہوا العزیز
آدمیون کا کیا ذکر ہے شیطان لعین بھی عمر کے سایہ سے بھاگتا بلکہ غیر ذوی العقول
اونکے خوف سے کانپتے فصل الخطاب مین بروایت امام مستغفری منقول ہے کہ جب مصر فتح ہوا
ایکدن وہان کے لوگون نے عمرو بن العاص سے کہ حاکم مصر تھے کہا کہ ہمارے ملک کا یہ دستور ہے
ایک کنواری لڑکی کو زیور و لباس پر تکلف پہنا کر دریای نیل مین ڈبو دیتے ہین جس سال ایسا نہیں کرتے
دریا خشک ہوجاتا ہے اور زراعت تباہ ہوتے ہیں اونہون نے فرمایا کہ خون ناحق کی اجازت نہ دینگے
آخر وہ دن گذر گیا اور دریا خشک ہونے لگا عمرو بن عاص نے یہ حال حضرت عمر کو لکھا آپنے ایک رقعہ
بنام دریاے نیل لکھکر اونکو بھیجا کہ اسے دریا مین ڈالدو مضمون اوسکا یہ تھا یہ خط بندہ خدا امیر المومنین عمر
کیطرف سے نیل مصر کو ہے اگر تو اپنے اختیار سے بہتا تھا تو خشک ہوجا اور جو خدای قہار کہ پاک ہے
تجھے بہاتا تھا تو مین خدا سے سوال کرتا ہون کہ تجھے جاری کرے جسوقت وہ خط دریا مین ڈالا
پانی مین ایک جوش پیدا ہوا اور بدستور بہنے لگا نقل ہے کہ روم کے بادشاہ کا ایلچی آپکے پاس آیا
لوگون سے پوچھا خلیفہ کا قلعہ کہان ہے کہا خلیفہ دیوان خاص گاہ عام نہین رکھتے اسوقت آپ کہین باہر
ہیں جنگل کو گئے ہین وہ بھی جنگل کو گیا دیکھا کہ آپ ایک درخت کے تلے بوریے پر بیٹھے ہین اور چٹائی کے
نشان بدن پر لگگئے ہین دیکھتے ہی ہیبت سے کانپنے لگا جب ہوش مین آیا دلمین کہا مین بڑے بڑے بادشاہون کے
دربار مین گیا مگر یہ رعب و جلال نہ دیکھا بیشک یہ ہیبت خدائی اور انکا دین سچا ہے ع ہیبت حق است این از خلق نیست
ہیبت این مرد صاحب دلق نیست ✻ جب آپ مسلمان ہوئے تمام دنیا مین صرف انتالیس ۳۹ مسلمان اور یہ تھی اور
ایک جہان دشمن آپنے بیدین التکلف ظاہر کیا کسیکی مجال نہوئی کہ مقابلہ کرتا العزیز اس دین مین ایسے صاحب کمال
گذرے جنکے حالات اونکے مذہب و ملت کے صحت و حقیقت پر گواہی دیتے ہین اور اونکے
اوصاف اور کمالات اس دین کے اثبات مین کفایت کرتے ہین مولی علی
رضی اللہ عنہ نے کیسے کیسے زبردست کافر قتل کیے دروازہ خیبر جسکو چالیس آدم

آدمی بہت کہولتی جد کرتے بے تکلف اوکیطرکر سپر بنایا اور اسد اللہ الغالب لقب پایا خالد بن ولید سیف اللہ
کے ہاتہ مین ایک معرکہ مین نو تلوارین ٹوٹین رستم بن زال زابلی جسکی شجاعت اور جوانمردی کا عالم مین
شہرہ ہے اگر آن حضرت کے مقابل ہوتا زال ناتوان کی طرح لڑائی کا عرصہ لڑائیکا نام نلیتا خدا تعالے
اوسی قدو قامت دیو کا دیا تہا لڑائی کا سامان اوسکے پاس ہیار تہا اور ایک لشکر عظیم جسمین طوس
و گودرز اور گیو و بیژن وغیرہم دلیران ایران موجود تہے امداد کو حاضر تہا باینہمہ سہراب کے مقابلہ مین نہایت
پریشان ہوا اور اسفندیار کی لڑائی مین تو ادہیا ہوا کہ گہر سے نکلا جاتا تہا اور یہان تو قد نہ قامت نہ زور نہ قوت
نہ ساز نہ سامان نہ فوج نہ لشکر ایک جہان دشمن اور ایک عالم برسر پرخاش باوجود اسکے کبہی ہراس فکر پاس آیا
اور ایسے کار نمایان سکے کہ رستم بہی دیکہتا تو حیران رہ جاتا اے عزیز رستم و سہراب
و سام و نریمان کس شمار مین ہین ملایکہ زمین و آسمان اونکی جرات و جوانمردی دیکہکر
حیران ہین جب حضرت زبیر بن عوام اور مقداد بن اسود خبیب بن عدی بلیع الارض کی نعش
مشرکون کی سولی پر سے اوتار لائے ستر سوار قریش کے اونکے پیچہے ہوئے زبیر نے نعش زمین پر
رکہدی زمین اوسے نکل گئی اور آپ سوارون سے مخاطب ہوے کہ میرا نام زبیر اور میرے
باپ کا نام عوام اور میری مان صفیہ رسول اللہ کی پہوپہی ہے جو چاہو مجہسے مقابلہ کرو چاہو لوٹ جاؤ
اسقدر آپکی دہشت اون پر غالب ہوئی کہ لوٹنے کے سوا کچہ نہ بن پڑا جبریل علیہ السلام
خدمت بابرکت مین حاضر ہوئے اور عرض کیا آپکے ان دو یارون کی ساتہ فرشتے مباہات کرتے ہین
یعنی ایک فرشتہ دوسرے سے کہتا ہے کہ بہادر ایسے ہوتے ہین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تمام مال اپنا
خدا کی راہ مین کئی بار خرچ کیا یہان تک کہ ایک دن کملی کو کرتے کی طرح گلے مین ڈال کر اوس
اوس مین کانٹے لگاکر حضرت کے خدمت مین آئے جبریل علیہ السلام پیام لائے کہ حق تعالے
ابوبکر کو سلام کہتا ہے اور پوچہتا ہے اس حال مین بہی ہمسے راضی ہو یا نہین صدیق اکبر یہ پیام
سنکر اسقدر روئے کہ بیہوش ہوگئے مگر اوس بیہوشی مین بہی یہی فرماتے انا عن ربی راض انا عن
ربی راض مین اپنے رب سے راضی ہون مین اپنے رب سے راضی ہون اور امام حسن نے بہی
خدا کی راہ مین کئی بار سب مال اپنا اور کئی بار آدہا صرف کیا یہان تک کہ ایک جوتا رکہا تو ایک فقیر کو
دیدیا اور عبد اللہ بن جعفر وغیرہ کی حکایات مشہور ہین کتب سیر اخلاق مین دیکہو حق یہ ہے

کہ بزرگان دین حاتم طائی کا نام صفحہ دنیا سے مٹا گئے اور امیر المومنین عمر بن الخطاب اور عمر
بن عبد العزیز رضی اللہ عنہما نوشیروان کی عدالت اہل انصاف کی نظر سے گرا گئے اسی طرح
یہ امت تمام کمالات ظاہری و باطنی اور معاملات دینی و دنیوی میں پیشوائی خلائق اور ضرب المثل
ہوئی دنیا میں بھی اسنے سب قوموں پر حکمرانی کی اور آخرت میں بھی سب سے زیادہ رتبہ پاویگی
عبادت و ریاضت و تنویر قلب و تصفیہ باطن و ثمرات مجاہدہ میں وہ باتیں حاصل کیں
کہ اور امتوں نے خواب میں بھی نہ دیکھیں اور فراخی ذہن اور تعمق نظر اور قوت علم اونکی
اس مرتبہ کو پہونچی کہ علوم جمیع طوائف کو محک امتحان پر رکھا اور اہل علوم کو اونکی غلطیوں پر
متنبہ کر کے اپنا مشکور و ممنون کیا یہانتک کہ تمام اہل ملل اونکے اعتراضات کو لاحل پاکر وہ توجیہیں
اصل مذہب سے دست بردار ہوئے نصاری مسئلہ تثلیث اور یہود و مشبہہ اور ہنود حلول اور فلاسفہ نفی
علم جزئیات و قدم عالم و فنائے نفس بعد المفارقہ و توسیط عقول اور مجوس تحلیل محرمات و تعدد
خالق میں تیغ جہاد رکھکر بیٹھ گئے اور معاملات دنیا میں بھی اس امت نے وہ باتیں حاصل کیں
جنکو سیکھکر اور قومیں دانشمند اور حکیم اور صناع مشہور ہوگئیں جودت طبع سے انواع اطعمہ
و اشربہ و البسہ اور استعمال لذات اور ترتیب مکانات اور ترفہ بوجہ حلال میں وہ انداز نکالے کہ خلق کو
حیرت ہوئی قطع نظر اور دلائل سے کے اجتماع ایسے عقلا کا اثبات دین اسلام کے لیے کافی ہے
ایسے عقلمند کسی مذہب میں نہیں اور جو شاذ و نادر کوئی ذہین اور ہوشیار ہوتا ہے تو وہ اپنے
دین میں خوض نہیں کرتا ہمہ تن طلب دنیا میں مبتلا اور گرفتار رہتا ہے اگر غور کرے اس دین کی
حقیقت اور اپنے مذہب کے بطلان پر متنبہ ہو گو تعصب سے اقرار نہ کرے علاوہ بریں جھوٹ کو استقلال
فروغ نہیں ہو سکتا جب ہمارے حضرت نبوت و رسالت سے مشرف ہوئے چند مسکینان عرب
کہ علم و ہنر سے محض ناواقف اور قواعد جنگ و پیکار سے مطلق بیخبر تھے ایمان لائے
نہ کوئی بادشاہ زبردست مانند گشتاسپ کے اونکا شریک حال اور نکوئی صاحب زور
و قوت مثل اسفندیار روئین تن کے اون کا مددگار ہوا بلکہ تمام عالم اسی فکر میں تھا
کہ کسی طرح اس دین کو مٹا دے خود ہم وطن و رشتہ دار دشمن جان تھے مگر عنایات الٰہی ہمیشہ انکے شامل اور
تائید غیبی پے در پے اونپر نازل تھے جسطرف حملہ کرتے غالب ہوتے اور جس قوم سے لڑتے

فتح پاتے رہانتک کہ تھوڑے عرصہ مین شام اور روم اور مصر اور ایران پر تسلط اور خزانہ قیصر و کسریٰ کا
اونکے ہاتھ لگا پھر تو سامان ظاہری بہی مہیا ہوا اور تمام عالم نے اونکی اطاعت اختیار کی اور جگہ جگہ
اونکا دین پھیلا اور اونکی شریعت کا حکم جاری ہوا اس زمانہ پر آشوب مین بہ سبب اسکی کہ بعض
ملکونکے مسلمان غیر لینے دنیا طلبی سیکھ کر دین سے غافل ہو گئے اور عبادت و ریاضت سے
اعراض کر کے عیش و عشرت مین مبتلا ہوئی اقبال اونکا جاتا رہا اور معصیت و نافرمانی نی اونکو دام
ادبار مین پھانسا اور غیرونکے قبضہ مین کر دیا اور جو لینے دین پر مضبوط رہے ابہی تک
دشمنون پر غالب ہین تہوڑے دن ہوئے کہ روسیون نے باوجود اس کثرت اور زور قوت کے سلطان روم سے
ایسی شکست کہائی کہ آجتک مقابلہ کا نام نہین لیتے اگر اور ملکون کے مسلمان عیش و عشرت مین نہ پڑتے
اور فسق و فجور و گناہ و معصیت اختیار نکرتے کبہی مغلوب نہوتے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہین
لَا یَزَالُ مِنْ اُمَّتِیْ اُمَّۃٌ قَائِمَۃٌ بِاَمْرِ اللّٰہِ لَا یَضُرُّھُمْ مَنْ خَذَلَھُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَھُمْ حَتّٰی یَاْتِیَ
اَمْرُ اللّٰہِ وَھُمْ عَلٰی ذٰلِکَ دیکہو حدیث شریف سے ثابت ہے کہ جو لوگ خدا کے حکم پر
قایم رہینگے اور شریعت پر چلینگے اونکے مخالف قیامت تک اونکو ضرر نہ پہونچا سکینگے باقی رہا
مرتبہ آخرت سو مختصر بیان اوسکا یہ ہے کہ اوس روز ستر ہزار فرشتے جناب رسالت کے
جلو مین ہوینگے اور آپ براق پر سوار ہو کر میدان حشر مین تشریف لاینگے تاج شفاعت
سر مبارک پر رکہا اور لباس سبز بہشتی بدن مقدس مین پہنایا جائیگا اور ایک نشان آپکے
ہاتہ مین ہوگا کہ آدم اور اونکی اولاد اوسکے نیچے ہونگی آپ آگے اور سب انبیا آپکے پیچہے
ہونگے جب اس جاہ و جلال کے ساتہ پروردگار کے حضور مین پہونچینگے ایک کرسی
نور کی عرش کے قریب بچہائی جاویگی آپ اوسپر جلوس فرماینگے اور ہر شخص کو مرتبہ اور
مقام اوسکے لائق تقسیم کرینگے اوس روز آپکو بادشاہ حقیقی کے دربار مین نسبت وزارت کے
حاصل ہوگی تمام حساب و کتاب خلق کا آپکے رای پر ہوگا جسکی شفاعت کرینگے بخشا جائیگا اور جو
عرض کرینگے پروردگار منظور فرمائیگا آپ فرماتی ہین مجہے ایک کپڑا بہشت کے
کپڑون سے پہنایا جائیگا پہر مین عرش کے داہنی طرف کہڑا ہونگا کہ میرے سوا کوئی
اوس جگہ کہڑا نہوگا اور دارمی کی حدیث مین آیا ہے خدا کی داہنی طرف ایسی جگہ کہڑا ہونگا کہ سب اگلے پچہلے مجہپر

عبادکرینگے یعنے یہ چاہینگے کہ کاش ہم بہی وہان تک پہونچتے جسوقت آپکی صاحبزادی فاطمہ زہرا
رضی اللہ عنہا صراط پر تشریف لیجائینگے منادی پکاریگا اے اہل محشر اپنے سر جہکالو اور آنکہین
بند کرلو کہ فاطمہ بنتِ محمدؐ کی صراط سے گذرتی ہین پس آپ بجلی کیطرح صراط سے گذرینگی
اور ستر ہزار حورین آپکے ہمراہ ہوینگی اور اوسدن حضرؐ کو حوض دیا جائیگا اوسکا پانی دودہ سے
سپید اور شہد سے شیرین اور برف سے سرد اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہوگا چاندی سونیکے
آبخورے گرد رکہے ہونگے بہوک پیاس کے مارے غول کے غول آئینگے اور حضرت اونکو آبِ کوثر
پلاینگے ایکقطرہ جسکی حلق مین جائیگا تمام دن قیامت کی کہ پچاس ہزار برس کا ہی بہوک پیاس سے
محفوظ رہیگا گویا تمام اہل محشر اوسدن آپکے مہمان ہوینگے اور اس مصیبت مین آپہی کا منہ
تکینگے یہانتک کہ شیخ الانبیا خلیل کبریا حضرت ابراہیم علیہ السلام آپسے کہینگے اے محمدؐ تم میری اولاد
اور میری دعا ہو آج مجہے اپنی امت مین داخل کرلو **بشارت** ای امت محمدؐ اوس روز تمہین الله
رتبہ شفاعت فرمائینگے دامن دولت تمہارے پیغمبر کا تمہارے ہاتہ مین ہوگا اور وہ تمہاری
شفاعت مین مشغول ہوینگے ایک گروہ تمہارا نور کے تودون پر بیٹہا ہوگا اور بموجب بعض روایات
چار ارب نوی کروڑ ستر ہزار آدمی تمہارے بیحساب بہشت مین جاوینگے امام ابو حامد کہتے ہین
کہ اونکے لیے میزان کہڑی کرینگے نہ اونکے ہاتہون مین صحیفے دی جاوینگے مگر ایک کاغذ دیا جائیگا
اوسمین لکہا ہوگا **هذه براءة فلان بن فلان فقد غفر له وسعد سعادة لا شقاوة بعدها
ابدا** یہ فلان بن فلان کا برات نامہ ہے کہ وہ بخشا گیا اور ایسی سعادت حاصل ہوئی جسکے
بعد کبہی شقاوت نہین بعض صوفیہ نقل کرتے ہین کہ امت محمدؐ کا ایک گروہ پردار اونٹون پر سوار ہوکر بہشت کی
دیوارون پر اوتریگا فرشتے کہینگے کیا تمہارا حساب ہوگیا کیا تمہارے عمل تل گئے کیا تمنے اپنے نامے پڑہ لیے
جواب دینگے کہ ہم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی امت ہین نہ ہمارا حساب ہوا نہ ہمارے عمل تلے نہ ہمنے اپنے نامے
پڑہے فرشتے کہینگے لوٹو اوٹو ابہی سب کام باقی ہین وہ کہینگے تمنے ہمین کیا دیا تہا جسکا ہم سے
حساب چاہتے ہو اوسوقت منادی پکاریگا یہ سچ کہتے ہین **ما على المحسنين من سبيل**
نیکی کرنیوالون پر کوئی راہ مواخذہ کی نہین الغرض یہ سب طفیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اور نہ وہ دن
ایسی سختی کا ہے کہ آدم سے عیسے علیہ السلام تک پیغمبر نفسی نفسی کہینگے اور مقرب فرشتے

خدا کے خوف سے بید کیطرح کانپتے ہونگے سوا ہمارے مولیٰ کے کسیکو مجال شفاعت کی نہوگی تمام اگلے پچھلے
آپکی پناہ ڈھونڈھتے ہونگے آپ عمامہ مقدس سر سے اوتار کر سجدہ کرینگے حکم ہوگا یا محمد ارفع رأسک وقل یسمع
وسل تعطہ واشفع تشفع یا محمد اپنا سر اوٹھاؤ اور جو کہنا ہو کہو کہ تمہاری بات سنی جائیگی اور جو مانگنا ہو مانگو تمہین
دیا جائیگا اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول ہوگی آپ سر اوٹھا کر عرض کرینگے رب امتی امتی
میرے رب میری امت میری امت اوسوقت دریاے رحمت جوش مارےگا اور بحر فیض الٰہی کمال زور
وشور سے جاری ہوگا یہ مرتبہ دیکھکر سب اہل محشر آپکی عظمت اور بزرگی کے معترف ہونگے اور تمام موافق
ومخالف آپکی مدح وثنا کرینگے مناسب اسی مقام کے آپکا نام محمد رکھا محمد کے معنی بکثرت اور بار بار سراہا گیا
ہے مقام محمود وذات محمد * بدنیسان مقامے ثنا ہے کہ دارد * دوسرا باب کریمہ ورفعنا
لک ذکرک کی تفسیر مین جل جلالہ وعم نوالہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے فرماتا ہے اور اونچا
ہمنے تیرے لیے تیرا ذکر کہ تیرا نام اپنے نام کے ساتھ اذان واقامت ونماز وخطبہ وکلمہ طیب وکلمہ شہادت
بلکہ عطسہ اور ذبح کے سوا ہر معاملہ وطاعت مین نزدیک کیا اور بہشت کے ہر قصر وغرفہ اور دیوار
ودر اور پردہ اور کنگرہ وساق عرش معلیٰ اور اوراق سدرۃ المنتہیٰ پر لکھا ساتون آسمان مین کوئی مکان ونام
نامی سے خالی نہین جسجگہ لا الہ الا اللہ لکھا ہے محمد رسول اللہ بھی ضرور ہے قرآن مجید مین جسجگہ کوئی امر اہم
اپنی طرف نسبت کیا وہان رسول مقبول کو بھی یاد فرمایا تمام عالم کیطرف آپکو مبعوث کیا اور اپنی محبت و
وطاعت کو آپکی طاعت ومحبت پر موقوف کیا ایمان بے آپکی تصدیق کے تمام نہین ہوتا لا الہ الا اللہ
کہے جبتک محمد رسول اللہ کو نمانے کچھ کام نہین آتا بلکہ آپکی یاد عین خدا کی یاد ہے ابو العباس احمد
بن سہل بن عطا بغدادی کے نزدیک آیۂ کریمہ سے یہی مضمون مراد ہے انبیاء ومرسلین وملائکہ
مقربین سدرۃ المنتہیٰ سے تجاوز نہین کر سکتے اور آپ مقام قاب قوسین تک پہونچے جمال
پروردگار کا بچشم سر دیکھا اور کلام الٰہی بیواسطہ سنا خود پروردگار تقدس وتعالیٰ آپ پر
درود بھیجتا ہے اور مسلمانون کو ارشاد فرماتا ہے یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما
اے ایمان والو درود بھیجو اوسپر اور سلام بھیجو سلام بھیجنا ابھی وہ محبوب خدا
ومقبول کبریا بلکہ عالم عدم سے پیدا نہوا تھا کہ اوسکے پیغمبری اور رسالت کا چرچا عالم بالا مین پہلا
ہے آدم سر وتن بہ آب وگل داشت * کو حکم بملک جان ودل داشت * بیدل

زمین و آسمان اور خلقت زمان و مکان صرف واسطے شہرت جناب کے ہے اگر خالق کو آپکی شان
ظاہر کرنا منظور نہوتا عرش و کرسی لوح و قلم زمین و آسمان ارواح و فرشتے جن و انس بہشت و دوزخ
کچھ نہ بناتا لولاک لما خلقت الدنیا انکی بین اوس جناب کو خطاب ہوا انت المختار المنتخب وعندک مستودع
نوری و کنوز ہدایتی من اجلک ابسط البطحا وارفع السماء واجعل الثواب والعقاب والجنة والنار
تو برگزیدہ اور منتخب ہے اور تیرے پاس ہی میرے نور کی امانت اور میری ہدایت کی کنجیاں تیرے
واسطے بچھاتا ہوں زمین اور بلند کرتا ہوں آسمان اور بناتا ہوں ثواب اور عذاب اور بہشت اور
دوزخ اور ارشاد ہوتا ہے اے محمد میں نے کوئی شخص تجھسے زیادہ بزرگ پیدا نہ کیا دنیا کو صرف اسلیے
بنایا کہ تمہارا مرتبہ پہچانیں اگر تمہیں پیدا نہ کرتا دنیا کو نہ بناتا تنبیہ یہ مضمون کریمہ وما خلقت الجن والانس
الا لیعبدون سے منافی نہیں وہاں مستثنی منہ عمل ہے اور یہاں منحصر علم یعنے فایدہ تخلیق منجملہ اعمال
عبادت اور منجملہ علوم تصدیق آنحضرت ہے اور اشتمال اس تصدیق کا توحید کو ظاہر ہے لکہا ہے
جب وہ سر مکنون یعنے نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مسند ظہور پر جلوہ گر ہوا فوراً مانند ستون بلند
ہوکر حجاب عظمت تک پہونچا اور جناب الہی میں سجدہ کرکے الحمد للہ کہا خطاب ہوا لذلک خلقتک
وسمیتک محمدا ابتدا بک الخلق وبک اختم الرسل اسی واسطے میں نے تجھے پیدا کیا اور تیرا نام محمد رکہا
تجھسے خلق کی ابتدا اور تجھپر رسولوں کو ختم کرونگا پہر اوس نور کو چار حصے کیا پہلے سے لوح دوسرے
سے قلم پیدا کیا قلم نے زمین اور آسمانوں کی پیدایش سے پچاس ہزار برس پہلے لوح پر لکہا ان محمدا
خاتم النبیین بیشک محمد خاتم پیغمبروں کے ہیں اور معالم التنزیل میں ابن عباس سے روایت ہے کہ لوح
محفوظ کے شروع میں لکہا ہے لا الہ الا اللہ وحدہ دینہ الاسلام ومحمد عبدہ ورسولہ من آمن باللہ
عز وجل وصدق بوعدہ واتبع رسلہ ادخلہ الجنة اور پہلا مرتبہ ظہور شان شرافت کا یہ ہے قبل اسکے کہ
جانتا ہے کہ بیان کرے کسی نے اوس جناب سے پوچھا آپکو منصب نبوت کب سے حاصل ہے فرمایا
جب خدا نے عرش بنایا اور آسمان و زمین کو پیدا کیا اور عرش اوٹھانے والوں کے کندھوں پہ
رکہا اوسوقت ساق عرش پہ قلم قدرت سے لکہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ خاتم الانبیاء
صدر عالم آفتاب دارین قدوہ اورنگ عرش اعظم جوہر زمین مسند ازل مقصود ابد المشتہر
درۃ التاج منشور ختم المرسلین ایکبار صحابہ نے عرض کیا آپ کب سے پیغمبر ہوئے فرمایا جبکہ آدم درمیان

روح وجسد کے تھے دوسری حدیث مین آیا انی عند اللہ مکتوب خاتم النبیین وان آدم لمنجدل
فی طینتہ سے گسترده و سراتے نبوت بساط نبوده آدم ہنوز خشت نیاوده از عدم بود قال اللہ
تعالے واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم یعنے
جب عہد لیا خدا نے پیغمبرون سے کہ جو مین تمہین کتاب وحکمت دون پہر تمہارے پاس وہ پیغمبر
آئے جو تمہاری پیغمبری اور کتابون کی تصدیق کرے لتؤمنن بہ ولتنصرنہ تو تم اوسپر ضرور ایمان لانا
اور اوسکی مدد کرنا پہر ارشاد ہوا أاقررتم واخذتم علی ذلکم اصری کیا تمنے اقرار کیا اوس شرط پر میرا ذمہ لیا
قالوا اقررنا عرض کیا ہمنے اقرار کیا ارشاد ہوا فاشہدوا ایک دوسرے پر گواہ رہو وانا معکم
من الشاہدین اور مین بہی تمہارے ساتھ گواہون سے ہون ہر چند گواہی انکی کافی تہی مگر چونکہ
یہ معاملہ محبوب کا تہا اسلیے فرمایا کہ اس معاملہ کا مین بہی گواہ ہون جسطرح حضرت یوسف کو دودہ
بچے کی اور حضرت مریم کو حضرت عیسیٰ عم کی گواہی سے لوگون کی بدگمانی سے نجات بخشی جب حضرت
عائشہ پر بہتان اوٹہا خود اونکی پاک دامنی کی گواہی دی اور ستره آیتین نازل فرمائین اگر چاہتا
ایک ایک درخت وپتہر سے گواہی دلواتا مگر منظور یہ ہوا کہ محبوبہ محبوب کی طہارت اور پاکی پر خود گواہی
دین اور عزت وامتیاز اون کا بڑہائین جب قلم پیدا ہوا خطاب الٰہی نے حکم دیا لکہہ قلم اس خطاب
کی ہیبت سے ہزار برس کانپتا رہا پہر عرض کیا اے میرے رب کیا لکہون حکم ہوا اکتب توحیدی
لکہہ میری توحید قلم نے لوح پر لکہا لا الہ الا اللہ پہر ارشاد ہوا اکتب دستور العمل سب امتون کا کہ اولاد آدم سے
جو خدا کی طاعت کریگا بہشت مین جائیگا اور جو نافرمانی کریگا دوزخ مین پڑیگا القصہ قلم نے حسب الحکم
یہی مضمون سب امتون کی نسبت لکہا جب اس امت کی نوبت آئی قلم نے لکہا امت محمد صلعم جو خدا کی طاعت کریگا
بہشت مین داخل ہوگا اور جو نافرمانی کریگا چاہتا تہا لکہے دوزخ مین پڑیگا ناگاہ خطاب آیا تادب یا قلم
ای قلم ادب کر قلم یہ خطاب سنکر ہیبت سے شق ہوا پہر دست قدرت سے قط لگا اور حکم ہوا اکتب امۃ
مذنبۃ ورب غفور امت گنہگار ہے اور پروردگار بخشنے والا یعنی اگرچہ وہ گناہ کرتے ہین مگر ہم اون پر
نظر رحمت رکہتے ہین ادہر سے خطا ہے اور ادہر سے عفو وعطا ای گنہگاران امت غور کرو تمہارا مالک
تمپر کسقدر مہربان ہے موسیٰ علیہ السلام کو باوجود عصمت وطہارت حکم ہوتا ہے لن ترانی اور تم کو باوجود
لوث معصیت خطاب ہوتا ہے ادعونی استجب لکم آدم علیہ السلام کو بسبب ایک خطا کے بہشت سے باہر لائے

اور ہمکو باوجود ہزارون گناہون کے بہشت مین لیجائینگے مگر اس جگہہ سے فضل و بزرگی ہماری
انبیا پر لازم نہین آتی کہ بحال اصلی و طفیلی مین فرق ظاہر ہے ہم ہرگز اس عنایت کے لائق نہین ہیں یہ
طفیل ایک صاحب دولت کا ہے کہ تمام پیغمبرون کا سردار اور خدا کا پیارا ہے آدم علیہ السلام کو
خطاب ہوتا ہے لولا محمد ما خلقتک ولا ارضا ولا سما اگر محمد صلعم نہوتا تجھے پیدا نہ کرتا اور زمین و آسمان نبناتا
وہب بن منبہ کہتے ہین جب آدم علیہ السلام پیدا ہوے بہشت کے دروازے پر لکہا دیکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول
عرض کیا الٰہی کیا تونے کسیکو مجھسے زیادہ بزرگ پیدا کیا فرمایا ہان اور وہ تیری اولاد مین
ہے اگر وہ نہوتا مین تجھے نہ پیدا کرتا روایت ہے جب نور مقدس آپ کا آدم علیہ السلام
کی پیشانی مین رکہا گیا آدم علیہ السلام نے عرض کیا الٰہی یہ نور کیسا ہے خطاب ہوا یہ نور اوس پیغمبر کا
ہے کہ سب پیغمبرون کا سردار اور تیری اولاد مین بہتر ہے رفتہ رفتہ اوس نور نے آدم علیہ السلام کے
تمام اعضا مین سرایت کی اور اون کا جسم نور کا پتلا بن گیا پہر تو واسطے تعظیم اوس نور کے حق جل و علی
نے آدم علیہ السلام کو فرشتون سے سجدہ کرایا اور اسما مخلوق سکہا کر ملا اعلی کا اوستاد بنایا اور
اون سے اوس نور کی حفاظت کا عہدنامہ لکہایا آدم علیہ السلام اکثر اوقات ایک آواز خوش اپنی
پیٹھہ سے سنتے تھے عرض کیا الٰہی یہ آواز کیسی ہے جواب ہوا یہ تسبیح خاتم الانبیا کی ہے تیری پشت سے
پیدا کرونگا اور اصلاب جلیلہ طاہرہ مین رکھونگا بعض روایات مین اسقدر زیادہ ہے کہ پہر آدم علیہ السلام
نے عرش کیطرف دیکہا نام حضرت کا خدا کے نام کے ساتھ لکہا پایا عرض کیا الٰہی یہ کون ہے جسکا نام
تونے اپنے نام کے ساتھ لکہا ہے ارشاد ہوا یہ پیغمبرون کا سردار اور تیرا فرزند ہے جب آدم علیہ السلام
بہشت سے باہر آئے عجب طرح کی وحشت مین مبتلا ہوے ناگاہ جبریل نے پکار کر کہا اللہ اکبر
اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ اشہد ان
محمد رسول اللہ ان کلمات کی برکت سے وحشت اونکی جاتی رہی مگر اپنے قصور پر رات دن
روتے اور توبہ و استغفار کرتے تمہید العزیز غور کر ابو البشر جنکو پروردگار عالم نے
اپنے دست قدرت سے بنایا اور فرشتون سے سجدہ کرایا تشریف ان اللہ اصطفی آدم سے
مشرف اور خلعت و علم آدم الاسما کلہا سے ممتاز فرمایا بہشت اونکو جاگیر بخشی اور نہر سے
رسولون کی اونکے نام سے شروع کی ایک نافرمانی کے سبب روز و شب روتے اور شرم سے

آسمان کی طرف آنکهه نه اوٹهاتے تهے رات دن گناه کرتا ہے اور ایک ساعت بهی اپنے حال پر
نہین روتا تو بهین رو مغفرت مین مشغول ہے اور زمین و آسمان تیرے ماتم مین گریان و ملول اگر
تمام جہان کے آنسو جمع کیے جاوین اونکے آنسوون کے برابر نہو سکین کہتے ہین آدم علیه السلام
اپنی حالت پر تین سو برس روتے رہے مگر رحمت الہی اونکی طرف متوجه نہوئی ہر چند توبه کرتے قبول
نہوتی حیران تهے کیا کرین ناگاه خیال آیا مین نے عرش کے دروازے پر لکها دیکها تها لا اله الا الله
محمد رسول الله معلوم ہوتا ہے محمد سے زیاده کوئی شخص خدا کو پیارا نہین که اون کا نام اپنے
نام کے ساتهه عرش پر لکها ہے اوسکو اپنی بخشش کا وسیله کیا چاہیے یه تصور کر کے بجناب الہی مین
عرض کیا الہی بطفیل محمد کے اوسکے باپ پر رحم فرما حکم ہوا اے آدم تو نے محمد کو کسطرح پہچانا عرض کیا
الہی مین نے بہشت مین لا اله الا الله محمد رسول الله لکها دیکها اس سے ثابت ہوتا ہے وه تجهے سب
خلق سے زیاده پیارا ہے که تو نے اوسکا نام اپنے نام کے پاس لکها ہے خطاب آیا اے آدم مجهے اپنی
عزت وجلال کی قسم اگر تو محمد کے وسیلے سے سب زمین و آسمان والون کے گناه بخشواتا سب کو
بخش دیتا اور شفاعت تیری اوسکے حق مین قبول فرماتا ہان اے آدم وه تیری اولاد مین سب سے
پچهلا پیغمبر ہوگا اور تجهے اوسکے طفیل پیدا کیا ہے تو کنیت اپنی ابو محمد کر جب آدم نے حوا سے اراده
قربت کیا خطاب ہوا ہے اوس سے ہاتهه نه لگانا عرض کیا الہی اسکا مہر کیا ہے حکم ہوا یه که تو محمد پر دس بار
درود بهیجے نقل ہے که حوا کے ایک حمل سے دو بچے ہوتے مگر شیث که رسول الله صلی الله علیه وسلم
کے اجداد مین ہین تنہا پیدا ہوے آدم علیه السلام کو حکم ہوا شیث سے اسبات کا اقرار لے که وه
اوس نور پاک کی حفظ مین قصور نه کرے اور کسی بدکار عورت کو نه دے آدم علیه السلام نے بموجب
حکم الہی شیث سے اقرار لیا اور آسمان کی طرف سر اوٹها کر عرض کیا اے معبود پیدا کرنے والے عرش
کے اور روشن کرنے والے آفتاب کے تو نے مجهے موافق اپنے علم ازلی کے پیدا کیا اور اوس نور سے
که میری بزرگی اور بڑائی جسکے سبب سے ہی مشرف فرمایا اب وه نور میرے فرزند شیث کے پاس
گیا الہی تو اوسکی حفاظت کرنا اور اس عہد کا گواه رہنا جبرئیل علیه السلام فرشتون کے ساتهه آئے
اور کہا پروردگار تمکو سلام کہتا ہے اور حکم دیتا ہے که شیث سے ایک عہد نامه لکهواؤ اور اوسپر
ان فرشتون کی گواہی لکهو آدم علیه السلام نے عہد نامه لکهایا اور اوسکو خدا تعالے اور فرشتون کی

گواہی سے مزین فرمایا اوسوقت شیث ع کے لیے ایک خلعت بہشتی اوترا اور اون کا نکاح بحکم الٰہی
ہیضلہ سے کہ حسن ظاہری و باطنی مین بے نظیر تہین ہوگیا جب زمانہ آدم علیہ السلام کی رحلت کا قریب آیا
شیث علیہ السلام سے فرمایا اے فرزند تو بعد میرے خلیفہ ہوگا عماد تقوی اور عروۃ وثقی کو نچھوڑنا چاہیے
جب خدا اکا ذکر کرے محمد کو بھی یاد کرنا کہ مین نے اونکا نام بہشت کے ہر قصر اور غرفی اور پردے اور اوراق
سدرۃ المنتہی اور ساق عرش معلی پر لکھا دیکھا اور ساتون آسمان مین کوئی مکان متبرک اون کے
نام مبارک سے خالی نتہا پا شیث علیہ السلام جبتک دنیا مین رہے اوس نور کی حفظ و تعظیم اور آپ کی
تعریف و توصیف مین مشغول رہے اسیطرح ہر زمانہ مین انبیا اور رسل آپکی مدح و ثنا کرتے رہے
جب حضرت ابراہیم علیہ السلام پیغمبر ہوئے دست دعا بامید اجابت اوٹھا کر جناب الٰہی مین عرض
کیا یا الٰہی میرے فرزندون مین اونہین مین سے ایک رسول مبعوث کر کہ اونکو تیری آیتین
سنائے اور کتاب و حکمت سکھائے اور اونکو پاک کرے بیشک تو ہی ہے غالب حکمت والا صاحب
لباب کریمہ ان من شیعتہ لابراہیم مین ضمیر کو حضرت کی طرف راجع کہتے ہین کہ ابراہیم علیہ السلام ہر چند
باعتبار زمانہ کے مقدم ہین مگر یعنی آپ کے تابع ہین کہ پیروون کے مانند اوس جناب کی مدح و ثنا
اور کمال تمنا کے ساتھہ دعا کرتے ہین حضرت فرماتے ہین کیا تم اس بات سے راضی نہین کہ ابراہیم اور
عیسی تم مین ہون لکہا ہی بارہ پیغمبرون نے دعا کی خدائے تعالے ہمکو امت محمد مین داخل فرمائے
کہتے ہین ایکبار لشکر اسلام کسی غار کے متصل ٹھہرا ناگاہ اوس غار سے ایک آواز دردناک پیدا
ہوئی کہ کوئی شخص کہتا ہے اللہم اجعلنی من الامۃ المرحومۃ المغفورۃ المستجاب لہا المبارکۃ دریافت
کیا تو الیاس پیغمبر تھے اور موسی علیہ السلام دعا کرتے ہین اللہم اجعلنی من امۃ احمد خدایا مجھے احمد کی
امت مین داخل کر ایکبار اون کو خطاب ہوا اے موسی جو احمد کو نہ مانے گا اوسکا ٹھکانا دوزخ
ہے عرض کیا الٰہی احمد کون ہے فرمایا وہ تمام خلق کا سردار ہے آسمان و زمین کی پیدایش سے
پہلے مین نے اوسکا نام عرش پر اپنے نام کے ساتھہ لکھا اور جبتک اوسکی امت نہ داخل ہو بہشت
کو سب مخلوق پر حرام کیا عرض کیا الٰہی اوسکی امت کون ہین فرمایا وہ لوگ کہ ہر بلندی و پستی پر میری
حمد کرین گے اور ہر حال مین میری طاعت پر کمر باندھین گے اپنے ہاتھہ پاؤن اور شکم پاکیزہ
رکھین گے دن کو روزہ رکھین گے اور رات کو عبادت کرین گے مین اونکی تہوڑی ہی عبادت

قبول اور فقط کلمہ توحید پر بہشت بریں مین داخل کرونگا موسی علیہ السلام نے عرض کیا الٰہی مجھے اوس امت کا پیغمبر کر ارشاد ہوا کہ اونکا پیغمبر اونہین مین سے ہوگا عرض کیا مجھے اوس پیغمبر کی امت مین کر حکم ہوا تو زمانے مین اوس سے مقدم ہے وہ تیرے بعد آئے گا مگر بہشت مین تجھے اور اوسے اکٹھا کرونگا نقل منقول مین روایت ہے ایک دن موسی علیہ السلام نے جناب باری مین عرض کیا الٰہی تیرے نزدیک میری امت سے بھی کوئی امت زیادہ بزرگ ہے کہ تو نے اونپر ابر سائبان کیا اور من سلوی نازل فرمایا خطاب ہوا ای موسے محمد کی امت سب امتون سے افضل ہے عرض کیا الٰہی مجھے اونکی صورت دکھا دے فرمایا تو اونکو نہین دیکھہ سکتا مگر اونکی آواز سنا تا ہون پھر جناب باری نے اس امت کو ندا کی سب نے ایک دفعہ آواز دی لبیک اللہم لبیک العزیز اہل کرم کا دستور ہے کہ جسے بلاتے ہین خالی ہاتھ نہین لوٹاتے کریم حقیقی نے امت محمدی کو اوس وقت اس انعام سے مشرف کیا

انما رحمتی سبقت غضبی وعفوی سبق عقابی فقد اعطیتکم من قبل ان تسئلونی واجبتکم قبل ان تدعونی وقد غفرت لکم من قبل ان تعصونی من جاءنی یوم القیمۃ بشہادۃ ان لا الٰہ الا اللہ وان محمداً عبدی ورسولی دخل الجنۃ وان کانت ذنوبہ اکثر من زبد البحر

جزین نیست کہ میری رحمت میرے غضب سے اور میرا عفو میرے عذاب سے زیادہ ہے تمکو مین نے مانگنے سے پہلے دیا اور تمہاری عا سے پہلے اجابت کی اور نا فرمانی کرنے سے پہلے تمہین بخش دیا جو میرے پاس قیامت کے دن اس بات کی گواہی کے ساتھ کہ خدا کے سوا کوئی معبود سچا نہین اور محمد میرا بندہ اور رسول ہے آئیگا اگرچہ اوسکے گناہ دریا کی جھاگ سے زیادہ ہون بہشت مین داخل ہوگا تہدید اے گنہگاران امت اپنے پروردگار کی اس عنایت و رحمت پر نثار ہو جاؤ تو سچا ہے اور اپنا جان و مال اوسکی محبت و طاعت مین قربان کر دو اور ذرا انصاف کرو ایسے مہربان مولیٰ کی فرمانبرداری لازم ہے یا نافرمانی شہر کا حاکم جسکو دس بیس روپیہ مہینے کا نوکر رکھتا ہے وہ رات دن اوسکی فرمانبرداری مین مستعد رہتا ہے اور اوسکا حکم اپنی خواہشون پر مقدم رکھتا ہے اگر صبح کو بلاتا ہے رات بھر نیند نہین آتی اور جو کوئی کام سپرد کرتا ہے تعمیل سے پہلے اچھی طرح روٹی نہین کھائی جاتی اور تمام جہان کا مالک تمپر طرح طرح کے احسان کرتا ہے کہ سلطنت ہفت کشور اونکے مقابل اسکا قدر و قیمت نہین رکھتی مگر تم اوسکی فرمانبرداری نہین کرتے وہ فرماتا ہے نماز پڑھو تم نہین پڑھتے وہ کہتا ہے روزہ رکھو تم نہین رکھتے وہ ارشاد

کرتا ہے زکوۃ وہ تم نہین دیتے وہ فرماتا ہے حج کرو تم نہین کرتے وہ گناہون سے منع کرتا ہی
تم باز نہین آتے اس سے زیادہ آفت اور سخت شرارت یہ ہے کہ اپنے قصور پر شرمندہ بھی
نہین ہوتے اور گریبان مین منہ نہین ڈالتے بلکہ اپنی بےقصوری ظاہر کرتے ہو بھلا کہتے ہو اگر نوکر
آقا کے کام مین مستعد نہ ہو یا اوسکی نافرمانی کرے آقا اوسے موقوف کردے اور خدا تو
ارحم الراحمین ہے ہم کسیقدر نافرمانی اور گناہ کرین وہ ہمکو اپنی رحمت سے بخشدیگا اور نہین
جانتے کہ وہ قہار مطلق بھی ہے اوسکے غضب سے کسیکا غضب زیادہ سخت نہین اور اوسکی مار سے
کسی کی مار زیادہ کڑی نہین کیا تمہارے نزدیک نوکری سے موقوف ہونا دوزخ کے عذابون اور
وہان کی مصیبتون سے زیادہ سخت ہے جو وہان کے احوال و شدائد سے واقف ہے تمام دنیا کی
عیش و عشرت اور مال و دولت کو اون سے نجات پانے کے لیے چھوڑ دینا سہل سمجھتا ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پہ آن علو منزلت خدا کے قہر سے کانپتے تیری کیا حقیقت ہے جو قہر الہی سے نہین
ڈرتا الغرض آدمی کو اوسکی نادانی نے دھوکا دیا خدا کے کرم پہ بھروسا کر بیٹھا اور اوسکے قہر و انتقام کا
اندیشہ نکیا آپ فرماتے ہین الاحمق من اتبع نفسہ ہواہا و تمنی علی اللہ احمق وہ ہے جسکا نفس اپنی
خواہش کی پیروی کرے اور خدا سے آرزو بخشش کی رکھے مولی علی کرم اللہ وجہہ کہتے ہین
الہی بہت لوگ تیری ستاری پر مغرور ہین اور بہت تیرے احسان سے استدراج مین گرفتار
تو کریم بھی ہے اور قہار بھی اور حلیم بھی ہے اور منتقم بھی حق جل و علی فرماتا ہے فخلف من بعدہم
خلف ورثوا الکتاب یاخذون عرض ہذا الادنی ویقولون سیغفر لنا پھر پیدا ہوی اونکے بعد
اولاد کہ کتاب کی وارث ہوئی مال اس دنیا کا لیتے رشوت لیتے ہین اور کہتے ہین قریب ہے
کہ ہم بخشے جائینگے ولنعم ما قال العلمی کام دوزخ کے کیے جنت کا ہے امیدوار ✤ قصر
جنت تو بنا ہے پارسا کے واسطے ✤ سلیمان بن عبد الملک بادشاہ نے ابو حازم سے کہ بڑے دیندار
عالم تھے پوچھا قیامت کے دن بندہ اپنے مالک سے کسطرح ملیگا فرمایا نیک اسطرح جیسے
کوئی بہت مال اسباب کما کر سفر سے آتا ہے تمام گھر والے اوسکے آنے سے خوش ہوتے ہین اور خاطر داری
اور عزت کرتے ہین اور گنہگار اوس غلام کی طرح کہ اپنے آقا کا مال چرا کر بھاگا اور آقا کے پیادون
نے گرفتار کرکے حضور مین حاضر کیا بیڑیان پاؤن مین اور ہتکڑیان ہاتھون مین پڑی ہین

اور طوق کے بوجھ سے سر نہین اوٹھا سکتا ہر طرف سے اوسپر نفرین اور ملامت ہوتی ہے
ان الابرار لفی نعیم و ان الفجار لفی جحیم سلیمان نے کہا اگر ہماری اعمال بد ہین تو رحمت پروردگار
کی کہان ہے فرمایا اوسکا پتا قرآن مین موجود ہے ان رحمۃ اللہ قریب من المحسنین رحمت خدا کی
نیکون سے نزدیک ہے سلیمان اسقدر رویا کہ رنگ بدل گیا اور ابو حازم سے کہا خاموش
کہ میرا دل خوف سے بیٹھا جاتا ہے الغرض جب تو غفلت اور نافرمانی کرتا ہے شیطان بزبان حال
کہتا ہے کیا مجھے نہین جانتا مین وہ ہون کہ صد ہا برس میرے گنبد ہفت آسمان پر رکھی گئی
اور خطبہ اوستادی ملائکہ کا میرے نام پر پڑہا گیا اونی نافرمانی اور غفلت سے اس حال کو
پہونچا یا تاج اخلاص اپنے سر پر رکھہ یا طوق اوبار گلے مین ڈال اور میرا شریک حال ہو کیا لطف کی
بات ہے تو خدا کی قدرت پر بھروسا کرکے زہر نہین کہاتا اور اوسکی رحمت پر بھروسا کرکے زنا کرتا
ہے اور شراب پیتا ہے اور نماز ترک کرتا ہے کہ مضرت اوسکی زہر کی مضرت سے بہت زیادہ ہے
بلکہ در حقیقت تیرا یہ دعوی کہ مین خدا کی رحمت پر بھروسا کرتا ہون اور اوس سے مغفرت کی امید
رکہتا ہون عذر بدتر از گناہ ہے جو لوگ خدا سے امید رحمت رکہتے ہین خدا تعالی نے اون کا
پتا قرآن مین دیا ہے ان الذین آمنوا والذین ہاجروا وجاہدوا فی سبیل اللہ اولئک یرجون
رحمۃ اللہ جو لوگ ایمان لائے اور خدا کی راہ مین اونہون نے اپنے گہر چہوڑے اور کافرون سے
لڑے یہ لوگ رحمت الہی کی امید رکہتے ہین ظاہر ہے آدمی جس سے امید رکہتا ہے اوسکی فرمانبرداری
کرتا ہے گناہ کرنا اور حکم الہی نہ بجا لانا علامت ناامیدی کی ہے نہ امید کی مزدور دو آنے کی امید
پر دن بھر محنت کرتا ہے اور چوکیدار تہوڑے پیسون کے لیے رات بھر جاگتا ہے تو بھی اگر خدا
سے امید رکہتا ہے اوسکی بندگی اور عبادت سے گہبراتا ہے خود فرماتا ہے انہا لکبیرۃ الا
علی الخاشعین الذین یظنون انہم ملاقوا ربہم و انہم الیہ راجعون بیشک نماز گران ہے مگر خاشعین
پر جو گمان رکہتے ہین کہ اپنے رب سے ملین گے اور اوسکی طرف پہر جانے والے ہین حقیقت رجا
کی دو امر مین منحصر ہے ایک یہ کہ گناہون سے توبہ کرے اور خدا سے بخشش کی امید رکہے اللہ تعالی
فرماتا ہے و من یعمل سوءا او یظلم نفسہ ثم یستغفر اللہ یجد اللہ غفورا رحیما جو برا کام یا اپنے نفس پر ظلم
کرے پہر خدا سے بخشش چاہے اللہ کو بخشنے والا مہربان پائے دوسرے یہ کہ کمال اخلاص روز و شب

اوسکی یاد اور عبادت مین مشغول رہے اور سمجھے کہ یہ عبادت ہرگز اوسکی درگاہ کے لائق نہین
مگر وہ کریم مہربان ہے اوسکے کرم سے امید ہے کہ رد نہ کرے وہ کہتا ہے لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا
جبکہ مجھے اپنی معرفت عنایت کے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت مرحومہ مین پیدا کیا تو اوسکے فضل
سے امید ہے کہ قیامت کے دن سخت نہ پکڑے گا ــــ تو بعلم ازل مرا دیدی * دیدی آنگہہ بعیب بخریدی
من بہ آن عیب تو بعلم ہمان * رد مکن آنچہ خود پسندیدی * وہ اس امت پر بہت مہربان ہے اور
مہربان سے یہ اندیشہ نہین کہ سخت پکڑے وہ ارشاد فرماتا ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم
اللہ اے محمد اون سے کہہ اگر تم خدا کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو خدا تمھین دوست رکھیگا
سبحان اللہ ہمارے حضرت کا یہ رتبہ ہے کہ آپ کا پیروی خدا کا پیارا ہے مگر اس بات پر مغرور ہونا
محض بیجا کہ اپنے منہ سے آپکو پیرو کہنا اور بات ہے اور حقیقت مین پیرو ہونا اور بات خدا تعالےٰ
اپنے حبیب کی پیروون کی صفت بیان کرتا ہے فساکتبہا للذین یتقون ویوتون الزکوٰۃ والذین ہم
بآیاتنا یومنون الذین یتبعون الرسول النبی الامی قریب ہے کہ مین اوسے اونکے لیے لکھون جو پرہیزگاری
کرینگے اور زکوٰۃ دینگے اور ہماری آیتون پر ایمان لاینگے وہ لوگ کہ رسول نبی امی کی پیروی
کرینگے شعیا علیہ السلام کو خطاب ہوا مین نے زمین و آسمان کی پیدائش کے روز ٹھیرا دیا کہ پیغمبری
دینے میری قوم مین کرونگا اور رعایا کو بادشاہت اور ذلیلون کو عزت اور ضعیفون کو قوت
اور فقیرون کو تونگری اور جاہلون کو علم اور بے پڑہون کو حکمت عنایت فرماؤنگا اور توریت
مین آیا ہے احمد بہت ہنسنے والے نہایت قتل کرنے والے اونٹ پر سوار ہوینگے اور شملہ
بینینگے فایدہ بہت ہنسنے اور نہایت قتل کرنے سے مسلمانون کے ساتھ خوش خلقی اور کافرون
کے خونریزی اور اہل محبت کے نزدیک تیغ تبسم سے عاشقان جان نثار کو قتل کرنا اور شملہ بینینے
سے عمامہ کا سرا چھوڑنا مراد ہے اور توریت مین یہ بھی آیا ہے اے نبی ہمنے تجھے بھیجا گواہ اور خوشخبری
دینے والا اور ڈرانے والا اور بے پڑہون کے لیے پناہ تو میرا بندہ اور میرا رسول ہے مین نے
تیرا نام متوکل رکھا نہ سخت گو ہے نہ درشت خو بازارون مین چلانے والا نہ بدی کے بدلے بدی
کریگا بلکہ معاف کریگا اور بخشدیگا اور درگذر فرمائیگا دنیا سے انتقال نہ کریگا جبتک
اللہ تعالےٰ ٹیڑہے دین کو اوسکے سبب سیدھا نہ کرے باینطور کہ لوگ لا الہ الا اللہ کہین اور نہ کہولین

اس کلمے کی سبب سے اندھی آنکھین اور بہرے کان اور غافل دل اور راہ دیکھین ہے امت اوسکی
حمادین ہین کہ ہر جگہہ خدا کی حمد کرتے ہین اور ہر بلندی پر تکبیر کہتے ہین اپنے انصاف پر ازار باندہتے
ہین اور وضو کرتے ہین جہاد اور نماز مین ایکطرح صف باندہتے ہین منادی یعنے موذن اونکا جو
آسمان مین اونچی ندا کرتا ہے رات مین آواز اونکی مانند آواز مگس شہد کے ہے مولد اوسکا
مکہ اور ہجرت گاہ اوسکا طابہ اور ملک اوسکا شام کذا فی المعالم آیت موسی علیہ السلام پر انعام الٰہی
ہوا کہ مین تمہارے واسطے زمین کو مسجد اور طہور کرتا ہون اور تمپر سکینہ نازل فرماتا ہون اور حفظ
توریت کی قدرت عنایت کرتا ہون بنی اسرائیل نے کہا ہم سکینہ کی طاقت نہین رکھتے
اور کلیسا کے سوا اور جگہہ نماز نہ پڑہین گے اور توریت کی تلاوت دیکھکر کرینگے ارشاد
ہوا انکا سبب ہے مین اوسے اونکے لیئے لکھون جو پرہیزگاری کرین گے اور زکوٰۃ دین گے اور ہماری
آیتون پر ایمان لاوین گے وہ لوگ کہ اوس رسول نبی امی کی پیروی کرینگے جسے اپنے پاس توریت اور انجیل
مین لکھا پاوین گے وہ اونہین اچھے کام کا حکم دیگا اور بری بات سے منع کریگا اور پاک چیزین
اونکے لیے حلال اور ناپاک چیزین اونپر حرام کریگا اور اون سے اونکے بوجھ اوتارے گا اور سختیان
کہ اونپر تہین دور فرماے گا پس جو لوگ اوسپر ایمان لائے اور اوسکی عظمت اور نصرت کی اور اوس
نور کی جو اوسکے ساتھ اوتارا گیا پیروی کی وہی لوگ فلاح پانیوالے ہین وذلک قوله تعالى فسأكتبها
للذين يتقون ويؤتون الزكوة الاية اور اسمعیل علیہ السلام پر وحی ہوئی کہ ستلد عظيما لامة عظيمة یعنے
تیری اولاد مین ایک بڑا شخص ایک بڑی امت کے لیے پیدا ہوگا اور صحیفہ شعیا علیہ السلام مین ہے
کہ وہ خواہش کی طرف نہ جھکیگا اور سخت ذلیل نیکوکار کو بھی خوار نہ سمجھیگا اور تائید
قوت دیگا وہ رکن متواضعین کا ہے اور نور خدا کا کبھی نہ بجھیگا غافل دلون کو زندہ کریگا
اور اندہی آنکھین اور بہرے کان کھولے گا اور بخشش کو دیگا کسی کو نہ سے گا فایدہ مستقیم زبان
عبرانی مین یعنے محمد ہے اور زبور امیر داؤد علیہ السلام کے پینتالیسوین مزامیر مین ہے اے جبار اپنی تلوار
لٹکا کہ ناموس و شرایع تیرے ہاتہ کی ہیبت سے مقرون ہین فایدہ کریمہ وما انت علیهم بجبار مین
نفی جبار یعنی متکبر ہے اور دعائے داؤد مین وارد خدایا ہمارے واسطے اوس پیغمبر کو کہ فترت کے بعد
سنت یعنے طریقہ انبیا قائم کرے مبعوث فرما کعب احبار کہتے ہین ایکدن لشکر سلیمان علیہ السلام کا ہوا

پر جاتا تھا ناگاہ مدینہ پر گذرا سلیمان علیہ السلام نے فرمایا یہ شہر پیغمبر آخر الزمان کا ہجرت گاہ ہے خوشی
ہے اوسکے سبب جو اوپر ایمان لاوے اور اوسکی پیروی کرے پھر بیت اللہ کی طرف سے گذرے
بیت اللہ رویا حکم آیا کیون روتا ہے عرض کیا ایک پیغمبر تیرے پیغمبرون سے اور ایک گروہ تیرے
دوستون سے اسطرف گذرا لیکن نہ مجھمین اوترا نہ نماز پڑہی اور بت میرے گرد پوجے جاتے ہین ارشاد
ہوا مت رو مین تجھے سجدہ کرنے والون سے بھر دونگا اور تجھمین نبی کتاب اوتارونگا اور نبی
آخر الزمان کو پیدا کرونگا کہ مجھے سب پیغمبرون سے زیادہ پیارا ہے اور تجھمین ایسے لوگون کو مقرر
کرونگا جو تجھے پوجینگے اور اپنے بندون پر تیرا حج فرض کرونگا کہ تیری طرف ٹوٹینگے جیسے
گد اپنے گھونسلے کی طرف اور تیرے شوق مین روتے جائینگے جیسے اونٹنی اپنے بچے کی اور کبوتر
اپنے بیضہ کی طرف اور تجھے بتون اور بت پرستون سے پاک کرونگا وہب بن منبہ کہتے ہین مین نے
اکہتر کتابون مین لکھا دیکھا کہ تمام آدمیون کی عقل حضرت کی عقل سے وہ نسبت رکھتی ہے جیسے ایک ذرہ
ریت کا تمام ریگستان کے مقابلے مین اور بیشک آپکی عقل سب آدمیون پر غالب اور آپکی رائے سب سے
افضل ہے اور انجیل مقدس مین آپکی صفت اس مضمون کے ساتھ وارد ہے اوسکے ہاتھ مین لوہے کا
قضیب ہے کہ اوس سے جہاد کریگا اور اوسکی امت بھی اسیطرح قتال کریگی اور عیسی علیہ السلام
کو خطاب ہوا سن اور خبردار ہو اے بیٹے پاک عورت کنواری بتول کی مین نے تجھے بے باپ کے پیدا کیا
نشانی واسطے سارے جہان کے پس میری ہی پرستش اور مجھی پر بھروسا کر اور اہل سوادان سے کھولکر
کہدے کہ مین ہی ہون اللہ زندہ قائم رہنے والا کہ ہمیشہ رہونگا تصدیق کرو اوس نبی امی کی کہ صاحب
اونٹ اور قمیص و دستار اور نعلین اور ہراوہ کا ہے بال اوسکے کچھ خمدار اور پیشانی اوسکی
کشادہ آنکھین سیاہ پلکین جھکین ہوئین لمبین ناک بیچ مین اونچی رخسارے چمکدار داڑہی گھنی پسینہ اوسکا
مثل موتی کے اور خوشبو اوسکی مانند مشک کے گردن اوسکی گویا چاندی کی صراحی ہے اور حکم ہوا اے
عیسی ایمان لا اوپر اور تیری امت محمدیہ اگر مین اوسے پیدا نہ کرتا بہشت و دوزخ نہ بناتا جب مین نے عرش
پانی پر قائم کیا ہلتا تھا اوسپر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھدیا اس کلمہ کے لکھنے سے ساکن ہوگیا عیسی
علیہ السلام فرماتے ہین تمہارے پاس فارقلیط یعنے حق و باطل کو جدا کرنے والا آئے گا کہ کوئی بات
اپنی طرف سے نہ کہے گا وہ کہیگا جو خدا اوسے فرمائے گا اور تمسے تیرے حق کے ساتھ سرگوشی کریگا

اور بھی باتوں اور حادثوں سے تمکو آگاہ کرے گا اور یہ خبر کتاب یوحنا مین جسے مسیحائی چوتھی
انجیل کہتے ہین اس مضمون سے وارد ہے کہ تمہارے لیے میرا جانا ہی سودمند ہے کیونکہ اگر مین نجاؤن
فارقلیط تمہارے پاس نہ آئے گا پس اگر مین جاؤن گا تو اوسے تمہارے پاس بھیجون گا اور جب وہ
آئے گا جہان کو توبیخ کریگا اور الزام دے گا بسبب گناہ کے کیونکہ وہ مجھپر ایمان نہ لائے انتہی

**فایدہ** فارقلیط یونانی لفظ ہے کہی معنے مین مشترک کہ سب ہمارے حضرت پر صادق ہین اول تسلی
دینے والا دوم شفاعت کرنے والا سوم وکیل چہارم بہت سراہا گیا اور یہی معنی محمد کے ہین یعنی بہت
سراہنے والا کہ معنے احمد ہین اصل انجیل عبری مین لفظ احمد وارد تھا یونانی مترجم نے اوس کا
ترجمہ بلفظ فارقلیط کیا اور ناموں کا ترجمہ کرنا مترجمین اہل کتاب کی عادت مین داخل ہے چنانچہ یہی
لفظ نسخہ عربیہ ۱۸۱۶ع مین بعینہ لکھا ہے باقی مترجمون نے اوسکا یہی ترجمہ کرڈالا کسی نے تسلی دہندہ
کسی نے شافع کسی نے وکیل لکھدیا مگر وہ ترجمہ جدا جدا وہ سب حضرت پر صادق اور لفظ قرآن سے مطابق
ہے یعنے بہت سراہنے والا نہین لکھتے طرفہ تماشا ہے کہ مسیحائی کتب مقدسہ کی تحریف سے صاف انکار
کرتے ہین اور اون کے مترجمین ابتک باز نہین آئے اسی خبر مین صاحب نسخہ ۱۸۳۹ع نے عجیب کام
کیا ہے کہ جس جگہہ ضمیر مذکر کی فارقلیط کی طرف راجع ہے وہان ضمیر مونث لایا ہے تا اس خبر کو روح القدس
پر جمائے اور نسخہ ۱۸۴۴ع والا بجائے فقرہ اگر مین نروم ان تسلی دہندہ نزد شما نخواہد آمد کے جملہ انہ فیکم
قایم کردیا کیون نہو واہ شاباش ایمان دار ایسے ہی ہوتے ہین اب مسیحائی علما انصاف کی عینک اپنی
آنکہون پر لگاکر دیکہین کہ ہمارے اس دعوے کی یکتبون الکتاب بایدیہم ثم یقولون ہذا من عند اللہ
وما ہو من عند اللہ اونہین کی دستاویز سے کیسی ڈگری ہوئی قل جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان
زہوقا مگر کسی نے کیا خوب کہا ہے تعصب آدمی کی عقل کہودیتا ہے یہ دونون دانشمند مطلق نسمجہے
کہ حضرت عیسیٰ کے اس کلام سے کہ وہ جب آئے گا جہان کو توبیخ کریگا اور الزام دے گا بسبب گناہ کے
کیونکہ وہ مجھپر ایمان نہ لائے صاف ظاہر ہے کہ فارقلیط حضرت عیسیٰ کے منکرون پر ظاہر ہوگا اور اونکی
تصدیق اور منکرون کی تکذیب کرے گا اور روح بقول عیسائیون کے ایک گروہ مین صرف حواریون
پر ظاہر ہوئی ہان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تصدیق اور یہود کو
اونکے نہ ماننے پر ملزم کیا اسیطرح سیاق وسباق خبر مین بہت شہادت اس امر کی کہ یہ خبر ہمارے حضرت کی ہی جود

ہین یہ بھی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ ہے کہ لاکھون مخالف سیکڑون برس سے آپکی
صفت وثنا اپنی کتابون سے نکالنے مین کوشش کرتے ہین ہزارون آیتین کتب مقدسکی اسی غرض سے
بدل ڈالین جسجگہ آپکا نام پایا نکال ڈالا اور جو فقرہ آپ پر صادق سمجھا دور کردیا کسی جگہہ کوئی لفظ بڑہا دیا
کہ مضمون بدل جاے حضرت کے حالات پر صادق نرہے اور بعض جگہہ الفاظ مقدم ومؤخر کردیے
تا مطلب خبط ہوجاے مگر بقول شخصے ؎ کرے جسمین کوکوئی کسطرح ماند ۔۔ چھپی ہے کہین خاک ڈالے
سے چاند ۔۔ اب بھی اسقدر ثنا وصفت ہمارے مولی کی عہد جدید اور قدیم کی کتابون مین موجود
ہے کہ اوسکے بیان کے واسطے ایک دفتر چاہیے کسیقدر صولت ضیغم اور استفسارات مین مذکور ہے
جسکا جی چاہے اون مین دیکھ لے ابو موسیٰ اشعری فرماتے ہین جسوقت آپکا نامہ نجاشی بادشاہ
حبشہ کے پاس پہونچا پڑہتے ہی ایمان لایا اور کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ
بیشک یہ وہ نبی ہین جنکے پیدا ہونیکی عیسیٰ نے بشارت دی تھی اگر بادشاہت کا جھگڑا میرے متعلق
نہوتا تو مین اون کی خدمت مین حاضر ہوکر کفش برداری اختیار کرتا جب نامہ نامی ہرقل بادشاہ روم
کے پاس گیا اوسنے ابو سفیان سے کہ ملک روم کو تجارت کے واسطے گیا تھا آپکی عادت اور احوال
دریافت کرکے ترجمان سے کہا اس سے کہدے کہ تو اوسکو عالی نسب بتاتا ہے اور پیغمبر قوم کے اشراف ہی
ہوتے ہین اور تو کہتا ہے اوسکے بزرگون مین کوئی بادشاہ نہ گذرا اگر اون مین کوئی بادشاہ ہوتا
مین سمجھتا کہ اپنے بزرگون کا ملک چاہتا ہے اور تو نے اوسکے اتباع ضعفا بتائے اور یہی لوگ
پیغمبرون کے اتباع ہوتے ہین اور تو اوسکو قبل از نبوت متہم بکذب نہین کہتا جس حالت مین وہ خلق
پر جھوٹ بولنا گوارا نہ کرتا خدا پر کب افترا کریگا اور تو کہتا ہے اوسکے دین سے ناخوش ہوکر کوئی
شخص مرتد نہین ہوتا اور ایمان کا یہی حال ہوتا ہے جبکہ اوسکی لذت دل مین آجاتی ہے اور تو کہتا ہے
اوسکے پیرو بڑہتے جاتے ہین اور ایمان بڑہتا جاتا ہے جبتک کامل نہین ہوتا اور تو کہتا ہے تمنے
اوس سے مقابلہ کیا کبھی ہم فتح پاتے ہین اور کبھی وہ فتح پاتا ہے اور پیغمبرون سے اسیطرح امتحان
کیا جاتا ہے انجام کو وہی غالب ہوگا اور تو کہتا ہے وہ عہد نہین توڑتا اور پیغمبر عہد نہین توڑتے
اور تو کہتا ہے ہم مین اوس سے پہلے کسی نے یہ دعوی نکیا اگر ایسا ہوتا مین سمجھتا اوسکی پیروی کرتا ہے
پھر ابو سفیان سے پوچھا وہ تمہین کس بات کا حکم دیتا ہے جواب دیا نماز اور زکوٰۃ اور صلہ رحم

اور بادرسانی کا کہا اگر تیرا بیان سچ ہے تو بیشک وہ سچا پیغمبر ہے اور مین جانتا تھا کہ وہ پیدا ہوگا
مگر تم مین سے گمان نہ کرتا تھا اور جو مجھے اپنے پہونچنے پر یقین ہوتا تو بیشک مین اوس سے ملتا اور جو
مین اوس تک پہونچتا تو اوس کے پاؤن دہوتا اور بیشک اوسکا ملک یہانتک
پہونچیگا بعض روایات سے ثابت ہے ہرقل نے نامۂ مبارک
پہونچنے سے پہلے اپنی قوم سے کہا تھا آج کی رات مین نے نجوم سے دریافت کیا کہ بادشاہ مختون ظاہر ہوا
لوگ سمجھے یہود مین کوئی شخص پیدا ہوگا جب نامۂ مقدس پہونچا اور بادشاہ کو معلوم ہوا کہ وہ بادشاہ
مختون آپ ہین اپنے دوست کو کہ رومیہ مین رہتا تھا اور علم مین اوسکا ہمسر یہ حال لکھا اوسنے بھی
لکھ بھیجا کہ بیشک آخر زمانی کا پیغمبر پیدا ہوا پہر ہرقل نے روم کے سرداروں کو ایک محل مین جمع کیا
اور محل کے دروازے بند کرا کے اون سے کہا اے لوگو اگر اپنی فلاح اور رہنمائی اور سلطنت کا
قائم رہنا چاہتے ہو اس پیغمبر آخر الزمان پر ایمان لاؤ اہل روم یہ کلام سنکر وحشی گدہون کی طرح کودنے
لگے جب بادشاہ نے اون کو اسلام سے متنفر دیکھا کہا مین تمہین آزماتا تھا کہ تم اپنے دین پر کیسے مضبوط
ہو یہ سنکر سب راضی ہوگئے اور بادشاہ کو سجدہ کیا منقول ہے جب نجران کے ایلچیون نے سرور
انس وجان سے ارادہ مباہلہ کیا عاقب اون کے سردار نے کہا تم جانتے ہو کہ محمد سچے پیغمبر ہین اور جب
پیغمبر قوم پر دعا کرتا ہے فوراً عذاب آتا ہے صبح کو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہ زہرا اور حسنین
اور علی مرتضیٰ کو ساتھ لے کر مباہلہ کے لیے تشریف لے گئے اوسوقت ابوالحارث نے قوم سے کہا
اے لوگو مین ان صورتون کو دیکھتا ہون اگر دعا کرین گی پہاڑ ہلا دین گی ان سے مباہلہ کروگے
تو بیشک ہلاک ہوجاؤگے آخرکار اونھون نے مباہلہ سے انکار کیا اور جزیہ دینا اختیار آپ فرماتے ہین
اگر وہ مباہلہ کرتے سب بندر اور سوئر ہوجاتے اور جنگل سے اون پر آگ برستی اور برس دن مین
نصاریٰ کا نشان زمین پر نہ رہتا فائدہ تفسیر بیضاوی مین ہے کہ بہلہ بالضم والفتح بمعنی لعنت اور
اصل مین بمعنی ترک ہے اور معالم مین ہے الابتہال الالتعان یقال علیہ بہلۃ اللہ ای لعنۃ پس مباہلہ
بمعنی باہم لعنت کرنے کے ہین اور طریق اوسکا یہ ہے کہ مع اپنے اہل وعیال کے ساتھ ایک جگہ
جمع ہوکر کہین جو ہم دونون سے جھوٹا ہو اوسپر خدا کی لعنت جب نجران کے ایلچیون نے مسئلہ توحید
مین آپ سے جھگڑا کیا حکم آیا فمن حاجک فیہ من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم

ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین پہر جو جہگڑا کرے تجہسے اسباب مین
بعد اسکے کہ ہوچکا تجہے علم تو کہہ آؤ ہم اپنے بیٹون اور تمہارے بیٹون اور اپنی عورتون اور تمہاری
عورتون اور اپنی جانون اور تمہاری جانون کو بلائین پہر ہم مباہلہ کرین پہر خدا کی لعنت جہوٹون پہ
ڈالین اسجگہہ سے اہل عبا کی بزرگی بخوبی ثابت ہوئی کہ جناب سرور کائنات نے اون حضرات کو تمام
اہلبیت سے خاص کیا اور حسنین کو اپنا فرزند اور مولی علی کو انفسنا مین شریک ٹہرایا گویا ہمارے
حضرت اور مولی علی اس مباہلہ مین اصل اور معاملہ اثبات توحید مین شریک تھے اور یہ وہ مرتبہ ہی کہ نہایت عمیق کہتا شاہ عبد العزیز
صاحب تحفہ اثنا عشریہ مین لکھتے ہین جارود بن منذر نصرانی نے خدمت عالی مین عرض کیا قسم
اوسکی جسنے آپکو حق کے ساتہہ بہیجا ہے جسنے آپکی تعریف انجیل مین لکہی پائی اور مریم کی بیٹے نے آپکے
ظہور کی بشارت دی طائف سے لوٹتے وقت آپ عتبہ اور شیبہ کے باغ مین ٹہیرے اونہون نے
تہوڑے خرمے عداس نصرانی کے ہاتہہ کہ اون کا غلام تہا بہیجے آپ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم
کہکر تناول فرمائے عداس متعجب ہوا کہ اس شہر کے لوگون کا یہ دستور نہین آپ نے اوسکا وطن پوچہا
عرض کیا نینوی فرمایا وہ گاؤن ایک نیک آدمی یعنے یونس پیغمبر کا ہے عرض کیا آپ اونکو جانتے فرمایا
وہ میرا بہائی تہا مین بہی پیغمبر ہون اور وہ بہی پیغمبر تہا عداس یہ بات سنکر آپکے پاؤن پر گرا اور
ہاتہہ پاؤن چومنے لگا عتبہ وشیبہ نے اوس سے اس تعظیم وتوقیر کا سبب پوچہا کہا اے میرے مالکو زمین
مین کوئی آدمی اس شخص سے بہتر نہین اونہون نے وہ بات کہی کہ پیغمبر کے سوا کسی کو معلوم نہین ہوسکتی
اور بعض روایات مین آیا عداس نے کہا مین نے تمہارا وصف توریت انجیل مین پایا اور مدت سے
تمہارے مبعوث ہونے کا منتظر تہا کہتے ہین بعد عروج عیسی علیہ السلام کے جبکہ لوگون نے دین حق
چہوڑکر کفر وشرک اختیار کیا اہل حق نے آپس مین مشورہ کیا اگر ہم ان ظالمون سے لڑکر مرجاینگے
تو دین کی نگہبانی کون کریگا بہتر یہ ہے کہ اوس نبی کے آنے تک جسکا عیسی نے وعدہ کیا ہے زمین
مین متفرق ہوجاؤ یہ مشورہ کرکے بعض جنگلون اور بعض تنہا مکانون مین جا بیٹہے اون مین سے جو
آپ کے وقت تک زندہ رہے آپ پر ایمان لائے اسیطرح یہود آپکے ظہور سے پہلے اوس جناب کی
نبوت اور بڑائی کے معترف تہے بالاتفاق آپکی صفت وثنا کرتے اور لوگون کو بشارت دیتے اور کہتے
جبتک وہ نبی جسکا ذکر توریت مین ہے اور اوسکا نام محمد ہے مبعوث نہو گا ہم اپنا دین نہ چہوڑینگے

جب مشرک اونکو ستاتے یہ دعا کرتے اللہم انصرنا بنبی اخر الزمان المنعوت فی التورٰیۃ الہی ہماری
مدد کر ساتھ پیغمبر آخر الزمان کے جسکی نعت توریت مین ہے قال تعالیٰ وکانوا من قبل یستفتحون علی الذین
کفروا اور پہلے سے مشرکون پر فتح چاہتے تھے حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم روایت کرتے ہین خیبر اور مدینہ
کے یہود جب عرب کے مشرکون یعنے جہینہ اور غطفان اور بنی اسد وغیرہ سے مقابلہ کرتے کہتے ای اللہ
ہمارے پروردگار ہمکو بحق احمد پیغمبر امی کے جسکے بھیجنے کا اس زمانے مین تو نے وعدہ کیا ہے اور بحق اوس
پچھلی کتاب کے کہ تو اوسپر اوتارے گا دشمنون پر ہمکو مدد دے اور اوس دعا کی برکت سے ہمیشہ فتح پاتے
جب حضرت پیغمبر ہوئے بعض یہود آپکے حالات توریت اور انبیا کی ارشادات سے مطابق دیکھکر مسلمان
ہوگئے جیسے حضرت ابن یامین اور ثعلبہ اور اسد اور اسید اور عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہم اجمعین
اللہ تعالے اونکو آپکی پیغمبری کا گواہ قرار دیتا ہے اولم یکن لہم آیۃ ان یعلمہ علماء بنی اسرائیل کیا نہ ہوئی
اونکے لیے نشانی کہ جانتے ہین اوسے بنی اسرائیل کے عالم اور اون کی تعریف او ستایش کرتا ہے لیسوا سوآء
من اہل الکتاب امۃ قائمۃ یتلون آیات اللہ آناء اللیل وہم یسجدون سب اہل کتاب ایک سے نہین ایک
گروہ قائم ہے پڑھتے ہین خدا کی آیتین رات کی ساعتون مین اور وہ سجدہ کرتے ہین کلبی اور ضحاک
اور ربیع کریمہ ومن قوم موسیٰ امۃ یہدون بالحق وبہ یعدلون کی تفسیر مین کہتے ہین یہ لوگ ملک چین
کے پیچھے دریائے ریگ کے کنارے رہتے ہین اونکے ملک مین رات کو مینہ برستا ہے اور دن کو کھلا رہتا ہے
کھیتی کرتے ہین اور سب آسودہ اور مال مین برابر ہین جبرئیل امین شب معراج اوس جناب کو
وہان لے گئے اور اون سے کہا انہین پہچان لو کہ یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین وہ سب ایمان
لائے عرض کیا ہمکو موسیٰ نے حکم دیا تھا کہ جو شخص محمد کو پائے اونکو میرا سلام پہونچاوے آپنے موسیٰ
علیہ السلام کے سلام کا جواب دیا اور اونکو حکم کیا کہ ہفتہ کی تعظیم چھوڑو اور جمعہ اختیار کرو اور نماز پڑھو
اور زکوٰۃ دو اور اپنے ملک سے ہو اور دوسری جگہ نہ جاو اور اونکو قرآن کی دس سورتین سکھائین
اور شریعت کی باتین بتائین سعادت ازلی نے جنکی مدد فرمائی اون کا یہ حال ہوا اور جنکو مالک حقیقی
نے روز ازل اشقیا مین لکھدیا اونھون نے کہا اگر یہ پیغمبر ہماری قوم مین پیدا ہوتا بیشک ہم ایمان
لاتے یعقوب کی اولاد دوسری قوم کی اطاعت اور فرمانبرداری کسیطرح گوارا کرے بعض کہتے
یہ وہ نبی نہین جسکا ذکر توریت مین ہے حالانکہ آپکی پیغمبری اور رسالت پر خوب یقین رکھتے تھے فلما

جاءهم ما عرفوا کفروا به پهر جب اونکے پاس وه چیز آئی جسے پہچان لیا تو اوس سے منکر ہوے فلعنة الله
علی الکافرین پس کافرون پر خدا کی لعنت ہے نقل ہے جب آیہ یعرفونه کما یعرفون ابناءهم نازل
ہوئی عبد الله بن سلام نے امیر المومنین عمر رضی الله عنه سے کہا بیشک ہم اہل کتاب حضرت کو اپنی
اولاد سے زیاده پہچانتے ہین کہ اولاد مین شک ہے شاید عورت نے خیانت کی ہو اور آپکی پیغمبری
مین اصلا شک نہین جلالین مین عبد الله بن سلام سے منقول ہے مین نے حضرت کو دیکھتے ہی
پہچان لیا اور بعض تفاسیر مین ہے ایکدن اونہون نے سلمہ اور مہاجر سے کہا کیا تم نہین جانتے
خدا نے ابرہیم سے فرمایا تہا اسمعیل کی اولاد سے ایک پیغمبر پیدا کرونگا اوسکا نام احمد ہوگا جو اوسپر
ایمان لائیگا راه راست پائیگا اور جو اوسے نہ مانیگا ملعون ہوجائیگا سلمہ یہ سنکر مسلمان ہوگئے
اور مہاجر دولت ایمان سے محروم رہا آیہ اتری ومن یرغب عن ملة ابرهیم الا من سفه نفسه ط
ولقد اصطفيناه فی الدنيا وانه فی الآخرة لمن الصالحین سلمہ بن قیس کہتے ہین ایک یہودی کہ محلہ بنی عبد الاشہل
مین رہتا ہماری مجلس کی طرف گذرا اور ہمسے بآواز بلند کہا اے معشر کو بت پرستو تم نہین جانتے
موت کے بعد کیا ہوگا مرنے کے بعد سب زنده ہونگے اور بہشت و دوزخ اور میزان حاضر
لائینگے اور اعمال کا حساب کیا جائیگا اور ہر شخص کو اوسکے اعمال کا بدلا دیا جائیگا خدا کی قسم
اگر اوسدن کی آگ کے بدلے مجھے جلتے تنور مین ڈالین اور اوسکا منہ بند کردین خوشی سے
گر پڑون میرے اس کلام کی دلیل ایک پیغمبر ہے کہ عنقریب مکہ کی طرف سے یہان آئیگا اور
جو کچھ مین کہتا ہون بیشتر ثابت کریگا جب حضرت مدینہ مین تشریف لائے وه یہودی ایمان نہ لایا
ہمنے اوسے ملامت کی کہ تو اوسدن ہمسے کیا کہتا تہا کہا مجھے یاد ہے لیکن یہ وه پیغمبر نہین جسکا مین
ذکر کرتا تہا فتح الباری مین بروایت حضرت عائشہ صدیقہ رض مذکور ہے ایک یہودی مکہ مین شہرا تہا
قریش سے کہا کیا تم مین آج کوئی لڑکا پیدا ہوا کہا ہم کو معلوم نہین کہا دیکہو تحقیق آج کی رات اس
امت کا نبی پیدا ہوا ہے اوسکے دونون مونڈہون مین نشانی ہے یہ سنکر لوگون نے دریافت کیا
تو معلوم ہوا عبد الله بن عبد المطلب کے گہر لڑکا پیدا ہوا ہے یہودی اونکے ساتہہ آمنہ کے پاس
گیا آمنہ نے اونکو دکہایا جب یہودی نے علامت نبوت کو دیکہا بیہوش ہوکر گر پڑا اور کہنے لگا نبی
اسرائیل سے نبوت گئی اے معشر قریش قسم خدا کی تم کو وه سطوت حاصل ہوگی کہ مشرق ومغرب تک جاویگا

کرتے تھے بیہقی دلائل النبوۃ مین روایت کرتے ہین ایک لڑکا یہودی کا آپکی خدمت کیا کرتا جب وہ
بیمار ہوا آپ عیادت کو گئے اور اوسکے باپ کو دیکھا اوسکے سر کے قریب توریت پڑہتا ہے فرمایا تجھے
قسم دیتا ہون خدا کی جسنے توریت موسی پر اوتاری تو میری نعت اور صفت اور میرا مخرج یعنے وقت
یا مکان ظہور توریت مین پاتا ہے کہا نہین جوان نے کہا یا رسول اللہ خدا کی قسم ہم آپکی
نعت و صفت و مخرج توریت مین پاتے ہین اور مین گواہی دیتا ہون کہ خدا کے سوا کوئی معبود حق نہین
اور آپ خدا کے رسول ہین تفسیر بیضاوی مین لکھا ہے بعد فتح جنگ بدر کے یہود بنی نضیر نے اقرار
کردیا یہ وہی نبی ہین جنکا ذکر توریت مین ہے مگر بسبب حسد و عناد کے ایمان نہ لائے معالم التنزیل مین
نقل کیا ہے تبع حمیری شاہ یمن جسنے خانہ کعبہ کو اول لباس پہنایا اور سمرقند بسایا مدینہ شریف پر چڑہ آیا
مدینے کے لوگ دن بھر لڑتے اور شام کو اوسکے لشکر مین کہانا بھیجتے بادشاہ اون کی اس مروت سے
متعجب ہوا ایکدن کعب اور اسد دو عالم مدینے کے اوسکے پاس گئے اور کہا اے بادشاہ یہ شہر ایک
بڑے پیغمبر کا ہے کہ مکہ مین پیدا ہوگا اور اسطرف ہجرت کریگا نام اوسکا محمد ہے تبع نے بسبب تعظیم
حضرت کے اہل مدینہ سے لڑائی موقوف کی بلکہ بت پرستی چھوڑکر احبار کا دین اختیار کیا آہ عزیزا اونکی
قدرت بچشم عبرت دیکہ کہ تبع اور حبیب نجار اور زید بن عمرو موحد الجاہلیہ قبل از وجود باجود صرف آپکے
اوصاف سنکر ایمان لائے ہین اور ابوجہل اور ابولہب اور عتبہ اور شیبہ اور ابی بن خلف اور امیہ
اور عقبہ بن ابی معیط اور نضر بن حارث اور کعب بن اشرف وغیرہم ہزارون معجزات اپنی آنکہون سے
دیکہتے اور قرآن آپکی زبان سے سنتے مگر مسلمان نہوئے سلمان فارسی بغیر دیکھے اوس جناب پر عاشق
ہوئے مدتہا آپ کے شوق مین شہر بشہر پہرے کبہی یہود کا دین اور کبہی نصاریٰ کا مذہب اختیار
کرتے آخر مراد کو پہونچے اور مشرکان مکہ باوجود قرابت و ہم وطنی پنبہ غفلت گوش دل سے نہ نکالتے
رات دن وہ حسن و جمال دیکہتے اور آپکی باتین سنتے مگر ایمان نہ لاتے ؎ حسن ز بصرہ بلال از حبش
صہیب از روم ز خاک مکہ ابوجہل این چہ بوالعجبی ست یہ سب ایک طرف ابوطالب جنہون نے
آپکی خدمت اور فرمانبرداری مین عمر بہر صرف کیا اور آپکی تعریف مین قصیدہ لکہا دولت ایمان
سے مشرف نہوئے جب آپنے اونکے انتقال کے وقت کلمۂ شہادت تلقین کیا جواب دیا مین تمہین سچا
جانتا ہون مگر لوگ کہینگے موت کی تکلیف سے گہبراکر مسلمان ہوگیا اور ایک روایت مین ہے

کہا آنحضرت النار علی العار مین نے دوزخ کو عار پر اختیار کیا الغرض وہ قادر مختار ہے جسے چاہے
کعبہ مین محروم رکہے کہ ایمان کی خوشبو اوسکے مشام جان مین نہ پہونچے اور جسے چاہے بتخانے مین محبت
اور شوق اپنا عنایت کرے کہ بے اختیار زنار توڑ کر مسجد کیطرف دوڑے سے ازصومعہ برانند وبیگانہ
خوانند من باز نگاہ دہ بیار دو گوید کہ آشناست نوح اور لوط علیہما السلام کی عورتین جہنم کو جاتی ہین
اور فرعون کی بی بی بہشت مین آرام فرماتی ہین ابوجہل جسکی سرکشی اور عناد ضرب المثل اور مشہور
آفاق ہے عکرمہ اوسکا بیٹا لشکر اسلام کا سردار ہے اور ولید جسکے عیب خدا نے قرآن مین
بیان فرمائے خالد اوسکا فرزند خدا کی تلوار ہے الغرض اس تقریر سے یہ غرض کہ نسبت بزرگون سے
بے اون کی پیروی اور اتباع کے کام نہین آتی نہ یہ کہ فرمان بردارون کو نسبت سے بزرگی حاصل
نہین ہوتی حضرت کے جن رشتہ دارون اور یارون نے اپنا جان و مال اون جناب پر نثار کیا اور راہ
مولا مین اپنا گہر اور شہر چہوڑ دیا اگر ہم سونے کا پہاڑ خدا کی راہ مین خیرات کرین اونکے ایک صاع
جو کے برابر رتبہ نہین رکہتا نقل کہتے ہین جب یہود بنی قریظہ محصور ہوئے اونکے سردار کعب بن اسد نے
کہا اے قریظہ تمکو ایسا سخت معاملہ پیش آیا جسکا سوا تین باتون کے کچہ علاج نہین یا محمد کی تصدیق
اور اطاعت کرو خدا کی قسم تم خوب جانتے ہو کہ وہ سچے پیغمبر ہین اور اونکی نعت توریت مین مذکور
ہے اور اونکی خبر ابن جواس نے بہی کہ اعیان احبار اور اجلہ علمائے توریت سے تہا تمکو دی تہی
کہ وہ نبی اس گاؤن مین ظاہر ہوگا اور وصیت کی تہی کہ اوسکی اطاعت اور فرمان برداری کرنا
اور اب سکو میر اسلام پہونچانا اب سکا بری اور عناد کو چہوڑ دو اور اون پر ایمان لاؤ قوم نے
کہا ہم توریت پر دوسری کتاب کو ترجیح نہ دینگے منقول ہے کہ عالم سمبر نصاری کا تہا جب دحیہ کلبی
سے کہ اونکو قیصر نے واسطے بیان حال جناب رسالت کے اوسکے پاس بہیجا تہا آپکے پیغمبر ہونے کا
حال سنا کلیسا مین کہ وہان سب سردار روم کے جمع تہے جاکر کہا اے لوگو مین پیغمبر عربی پر ایمان لایا یہ
وہی پیغمبر ہین جنکی عیسی نے بشارت دی تہی اور اون کی صفت و ثنا اگلی کتابون مین لکہی ہے تم بہی
ایمان لاؤ یہ سنتے ہی سب لوگ دوڑ پڑے اور اوسے مار ڈالا اسیطرح اسکے پیغمبر اور اونکی متعلقان
عالم ہر زمانے مین آپکی نبوت کی گواہی دیتے اور مدح و ثنا کرتے رہا تاکہ آپ مرتبہ رسالت سے
مشرف ہوئے جو لوگ کہ آئینہ دل اونکا زنگ حسد و عناد سے پاک تہا فورا ایمان لائے اور بعض باک

کہنے لگے اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ چنانچہ جس روز
آپ پیغمبر ہوئے صدیق اکبر رضہ سے فرمایا میں پیغمبر ہوا عرض کیا میں ایمان لایا اور جنکے دل سیاہ
اور کان بہرے اور زبان گنگ اور آنکھیں اندھی تہیں بحکم صم بکم عمی فہم لا یرجعون نور عرفان
اور دولت ایمان سے محروم رہے ہزاروں معجزے دیکھے مگر مسلمان نہوئے ع گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ۔ اور جو کہ محبت دنیا اور تقلید آباء سے کفر وشرک میں مبتلا تہے اور جہل و عناد
اور حسد وفساد انکے دلوں میں متمکن تہا انہوں نے اسکو سحر سمجہا اور بعض معجزات یا آپکی اخلاق وعادات
دیکھنے سے مشرف بایمان ہوئے یہاں تک کہ تہوڑے دنوں میں یہ دین متین دور دور پہیل گیا
اور اک عالم آپکا کلمہ پڑہنے لگا پانچوں وقت نام نامی آپ کا اذان واقامت میں پکارا جاتا ہے
ساتوں آسمان کے فرشتے عالم بالا میں اور ہفت کشور کے باشندے اطراف زمین میں اوس جناب
پر درود بہیجتے ہیں اور مشرق مغرب وجنوب وشمال کے لوگ مناروں اور منبروں پر ذکر خیر اون کا کرتے
ہیں اک عالم انکے دریائے محبت میں ڈوبا ہوا ہے اور ایک جہان اونکے نام نامی کو حرز جان اور
وظیفہ کرتا ہے شب معراج تمام پیغمبر اور فرشتے آپکی تعریف کرتے تہے اور سب حور وغلمان اون کی
محبت کا دم بہرتے تہے خود مالک حقیقی آپکی مدح وثنا کرتا ہے اور اوس جناب کو کمال تعظیم اور تکریم
کے ساتہ یاد فرماتا ہے سطر یا آدم ہست با پدر انبیا خطاب ۔ یا ایہا النبی خطاب محمد است ۔ جسقدر
شہرت اور ناموری اوس جناب کی اس عالم اور اوس عالم میں ہے کسی مقرب فرشتے اور اولو العزم
رسول کو حاصل اور جو نعمت اور بزرگی آپکو عنایت ہوئی کسی نبی ولی کو میسر نہیں قطعہ سیمرغ روح
ہیچکس از انبیا نرفت ۔ جائیکہ تو ببال کرامت پریدۂ ۔ ہر یک بقدر خویش بجائے رسیدۂ اند آنجا کہ جائے
نیست تو آنجا رسیدۂ ۔ اور یہ شہرت آپکی ہر روز ترقی پر ہے کمالات انبیا وملائکہ محدود ہیں مگر تعین
وتحدید کو سراپردۂ کمال محمدی کے گرد گذر نہیں قال اللہ تعالے وللآخرۃ خیر لک من الاولی اسیواسطے
کہتے ہیں جو شہرت آپکو قیامت کے دن حاصل ہوگی اس عالم کی شہرت اوسے اصلا نسبت نہیں رکہتی
اوس روز ستر ہزار فرشتے آپکے جلو میں ہونگے سب اگلے اور پچہلے آپ ہی کا منہ تکیں گے اور دامن
پکڑیں گے انبیا ومرسلین وملائکہ مقربین خدا کے خوف سے کانپیں گے اور آپ بفراغ خاطر عرش معلیٰ
یا کرسی پر قریب عرش کے پروردگار کے حضور میں بیٹھیں گے کسی کی کیا مجال جو اس مقام کی کیفیت بیان

کرے اور محب محبوب کے معاملے مین دخل دے ؎ قلم بشکن سیاہی ریز کاغذ سوز دم درکش ؏
حسن این قصۂ عشق ست در دفتر نمی گنجد ٭ بالجملہ آیت مین رفعت ذکر سے شہرت مراد ہے چنانچہ
دوسری جگہہ صاف ارشاد ہے انا اعطینٰک الکوثر یعنی ذکرا کثیرا اور لفظ ماضی مفید معنی استمرار ہے
یعنے اپکی شہرت دائمی اور استمراری ہے اور ایراد صیغہ متکلم مع الغیر واسطے افادہ اس مضمون کے
ہے کہ میرے پیغمبر ہمیشہ تمہارا ذکر خیر اور اپنی امت کو تمہاری محبت وطاعت کی وصیت اور میرے فرشتے
ہمیشہ تمہاری تعریف اور توصیف اور ثنا و مدحت کرتے رہے یا وجہ ایراد اس صیغے کے یہ ہو کہ وہ مفرد متکلم
کی عظمت پر دلالت کرتا ہے اور عظمت منعم عظمت نعمت کو مقتضی ہے اور لفظ لک سے بھی اس مضمون
کی تاکید ہوتی ہے گویا ارشاد ہوتا ہے تم اس نعمت عظمی اور دولت کبری یعنے شرح صدر اور رفع
ذکر کو حقیر نہ سمجھو کہ ہم تا ان عظمت ہم جیسے مقرب کو حقیر چیز نہ دین گے اور مقام امتنان مین اوسے
ذکر نہ کرین گے اور توسط اوسکے فعل و مفعول مین ابہام قبل الایضاح ہے کہ مفید مبالغہ ہے یا اسلیے کہ
تشویق سامع کے لیے ہے کہ جو شے اشتیاق اور طلب کے بعد میسر ہوتی ہے زیادہ لذت بخشتی ہے
یا اسلیے کہ جب ایک معنے کو دو صورت مختلف مین پاتا ہے بہت لطف اوٹھاتا ہے اور جو مضمون بعد
ابہام کے بیان کیا جاتا ہے اوسے دل اچھی طرح قبول کرتا ہے اور لام لک لام قولہ تعالے اقم الصلوٰۃ
لذکری و امثال ذلک کے مقابل ہے گویا فرمایا تو ہر طاعت و عبادت میری ہی واسطے کر کہ مین
جو کچھ کرتا ہون تیرے لیے کرتا ہون بعض مخاطبات مین وارد ہے انا وانت وما سوی ذلک خلقت
لاجلک انا وانت وما سوی ذلک ترکت لاجلک یعنے پروردگار عالم نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ
وسلم سے فرمایا مین ہون اور تو اور جو کچھ اسکے سوا ہے مین نے تیرے واسطے پیدا کیا اور اوس
جناب نے جواب مین عرض کیا مین ہون اور تو اور جو کچھ اسکے سوا ہے مین نے تیرے واسطے
چھوڑ دیا اور لام لفظ لک مین واسطے افادہ معنی نفع کے ہے یعنے شہرت کبھی آدمی کو ضرر کرتی ہے
کہ رجوع خلق اوسے کام سے باز رکھتی ہے اسیلیے کہتے ہین الشہرۃ آفۃ والخمول راحۃ شہرت
آفت ہے اور گمنامی راحت اور کبھی نہ مفید ہوتی ہے نہ مضر جیسا کہ شہرت اہل دنیا ظاہر ہے
سو یہ شہرت دونون قسم سے علیحدہ بلکہ کمال نافع ہے کہ آپکے حال سے جو واقف ہو جاتا ہے
آپ پر درود بھیجتا ہے اور آپکی پیروی کرکے سعادت دارین حاصل کرتا ہے اور بحکم من اہتدا

فکانما احیا الناس جمیعا اور من سن فی الاسلام سنۃ حسنۃ فلہ اجرہا واجر من عمل بہا اوسکے اعمال کا
ثواب اون جناب کو بھی ملتا ہے وللہ در البوصیری حیث قال ؎ والہدی فیہ اذا اتباعہ ؎ فاحمد
اذن قدر النبی محمد ؎ یا نفع اتباع کا تابع کو حاصل ہوتا ہے مگر معاملہ تابع کا متبوع کی طرف نسبت
کیا جاتا ہے کہتے ہین بدکو بادشاہ نے قتل کیا اور فلان ملک کو لیا حالانکہ جلاد اوسکے حکم سے
قتل کرتا ہے اور فوج لڑتا ہے پروردگار تقدس و تعالے فرماتا ہے لیغفر لک اللہ ما تقدم من
ذنبک وما تاخر باوجود اسکے کہ حضرت گناہون سے پاک ہین یا حرف لام واسطے تخصیص کے ہے
اور وہ دو قسم ہے بلا استحقاق مختص بہ نحو الجل للفرس اور مع الاستحقاق کقولہم المال لزید اور یہان
اس مقام مے قسم ثانی ہے گویا ارشاد ہوتا ہے یہ اختصاص امر اتفاقی نہین بلکہ موجبات و مستلزمات
شہرت تمہاری ذات مقدسہ مین موجود اور اوسکے لیے مخصوص ہین واللہ یختص برحمتہ من یشاء واللہ
ذو الفضل العظیم ہذا التحقیق مما تفردت بہ واللہ علیم حکیم **تفسیر آیات کریمہ وما ارسلناک
الا رحمۃ للعالمین کے تفسیر مین** قال اللہ تعالے وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین مدارک
مین ہے رحمۃ مفعول لہ ہے یا حال ای ذا رحمۃ قال علیہ السلام انما انا رحمۃ مہداۃ پہلی صورت مین
معنی آیت کے یہ ہین خلق پر ہماری بڑی مہربانی ہے جو تمہین پیغمبر کیا اور اون کی ہدایت اور
رہنمائی کے لیے بھیجا اور دوسری تقدیر پر یہ معنے ہین ای محمد نہ بھیجا ہمنے تمہین مگر مہربان ساری جہان پر
اور عالم ماسوی اللہ کو کہتے ہین کہ ہر فرد اوسکا وجود صانع پر علامت اور اوسکی کسی خاص اسم
وصفت کا مظہر ہے گویا اس مضمون کی طرف اشارہ ہے کہ جو شے ہے کسی اسم وصفت کی مظہر ہے
وہ تمہاری رحمت سے بھی بہرہ ور ہے الغرض عالم امکان مین کوئی چیز ایسی نہین کہ آپکی رحمت سے
مستفیض نہو کمالات موجودات کے وجود پر متفرع ہین اور وجود عالم کا آپکے طفیل سے ہے
اگر آپ نہوتے عالم نہوتا لولاک لما خلقت الدنیا اور انبیا کے حق مین ارشاد ہوتا ہے وما ارسلنا من
رسول الا بلسان قومہ نہ بھیجا ہمنے کوئی رسول مگر ساتھ زبان اوسکی قوم کے تا وہ لوگ بہ آسانی اوسکی
بات سمجھین اور اوس سے فایدہ حاصل کرین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہے وما ارسلناک
الا رحمۃ للعالمین نہ بھیجا ہمنے تمکو مگر رحمت سارے جہان کے لیے کہ تمام عالم تمہاری ذات پاک سے
فایدہ اوٹھاوے الغرض آپنے جبریل امین سے پوچھا خدا تعالے نے مجھے رحمۃ للعالمین کیا تمہین بھی

رحمت سے کیا فائدہ حاصل ہوا عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنے انجام سے ڈرتا تھا جب آپ پر قرآن
اوترا اور پروردگار نے اوسمین میری تعریف کی ذی قوۃ عند ذی العرش مکین مطاع ثم امین خوف
میرا زائل ہوا اور اپنی حسن عاقبت پر مجھے اطمینان حاصل ہوا پیغمبروں کو آپکی ذات پاک سے یہ فائدہ
ہوا کہ آپ اور آپکے پیرو اون کی تصدیق کرتے ہیں اور قیامت کے روز اونکی گواہی دینگے
اور اونکی تصدیق اور دشمنوں کی تکذیب کرینگے اور فرشتوں کو یہ فائدہ ہوا کہ آپ پر درود بھیجتے
ہیں اور بسبب اوسکی رحمت الٰہی کے مورد ہوتے ہیں آپ فرماتے ہیں جو مجھپر ایکبار درود بھیجتا ہے
خدا تعالےٰ اوسپر دس بار اپنی رحمت نازل فرماتا ہے اور ارواح کو یہ فائدہ حاصل ہوا کہ آپ نے
اوس عالم میں اون کو ہدایت فرمائی اور راہ معرفت دکھائی پس دین فطری ہر شخص کا اسلام ہے
بعض اوسپر قائم رہتے ہیں اور بعض بتقلید آبا یا بسبب انہماک فی الدنیا کے کفر و شرک میں مبتلا ہو جاتے
ہیں اوسوقت پھر شریعت ہدایت کرتی ہے جو قبول کرتا ہے نجات پاتا ہے اور جو نہیں مانتا
اپنے پاؤں سے دوزخ میں جاتا ہے اور زمین کو آپکے وجود باجود سے یہ فائدہ ہوا کہ کفر و شرک
سے پاک ہوئی اور نور ایمان کا چار طرف اوسکے پھیل گیا جہاں بتخانے تھے مسجدیں بن گئیں جگہ جگہ
ناقوس بجتے تھے اذانیں ہونے لگیں خدا کا نام اوسپر ہر جگہ پکارا جاتا ہے نماز روزہ اور ریاضت
و عبادت کا ہر طرف چرچا ہے ~~شعر~~ آنجا کہ بود نعرۂ فریاد مشرکان ٭ اکنون خروش نعرۂ اللہ اکبر ست
منافقوں کے حق میں رحمت آپکی یہ ہے کہ آپکا کلمہ پڑھ کر جان و مال اپنا بچا لیتے ہیں اور قتل و غارت
سے محفوظ رہتے ہیں اور کافروں کے حق میں رحمت آپکی یہ ہے کہ بسبب آپکے استیصال سے محفوظ
رہے اگلے پیغمبروں کے وقت میں جو لوگ کفر و شرک کرتے فوراً ہلاک ہو جاتے نوح علیہ السلام
کی قوم طوفان میں غرق ہوئی اور عاد کو ہوا اوڑا لے گئی ثمود اور اصحاب مدین پر جبریل علیہ السلام
نے ایک چیخ ماری کہ سب مر گئے اور اصحاب رس زمین میں دھنس گئے قوم لوط علیہ السلام کو جبریل
علیہ السلام نے اپنے پروں پر اوٹھا کر آسمان کے نزدیک کیا اور وہاں سے اولٹ دیا فرعون
کو دریائے نیل میں ڈبو دیا اور قارون زمین میں دھس گیا بنی اسرائیل میں ایک قوم بندر اور
بعض انبیا علیہ السلام کی امت سے ایک جماعت سور ہو گئے تھے اور کڑک سے ہلاک ہوا اور ابرہہ
کا لشکر ایک قسم کے پرندوں نے ہلاک کیا آپکی وقت کے کافر طرح طرح کی سرکشی کرتے ہیں مگر حکم

ہوتا ہے ماکان اللہ لیعذبہم وانت فیہم اللہ اونپر عذاب نہ کرے گا جب تک اپ رحمت عالم تو
اون مین ہے اور اسجگہ ایک شبہ اکثر اذہان مخالفین مین گذرتا ہے کہ اپکی شریعت مین جہاد فرض ہے
اور قتل وغارت قہر وغضب سے ناشی ہوتا ہے نہ رحمت وشفقت سے جواب اوسکا یہ ہے کہ وہ جناب
روز بعثت سے وقت وفات تک خلق کی ہدایت ورہنمائی اور نصیحت وخیرخواہی مین مشغول رہے
یہی چاہتے جسطرح ہوسکے لطف ونرمی یا جبر وشدت سے خلق کو راہ پر لاوین اور دوزخ سے نجات
دیکر بہشت مین پہونچاوین جہاد سے یہ غرض نتہی کہ ملک ومال ہاتھ آئے یا کافرون سے اونکی ایذارسانی
واضرار کا بدلا لیا جاوے بلکہ یہ مطلب تہا کسیطرح خلق خدا عذاب دوزخ اور اوس عالم کی
سختیون سے نجات پاوے عجب اللہ من قوم یقادون الی الجنۃ بالسلاسل آپ فرماتے اپ تم پروانہ
کے مانند آگ پر گرے پڑتے ہو اور مین تمہاری کمر بند پکڑے روک رہا ہون وقاتلوہم حتی لا تکون
فتنۃ ویکون الدین کلہ للہ اسیواسطے کہتے ہین دوزخ کو پیدا کرنا عین رحمت ہے کہ خلق اگر جنت
کی لالچ مین نہ آئیگی اوس سے ڈرکر گناہ چھوڑدیگی باپ جب اپنے بیٹے کو بیجا کام مین
مصروف دیکھتا ہے طرح طرح سے تنبیہ کرتا ہے اور اوستاد شفیق مار مار کر شاگردون کو پڑہاتا
لکہاتا ہے تنبیہ باپ اور اوستاد کے بیٹے یا شاگرد کے حق مین عین رحمت ہے نہ دشمنی وعداوت
کہ باپ اور اوستاد جب اپنے بیٹے یا شاگرد کو نصیحت کرتا ہے اور وہ اوس نصیحت کو عداوت
جانتا ہے اور احسان کے عوض اوسکی دشمنی اور ایذا پر کمر باندہتا ہے تو اوسوقت وہ ناصح شفیق
اوس محسن کش احمق کی شکل سے بیزار ہوجاتا ہے اور اوسکی نصیحت اور خیرخواہی سے دستبردار
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات دن اونکو نصیحت کرتے اور جسقدر آپ مہربانی فرماتے وہ مردود
زیادہ بیزار ہوتے ہر وقت مذمت اور عداوت اور ایذا اور جنگ وجدال کے ساتھ پیش آتے
لیکن آپ اونکی نالائق باتون اور ایذارسانی اور تمرد وسرکشی پر اصلا التفات نفرماتے اور اونکی بھلائی اور نجات
ہی چاہتے ایکبار صحابہ نے گذارش کیا یا رسول اللہ دعا کیجیے خدا مشرکونکو غارت کرے فرمایا مین لعنت کرنیوالا نہین بہیجا گیا
بلکہ مین رحمت بہیجا گیا ایکدن عرض کیا یا رسول اللہ ثقیف کے تیرون نے ہمکو جلادیا اونپر بددعا کیجیے کہا خدایا ثقیف کو ہدایت فرما
طفیل بن عمرو دوسی نے اپنی قوم کی شکایت کی اور اونکے حق مین بددعا چاہی فرمایا اللہم اہد
دوسا وائت بہم خدایا دوس کو ہدایت فرما اور اونکو یہان لا جنگ احد مین کافرون نے آپکے چہرہ

امیر حمزہ کو شہید کیا اور دندان مبارک سنگ ستم سے توڑا آپ خون چہرہ مقدس سے پاک
کرتے اور کہتے اللھم اہد قومی فانہم لا یعلمون خدایا میری قوم کو ہدایت فرما کہ وہ جانتے نہیں جب آپ
طائف کو تشریف لے گئے وہان کے لوگون کو نصیحت کی مگر اونھون نے ہرگز نہ مانا اور اپنے غلامون
اور نوجوانون سے اسقدر پتھر پھکوائے کہ پاؤن آپ کے خون سے رنگین ہوگئے جبرئیل آپ کی
خدمت مین آئے اور عرض کیا اے محمدؐ خدا تعالے نے تمہاری قوم کا کلام سنا اور اون کا ظلم
وستم دیکھا فرشتہ پہاڑون کا تمہاری خدمت مین بھیجا ہے جو چاہیے اسے حکم دیجیے پھر اوس فرشتے
نے آپکو سلام کیا اور کہا اے محمدؐ خدا تعالے نے مجھے آپکا فرمان بردار کیا ہے اگر آپ حکم دین تو
دونون پہاڑ مکہ کے اوٹھا کر انکے سر پر مار دین کہ سب ہلاک ہوجائین فرمایا مین نہین چاہتا کہ یہ لوگ
ہلاک ہون بلکہ امیدوار ہون خدا تعالے انکی نسل سے ایسے لوگ پیدا کرے جو اوسکی وحدانیت
کا اقرار کرین اور بندگی بجا لائین **بشارت** اے امت محمدؐ تمکو بشارت ہو کہ ہمارے مولی اور
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم دشمنون کا ہلاک ہونا گوارا نہین کرتے تمہارا دوزخ مین جانا اور ہلاک
حقیقی مین مبتلا ہونا کب گوارا فرمائینگے **ع** دوستان را کجا کنی محروم تو کہ با دشمنان نظر داری
اور احسانات آپکے خاص اس امت پر کہ حصر اور شمار سے زیادہ ہین دو قسم ہین اول مخصوص
بعض افراد جیسے قتادہؓ کی پھوٹی آنکھ اور ابو رافعؓ کا ٹوٹا پاؤن آپکے ہاتھ کی برکت سے اچھا ہو گیا
اور عبد الرحمن بن عوفؓ کے مال اور انس بن مالکؓ کے مال وعیال مین برکت ہوئی اور ابو بکرؓ
کو سانپ نے کاٹا آپنے لعاب دہن لگا دیا زہر نے اثر نہ کیا اور جابرؓ کا سبب قرض تھوڑے سے
خرمون سے ادا کر دیا دوسری قسم تمام افراد امت کو شامل ہے کہ پروردگار عالم نے طفیل آپکی اس
امت کو روز ازل بہترین امم لکھدیا اور اوسکا مرتبہ سب امتون سے زیادہ کیا ہزارون کرامتین
اور نعمتین آپکی سبب سے ہاتھ آئین اور دوزخ سے بوسیلہ اونکے رہائی پائی اجماع ہمارا حجت
ہوا اذان واقامت ونماز پنج گانہ باین ہیئت اور سورہ فاتحہ اور آمین اور ماہ رمضان
اور روز جمعہ اور دوام غلبہ اور تیمم اور بہت خوبیان اور آسانیان اور کمالات بطفیل آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمارے واسطے خاص ہوئی اور بہت پاک چیزین جو اگلی امتون پر حرام تھین
ہمارے لیے حلال ہوئین بلکہ عزت ابدی اور نعمت الٰہی ہمپر تمام ہوئی اور ہمارے دین مین کسطرح کی

ہوگی یعنی قیامت کے دن انشاء اللہ تعالےٰ اعضاء وضو ہماری نورانی ہونگے اور ہم سب امتون سے
اونچے مکان پر بیٹھینگے اور ہماری گواہی سے پیغمبر اپنے منکرون اور دشمنون پر غالب آئینگے
اور صدقہ اور خیرات کا ثواب بعد مرنے کے اس امت کو پہونچتا ہے اور خطا و نسیان و اکراہ پر انسے
مواخذہ نہین اور قحط عام و خسف و مسخ سے محفوظ و مامون ہین اور سوا انکے ہزارون خوبیان
اور بزرگیان اس امت کو آپکے طفیل عنایت ہوئین کہ اگلی امتون سے کسیکو نہ ملین اور سب سے
بڑی دولت جو عنایت ہوئی آپکی شفاعت ہے اس سے زیادہ مہربانی و عنایت کیا ہوگی کہ آپ وقت
ولادت سے روز وفات تک ہم گنہگارون کی شفاعت اور غمخواری مین مشغول رہے ہم آرام سے
سوتے ہین اور آپ ہماری بخشش کے لیے رات کو جاگتے ہم بھین و عشرت مین مشغول ہین اور وہ
جناب ہماری فکر مین گریان و ملول رہتے اور اب بھی ہماری خیر خواہی مین مصروف ہین ہمارے
اعمال جناب کی حضور پیش کیے جاتے ہین نیکیون پر شکر کرتے ہین اور گناہ بخشواتے ہین
آپ فرماتے ہین حیاتی خیر لکم ومماتی خیر لکم میرا جینا اور مرنا تمہارے لیے بہتر ہے قیامت کے دن عمامہ
سر مبارک سے اوتارینگے اور بکمال عجز و نیاز جناب باری مین عرض کرینگے رب امتی امتی اللہ عز و جل
فرماتا ہے لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم بیشک آیا تمہارے
پاس رسول تم مین سے جسپر تمہارا مشقت مین پڑنا گران ہے تمہاری بھلائی پر حریص مسلمانون پر بہت مہربان
ہے مہربان جب وہ رحمت عالم پیدا ہوئے ہے سرنگار کر سجدہ کیا اور امتی فرمایا کہتے ہین جس وقت
آپکو قبر مبارک مین اوتارا ہونٹون کو جنبش تھی فضل یا قثم بن عباس نے لبہائے مبارک سے کان
لگا کر سنا آہستہ آہستہ فرماتے تھے رب امتی امتی شب معراج جب مرتبہ قاب قوسین او ادنیٰ
سے مشرف ہوئے اوس وقت بھی ہمکو دعا و سلام کے ساتھ یاد فرمایا السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین
روایت ہے کہ جب مولا علی نے صدیق اکبر کو قبر مین اوتارا بے اختیار نعرہ مارا لوگون نے سبب
پوچھا فرمایا مین نے وہ دیکھا جو تمکو نظر نہ آیا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ابو بکر
کی قبر پر کھڑے ہین اور فرماتے ہین الٰہی میری امت کے بوڑھون کو طفیل ابو بکر کے بخشدے کہتے ہین
ایکبار حکم آیا کہ امت کی بخشش تمہارے رونے کے جاگنے پر موقوف ہے یعنی اگر آدھی امت کی بخشش
چاہتے ہو آدھی رات اور جو تہائی کی تو تہائی اور چہارم کی تو چہارم اور ساری امت کی بخشش

منظور ہے تو ساری رات جاگو آپنے تمام رات جاگے اور نماز مین کہڑا رہنا اختیار کیا یہانتک
کہ پاے مبارک پر ورم آگیا انس بن مالک کہتے ہین مین نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ قیامت کے
دن آپ میری شفاعت کرین فرمایا مین کرنے والا ہون عرض کیا اوسدن آپکو کہان ڈہونڈون
فرمایا صراط پر عرض کیا وہان نہ پاؤن تو کہان تلاش کرون فرمایا میزان کے پاس عرض کیا
وہان بھی نہ پاؤن تو کہان ڈہونڈہون فرمایا حوض کوثر پر کہ ان تین جگہہ سے کہین نہ جاؤن گا۔
**توجیہ** تخصیص ان مواقع کی شاید اس نظر سے ہے کہ امت کو ان جگہون پر دستگیری کی زیادہ
حاجت ہوگی صراط پر اسلیے کہڑے ہونگے کہ امت کی اوس جگہہ دستگیری کرے دوزخ سے
بچائین حوض کوثر پر اسلیے کہڑے ہونگے کہ امت کے پیاسون کو پانی پلائین اور میزان پر اسواسطے
کہ امت کے اعمال اپنے روبرو تلوائین گے اگر کسی کی برائیان غالب ہون شفاعت کرکے بخشوائین
مرفوعًا روایت ہے قیامت کے دن سب پیغمبر اپنے منبرون پر بیٹھے ہونگے مین خدا کے حضور
کہڑا ہونگا حکم ہوگا کیا چاہتا ہے عرض کرونگا حساب امت کا جلد کرے پہر حساب امت کا ہوگا
بعض خدا کی رحمت اور بعض میری شفاعت سے بہشت مین جائینگے اور مین شفاعت کرتا ہونگا
یہانتک کہ مجہکو چٹھی اونکی رہائی کی عنایت ہوگی جنکے حق مین دوزخ کا حکم ہو چکا یہانتک کہ داروغہ
دوزخ کا کہیگا اے محمد تمنے غضب پروردگار کا اپنی امت مین اصلا نہ چھوڑا ؎ ہرکرا ہو تو
پیشوا باشد ۔۔ ناامید از خدا چرا باشد ۔۔ چون نشان شفاعت کبری ۔۔ یافت با نام نامیت طغرئ
امتان با گناہ گار رہا ۔۔ بود از خدا امیدوار رہا ۔۔ نیز طبرانی ابونعیم مرفوعًا روایت کرتے ہین مین
اپنی امت کی شفاعت کرونگا یہانتک کہ میرا رب پکارے گا اے محمد تو راضی ہوا مین کہونگا
اے رب مین راضی ہوا اور آپ فرماتے ہین میرے بعد میری امت پر اپس کی خونریزی اور اگلی
امتون کے آفات سے جو کچھ آنے والا تہا مجہے دکہایا گیا مین نے خدا سے سوال کیا قیامت کو انکی
شفاعت کی اجازت دے اللہ تعالے نے قبول فرمایا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہین ایکرات حضرت
رات بہر کہڑے اور اس آیت کو پڑہتے رہے ان تعذبہم فانہم عبادک وان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم
اگر تو اونپر عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہین اور جو تو اونکو بخشدے تو بیشک تو غالب ہے
حکمت والا صحیح مسلم مین ہے ایکروز آپ نے یہ قول ابراہیم علیہ السلام کا رب انہن اضللن کثیرا من الناس فمن

تبعنی فانہ منی ومن عصانی فانک غفور رحیم خدایا انھون نے بہت لوگون کو بہکا دیا پس جسنے میری
پیروی کی وہ میرے ساتھ ہے اور جسنے میری نافرمانی کی تو بیشک تو بخشنے والا ہے رحم کرنے والا اور
یہ قول عیسی علیہ السلام کا پڑھا ان تعذبہم فانہم عبادک الآیہ پھر کہا اللہم امتی امتی اور رونے لگے
خطاب آیا سنرضیک فی امتک ولا نسوءک بیشک ہم تجھے تیری امت کے معاملے مین راضی کر دینگے
اور غمگین نکرینگے دیلمی نے روایت کیا آپنے بعد نزول اس آیت کے ولسوف یعطیک ربک
فترضی بیشک تجھے تیرا رب اسقدر دیگا کہ تو اوس سے راضی ہو جائیگا فرمایا مین ہرگز راضی نہونگا
جبتک ایک ایک امتی بہشت مین داخل نکرون کا نقل ہے امام محمد باقر مسجد کوفہ مین وعظ کہتے
تھے اثناے بیان مین فرمایا اے کوفیو تم کہتے ہو یہ آیت زیادہ رحمت کی ہے قل یا عبادی الذین
اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ہو الغفور الرحیم کہہ اے میرے
گنہگار بندو اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہو بیشک خدا سب گناہ بخشدیتا ہے بیشک وہ بخشنے والا
رحم والا ہے اور ہم اہلبیت کے نزدیک یہ آیت زیادہ رحمت کی ہے ولسوف یعطیک ربک فترضی
بیشک تجھے تیرا رب اسقدر دیگا کہ تو راضی ہو جائیگا اس آیت مین حضرت سے راضی کرنے کا
وعدہ فرماتے ہین اور ہم آپ راضی نہونگے جب تک سب امت نہ بخشوا لین ہدایۃ العزیز مقام
محبت اس قسم کی باتون کی گنجائش رکھتا ہے علاوہ برین وہ جناب مامور بشفاعت ہین اور اصرار
بندہ مامور کا مولی کے امر پر بغایت انقیاد اور بکمال فرمان برداری پر دلالت کرتا ہے اگر بادشاہ
کسی خاص مقرب کو حکم دے کہ ہماری حضور مین گنہگارون کی شفاعت کیا کرے اور وہ مقرب
اس کام مین اصرار کرے اور اونکے بخشوانے کے لیے الحاح وزاری کرتا رہے عقل سلیم
کے نزدیک یہ فعل اوسکا طریقہ رضا و تسلیم کے خلاف نہین بلکہ عین تعمیل حکم ہے بعض علما اس مطلب
کو نہ پہونچے ظاہر پر نظر کرکے اس لفظ سے منکر ہوگئے حالانکہ خدائے کریم ابراہیم علیہ السلام کی نسبت
فرماتا ہے یجادلنا فی قوم لوط ہم سے جھگڑنے لگا قوم لوط کے حق مین دیکھو مجادلہ نہ راضی ہونے سے
کہین زیادہ ہے اللہ تعالے نے ہم گنہگارون کا ہاتھ آپکے ہاتھ مین دیا اور ہماری مغفرت آپکی شفاعت
پر موقوف کی آپ ہماری شفاعت مین کسطرح اصرار نہ کرین اللہ تعالے فرماتا ہے ولو انہم
اذ ظلموا انفسہم جاؤک فاستغفروا اللہ واستغفر لہم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما یعنی اگر وہ جب اپنے

جانون پر ظلم کرکے تیرے پاس آئین پھر خدا سے بخشش چاہین اور بخشش چاہی اونکے لیے رسول
تو بیشک اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پاوین تنبیہ اس آیت سے تین مطلب ثابت
ہوئے اول وعدہ قبول شفاعت کہ جو اونکی بخشش چاہیگا تو ہم اونہین بخشدینگے دوم توسل
مقبولان خدا سے موجب حصول مدعا ہے جو بات اونکے وسیلے اور واسطے سے حاصل ہوتی ہے وہ اوسکے
نہین ہوسکتی چنانچہ لفظ جاوک اس مضمون کی طرف صاف اشارہ کرتا ہے کہ حضرت کی خدمت مین
حاضر ہو با مغفرت مین اہتمام رکھتا ہے حکایت تفسیر مدارک مین نقل کیا بعد دفن آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ایک بادیہ نشین آیا اور قبر مبارک پر گر کر خاک پاک اوسکی اپنے سر پر ڈالی اور کہا یا رسول اللہ
آپنے فرمایا تو ہمنے سنا اور جو آپ پر اوتارا گیا اوسمین یہ آیت ہے ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاوک الآیۃ
مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور آپکے پاس حاضر ہوا اور خدا سے اپنے گناہ کی مغفرت چاہتا ہون آپ
میرے رب سے میری بخشش چاہین قبر مبارک سے ندا آئی قد غفر لک تو بخشا گیا حکایت محمد بن
حرب ہلالی سے منقول ہے مین قبر مبارک کے قریب بیٹھا تھا ایک بادیہ نشین آیا جب زیارت سے
فارغ ہوا کہا اے خیر الرسل خدا تعالی نے تجھپر سچی کتاب نازل کی اور اوسمین فرمایا ولو انہم
اذ ظلموا انفسہم جاوک الآیۃ مین اپنے گناہون سے استغفار کرتا آپکی خدمت مین حاضر ہوا اور آپکی
شفاعت چاہتا ہون راوی کہتا ہے بعد اس واقعہ کے مین نے حضرت کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے
ہین اوس بادیہ نشین سے ملاقات کر اور بشارت دے کہ حق تعالے نے میری شفاعت سے گناہ
اوسکے بخشدیے حکایت منقول ہے ایک بادیہ نشین نے قبر شریف کے قریب کھڑے ہوکر
کہا خدایا تو نے ہمین بندون کی آزاد کرنے کا حکم دیا یہ تیرا حبیب ہے اور مین تیرا بندہ اپنے حبیب کی
قبر پر مجھے دوزخ سے آزاد فرما ہاتف نے آواز دی اے شخص تو صرف اپنی آزادی چاہتا ہے سب
خلق کی کیون نہ چاہی جا ہمنے تجھے آزاد کیا ان الملوک اذا شابت عبیدہم ❊ فی رقہم اعتقوہم
عتق ابرار ❊ وانت یا سیدی اولی بذا کرما ❊ قد شبت فی الرق فاعتقنی من النار ❊ حکایت
کہتے ہین حاتم اصم رح جب روضہ مقدسہ پر پہونچے کہا الہی ہم زیارت قبر پیغمبر سے مشرف ہوے اس
مقام شریف سے ہمین محروم مت پھیر ندا آئی ہمنے تجھے زیارت قبر حبیب کی اجازت بدون قبول کیے
ندی یعنی ہمنے پہلے تجھے قبول کرلیا جب اس دولت سے مشرف کیا پھر جا اور جو زائر تیرے ساتھ مین

گر تم سب بخشے گئے حکایت منصور دوانقی جب حضرت کی زیارت سے مشرف ہوا امام مالک رح
سے پوچھا دعا کے وقت قبلہ کی طرف منہ کروں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف فرمایا اپنا
منہ حضرت سے کیدون پھیرتا ہے وہ تیرا اور تیرے باپ آدم علیہ السلام کا خدا کی جناب میں وسیلہ
ہیں انکی طرف منہ کرکے درخواست شفاعت کی کر وہ تیری شفاعت جناب الٰہی میں کرینگے
اور یہ آیت پڑہی ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاؤک الآیۃ سوم یہ آیت پروردگار کی کمال عنایت پر
دلالت کرتی ہے کہ ہمیں ایسے مہربان پیغمبر کی امتیں کیا پہر ہماری محبت اور ہماری مغفرت کی خواہش
انکے دل میں پیدا کی پہر اون سے وعدہ کیا اگر تم گنہگاران امت کے لیے استغفار کروگے تو
میں انکی توبہ قبول کرونگا اور انپر رحم فرماؤنگا چنانچہ وہ جناب بمقتضای اوس محبت کے
ہمارے لیے ہر روز ستر بار استغفار کرتے اور خدا کی رحمت سے امید واثق ہے کہ استغفار آپکی
ہمارے حق میں قبول فرمائے اور ہمارے گناہ بخشدے کہ کریم جب سے وعدہ کرتا ہے وفا فرماتا ہے
علیہم یا قبل سہ اللہ کریم ست و رسول او کریم * صد شکر کہ ہستیم میان دو کریم * ایکروز سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب باری میں عرض کیا الٰہی میری امت کا حساب میرے تعلق کر کہ سوا میرے
اونکے گناہوں سے کوئی خبردار نہو حکم آیا اے محمد وہ تیری امت اور میرے بندے ہیں میں تجھسے
زیادہ مہربان ہوں میں انکا حساب اور کے تعلق نکرونگا تاکہ تو بھی اونکے گناہوں سے خبردار نہو
سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں قیامت کو منادی ندا کریگا اے امت محمد میں نے اپنا
حق تمہیں معاف کیا تم اپنے حق ایک دوسرے کو معاف کرو اور بہشت کو چلے جاؤ لطیفہ اگرچہ گناہ حد
سے بڑہ گئے مگر فتوای لا تقنطوا من رحمۃ اللہ سب گنہگاروں کے واسطے کافی و وافی ہے اور لا تیاسوا
من روح اللہ سب مفلسوں کے لیے دستاویز کامل بخشنے والا موجود ہے پہر ہراس کس بات
کا ہے اگر تو خرابات ہوا میں قید ہے ملائکہ معصوم میں مصلائے قدس پر بیٹھے تیرے حق میں استغفار
کرتے ہیں ویستغفرون لمن فی الارض اور جو تو لوث معصیت سے آلودہ ہے دریای کرم تیرے
پاک کرنے کے لیے بہہ رہے ہیں آتش لطف و کرم کو دیکھ کہ تو ظلم کرتا ہے ادہر سے فضل ہوتا ہے ان
ربک لذو مغفرۃ للناس علی ظلمہم ایکبار عتاب کرتے ہیں تو بیس مرتبہ مہربانی فرماتے ہیں اور جب
ایکبار رحمت کی ستاتے ہیں تو دس طرح تیرے دل مجروح پر مرہم تشفی کا رکھتے ہیں کبھی کہتے ہیں

نبی عبادی انی انا الغفور الرحیم میرے بندون کو خبر دے کہ مین ہی بیشک بخشنے والا مہربان ہون وہ
کبھی فرماتے ہین ان اللہ یغفر الذنوب جمیعاً بیشک اللہ سب گناہ بخشدیتا ہے کبھی ارشاد ہوتا ہے
کتب ربکم علی نفسہ الرحمۃ تمہارے پروردگار نے رحمت اپنی پر مقرر کی اور کبھی کہتے ہین رحمتی وسعت
کل شئی میری رحمت ہر چیز کو عام ہوی ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم جانو جو مین
جانتا ہون تو بہت رؤو اور تھوڑا ہنسو اور روتے اور ماتم کرتے جنگل کو نکلجاؤ حکم آیا میرے بندونکو
میری رحمت سے کیون ناامید کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین خدا کی رحمت سو حصے ہے
ایک حصہ دنیا مین اور ننانوے ۹۹ آخرت مین الغرض اوسدن کوئی ہلاک نہوگا مگر جو ازل مین ہلاک ہوا
اوس روز خدا اپنے بندون پر اسقدر رحمت کریگا کہ شیطان بھی بار بار گردن اوٹھا کر دیکھیگا
شاید آج مجھے بھی بخشدینگے اور میرے گناہون سے بھی درگذر فرماینگے ایک اعرابی نے
حضرت سے عرض کیا قیامت کے دن حساب بندون کا کون لیگا فرمایا خدا تعالی اعرابی یہ سنکر
ہنسا اور کہنے لگا خدا تعالے کریم ہے اور کریم جب قدرت پاتا ہے معاف فرماتا ہے اور جب حساب
کرتا ہے سختی نہین کرتا آپنے فرمایا اعرابی فقیہ ہے سچ کہتا ہے خدا سے زیادہ کوئی کریم نہین کسی
لڑائی مین ایک لڑکا قید آیا وہ دھوپ مین کھڑا تھا ماں اوسکی خیمہ سے دوڑی اور گود مین اوٹھا کر
چھاتی سے لگا لیا صحابہ یہ حال دیکھکر بیچین ہوئے آپنے فرمایا خدا تعالی تم پر اس سے بھی زیادہ مہربان
ہے یہ بات سنکر ایسے خوش ہوئے کہ کبھی نہوئے تھے الغرض انصاف کر ایسے مالک مہربان کی نافرمانی
کرنا اور اوسکا حکم نہ بجالانا کیسی سخت بے حیائی ہے اگر اس احسان فراموشی پر اوسنے نظر فرمائی تو یقین
جان تیرا ٹھکانا کہین نرہا کہ جسطرح رحم و کرم اوسکا بے انتہا ہے قہر و غضب بھی اوسکا نہایت
نہین رکھتا فرشتے مقرب اور پیغمبر اولو العزم اوسکے خوف سے تھراتے ہین اور بڑے بڑے عارف
و عالم اوسکے قہر سے بید کی طرح کانپتے ہین آدم علیہ السلام ایک خطا پر تین سو برس روئے عمر بھر
شرم سے آسمان کی طرف منہ نہ کیا اگر تمام عالم کے آنسو جمع کیے جاوین آدم علیہ السلام کے آنسو زیادہ
نکلین حضرت داؤد پیغمبر ہمیشہ آدھی رات عبادت کرتے اور آدھی رات سوتے جب سے خطا مین مبتلا
ہوئے سونا بالکل موقوف کیا جب کھانا کھاتے اسقدر روتے کہ آنسو کھانے مین مل جاتے روتے روتے
آنکھون مین ناسور ہوگئے اور آنسوؤن کے بہنے سے رخسارون مین غار پڑگئے جب روز نوحہ کا

زیادہ منادی ندا کرتا آج داؤد اپنے حال پر رونے جاتے ہین جسے نوحہ اونکا سننا ہو جنگل کو جاوے
آدمی بستیون سے اور پرند گھونسلون سے اور وحشی جنگلون سے اور دام و دد پہاڑون سے
آتے آپ اول اپنے مالک کی ثنا کرتے پھر بہشت و دوزخ کا ذکر فرماتے اور اپنی خطا پر اسقدر
روتے کہ لوگ اونکے سبب سے یعنی بخوف خدا اور خوف دوزخ سے روتے روتے مرجاتے ایکدن
تیس ہزار آدمی مرگئے اور دو لونڈیان آپکو پکڑی رہتین کہ اعضا بدن کے خوف خدا سے بکھر نہ جاوین
یحیی بن زکریا علیہما السلام جنگل مین جاکر رویا کرتے ایکروز حضرت زکریا آپکے پیچھے گئے دیکھا کہ پیاس
سے بیتاب ہین اور ہزار دن مین پاؤن ڈالے کہہ رہے ہین الہی قسم تیری عزت کی جبتک تو
مجھے مہر اپنا ٹھکانا نہ بتلادیگا پانی نہ پیونگا اور اسقدر روتے کہ منہہ کا گوشت گلکر گرپڑا حضرت
ابراہیم علیہ السلام خدا کے خوف سے شب و روز کانپا اور رویا کرتے جب نماز کو کھڑے ہوتے جوش
دل کی آواز ایک میل تک جاتی ایکروز جبریل علیہ السلام پیام لائے خداتعالے فرماتا ہے اے ابراہیم
اسقدر کیون روتا ہے کہین تو نے کہ دوست کو دوست سے ڈرتے دیکھا ہے کہا اے جبریل
جسوقت اپنی خطا پر نظر کرتا ہون سب دوستی بھول جاتا ہون صدیق اکبر رض نے باوجود اوس قرب
ومنزلت کے ایک پرند سے کہا کاش مین تجھسا ہوتا اور آدمی نہ پیدا کیا جاتا ابوذر کہتے ہین کاش مین
پیڑ ہوتا کہ کاٹا جاتا عمران بن حصین کہتے ہین کاش مین راکھ ہوتا کہ آندھی مجھے اوڑا لیجاتی ام المومنین
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کہا کرتین کاش مین مر اوسنا ہین نام و نشان نہوتا اور صدیق اکبر رض
فرماتے اے لوگو روؤ اور جو رونا نہ آئے بزور رونے پر متوجہ ہو لکھا ہے ایکرات آپ نماز مین قرآن
پڑھتے تھے جب اس آیت پر پہنچے ان اللہ اشتری من المومنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنۃ اسقدر
روئے کہ صبح ہوگئی اور آنسو آنکھ سے جاری تھے کسی نے پوچھا آپ اسقدر کیون روتے ہین فرمایا
بہشت ہمارے جان و مال کی قیمت ہے شاید قیامت کے روز پروردگار تعالے اس جنس ناکارہ
کو کہ جسمین ہزارون عیب اور نقصان ہین بحکم خیار عیب رد فرماوے اور وہ قیمت کامل کہ اس
بیع کی حیثیت سے کرورون درجہ زائد ہے عنایت نہ کرے کیسا خسارہ ہوسے قدسی نہ نامم
چون شود سودائے بازار جزا او نقد آمرزش بکف من جنس عصیان در بغل عمر بن الخطاب رض
کہ مشرف بہ تشریف لو کان بعدی نبی لکان عمر تھے قرآن سنکر اکثر بیہوش ہو جاتے کہ لوگ اونکی

عیادت کو آتے اور روتے رہتے اونکے منہ پر دو خط سیاہ پڑ گئے تہے اکثر فرمایا کرتے کاش
عمر پیدا نہوتا ایکروز راہ مین جاتے تہے کوئی شخص قرآن پڑہ رہا تہا جب اس آیت پر پہونچا ان عذاب
ربک لواقع بیشک تیرے رب کا عذاب البتہ واقع ہوگا چیخ سے اوٹہے اور دیوار سے تکیہ لگا کر بیٹہ
بیٹہے رہے لوگ اوٹہا کر لے گئے مہینہ بہر بیمار رہے کسی نے منصور بن محرز کے سامنے یہ آیت پڑہی
یوم نحشر المتقین الی الرحمن وفدا ونسوق المجرمین الی جہنم وردا کر فرمایا مین متقی نہین مجرم ہون
ایکبار پہر سنادو اوسنے پہر پڑہی ایک چیخ ماری اور انتقال فرمایا عطا سلمی نے خوف الہی سے چالیس
برس آسمان کی طرف نگاہ نکی ایکدن نگاہ اوٹہ گئی دہشت سے گر پڑے عطا کہتے ہین اگر آگ
بہڑکائی جاوے اور منادی ندا کرے جو اس آگ مین گر جاوے ہمیشہ کو فنا ہوا اور حساب روز قیامت
سے نجات پاوے واللہ مجہے ایسی خوشی ہو کہ آگ مین گرنے سے پہلے شادی مرگ ہو جاوے محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جنکی عصمت سے زمین و آسمان آراستہ ہوا اور خطبہ سلطنت دارین اونکے
نام نامی پر پڑہا گیا خدا کے عدل سے اسقدر ڈرتے کہ اگر ایک ذرہ اونکے درد و غم کا خلق پر چہکیتا
کسی کے دل مین خوشی کی بو نہ آتی ہر روز ستر یا ستر بار کلاہ خواجگی سر سے اوتارتے اور بہزار عجز و
نیاز سے استغفار کرتے ع جگر خون می شود زین یاد مارا * ز استغنائے حق فریاد مارا * اے عزیز
تونے سنا پیغمبرون اور صدیقون کا خدا کی خوف سے کیا حال تہا تجہے باوجود اس خطاکاری
اور روسیاہی کے کس بات پر اطمینان ہے کہ قہار مطلق کی نافرمانی کرتا ہے اور اوسکے قہر و غضب
سے نہین ڈرتا عمر تیری چالیس سے زیادہ ہوئی مگر عاقبت کی کچہ فکر نکی وقت وہ آیا کہ آب دیدہ سے
وضو کرکے بہ کمال عجز و زاری اپنے مالک سے عرض کر الہی تو غفار ہے اور مین گنہگار گنہگار کا ٹہکانا
تیرے در کے سوا کہان ہے الہی اب یہ روسیاہ تیرے در پر آپڑا محروم مت رکہہ کہ اگر تو اوسے
محروم کرے گا کہین کا نرہے گا ع الہی عبدک العاصی اتاک * مقرا بالذنوب وقد دعاک *
فان ترحم فانت لذاک اہل * وان تطرد فمن یرحم سواک * اگرچہ مجہسے بندگی نہوی مگر تیرا بندہ ہون
تیری بے نیازی سے خائف اور تیری بندہ نوازی کا شرمندہ ہون الہی اگرچہ طاعت میری ناقص
ہے مگر اجر کامل عنایت فرما کہ تو کریم ہے اور کریم دیتے وقت نقصان خدمت پر نظر نہین کرتا الہی
میرے گناہون پر نظر نکر اپنے فضل و کرم کو دیکہ کہ اون سے کہین زیادہ ہے ایک قطرہ تیرے دریائے

کرم کا ہزارون دفتر معصیت سے زیادہ ہو سکتا ہے گناہ من اگر از حد بیرون ست ؛ ہزاران بار زان
فضلت فزون است ؛ اگر باشد دو صد خرمن گناہم ؛ توانی سوختن از برق آہم ؛ اگر باشد
ز عصیان صد گناہم ؛ توانی شستن از چشم پر آبم ؛ الٰہی اگرچہ گناہ میرے حد سے گذر گئے لیکن
تیرے رحم و کرم کے سامنے کچھ حقیقت نہین رکھتے ہے خدایا رحمت دریاے عام ست ؛ وز انجا
قطرۂ مارا تمام ست ؛ اگر آلایش خلق گنہگار ؛ فرو شوئی از ان دریا بیکبار ؛ نگردد تیرہ آن دریا
زمانی ؛ وزو روشن شود کار جہانی ؛ الٰہی تو فرماتا ہے الفرزند آدم جبتک تو مجہسے دعا کرے گا
اور بخشش کی امید رکھے گا مین تیرے گناہ بخشتا رہونگا اور جو تیرے گناہ آسمان تک پہونچین گے
اور پہر مجہسے بخشش چاہے گا مین بخشدونگا اور مجہے کچہ پرواہ نہین اگر تو زمین کے برابر گناہ کریگا
اور شرک نکریگا مین زمین کے برابر تیرے لیے بخشش کرونگا اور مجہے کچہ پرواہ نہین سو
مینے بہت گناہ کیے اب شرمندہ ہوکر تیرے در پر حاضر ہوا اور تجہسے مغفرت چاہتا اور امید بخشش
رکہتا ہون الٰہی مین نے سنا ہے قیامت کے دن دو شخص دوزخ سے نکالے جائینگے تو
فرماے گا جو اپنر گذرا انکے فعل کا بدلا تہا مین بندون پر ظلم نہین کرتا ان دونون کو پہر دوزخ
مین لے جاؤ ایک جہپٹ کر دوزخ کی طرف چلے گا اور دوسرا ٹہہر کر حکم ہوگا انہین پہیر لاؤ
اور سبب اس شتابی اور توقف کا دریافت کر پہلا کہے گا خدایا اسقدر تکلیف و مصیبت نافرمانی
سے اوٹہا چکا تہا اب بہی تعمیل حکم مین تاخیر کرتا دوسرا عرض کرے گا الٰہی مین تجہسے یہ توقع
نرکہتا تہا کہ مجہے دوزخ سے نکالکر پہر ڈالے گا حکم ہوگا انہین بہشت مین لیجاؤ ہمنے قصور دونون کا
معاف کیا اے میرے رب مین بہی تجہسے یہ امید نہین رکہتا کہ تو باوصف اس فضل و کرم کے مجہسے گناہون پر
مواخذہ کرے گا الٰہی مین نے کیمیاے سعادت مین دیکہا ہے کسینے یحیی بن اکثم کو خواب مین دیکہا
پوچہا جناب باری نے تمسے کیا کیا کہا جب مین گیا مجہسے فرمایا اے شیخ تونے یہ کام کیا اوسوقت
کمال ہراس اور خوف مجہپر غالب ہوا عرض کیا مجہے عبد الرزاق معمر سے معمر نے زہری سے اونہون
نے انس سے اونہون نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم سے اونہون نے جبریل سے
جبریل نے تجہسے خبر دی کہ تو فرماتا ہے انا عند ظن عبدی بی مین بندہ سے وہ کرتا ہون جو کچہ بندہ
مجہسے امید رکہتا ہے اور مین تجہسے امید رحمت و کرامت کے رکہتا تہا نہ یہ کہ مجہے حساب مین سخت

پکڑے گا فرمایا جبریل نے سچ کہا میرے پیغمبر نے سچ کہا انس نے سچ کہا زہری نے سچ کہا معمر نے سچ کہا عبدالرزاق نے سچ کہا مین نے تجھپر رحم کیا یحیی کہتے ہین پھر رحمت وکرامت کا خلعت مجھے عنایت ہوا اور بہشت کے خادم میرے سامنے کھڑے ہوے اوسوقت مجھے ایسی خوشی ہوئی کہ کبھی نہوئی تھی سو اے میرے مولی اے میرے مالک اے میرے پالنے والے مجھے انواع نعمت اور کرامت سے نوازنیوالے اے رحیم اے کریم اس گنہگار روسیاہ بندے نے یہ روایت ایک عالم کی کتاب مین دیکھی اور یہ بات تیرے رحم وکرم سے کچھ بعید نہین کہ تو سب چیز پر قدرت رکھتا ہے اور جو چاہے کر سکتا ہے مین بھی تیرے رحم وکرم کی امید رکھتا ہون اور جانتا ہون کہ تو بھی مجھے حساب مین سخت نہ پکڑیگا یحیی بن اکثم کیطرح مجھے خلعت کرامت ورحمت کا عنایت کر اور دوزخ سے محفوظ رکھ بہشت مین داخل فرما تا مجھے بھی انکی طرح خوشی حاصل ہو ذلک ہو الفوز الکبیر وانت علی ما تشاء قدیر

## چوتھا باب
## آپ کے حسن ظاہری کے بیان مین

قال اللہ تعالے یا ایہا النبی انا ارسلنک شاہدا ومبشرا ونذیرا وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا اے نبی ہمنے تجھے بھیجا گواہ اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانیوالا اور خدا کی طرف اوسکے حکم سے بلانے والا اور چراغ چمکتا فائدہ علمانے اس جگہہ چار وجہ تشبیہ کی بیان فرمائین اول جسطرح چراغ سے تاریکی دور ہوتی ہے اور مکان روشن ہوجاتا ہے اسیطرح پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود سے کفر وشرک کی تاریکی دور ہوے اور تمام عالم نور ایمان وعرفان سے منور اور روشن ہوگیا دوم جس گھر مین چراغ ہوتا ہے اوسمین چور نہین جاتا اسیطرح جس دل مین حضرت کی محبت کا چراغ روشن ہے وہان دزد متاع ایمان یعنے شیطان اوسپر قابو نہین پاتا سوم چراغ کا نور خانہ تیرہ کو روشن کرتا ہے اور آپکی محبت کا نور دل تیرہ کو روشنی بخشتا ہے چہارم جس گھر مین چراغ ہوتا ہے وہان بیٹھنے سے جی نہین گھبراتا اسیطرح جبتلک حضرت کی یاد ہے غم والم اوسکے پاس نہین آتا اور بعض مفسرین سراج منیر کو آفتاب سے تفسیر کرتے ہین اور آیہ تبارک الذی جعل فی السماء بروجا وجعل فیہا سراجا وقمرا منیرا کو اس تفسیر کی دلیل ٹھہراتے ہین اس تقدیر پر وجہ تشبیہ کی یہ ہے کہ جسطرح سورج کا نور تمام عالم مین محیط ہے اسیطرح سارا جہان آپکے نور سے منور ہوا اور جسطرح خدا تعالی نے ستارونکو مسافرونکی رہنمائی کیواسطے بنایا اور آفتاب کو اصل انکا مقرر فرمایا اسیطرح انبیا علیہم السلام کو گمراہونکی ہدایت کیواسطے بھیجا اور ہمارے حضرت کو [illegible]

تمام فضائل اور کمالات مین اوسنے افضل و اکمل کیا والضحی واللیل اذا سجی یعنے اے محمد قسم
تیرے چہرے درخشان سے کہ صبح کے مانند روشن و تابان ہے اور قسم تیرے زلف مشکین کی
کہ رات کی طرح سیاہ ہے ما ودعک ربک وما قلی نہ تجھے تیرے رب نے چھوڑا اور نہ دشمن پکڑا طٰہٰ
ما انزلنا علیک القرآن لتشقی طا کے عدد نو اور ہا کے پانچ ہین نو اور پانچ چودہ ہوتے ہین یعنے
اے چودھوین رات کے چاند جیسے تجھپر قرآن اسلیے نازل نہین کیا کہ تو مشقت مین پڑے والنجم
اذا ہوی ما ضل صاحبکم وما غوی شفا مین امام جعفر صادق رح سے نقل کرتے ہین نجم سے ذات پاک
اور دل مبارک مراد ہے ملا علی قاری اوسکی شرح مین کہتے ہین آپکا دل بھی نور ہے اور بدن بھی
نور بلکہ سب انوار اوس سے روشن ہین آپنے دعا کی اللہم اجعلنی نورا اور خدا عز و جل نے اونہین
نور فرمایا تو بدن شریف کے نور ہونے مین کیا شبہہ رہا پس معنی آیت کے یہ ہین قسم
محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا اونکے دل کی وہ گمراہ نہوے اور نہ بے راہ چلے جو لوگ راہ و رسم
محبت سے واقف ہین لطف اس قسم کا جانتے ہین کہ جسطرح محب اپنے محبوب کی قسم کہا کر اوسے
الزام دفع کرتا ہے یہان بھی وہی قاعدہ ہے گویا ارشاد ہوتا ہے مجھے اپنے پیارے محمد کی قسم
ہے وہ ان باتون سے پاک اور منزہ ہے اور سلمی تفسیر حقائق مین طارق اور نجم ثاقب سے
بھی ذات بابرکات مراد لیتے ہین ملا علی قاری فرماتے ہین اول عام پھر خاص سے تعبیر کرنا تفخیم
شان کیلیے ہے اور اس مضمون کی طرف بھی اشارہ ہو سکتا ہے کہ ہدایت بجمیع اصنافہا
آپکی طرف راجع ہے امام المحدثین محمد بن اسمٰعیل بخاری اور مسلم بن حجاج نیشاپوری حضرت انس
بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ازہر اللون
یعنے رنگ آپکا کمال روشن تھا کان عرقہ اللؤلؤ گویا آپکا پسینہ موتی ہے اذا مشی تکفأ جب چلتے
پاؤن اوٹھا اوٹھا کے یعنے دلیرون اور اقویا کی طرح ما مسست دیباجا ولا حریرا الین من کف
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا شممت مسکا ولا عنبرۃ اطیب من رائحۃ النبی صلی اللہ علیہ
وسلم مین نے کوئی دیبا و حریر حضرت کی ہتیلی سے زیادہ نرم نہ چھوا اور کوئی مشک و عنبر آپکی خوشبو
سے زیادہ خوشبودار نسونگھا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین رایت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی لیلۃ اضحیان مین نے حضرت کو شب ماہ مین دیکہا فجعلت انظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم و الی القمر وعلیہ حلۃ حمراء فاذا ہو احسن عندی من القمر میں نے شروع کیا کبھی آپکو دیکھنا
اور کبھی چاندکو اور آپ پر سرخ دھاری دار حلہ تھا لیں ناگاہ مجھے حضرت چاند سے زیادہ خوبصورت
معلوم ہوتے تھے ابوہریرہ کہتے ہیں ما رایت شیئا احسن من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان الشمس
تجری فی وجہہ یعنے میں نے کوئی شے حضرت سے زیادہ خوبصورت نہ دیکھی گویا آفتاب اونکے چہرہ
میں رواں ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی منقول ہے جب حضرت ہنستے دیواریں روشن ہوجاتیں
اور آپکے دانتوں کا نور دھوپ کی طرح اونپر پڑتا بعض صحابہ سے منقول ہے خوشی کیوقت چہرہ
مبارک اسقدر چمکتا کہ دیواروں کا عکس اوسمیں نظر آتا اور ابن عباس فرماتے ہیں اذا تکلم رؤی
کالنور یخرج من بین ثنایاہ جب آپ کلام کرتے یہ معلوم ہوتا گویا نور آپکے اگلے دانتوں سے
نکلتا ہے بعض صحابہ کہتے ہیں اگر تو حضرت کے چہرے کو دیکھتا تو یہ معلوم ہوتا گویا آفتاب طلوع
کرتا ہے ایکبار عائشہ رض نے پوچھا کیا آپ خوبصورت ہیں یا یوسف فرمایا میں ملیح زیادہ ہوں اور
وہ خوب گورے تھے نکتہ نمک کا خاصہ ہے ہر چیز کو اپنے مزے پر لے آتا ہے اور جس کھانے میں
پڑتا ہے اوسے مزہ دار کردیتا ہے اسلیے حکیم مطلق نے اوس ہادی برحق کو ملیح کیا تاکہ ایک عالم کو
اپنی کیفیت سے متکیف اور مذاق معرفت سے بہرہ مند و مشرف کریں بروایت صحیحہ ثابت ہوا
حضرت جس سے مصافحہ کرتے خوشبو مشک کی اوسکے ہاتھ سے آتی اور جس بچے کے سر پر ہاتھ رکھتے
اوسکے سر سے عرصہ تک خوشبو نہ جاتی جس گلی سے گذرتے لوگ خوشبو سے پہچانتے کہ ہمارے حضرت
اسطرف سے تشریف لے گئے ہیں ام سلیم آپکا پسینہ شیشے میں جمع کرتیں اور کپڑوں میں لگاتیں
مشک اور عطر سے زیادہ خوشبو پاتیں ایک عورت کو تھوڑا پسینہ عنایت ہوا جب کپڑوں میں
ملتی تمام گھر مہک جاتا یہانتک کہ لوگ اوسکے گھر کو بیت المطیبین کہتے اور کئی پشت تک اوسکی
اولاد میں خوشبو باقی رہی جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایکدن حضرت نے اپنا ہاتھ میرے رخسارے
کو لگایا اسطرح خوشبو اور سردی محسوس ہوئی گویا ابھی صندوقچہ عطر فروش سے نکالا ہے
وائل بن حجر کہتے ہیں میں نے حضرت سے مصافحہ کرکے اپنا ہاتھ سونگھا مشک سے زیادہ خوشبو
آتی تھی محمد بن سعید بن مطرف نے خواب میں دیکھا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے
رخسار پر بوسہ دیا بیدار ہوئے تو تمام گھر مہک رہا تھا اور اوس رخسارے سے آٹھ دن تک مشک کی

خوشبو آتی رہی اور سید فخر الدین اورنگ آبادی خواب میں مصافحہ شریف سے مشرف ہوئے
مدت تک مشک کی خوشبو اونکے ہاتھوں سے محسوس ہوتی رہی۔ ز نسیم جانفزایت تن مردہ زندہ
گردد۔ بہ زکدام باغی ای گل کہ چنین خوش بوئیت۔ سعد بن ابی وقاص سے منقول ہے میں
بیمار تھا حضرت میری عیادت کو تشریف لائے اور اپنا ہاتھ میری پیشانی پر رکھا پھر میرے منہ
اور سینہ پر پھیرا اوس دن سے اب تک دست مبارک کی سردی اپنے جگر میں پاتا ہوں مستورد بن شداد
اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں میں نے حضرت کے ہاتھ کو ہاتھ لگایا آبریشم سے زیادہ نرم اور
برف سے زیادہ سرد پایا۔ روایت ہے آپنے قتادہ بن ملحان کے منہ پر ہاتھ پھیرا اونکا چہرہ ایسا
روشن ہوگیا کہ ہر چیز کا عکس اوسمیں نظر آتا۔ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں
آپکا حسن عالم سے نرالا تھا اور رنگ بدن نہایت روشن جو آپکا وصف کرتا چودھویں رات کے
چاند سے تشبیہ دیتا اور پسینہ آپکا چمک اور صفائی میں موتی کے مانند اور خوشبو میں مشک اذفر
سے بہتر تھا۔ کعب بن مالک کہتے ہیں جب آپ خوش ہوتے یہ معلوم ہوتا کہ آپکا منہ ٹکڑا ہے چاند کا
کسی نے براء بن عازب سے پوچھا کیا آپ کا منہ تلوار کے مانند چمکتا تھا فرمایا نہیں بلکہ چاند کی طرح
ابن ابی ہالہ کہتے ہیں آپکی گردن مانند چاندی کے صاف تھی علامہ قسطلانی کہتے ہیں تشبیہ
تشبیہات راویوں کی سمجھ پر واقع ہیں ورنہ درحقیقت چاند اور سورج اور آئینہ کو اوس جمال
باکمال سے کچھ نسبت نہیں۔ شعر۔ ماہ آئینہ دار حسن او ست۔ تاج خورشید بلندش
خاک نعل مرکب ست۔ جمال یوسفی کہ عالم اوسپر شیدا ہے اور نظیر ثانی اوسکا جہان میں ناپیدا
حسن محمدی کا ایک شمہ تصور کیا چاہیئے اذا ہو قد اعطی شطر الحسن سے یہ مراد ہے کہ اوس حسن خداداد
کا ایک پرتو عالم پر چمکا اوسمیں سے ایک حصہ یوسف علیہ السلام کو ملا باقی تمام جہان میں تقسیم
ہوا ماہ و خورشید و زہرہ و مشتری میں وہی نور درخشاں ہے اور زمین و آسمان و عرش
و کرسی اوسی کے پرتو سے روشن و تابان اوسی کی فیض سے چمن دنیا تازہ و سیراب ہے اور
اوسی کی آب و تاب سے گلشن جنت سرسبز و شاداب پروانہ اوسی کی جھلک شمع میں پاتا ہے
کہ دل و جان سے اوسپر نثار ہے اور مرغ چمن اوسی کا رنگ گل میں دیکھتا ہے کہ فراق گلزار اوسکو
ناگوار۔ جملہ ارواح و اجسام ظل اوس جمال سراسر نور کے اور تمام انوار ارضی و فلکی عکس اوس نور کا

سراپا ظہور کے ہین سے اے روضۂ بہشت زکویت حکایتے ٭ شرح جمال حور زروئیت روایتے
انفاس عیسی از لب لعلت لطیفۂ ٭ آب خضر ز نوش دہانت کنایتے ٭ ہر چند اوسکا عکس
ہر رنگ مین چمک رہا ہے مگر حقیقت و ماہیت ادراک عقول سے برتر اور دور ہے صانع باکمال
نے اوس جمال کو اپنے دیکھنے کے واسطے بنایا اور اپنی محبوبیت کے واسطے پسند فرمایا عقول بشریہ
کی کیا تاب جو اوسے ادراک کرین اور اوسکی حقیقت و ماہیت دریافت کرسکین شپر آفتاب کو
کب دیکھ سکتا ہے اور سایہ نور کے مقابل کب آسکتا ہے علامۂ قرطبی کہتے ہین آپ کا جمال
کسی پر ظاہر نہوا اگر ظاہر ہوتا کوئی شخص دیکھنے کی تاب نہ لاتا اور ثابت ہے کہ جبریل امین خدمت
سید المرسلین مین بصورت دحیۂ کلبی آیا کرتے صورت اصلی اون کی کسیکو نظر نہ آئی ایکبار ابن عباس
نے دیکھ لی تھی بسبب شرف صحبت و قرابت حضرت کے اوسوقت محفوظ رہے مگر آخر عمر مین اندھے
ہوگئے اگر نور بہشت کا ایک کنگن دنیا مین ظاہر ہوجائے اوسکی روشنی نور آفتاب کو اسطرح محو کردے جیسے آفتاب کی روشنی ستارونکو
چھپا دیتی ہے پس صورت محمدی کہ ہزار درجے صورت جبریل و جمال حور سے بھی روشن تر اور لطیف تر ہے کسطرح نظر آئے اور اوسے
دیکھنے کی کون تاب لائے سے کیا منھ ہے آئینہ کا تیری تاب لا سکے ٭ خورشید سے پہلے آنکھ تو تجھسے ملا سکے ٭
نگہ ہر شخص اوس جمال باکمال کو اپنے حال کے موافق دیکھتا ایکدن صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے
عرض کیا اے ماہ بنی ہاشم دنیا مین کوئی شخص آپ سے زیادہ خوبصورت نہ پیدا ہوا فرمایا تو سچ
کہتا ہے ابو جہل نے کہا مجھے تمسے بدشکل زیادہ کوئی نظر نہین آتا فرمایا تو سچ کہتا ہے صحابہ نے تعجب
سے کہا یا رسول اللہ یہ کیا فرمایا ارشاد ہوا ہر شخص مجھے اپنے ایمان کی موافق دیکھتا ہے یعنے
ابوبکر کی نگاہ مین تمام جہان سے زیادہ خوبصورت اور ابو جہل کو سب سے بدصورت معلوم ہوتا ہون
واللہ درمن قال سے ترا چنانکہ توئی ہر نظر کجا بیند ٭ بقدر بینش خود ہر کسے کند ادراک ٭ اگر چشم
ظاہر اوسے دیکھ سکتی رویت مین تفاوت نہوتا اور یہ تفاوت اس سبب سے نہین کہ مرئی مین
قصور یا اوسکے ظہور مین قصور ہے بلکہ درحقیقت دیکھنے والے کا نقصان اور اوسکی نظر مین فتور
ہے گر نہ بیند بروز شپر چشم ٭ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ٭ اس مقام سے ایک اور دقیقہ بھی حل
ہوتا ہے کہ وہ جمال باکمال خواب مین بھی بقدر ایمان و استعداد خواب دیکھنے والون کے مختلف
احوال پر نظر آتا ہے یہ خواب جھوٹا نہین ہوتا جسنے دیکھا بیشک حضرت کو دیکھا مگر دیکھنے دیکھنے مین

دریچ کہا لاکہنی علاوہ برین کوئی محب نہین چاہتا کہ محبوب کا حسن دوسرے پر کما حقہ ظاہر اور جو
ادا میرے ساتہہ ہے کوئی اور بہی اوسمین شریک ہو تبتل الیہ تبتیلا یعنے تمام عالم سے انقطاع کلی
کر کے میری طرف ٹوٹ رہ اور کسی سے کام نہ رکہہ انا وانت وما سوی ذلک خلقت لاجلک یعنی مین ہون
اور تو اور جو کچہ ہے اور تیرے سوا ہے مین نے تیرے لیئے پیدا کیا ہے آلغرض ہرچند حقیقت اوس
جمال دلربا کی دریافت نہین ہو سکتی لیکن بحکم مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ بقدر اپنی استعداد کے مدح و
ثنا اوسکی موجب سعادت ہے اگر رعایت ادب اور پاس شریعت ہاتہہ سے نہ دین اور یہ امر نہایت
دشوار ہے ؎ بر کفی جام شریعت بر کفی سندان عشق ٭ ہر ہوسناکے نداند جام و سندان باختن
اب قلم دو زبان تصدیر مطلب مین مشغول ہوتا ہے ؎ ان نلت یا ریح الصبا یوما الی ارض الحرم
بلغ سلامی روضۃ فیہا النبی المحترم ٭ من خدہ بدر الدجی من وجہہ شمس الضحی ٭ من ذاتہ نور الہدی
من کفہ بحر الہمم ٭ سر انور سر الہی ٭ مخزن اسرار نامتناہی ٭ درج گوہر نبوت برج سپہر رفعت
سب سے بلند و بالا ٭ ہمسر اوسکا دیکہا نہ سنا ٭ فر رسالت اوس سے پیدا ٭ اور افسر شفاعت
اوسپر زیبا ٭ سرفرازان عالم اوسکی سرکار مین فرق ارادت زمین انکسار پر رگڑتے ہین ٭ اور
سرشاران بادۂ نخوت اپنی سرکشی اور خودسری سے توبہ کرتے ہین ؎ تاج خورشید ہمیشہ ہے
اوسی سے پرنور ٭ سر تسلیم جہکے رہتے ہین سر اوسکے حضور ٭ یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ
وآلہ ٭ جبین نور آگین لوح سیمین یا مشرق خورشید ہے اور لوح سیمین جبین بیاض
بیت ابرو یا مطلع ہلال عید ٭ ماہ سیمین عذار اوسکی صفائی کا بندہ ٭ اور زر مغربی آفتاب اوسکی
رنگینی سے شرمندہ ٭ یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ وآلہ ٭ ابروی دلنشین لوح جبین
کی قرین ٭ مطلع نجم سعادت ٭ موج بحر لطافت ٭ مد تشدید صباحت ٭ حرم حریم ملاحت ٭ بیت
حمد کبریا ٭ جوہر آئینۂ صفا ٭ سفینۂ نجات نوح ٭ کلید ابواب فتوح ٭ فلک پرخم اوس محراب کعبہ
کے گرد طواف کنان ٭ اور ہلال عید اوس طاق حرم پر جان و دل سے قربان ٭ دل زار ٭ اوس گوشۂ
عافیت مین چلہ نشین ٭ اور کماندار فلک اوسکے حضور سر بزمین ٭ تیر قضا اوسکے اشارہ
پر چلتا ہے ٭ اور سینۂ ماہ دو ہفتہ اوسکے تیر محبت سے خستہ ٭ تودۂ خاک سے قاب قوسین
تک اوسکی شہرت ہے ٭ اور گاؤ زمین سے اسد فلک تک نشانۂ تیر محبت ؎ ہر سینہ مین نہا عکس

پہ نور اوسکا ٭ زیب طاق حرم کعبہ ہی پرتو اوسکا ٭ یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ و آلہ ٭
مژگان دلستان اعراب قرآن ہین ٭ یا رگ جان مشتاقان ٭ جوہر آئینۂ عارض تابان شعاع
خورشید ردمی درخشان ٭ صحرائے عرب اوس مشک فام کی خوشبو سے رشک تاتار ٭ اور گریبان
صحرا اوس تار شعاعی کے سودا سے محبت مین تار تار ٭ کمان دار چرخ اوسکے تیر محبت کا گھایل ٭
اور نیزہ باز فلک اوسکے پیکان عشق سے بسمل ٭ یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ و آلہ ٭
چشم نرگسین اور دیدۂ سرمگین ٭ گنجینۂ نگاہ حق بین ٭ آئینۂ تجلی رب العالمین ٭ نرگس گلزار جمال
مرآت حسن لایزال ٭ بینندۂ جمال کبریا ٭ ناظرۂ دیوان اصطفا ٭ مخزن انوار و اسرار ٭ منظور نظر
اولی الابصار ٭ قرۃ العین حور عین ٭ چشم و چراغ اہل دین ٭ نور عیون اہل نظر ٭ روشنی چشم
ابو البشر ٭ چشم بد دور عجب آنکھ ہے ماشاء اللہ کہ چشم فلک کو اپنی گردش لیل و نہار نظیر اوسکا
نظر نہ آیا ٭ اور آہوئے حرم نے چین و ختن تک ڈھونڈا کہین مثل اوسکا نہ پایا ٭ بادام سے اوسے
تشبیہ دینا سراسر بے مغزی ٭ اور آہوی ختن کی آنکھ سے مشابہ کہنا عین خطا و نادانی ٭ آہوان
چین اگر اوس دیدۂ نرگسین کے سامنے آئین چوکڑی بھول جائین ٭ اور غزالان ختن اگر وہ چشم سرمگین دیکھ پائین
محو ہو کر اشک حسرت آنکھون سے بہائین ٭ ابر گہر بار اوسکی سیہ چشمی کا کاسہ لیس ٭ اور کمان دار فلک
اوسکی تیر نظر پہ قربان ہونے کو لیس ٭ گنہگاران امت کو اوس سے چشم شفاعت ٭ اور تہیدستان سیتان
عالم کو چشمداشت عنایت سے چراغ کہ تا او نیفروخت نور ٭ ز چشم جہان روشنی بود دور ٭
سواد فلک گشت گلشن بدو ٭ شدہ روشنا چشم روشن بدو ٭ آئینہ مازاغ اوس چشم حق بین
کا سرمۂ بصر ہے ٭ اور کریمۂ باطنی اوس دیدۂ سرمگین کا کحل الجواہر ٭ ناک کوچۂ خلد دنیا مین دکہاتی
ہے ٭ اور کہکشان فلک کو راہ بتاتی ہے ٭ یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ و آلہ ٭ شعرا
کا زلف عنبر کی تعریف مین قافیہ تنگ ہے ٭ اور شبدیز فکر کا اوسکے میدان مدحت مین
پائے خرام لنگ ٭ نہ اوسے افعی پیچان کہہ سکین ٭ نہ شب ہجران سے تشبیہ دے سکین ٭ کہ یہان
ادب سے سر مو تجاوز خلاف ایمان ہے ٭ اور بال بھر بے باکی سراسر استہزا اور وبال جان ٭ بلکہ
تشبیہ اون بالون کی شب قدر سے بھی بیجا ہے اور تمثیل اون زلفون کی لیلۃ البرات سے سہو
خطا ٭ سنبل تر دلبیدہ ہو کر اوس طرۂ شائستہ سے کیا مناسبت ٭ اور مشک ختن کو اوس گیسوئے

ختن میں ہے کیا مشابہت ٭ کہ مشک خون طبیات ہے ٭ اور وہ نام اسم ذات سایہ اوس
زلف سیہ فام کا سینہ ماہ مین نمایان ہے ٭ اور دماغ عشاق خیال نکہت سے عنبر سنبل و ریحان
سے دماغ از تار موئے او تتارست ٭ نگہ را ابلغ روئی او بہارست ٭ شہباز فکر اس جگہ دام
حیرت مین گرفتار ہے کہ ماہتاب سنبلہ مین جا سکتا ہے ٭ اور ابر آفتاب پہ آسکتا ہے ٭ مگر ظاہر
ماجرا ہے ٭ کہ رات دن یکجا ہے واللیل اذا یغشی والنہار اذا تجلی سے کیا زلف کا قرینہ ہے
روئے حجاب سے ٭ دلبر نیر دامن شب قدر آفتاب سے ٭ یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلو علیہ
وآلہ ٭ رخ تجلی روشن زلف سیاہ مین نمایان ہے ٭ یا نور بصر مردمک چشم سے درخشان ٭
ماہ دو ہفتہ پر نور عارض سے تابان ٭ شمس بازغہ اوسکے مدرسہ تنویر مین شمسیہ خوان ٭ لعل
بدخشان کا اوسکی رنگینی سے دم فنا ٭ اور گلستان ارم کا صرف خجالت سے رنگ ہوا ٭ اوس
عارض پر نور کے عشق مین رنگ رخسار سحر فق ہے ٭ اور سینہ ماہ دشق ٭ مرآت خیال کو
سکتا ٭ چراغ صبح سسکتا ٭ سطح گلزار سرد ٭ رنگ شفق زرد ٭ دل شبنم افسردہ ٭ روئے
گل نیم مردہ ٭ دریا گریان ٭ مرجان بے جان ٭ آئینہ حیران ٭ خورشید سرگردان ٭ شمع چراغ
سحر ٭ عقیق خون در جگر ٭ لالہ خونین کفن ٭ قمری طوق غم بگردن ٭ یاقوت بیدم ٭ لعل
زیر بار غم ٭ ید بیضا دست بر دل ٭ تدرو نیم بسمل ٭ بلبل کو اوس گلستان خوبی کی یاد مین
سبق بوستان فراموش ٭ اور مرغ چمن اوس گل رنگین کے شوق مین روز و شب نالان
و مدہوش ٭ آئینہ حلب پر اگر وہ مہر عکس افگن ہو سوز محبت سے گلجائے ٭ اور ورق
گل پہ اگر وصف عارض رنگین زیب رقم ہو پیرہن مین پہولا نہ سمائے ٭ یا ایہا المشتاقون بنور
جمالہ صلو علیہ وآلہ ٭ ریش مطہر گرد رخسارہ انور ٭ ہالہ قمر یا جدول قرآن ہے ٭ اور خط مبارک
مصحف عارض پر نہ ہیہ لوح محفوظ یا حاشیہ صحیفہ ایمان ٭ خط شفاعت اوسے کہنا بجا ٭
اور فرمان بخشش امت سمجھنا روا ٭ اونیس بال سپید اوسمین نمایان ہین ٭ یا شعاع خورشید
تاریکی شب مین تابان ٭ یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلو علیہ وآلہ ٭ نگاہ ماہ دو ہفتہ تابش
دندان پر کام نہین کرتی ٭ اور نظر مہر تابندہ کی اون کی چمک دمک پر نہین ٹھہرتی ٭ ماہتاب
اونکے خیال مین رات بہر تارے گنتا ہے ٭ اور آفتاب سودائے محبت مین تمام دن تنکے چنتا ہے

نہ اونہین دانہ انار سے تشبیہ دے سکین ٭ اور نہ تسبیح ثریا اور عقد پروین کہہ سکین بلکہ سے
دندان رشک دُر ہین دہن رشک درج ہے ٭ بتیس آفتاب ہین اور ایک برج ہے ٭

یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ وآلہ ٭ دہن رشک چمن اسرار الٰہی کا خزینہ ٭ مروارید دندان کا گنجینہ ٭ پھول اوس گل رعنا کی مشابہت سے شگفتہ دل ٭ اور غنچہ اپنی نارسائی سے دلتنگ اور منفعل ٭ کہ ہزار رنگ لاتا ہے ٭ مگر مزاج دہن اوسے منہہ نہین لگاتا ٭ تنگی دہان زمان ناقصات العقل والدین کی صفت ہے ٭ اور مناسب حال مردان میدان فراخی و وسعت ٭ نور دہن رشک عدن تحت الثریٰ سے ثریا تک منور ٭ اور آوازہ اوس شگاف قلم صنع کا تحریر و تقریر سے باہر ٭ جوہری فلک اوس کان جواہر کے شوق مین مغموم ٭ اور دہن خوبرویان اوسکے مقابل کالمعدوم ٭ بلبل خوش نوا نثار طرز تکلم ٭ اور گل رنگین اوقتیل جلوۂ تبسم ٭ یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ وآلہ ٭ زبان چشمۂ حیوان کی موج روح افزا ہے ٭ یا دائرہ دو ہلال لب مین ایک خورشید جلوہ نما ٭ یوسف مصری اوسکی مدحت سے شیرین دہان ٭ اور طوطی سدرہ اوسکی نعت مین شکرفشان سے حلاوت چاشنی گیر از زبانش ٭ بشیرینی مؤلف از بیانش ٭

یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ وآلہ ٭ لب نوش آگین غیرت انگبین ٭ اور لعل نوشین رشک قند شیرین ٭ ورق ورد احمر ٭ آب روی گوہر ٭ جان لعل و مرجان ٭ آبروے گلزار رضوان ٭ لطافت موج طراوت ٭ طراوت جویبار لطافت ٭ نام خدا ہر بات اوسکی آب خضر سے جانفزا تر ٭ اور ہر کلمہ اوسکا معجزۂ مسیح سے افضل و بہتر ٭ آب شیرین فرات اوسکی حسن و صفائی کے آگے پانی بھرتا ہے ٭ اور شکر بیون کا اوسکے سامنے اپنی گفتار شیرین سے دل گھلتا سے کوثر کا اشتیاق مین اوسکے یہ حال ہے ٭ گویا وہ تشنہ لب ہے یہ آب زلال ہے ٭

یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ وآلہ ٭ گوش حق نیوش ٭ قطب فلک سے ہمدوش ٭ اور ذر یتیم اوس کان صباحت کا حلقہ بگوش سے اس کان کی ثنا نہین ممکن زبان سے ٭ دیکھا نہ آنکھ سے نہ سنا ہمنے کان سے ٭ یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ وآلہ ٭ بینی الف ابجد ازل ہے ٭ یا نخل طوبیٰ کا پھل ٭ جوہر آئینہ رو ٭ تیر کمان ابرو ٭ نخل باردار جنت ٭ موج بحر رحمت ٭ شاخ نہال مہربانی ٭ نصف مصحف کی نشانی ٭ یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ وآلہ

گردون البوند خوارہ نور ہے + یا سراحی بلور + نشانہ ایک ایک شان وشوکت مین یگانہ +
زور وقوت مین یکتاے روزگار + لشکر کشی کو سردست تیار + جس سے ناشہ بلا لے +
سلطنت دارین عنایت فرماے + ھ مجھلے یہ گوہر کہ بارندہ میغ + بیکدست گوہر دگر دست
تیغ + بہ گوہر جہان را ببار استہ + بہ تیغ از جہان داد و دین خواستہ + ہاتہ موج دریاے
کرم ہے + اور دستگیر عاصیان امم + الف الطاف واکرام شاخ نہال انعام + مفتاح
باب رحمت + کلید ابواب جنت + پنجہ اوس گلدستۂ فردوس کا ہمو اخواہ + اور دست
اندیشہ اوسکے دامن تناسے کوتاہ + پنجہ خورشید رات دن پھرتا ہے مگر پنجہ مبارک کا ہمسر
شش جہت اور ہفت کشور مین ہاتہ نہین آتا + اور سوسن وہ زبان ہر چند شش و پنج
کرتا ہے لیکن دونون عالم مین ایک شے کو بھی اوس مربع نشین چار بالش یکتائی کی تشبیہ
کے قابل نہین پاتا + مہ نو ناخن کی صفائی سے شرمسار + اور ناخن تدبیر اوسکی عقدہ کشائی
پر نثار + یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلو اللہ علیہ وآلہ + سینہ مہر گنجینہ + حسن وصفا کا خزینہ +
لوح محفوظ ہے یا مرآت تجلی + صورت علم لدنی کا آئینہ یا سیم فردوس کی تختی + خط سیاہ
اوس سینہ صاف پر کھینچا ہے + یا دست قدرت نے دست آویز محبت ورق آفتاب پر لکھا
ہے + شکم مبارک تختہ سیمین ہے + یا لوح صندلین + الماس کا پرچہ + یا چاند کا ٹکرا +
آئینہ مصفا اوسکی صفا سے حیران ہے + کہ پشت مبارک اوس شکم صاف سے صاف عیان ہے
ھ ہے سوا بدر سے شان شکم صاف اوسکے + چشم اختر بھی جھپک جاے وہ ہے ناف
اوسکی + ناف جناب دریاے لطافت کا گرداب + یا بحر صفا کا گوہر خوشاب + کاخ تجلی کا روزن
مہرستہ + یا حسن وصفا کی چشم نیم وا + ھ ناف پاک شاسا اک جام نور سے + جبین
زلال چشمۂ آب بلور ہے + یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلو اللہ علیہ وآلہ + طبع نازک اگر پاے کمر بھی
بکر حیثیت باندہے اور بال کی کہال نکالے عقدہ کمر مبارک نہ کہول سکے + اوس سر پا اقبال
کو بال کہتا ویال + اور اوس باعث ایجاد کو عنقا سمجھنا محال + بلکہ شمیر از مجموعہ ہستی
کہنا بجا ہے + اور رشتۂ حیات شیدائیان لکھنا زیبا + یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلو اللہ علیہ وآلہ
مہر نبوت پشت مقدس پر مختوم ہے + اور نام خدا اوسمین مرقوم ھ نئے انداز کی یہ مہر بنوائی

عالمگیر ؛ ایک سکہ مین کہ نام شہنشاہ و وزیر ؛ شاخ نسرین ساق سیمین پر فدا ؛ اور گل کا
اوسکی رنگینی دیکھکر دم ہوا ؛ شمع اگر اوس مہر طلعت کو دیکھ لے روشنی اوسکی کافور ہوجاے ؛
اور سکندر اگر اوس مرآت تجلی کا وصف سن لے آئینہ اپنا طاق دل سے گرا دے ؛ سروران عالم
قدم مبارک آنکھون سے لگاتے ہین ؛ اور ارباب بصیرت خاک پاسے کحل الجواہر بناتے ہین ؛
بنای دین اوسکی ثبات سے قائم و استوار ؛ اور طاوس طناز با خرام نازمین اوس کا ؛ حسن رفتار
زمانہ سے جدا اوسکا ہے ؛ چرخ پامال نشان کف پا اوسکا ہے ؛ پشت قدم رخسارہ حور سے صاف ؛
اور کف پا لوح بلورست شفاف ؛ نکہت جسم مشکبو سے مشام جان معنبر ؛ اور دماغ قدسیان
معطر ؛ اور شمیم گیسوی عنبرین سے صحن کعبہ رشک چمن ؛ اور کوچہ ہای مدینہ غیرت گلشن ؛
رنگ صفا آئین اوس تن سیمین کا نور دیدہ صفائی ؛ اور آئینہ جمال کبریائی ؛ رنگ روی خورشید
روبرو اسکے زرد ؛ اور گرم بازاری آفتاب جنت اوسکے سرد ؛ یا قامت مین سینہ گلشن سے
آہ سرد بلند ؛ اور سرو آزاد زنجیر محبت مین پابند ؛ شمشاد کی کیا بنیاد جو اوسکے سامنے سر اوٹہاے ؛
اور نخل طوبی مین کیا شاخ جو اوس نونہال خوبی سے ہمسری کا دعوی کرے ؛ ہزار داستان چمن ؛
اگر اوس قامت موزون کا وصف سن پائے ؛ ہزار شاخین مصرعہ شمشاد مین نکالے ؛
اور قمری مسجع سخن اگر اوس غیرت طوبی کو دیکھے الف سرو کو صفحہ خاطر سے مٹائے ؛
وہ قامت زیبا اور قد رعنا نخل میوہ بہار ہے ؛ یا نہال خورشید بار ؛ رونق نونہالان چمن ؛ رایت
اقبال گلشن ؛ نونہال باغ ارم ؛ الف اسم اعظم ؛ اس اک الف سے ارض بہی ہے
اور سما بہی ہے ؛ دنیا کی ابتدا بہی ہے اور انتہا بہی ہے ؛ یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلی اللہ علیہ و آلہ
سایہ بلند پایہ اوس قد زیبا کا عنقا قاف نایابی ہے یا سرمہ چشم عدم ؛ اور ظل
ہمایون اوس سایہ خدا کا عین نور یا نور عین نیر اعظم ؛ ماہ منور کے قریب اندہیرا
کسی نے دیکھا ہے ؛ اور مہر انور کے پاس سایہ کب آسکتا ہے
فتادہ سایہ زان خورشید رخ دور ؛ کہ با ہم راست نا ید ظلمت و نور ؛ اگر جسم نورانی کے
لیے سایہ فرض کیا جائے ؛ تو نور کے سوا کیا نظر آسکے ؛ اگر وہ سایہ دیدہ اہل بصیرت
مین نہ سماتا تو معرفت اونہین نظر آتا ؛ اور جو وہ ظل ہمایون آئینہ مہ مین منعکس ہوتا آسمان

اور نہین آنکھ کا تار انہ بنا تا ✤ مقام اوس قامت سراپا عظمت کا اس سے برتر اور اعلی ہے
کہ ہمسر اوسکا پایا جائے ✤ اور مرتبہ اوس جسم مبارک کا اس سے بہت بالا ہے کہ پیرو اوسکا چاکر
افتادہ نظر آئے ✤ یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ و الہ ✤ اللہم صل علی محمد نور الہدے
و بدر الدجی وسلم تسلیما پانچوان باب آپکے حسن باطنی کے بیان مین واضح ہو یہ بیان
نہایت نہین رکہتا ہے وانی لا استطیع کنہ صفاتہ ✤ ولو ان اعضائی جمیعا تکلم ✤ کسی نے ام المومنین
محبوبہ سید المرسلین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے التماس کیا حضرت کے اخلاق سے مجھے خبر
دیجیے فرمایا تو دنیا کی سب چیزین گن دے عرض کیا دنیا کی سب چیزین کون شمار کر سکتا ہے
فرمایا حق تعالے متاع دنیا کو قلیل اور خلق محمدی کو عظیم فرماتا ہے جبکہ متاع دنیا شمار مین نہین
آسکتی تو آپکے خلق عظیم کا بیان کس سے ہو سکتا ہے سچ فرمایا مسلمانون کی مان نے خدا اونکو جزائے
خیر دے اور اعلی علیین مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت سے مشرف کرے
جبکہ پروردگار آپکی خلق کو بڑا فرمائے تو بشر کی کیا مجال کہ اوسکا بیان کر سکے ✤ وصف خلق
کسیکہ قرآن ست ✤ خلق را وصف او چہ امکان ست ✤ آپ فرماتے ہین مجھے اللہ تعالے نے
واسطے اتمام مکارم اخلاق و محاسن افعال کے بھیجا ہے اور براء بن عازب رض کہتے ہین آپ تمام
عالم سے زیادہ خوبصورت اور خوش سیرت تھے بعض صحابہ سے منقول ہے مین نے کوئی شخص
حضرت سے زیادہ تبسم کرنیوالا نہین خوش مزاج نہ دیکھا الغرض زہد و ورع و عفت و حیا اور خوف و رجا اور رحم و کرم
اور شجاعت و سخاوت اور صبر و شکر اور تسلیم و رضا اور تواضع و تقوی اور خورش و پوشش اور کلام و روش و نشست و برخاست
اور تمام امور معاش و معاد و سیاست و تدبیر منزل اور سب قول و فعل اوس جناب کے ایسی خوبی
کے ساتھ تھے کہ آج تک نظیر اونکا پیدا نہوا عدالت کہ رعایت اوسکی تمام اخلاق مین ضرور ہے آپکی
عادات و اخلاق مین اسدرجہ مرعی تھی کہ مافوق اوس سے متصور نہین بالفرض اور معجزات ظہور مین
نہ آتے تو آپکے سچے ہونے پر گواہی آپکی صورت و سیرت کی کہ دو گواہ عادل ہین کفایت کرتی
ہزارون منکر صورت مبارک دیکہکر کہتے لیس ہذا وجہ الکذاب مین یہ منہ جہوٹون کا سا نہین اور بہت
مخالف آپکے اخلاق و عادات دیکہکر ایمان لائے صاحب مواہب نقل کرتے ہین کہ آپنے حنین کے دن
اسقدر اونٹ اور بکریان دین کہ صفوان بن امیہ نے باوجود اوس دشمنی اور عداوت کے کہا

میں گواہی دیتا ہوں ایسی بخشش پیغمبر کے سوا کوئی نہیں کر سکتا اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان
محمداً رسول اللہ اور عکرمہ بن ابی جہل آپکے کمال عفو پر نظر کرکے ایمان لائے علامہ مجد الدین
صراط المستقیم میں لکھتے ہیں ایک یہودی کا آپ پر کچھ قرض آتا تھا اوسنے تقاضا کیا فرمایا صبر کر
ابھی وعدے کا دن نہیں آیا اوسنے کہا اے اولاد عبد المطلب وعدہ خلافی تمہارا پیشہ ہو گیا صحابہ نے یہ
بے ادبی دیکھکر برہم اور اوسکے قتل پر آمادہ ہوئے آپنے انکو روکا اور فرمایا حلم کرنا چاہیے
یہودی نے کہا اے خدا کے سچے رسول میں پیغمبری کی سب نشانیاں آپ میں پاتا تھا صرف یہی
بات باقی تھی کہ پیغمبر سے جسقدر جہل اور بے ادبی کے ساتھ پیش آتے ہیں وہ اوسکے مقابلے میں
عفو اور حلم کرتا ہے سو اس بات کی آزمائش کے لیے یہ بے ادبی مجھسے واقع ہوئی اور یہ صفت
بھی آپ میں پائی اب مجھے آپکی پیغمبری میں کچھ شک نہ رہا اور میں ایمان لایا جب عبد اللہ بن ابی
کہ منافقوں کا سردار اور بڑا دشمن سید ابرار کا تھا واصل جہنم ہوا آپنے بدرخواست اوسکے بیٹے
کے کہ مسلمان کامل تھے اپنا قمیص مبارک کفن کے واسطے عنایت فرمایا اور جنازے کی نماز پڑھی یہ
حال دیکھکر ہزار آدمی ابن ابی کی قوم سے مسلمان ہوئے الغرض جو شخص تعصب چھوڑکر آپکے حالات
واخلاق وعادات میں بنظر انصاف فکر کرے بے تامل ایمان لائے کہ وہ جناب ایسے لوگوں میں
کہ بکریاں چرانے کے سوا کچھ نہ جانتے اور عقلائے زمانہ اونہیں وحشی سمجھتے پیدا ہوئے اور اونہیں
میں پرورش پائی نہ کبھی طلب علم کے لیے باہر گئے اور نہ کسی دانشمند کی صحبت بیٹھے نہ پڑھا نہ لکھا
نہ کسی نے آپکی تادیب وتہذیب میں سعی کی بلکہ لڑکپن ہی میں یتیم اور بیکس ہو گئے باینہمہ ایک
کتاب عجیب وغریب فصاحت وبلاغت ومتانت میں عدیم المثل اور بے نظیر جملہ علوم وحکمت
کو متضمن اور تمام مصالح معاش ومعاد کو مشتمل کہ فصحائے عالم اور دانایان زمانہ بر تقدیر اجتماع
واتفاق اوسکے ایک چھوٹی سورت کے معارضے سے عاجز ومجبور رہے خلق پر پیش کرکے
علی الاعلان دعوے کیا لئن اجتمعت الجن والانس علی ان یاتوا بمثل ہذا القرآن لا یاتون
بمثلہ ولو کان بعضہم لبعض ظہیرا یعنے اگر سب جن وانسان ملکر مثل اس قرآن کا لانا چاہیں نہ لا سکیں
اگرچہ بعض اونکا بعض کی مدد کرے سوا اسکے انواع علوم کہ ایک شمہ اونکا کتب متداولہ میں
مذکور ہے آپکی زبان فیض ترجمان سے صادر ہوئے اور مصالح خلق میں وہ قواعد اور ضوابطہ

مقرر فرماوے کہ مخالفین بہی اونکی خوبی سے انکار نہین کر سکتے ظاہر شرع کی تفصیل سے تمام عقلا اور فقہا
عاجز ہین دقائق و اسرار احادیث کون بیان کر سکتا ہے اگر اسکا تسلیم یا اسکے مانند کسی چہوٹی سی
حدیث کی تفصیل کیجاوے ایک دفتر لکہنا پڑے ہر ذی عقل جانتا ہے یہ کمالات کسب سے
حاصل نہین ہوسکتی اور اتصاف ساتہ ایسی اخلاق و عادات کے بدون تعلیم الہی اور تادیب غیبی محالات
سے ہے آپ فرماتے ہین ادبنی ربی فاحسن تادیبی ذکر کین سے وہ جناب ایسی عادات و اخلاق
کے ساتہ مہذب تہے کہ کوئی شخص ہزارون برس کی ریاضت و مشقت کے بعد ایک شمہ اونکا
حاصل نہین کر سکتا حلیمہ کہتی ہین آپ بچپن مین بہی سب بری خصلتون سے کہ بچون مین ہوتی ہین مجتنب رہتے
اور جو چیز ہاتہ مین لیتے بسم اللہ کہکر سیدہے ہاتہ مین لیتے اگر لڑکے کہیلنے کو بلاتے فرماتے مجہے کہیلنے کو نہی
نہین پیدا کیا ہے ایک روز حلیمہ نے جہرہ یمانی کا ہار دفع نظر کیواسطے گلے مین ڈالا آپنے اوتار کر پہینکدیا
اور فرمایا میرا حافظ و نگہبان میرے ساتہ ہے اور ہمیشہ شرک کی رسمون اور کفر کی مجلسون سے
احتراز فرماتے اور کفار احیانا کسی ایسی تقریب مین بلاتے تشریف نہ لیجاتے بلکہ خلق کی
صحبت و مخالطت سے نفرت رکہتے خلوت و تنہائی پسند فرماتے غار حرا مین جاکر عبادت کرتے
یہان تک کہ منصب رسالت پر سرفراز ہوئے پہر تو نور نبوت سے آپکے اخلاق و عادات کو
اور بہی رونق ہوتی اور ہدایت ازلی کہ روز ولادت سے درپردہ مربی تہی ظاہر و برملا تربیت فرمانے لگی
یہانتک کہ سب خوبیون مین اوس جناب کو کمال حاصل ہوا اور کوئی دقیقہ تہذیب و تکمیل کا
باقی نرہا اور یہ کمال عنایت پروردگار کی اس امت پر ہے فبما رحمة من اللہ لنت لہم ولو کنت
فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک امت کو لازم ہے سب اخلاق و عادات مین اپنی پیغمبر کی
پیروی کرین اور اتباع سنت ملحوظ رکہین تا سعادت ابدیہ اور دولت سرمدیہ حاصل ہو
اور یہ ایک فوز عظیم ہے خدا کریم اپنے فضل عمیم سے اس فقیر اور سب مسلمانون کو توفیق
عنایت فرمائے پوشیدہ نرہے کہ وہ جناب کسی وقت اور کسی حالت مین خدا کی
یاد سے غافل نہوتے اسلیئے کہ امر و نہی بیان احکام شرع اور وعدہ وعید اور
ترغیب و ترہیب اور دعا و سوال کہانا پینا اوٹہنا بیٹہنا سونا جاگنا چلنا پہرنا
اور تمام افعال و اقوال اوس جناب کے صرف خدا ہی کیواسطے تہے اور باوجود اسکے

اگر بظاہر ان امور مین مشغول ہوتے باطن آپکا ہر وقت خدا کیطرف متوجہ رہتا اور کوئی کام آپکو
ذکر الٰہی سے مانع نہوتا دلنعم ماقیل سے اوہر مخلوق کا شامل اودہر اللہ سے واصل ٭ خواص اوس
برزخ کبری مین تہا حرف بشد دکا ٭ عایشہ صدیقہ رضی فرماتی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی
کو ہر وقت یاد کرتے یہان تک کہ عالم خواب مین بہی دل مبارک انتظار وحی مین بیدار رہتا
یہی وجہ ہے کہ آپکا وضو سونے سے نجاتا اور جو خواب دیکہتے سپیدہ صبح کی طرح ظاہر ہوتے
اور انواع عبادات بجالاتے مگر نماز کو تمام عبادات سے عزیز سمجہتے اور فرماتے میری آنکہہ کی ٹہنڈک
نماز مین ہے بعض اوقات پای مبارک نماز کی کثرت سے سوج جاتے علی الخصوص نماز تہجد
سفر وحضر مین ترک نکرتے اور باآنکہ امت پر فرض نہین نہایت تحریص اور ترغیب
فرماتے اور نماز مین ایسی آواز سینہ مبارک سے محسوس ہوتی جیسے دیگ جوش مارتی ہے
اور اس عبادت کو نہایت خشوع اور خضوع کے ساتہ ادا کرتے جو خوشی اور راحت آپکو
نماز مین حاصل ہوتی کسیوقت اور کسی عبادت مین نہ ملتی جب آتش شوق سینہ پر سکینہ پر
پہڑکتی فرماتی ارحنا یا بلال بالصلوٰۃ یعنی ای بلال اذان کہہ وضو کے لیے پانی لا کہ باطن کو
تسکین اور دل کو راحت ہو آپ فرماتے ہین حبب الی الطیب والنساء وجعلت قرۃ عینی
فی الصلوٰۃ مجہی خوشبو اور عورتین محبوب ہین اور ٹہنڈک میری آنکہونکی نماز مین کی گئی
العزیز نماز بارگاہ بی نیاز او رمقام مناجات دراز ہے بکر بن عبد اللہ کہتی ہین ای فرزند آدم جب تو
دستیدان خدا کی حضور جا اور بی ترجمان اوس سے کلام کیا چاہے تو اچہی طرح وضو کرکے
محراب مین داخل ہو اگر مصلی جانی کسکی حضور بلایا جاتا ہون دنیا ومتاع دنیا ایک نماز کے
شکرانہ مین تصدق کرے منادیان حضرت اعلی ہر روز پانچ بار تجہے اوسکی حضور بلاتے ہین
حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح اور تو ایک بار بہی نہین جاتا قیامت کو اگر دریا خون کا آنکہون سے
بہاے گا ایک رکوع اور سجدہ کی اجازت نہ ملیگی ذہبت الدنیا وبقیت الاعمال فی اعناقہم اج بدیہ
کام کی تیری اختیار مین ہے جسوقت اذان کی آواز کان مین پہونچے سب کام چہوڑ اور بیتابانہ
مسجد کیطرف دوڑ سلف جب بانگ سنتے سب کام چہوڑ دیتے یہان تک کہ اگر لوہار نے
ہتوڑا اوٹہایا ہوتا نہ مارتا پر نہ مارتا اور کہانا کہانے والے نی اگر لقمہ ہانڈی مین ڈالی ہوتی

نہ نکالتا اور بعد فراغ نماز کے نماز آیندہ کے تہیہ مین مشغول ہوتے وضو کے لیے پانی بھر رکھتے
اگر احیاناً متاع دنیا کا نماز مین خیال آجاتا وہ مال اس خیال کے کفارہ مین خیرات کرتے سلیمان
علیہ السلام سے نماز عصر گھوڑون کی سیر مین قضا ہوئی سب گھوڑے قتل کرڈالے قیامت کو
پہلے حساب نماز کا ہوگا اگر اوسمین پورا اوترا فبہا ورنہ کسی نیکی پر نظر نہوگی کہ جسطرح بی راس
مال نفع نہین ملتا بدون ادائے نماز کوئی عبادت قبول نہین ہوتی صحیح حدیث مین آیا ہے من ترک صلوٰۃ العصر
فقد حبط عملہ جو نماز عصر ترک کرے اوسکے عمل اکارت ہون اسیواسطے بزرگان دین اس عبادت
پر نہایت اہتمام رکھتے سرورق اسقدر نماز پڑہتے تہے کہ پاؤن سوج جاتے شیخ فریدالدین
گنجشکر حالت نزع مین ایک نماز تین بار پڑہتے اور جب غش سے افاقہ ہوتا کہتے نماز نہین پڑہی
پھر پڑہتے اور سلطان المشائخ انتقال کے وقت بار بار نماز پڑہتے لوگ کہتے آپنے نماز پڑہ لی
فرماتے اور پڑہون گا سعید بن مسیب اور حسن بصری رح کی اگر نماز قضا ہوجاتی برا واویلا انا للہ
وانا الیہ راجعون کہتے اور لوگ برسم تعزیت اونکے پاس جاتے زندگی اگلون کی نماز پرستی اور
زندگی ہماری لہو ولعب پرست ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا امام غزالی مرفوعاً روایت
کرتے ہین خدا کے نزدیک بعد توحید کے کوئی فریضہ نماز سے بہتر اور دوست زیادہ نہین ورنہ
فرشتون کو اوسمین مشغول کرتا وہ سب نماز مین مشغول ہین بعض رکوع مین اور بعض سجود مین
اور بعض قیام مین اور بعض قعود مین فرق اسقدر ہے فرشتے ایک ایک رکن ادا کرتے ہین
بعد اپنے مرتبے سے تجاوز نہین کرسکتے وما منا الا لہ مقام معلوم بخلاف انسان کے کہ نماز اوسکی
ہیئت مجموعی رکہتی ہے اور ترقی درجات کا سبب ہوتی ہے حدیث مین آیا ہے جو شخص اچھی طرح
وضو کرکے بارادہ نماز گھر سے نکلے وہ نماز مین ہی جب تک نماز کا ارادہ رکھتا ہے ہر قدم پہ
ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور دوسرے قدم پر ایک گناہ معاف ہوتا ہے الغرض نماز افضل عبادات
ہے کسی نے حضرت سے عرض کیا کون سی عبادت افضل ہے فرمایا نماز وقت پر ادا کرنا لہذا جو
تاکید نماز کی شرع مین ہے کسی عبادت کی نہین حکم روزہ اور حج اور زکوٰۃ کا جبریل کی معرفت
آیا جب نماز فرض کرنا منظور ہوا حضرت عزت نے جناب رسالت کو اپنے حضور بلاکر حکم دیا کہ
بادشاہ احکام اپنے صوبون کو لکھ بھیجتا ہے اور جس حکم کا اہتمام زیادہ منظور ہوتا ہے حضور مین

بلاکر بالمواجہ حکم فرماتا ہے تیرا یہ رتبہ نہیں کہ براق تیرے گھر بھیجین اور اپنے حضور بلاکر بالمواجہ
حکم دین جو حکم صاحب معراج شب معراج لائے اوسکی تعمیل مین شب و روز مصروف رہ اول
بصورت بندون کے قدم نیاز پر کھڑا ہو آخر وہ ستون کی طرح مجلس مین بیٹھنیکی اجازت
ملے گی اگر حقیقت اس دولت کی تجھے حاصل ہوئی تو منہہ تیرا مقابل کعبہ کے رہے گا اور دل تیرا
مشاہدہ پروردگار اور لذت دیدار مین مستغرق ہوجائے گا اور نور تیرے نماز کا سراپردہ عرش
کے گرد جولانی کرے گا اور قدر تیری حضرت عزت مین اسقدر بڑہ جائیگی کہ فرشتے تجھپر غبطہ
کرینگے اور تیرے مقام کی آرزو تمنا اسی کو معراج روحانی کہتے ہین آے ما جہین و خاک ذلیل
اس سے زیادہ عنایت کیا ہوگی کہ ہر روز تجھے پانچ بار اپنے حضور بلاتے ہین اور دربار خاص مین
بیٹھنے کی اجازت دین سلطنت ہفت کشور اس دولت بے زوال کے آگے برگ کاہ سے حقیر تر
اور دنیا و مافیہا اس نعمت عظمٰی کے سامنے پر پشہ سے ناچیز زیادہ ہے آے نادان تجھسے زیادہ
احمق اور کم ہمت کون ہے۔ دنیاے فانی کے لیے ہزار طرح کی محنت و مشقت گوارا کرتا ہے
اور چار رکعت نماز سے کہ دونون جہان کی عزت و دولت ہے دل چوراتا ہے اور سیکڑون
حیلے اور بہانے بناتا ہے قیامت کے دن یہ حیلے بہانے کیا کام آئینگے اور اوسکے حضور یہ
جھوٹے عذر کب سنی جائینگے شریعت نے سب حیلے مٹا دیے اور عذر کا علاج بیان فرمادیا
در مختار وغیرہ کتابون مین لکھا ہے جو کھڑا ہوکر نماز نہ پڑہ سکے یا بقدر ستر عورت کپڑا نہو بیٹھکر
پڑہے مسئلہ جو شخص سجدے پر قادر نہین یا سجدہ کرنے سے خون زخم سے جاری ہوجاتا ہے
اوسکے حق مین سجدے کا اشارہ کفایت کرتا ہے اور قعود قیام سے اولی ہے مسئلہ فتاوی
ابو اللیث مین مذکور ہے جس عورت کے پیٹ سے آدہے بچے سے کم باہر نکلا ہے نفاس نہین
ترک نماز سے گنہگار ہوگی اپنے نیچے دیگ رکھے یا گڑہا کہودے اور اسطرح بیٹھکر نماز
پڑہ لی کہ بچے کو ایذا نہ پہونچے مسئلہ جسکے دونون ہاتھہ شل ہون اور کوئی وضو و تیمم کرنیوالا نہو اپنے منہہ اور بازو کو زمین کو ہواسے
رگڑکر نماز ادا کرے مسئلہ جسے بیٹھنے کی طاقت نہو لیٹ کر پڑہے اور چت لیٹنا کروٹ پر لیٹنے سے اولی ہے الغرض نہ نساکو
نفاس کے تاخیر نماز کی بچے کو کوئی عذر نہ چھوڑا ہے ابر حال انکا جو بے کسی عذر کے نماز ترک کرتے ہین اور خدا اور رسول سے صلا
نہین شرم قیامت کے دن ایک نماز کے بدلے تمام دنیا دینا چاہینگے قبول نہ کیجائے گی اور جو ہزار برس

دینگے نجات نملیگی جو غلام سرکش اپنے مولی کا فرمان نہ بجا لاوے اور ایسے بادشاہ قہار کے حکم پر شیطان اور نفس امارہ کی حکم کو ترجیح دے مستحق رحمت و نجات سے با مستوجب قہر و عذاب ابن ماجہ ابو درداسی روایت کرتے ہین کہ میری حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت کی کسیکو خدا کا شریک نہ ٹھہرا اگرچہ تیرے ہاتھ پاؤن کاٹ دالے جاوین اور تو جلایا جاوے اور ایک نماز فرض بھی ترک نکر کہ جو شخص عمدا نماز ترک کرے اوسکی قسم شخص خدا کی ذمہ نہین اور شراب مت پی کہ شراب سب برائیون کی کنجی ہے اور حدیث مین ہو جو شخص نماز قائم رکھے نماز اوسکی قیامت کے دن اوسکے لیے نور اور دلیل اور نجات ہوگی اور جو اوسکی محافظت نکرے نہ اوسکی لیے نور نہ دلیل نہ نجات اور وہ قیامت کے دن قارون اور فرعون اور ہامان اور ابی بن خلف کی ساتھ ہوگا فائدہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ بے نماز پیغمبرون اور خدا کا دشمن ہے اور حشر اوسکا دشمنان خدا کے ساتھ ہوگا اللہ تعالے فرماتا ہے فویل للمصلین الذین ہم عن صلوتہم ساہون اون نمازیون کے لیے خرابی ہے جو اپنی نماز سے بیخبر ہین نماز مین کسل اور سستی علامات نفاق سے شمار کیگئی اذا قاموا الی الصلوٰۃ قاموا کسالی کاہلون کا یہ حال ہے تارکون کا کیا حال ہوگا اور آیات تکذیب سے ٹھہری واذا قیل لہم ارکعوا لا یرکعون ویل یومئذ للمکذبین جب اونسے کہا جاوے رکوع کرو رکوع نہین کرتے خرابی ہے اوس دن جھٹلانے والونکے لیے دوسری جگہہ اس سے زیادہ تصریح ہے اقیموا الصلوٰۃ ولا تکونوا من المشرکین نماز قائم رکھو اور مشرکون سے مت ہو جاؤ جب حکم تحویل قبلہ صادر ہوا صحابہ نے سعد بن زرارہ نجاری اور براء بن معرور سلمی کے نماز کا جو اس حکم سے پہلے مر گئے تھے حال پوچھا جواب پایا کان اللہ لیضیع ایمانکم دیکھو خدا نے نماز کو ایمان فرمایا اور ارشاد ہوتا ہے فان تابوا واقاموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ فاخوانکم فی الدین یعنی اگر وہ توبہ کرین اور نماز قائم رکھین اور زکوٰۃ دین تو تمہارے دینی بھائی ہین امام غزالی احیاء العلوم مین روایت کرتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین اذا رأیتم الرجل یعتاد المسجد فاشہدوا لہ بالایمان جب کسیکو مسجد مین جانیکا عادی دیکھو اوسکے ایمان کی گواہی دو اور امام بخاری مرفوعا روایت کرتے ہین من صلی صلوتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذلک المسلم الذی لہ ذمۃ اللہ

فلا تخفروا اللہ فی ذمتہ جو ہماری سی نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کیطرف استقبال کرے اور ہمارا ذبیحہ
کھالے پس وہ شخص مسلمان ہے اوسکے لیے خدا اور اوسکے رسول کا عہد ہے تم اوسکی عہد میں بلا نہ کرو بالجملہ
نماز امارات ایمان اور ترک نماز علامات کفر و نفاق سے ہے لہذا ابتدا مین بھی امتحان دوست
دشمن کا سجدے سے ہوا اور آخر کو بھی اسی سے ہوگا مسلمان قیامت کے دن سجدہ کرینگے
اور کافر نہ کر سکینگے حضرت فرماتے ہین جب بندہ سجدہ کرتا ہے شیطان کہتا ہے اے خرابی
اوسے سجدے کا حکم ہوا بجالایا اور بہشت کا مستحق ہوا مجھے حکم ہوا مین نے انکار کیا اور دوزخی
ہوگیا الغرض ابلیس نے ایک سجدہ نہ کیا لعنت ابدی مین مبتلا ہوا جو ہزاروں سجدے ترک کرتا ہے
اوسکا کیا حال ہوگا جو شخص رکوع سجدہ اچھی طرح نہین کرتا خدا اوسکی طرف نظر رحمت نہین فرماتا
اوسکی نسبت وارد ہوا انک لو مت علی ذلک لمت علی غیر الفطرۃ ای غیر دین محمد ہم ڈرتے ہین
اگر تو اسی حال پر مرے گا دین محمد پر نہ مرے گا یعنے مرنے وقت تیرے ایمان جانے کا اندیشہ ہے
جو نماز نہین پڑھتا اوسکا ایمان کسطرح رہے گا حدیث مین آیا ہے لیس بین العبد وبین الکفر
الا ترک الصلوٰۃ دوسری حدیث اس مضمون سے وارد ہے من ترک صلوٰۃ متعمدا فقد کفر بیہقی
روایت کرتے ہین الصلوٰۃ عماد الدین اور بعض فقہا اسقدر اور بڑھاتے ہین من اقامہا اقام الدین
ومن ترکہا ہدم الدین ابو یعلی نے بسند حسن ابن عباس رض سے روایت کیا اسلام کے گوشے
اور دین کی بنیادین ہین کہ اسلام اون پر بنایا گیا جو اون مین سے ایک ترک کرے کافر ہے حلال الدم
گواہی اس بات کی کہ خدا کے سوا کوئی پرستش کے لائق نہین اور فرض نماز اور روزہ رمضان
اسی جگہ سے امام احمد بے نماز کو کافر کہتے ہین اور امیر المومنین عمر اور ابن مسعود اور ابن عباس
اور معاذ بن جبل اور جابر بن عبد اللہ اور ابو درداء اور اسحٰق بن راہویہ اور عبد اللہ
بن مبارک اور نخعی اور حکم بن عیینہ اور ایوب سختیانی اور ابو داود طیالسی اور زہیر بن حرب
وغیرہم کا بھی یہی مذہب ہے ترمذی اور حاکم نے بر شرط شیخین بسند صحیح ابو ہریرہ رض سے
روایت کی اصحاب رسول سوا ترک نماز کے کسی عمل کے ترک کو کفر نہ سمجھتے اور امام مالک و شافعی رح
اوسکے قتل کا حکم دیتے ہین اور بعض علماے مالکیہ و شافعیہ کہتے ہین اوسے غسل نہ دیا جاے
اور نماز جنازہ کی نہ پڑھی جائے اور قبر اوسکے ذلت کے واسطے زمین کے برابر رکھین کہ اوسنے

شیطان دنیا میں اپنا سا کیا چاہتا ہے اوسنے یہی کہا تھا کہ جب میں فرشتوں کا اوستاد ہو گیا
آدم خاکی کو سجدہ کرنے کی کیا حاجت ہے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے زیادہ قرب اور
معرفت کسے حاصل ہے باوجود اسکے اسی صورت کے ساتھ نماز پڑھتے تھے یہانتک کہ پائے مبارک پر
ورم آجاتا اور اسقدر روزے رکھتے کہ لوگوں کو گمان ہوتا اب افطار نہ کرینگے اور کبھی ملے
کر روزہ رکھتے یعنی دو دو تین تین دن افطار نہ کرتے مگر بسبب کمال شفقت کے امتکو اس
فعل سے منع فرماتے لست کمثلکم انی ابیت عند ربی یطعمنی ویسقینی میں تم جیسا نہیں رات کو اپنے
رب کے پاس ہوتا ہوں وہ مجھے کھلا دیتا ہے اور پلا دیتا ہے آپ روزے کی افطار میں تعجیل کی
تاکید فرماتے اور سحر کھانے میں تاخیر کرتے اور اوس وقت چھوارے کھانا پسند فرماتے اور افطار
کے باب میں وارد ہے روزہ دار تین چھواروں سے افطار کرے اگر تر ملیں خشک کھائے اور
جو خشک بھی نہ ملیں پانی سے کھولے فایدہ وجہ اسکی اطبائے قلوب پر تو بخوبی ظاہر کہ حکیم مطلق نے
مدینہ کے چھواروں کو تریاق سموم اور دافع جملہ امراض و سموم کیا حدیث سے ثابت عجوہ عالیہ
کہ ایک قسم خرمائے مدینہ کی ہے تمام بیماریوں سے شفا ہے اور ناشتا اوسکا تریاق کا فائدہ بخشتا
ہے لیکن فائدہ اوسکا اطبائے ابدان کے طور پر یہ ہے کہ وقت خلا کے شیرین چیز کھانا بدن کو فایدہ
زیادہ بخشتا ہے اور تمام قوے خصوصاً قوت باصرہ کو بہت فایدہ پہونچاتا ہے اور چونکہ
ملک حجاز میں سوا چھواروں کے اور شیرینی نہیں ہوتی اور طبیعت اوس ملک کے لوگوں کی اوسی سے
پرورش پاتی ہے تو استعمال اوسکا اونکے لیے زیادہ نافع اور مناسب ہے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال
اور افطار کے وقت پڑھتے اللھم لک صمت وعلی رزقک افطرت اور بعض روایات میں یہ کلمات
وارد ہیں الحمد للہ ذہب الظماء وابتلت العروق وثبت الاجر انشاء اللہ تعالیٰ اور کوئی مہینہ
روزے سے خالی نہ چھوڑتے مگر شعبان میں بہ نسبت اور مہینوں کے زیادہ روزے رکھتے اور فرماتے
یہ ایسا مہینہ ہے جسکے رتبے سے لوگ غافل ہیں رجب اور رمضان کے بیچ میں اوسمیں لوگوں کے
اعمال خدا کے حضور پیش ہوتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ میرے اعمال روزے کی حالت میں عرض
کیے جائیں اور شش عید کے روزوں کے لیے فرماتے جو شخص رمضان کے روزے رکھکر
عید الفطر کے بعد چھ روزے رکھتا ہے تمام برس کے روزوں کا ثواب پاتا ہے فائدہ وجہ

اسکی یہ ہے کہ بحکم من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا کی ہر نیکی کا ثواب لااقل دہ گونہ ملتا ہے اور
سال کے تین سو ساٹھ دن ہین اور چھتیس ۳۶ کو دس مین ضرب دینے سے بہی تین سو ساٹھ ۳۶۰ حاصل ہوتے ہین
اسی وجہ سے ایام بیض یعنے تیرہوین چودہوین پندرہوین کے روزون کے واسطے بہی ایکسال
کے روزون کا ثواب موعود ہے اور روزہ عاشورہ اور سوا روز عید کے عشرۂ ذی الحجہ
کے روزے رکھتے اور سوا سال حج کے عرفہ کے دن ہمیشہ روزہ رکھتے اور یہ روزہ عاشورہ
سے افضل ہے کہ اوسمین سال بہر اور اسمین دو سال ایک برس پہلے اور ایک برس آیندہ کے گناہ
بخشے جاتے ہین اور دوشنبہ اور پنجشنبہ کو روزہ کے لیے پسند فرماتے اور اکثر اوقات گہر والونسے
پوچہتے کچھ کہانے کو ہے اگر نہوتا روزہ رکہہ لیتے اور جمعہ کی تخصیص روزے کی بیچ مکروہ
سمجہتے کہ یہ دن عید کا ہے اور ہر رمضان مین دس دن اعتکاف کرتے جس سال انتقال فرمایا
بیس دن اعتکاف کیا اور اعتکاف عشرۂ اخیر رمضان مین سنت موکدہ ہے لاکہون آدمی
مدت اوسکی دس روز سمجہتے ہین اور اسقدر عرصہ تک مسجد مین رہنا دشوار جانکر اس دولت
عظمیٰ سے محروم رہتے ہین انمین شک نہین کہ دس روز افضل ہین مگر امام محمد رح کے نزدیک
اعتکاف ایک ساعت مین بہی ادا ہو جاتا ہے اور یہی مذہب مفتیٰ بہ اور مطابق ظاہر الروایۃ
کے ہے اسیطرح بعض اشخاص رشتہ دارون کی خبرگیری اور دیگر مصارف خیر مین روپیہ
صرف کرتے ہین لیکن زکوۃ کے نام سے ایک حبہ نہین دیتے اگر بحساب زکوۃ روپیہ علیحدہ کر لیتے
اور اوسمین سے جن رشتہ دارون اور سائلون کو زکوۃ دینا درست ہے دین اور مصارف
زکوۃ سے جس نیک کام مین صرف کرنا ہو کرین تو یہ مصارف بہی جاری رہین اور زکوۃ بہی
سہل طور پر ادا ہو جائے وجہ اس محرومی کی یہ ہے کہ ہمہ تن دنیا مین مصروف ہین دین کا کچھ
بہی خیال ہوتا تو کسیوقت اوسکی تحقیق مین مشغول ہوتے اور جو بات نہ معلوم ہوتی علما سے دریافت
کرتے اون کی صحبت سے سہل طور پر آخرت کی مصیبتون سے نجات حاصل ہوتی اور تہوڑی سی بہی
محنت مین عقبے کی بہت نعمت ہاتہ آتی یہ دولت تمہاری چہین نہ لیتے اور نہ ایسا بوجہ ڈالتے
جو تمسے نہ اوٹہہ سکے بلکہ نرمی و آسانی تمہارے دل کی بیماری کہو دیتے اور تمہارا ہاتہ پکڑ کر
بہشت کی راہ پر پہونچا دیتے تمنے تو دنیا کی ناز و نعمت کو بہشت اور اوسکی رنج و مصیبت کو دوزخ

سمجھ لیا ہے کہ ہر وقت ادسی کی فکر مین رہتے ہو واضح ہے کچھ کام نہین رکھتے خود جاتے ہو
نہ اورون سے پوچھتے ہو جو جی مین آتا ہے کرتے ہو کبھی وعظ کی مجلس یا عالم کی خدمت مین نہین جاتے
بلکہ اس قسم کی باتون سے گھبراتے ہو اور کسیکی خاطر سے کوئی بات سُن لیتے ہو تو اوسپر عمل نہین کرتے
افسانہ بیہودہ سمجھتے ہو باوجود اسکے دعوے ایمان کا کئے جاتے ہو سبحان اللہ یہ منہہ اور یہ دعوے
آئے مفلسو کسی صاحب دولت کا دامن پکڑو کہ راحت دارین حاصل ہو اور اے مریضو کسی طبیب
حاذق کا علاج کرو کہ شفای کامل پاؤ ایک نسخہ اطبای جوہر علوی کا تمام امراض باطن کھو دیتا ہے
یہ نسخہ سیدھی اور تفصیلی بین نہین اور یہ علاج قانون اور راقسرائی سے علاقہ نہین رکھتا التقریر
چیونٹے ضعیف سے یہی ہو سکتا ہے کہ دامن کبوتر تیز پر کا پکڑکر ہوا مین پہونچے اگر بے اسکے جانا چاہے
ہزار برس مین نہ پہونچ سکے کوئی کھیت بے توجہ خورشید کے نہین پکتا اور کسی درخت خودرو
مین مزہ دار پھل نہین آتا جاہل عین عبادت مین مرتکب ایسے امور کا ہوتا ہے کہ وہ عبادت اوسپر
وبال اور موجب نکال ہو جاتی ہے مانند اوس شخص کے کہ مقصد اوسکا مشرق مین ہو اور مغرب
کو جائے جسقدر چلے مطلوب سے دور پڑے یا مثل اوسکے کہ سفر حج مین نادانستہ کھوٹا روپیہ
لے جائے راہ مین سوا ندامت و خجالت کے کچھ ہاتھہ نہ آئے اگر صرافی جانتا یا کسی صراف کو
دکھا لیتا کبھی اس بلا مین نہ پڑتا ضل سعیہم فی الحیوٰۃ الدنیا وہم یحسبون انہم یحسنون صنعا
ایسے مست شراب غفلت تو اپنی دولت و ثروت پر نظر کرکے اونکی صحبت سے عار کرتا ہے حالانکہ
خدا کے نزدیک علم سے زیادہ کسی کی عزت نہین ابن مبارک کہتے ہین جو شخص علم حاصل نہین کرتا
مجھے تعجب آتا ہے کہ اپنی عزت کس کام مین سمجھتا ہے اور عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہین عالم باعمل کو
کہ اورون کو علم سکھاوے ملکوت آسمان مین عظیم یعنی بڑا شخص کہتے ہین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتے ہین فضل عالم کا عابد پر ستر درجے ہے اور قیامت کے دن علما کی دواتون
کی سیاہی شہیدون کے خون پر غالب آئے گی اور عالم کو ایک نظر دیکھنا سال بھر کے روزے
اور شب داری سے بہتر ہے اور علما میری امت کے سب شخصون سے شریف تر ہین اور قیامت
کے دن علما کو حکم ہوگا تم میرے نزدیک فرشتون کے مانند ہو شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت
قبول ہوگی اور جو شخص طلب علم مین واسطے زندہ کرنے اسلام کے مرجائیگا اوسمین اور پیغمبر مین

سواور جہ نبوت کے بہشت میں کوئی درجہ نہوگا اور جو شخص ایک باب علم کا اوروں کے سکھانے
کے لیے سیکھتا ہے اوسے ستر صدیقوں کا ثواب دیا جاتا ہے اور جو طلب علم میں سفر کرتا ہے
فرشتے اپنے بازوؤں سے اوسپر سایہ اور مچھلیاں دریا میں اور آسمان و زمین اوسکے حق میں
دعا کرتے ہیں اور خدا جسکی بھلائی چاہتا ہے اوسی دین میں دانشمند کرتا ہے اور بیشک فرشتے
اپنے بازو رضائے طالب العلم کے لیے بچھاتے ہیں اور سب زمین و آسمان والے اور مچھلیاں پانی
میں عالم کے لیئے استغفار کرتے ہیں اور بیشک فضل عالم کا عابد پر ایسا ہی جیسے چودھویں رات
کے چاند کی بزرگی سب ستاروں پر اور بیشک علما وارث انبیا کے ہیں اور ابوذر کی حدیث
میں ہے علم کی مجلس میں حاضر ہونا ہزار رکعت نماز اور ہزار بیماروں کی عیادت اور ہزار جنازے پہ
حاضر ہونے سے بہتر ہے اور خدا کے نزدیک دین میں دانشمندی سے زیادہ کوئی چیز افضل
نہیں اور ایک فقیہہ شیطان پر ہزار عابد سے زیادہ بھاری ہے اور ترمذی کی حدیث میں
ہے بتحقیق اللہ اور اوسکے فرشتے اور سب زمین و آسمان والے یہانتک کہ چیونٹی اپنے سوراخ
میں اور یہانتک کہ مچھلی یہ سب درود بھیجتی ہیں علم سکھانے والے پر جو لوگوں کو بھلائی سکھاتا
ہے مولا علی فرماتے ہیں عالم روزہ دار شب دار مجاہد سے افضل ہے الغرض اس سے زیادہ
بزرگی کیا ہوگی کہ یہ صفت جناب احدیت کی ہے ابراہیم علیہ السلام سے ارشاد ہوا اے ابراہیم میں
علیم ہوں ہر علیم کو دوست رکھتا ہوں یعنے علم میری صفت ہے اور جو میری صفت پر ہے میرا محبوب
ہے بالجملہ علم اشرف صفات حمیدہ اور کمال پسندیدہ ہے جو شخص اوسے خوار سمجھے عقل و دانش
سے بے بہرہ ہے سو نور سے جیسکے کہ روشن ہے جہان ٭ نیم شب تو اوسکو کرتا ہے گمان ٭
خلق ہے خفاش وہ شمس الضحیٰ ٭ ہو اسے معلوم اوسکا حال کیا ٭ جسکے دل میں حلاوت ایمان کی
ہے وہ قدر اوسکی جانتا ہے ؎ قصہ شمع از دل پروانہ پرس ٭ حال گل از بلبل دیوانہ پرس ٭
عندلیب مست داند قدر گل ٭ چغد را از گوشہ ویرانہ پرس ٭ سرور دو جہان جنکی خاک پا تاج
سلاطین عالم ہے مسجد میں تشریف لائے وہاں دو غول بیٹھے تھے ایک مذاکرۂ علم اور دوسرا
شغل و ذکر میں مشغول تھا آپ پہلے گروہ میں بیٹھے اور فرمایا دونوں مجلسیں اچھی ہیں لیکن مجلس
علم افضل ہے اور میں بھی تعلیم کے لیے مبعوث ہوا ہوں پس تیری کیا عقیدت ہے کہ علما کی صحبت

بابرکت ہے بزرگان دین فرماتے ہین بہتر امیرون اور بادشاہون مین وہ شخص ہے جو علما
کی صحبت اختیار کرے اور بدتر علما و مشائخ مین وہ ہے جو امیرون اور بادشاہون کے
گھر جاوے اور انکی خوشی کے لیے امر دین مین مداہنت کرے محمد بن سلیمان بادشاہ حماد بن سلمہ
کی خدمت مین گیا اور اونکے حضور باادب بیٹھکر عرض کیا کیا سبب ہے تمہارے دیکھنے
سے میرے دل مین ہیبت آتی ہے فرمایا جس عالم کا علم سے مقصود خدا ہے تمام جہان اوس سے
ڈرتا ہے اور مقصود جسکا دنیا ہے وہ سب سے خوف کرتا ہے چالیس ہزار درم پیش کیے کہ
انھین صرف کیجیے فرمایا جنسے ناحق لیے ہین انھین پھیر دے قسم کھائی کہ وجہ حلال یعنے مال میراث سے
مین نے پائے ہین فرمایا مجھے حاجت نہین کہا اونکو تقسیم کر دیجیے فرمایا شاید لوگ مجھے مطعون
کرین مسلمانون کو کیون گنہگار کرون ہشام بن عبد الملک بادشاہ جب مدینہ شریف مین آیا طاوس
کو بلایا جوتا اوتار فرش کے اوپار السلام علیک یا ہشام کہکے بیٹھ گئے ہشام نے نہایت خفا ہوکر
کہا تمنے پانچ بے ادبی کین اول لب فرش تک جوتا پہنکر آئے دوسرے میرا نام لیا تیسرے بغیر حکم
میرے سامنے بیٹھ گئے چوتھے میرے ہاتھ پر بوسہ نہ دیا پانچوین امیر المومنین نہ کہا فرمایا مین پانچ بار ہر روز
دروازہ تک جوتا پہنکر جاتا ہون اور خدا مجھپر خفا نہین ہوتا اگر تیرے فرش تک جوتا پہنے آیا کیا غضب ہوا اور مسلمان تیری امارت
راضی نہین ہین امیر المومنین کسطرح کہتا اور پروردگار تقدس وتعالے نے اپنے دوستون کا نام
لیا یا داود یا یحیی یا عیسے اور دشمنون کو کنیت کے ساتھ ذکر کیا تبت یدا ابی لہب امیر المومنین
علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے سوا اپنی عورت اور لڑکے کے کسیکا ہاتھ چومنا جائز نہین تیرے
ہاتھ پر کیونکر بوسہ دیتا اور دربار مین اسلیے بیٹھ گیا کہ مینے امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے سنا ہے
جو دوزخی کو دیکھا چاہے اوسے دیکھے جو بیٹھا ہے اور لوگ اوسکے سامنے کھڑے ہین ہشام
یہ سنکر شرمندہ ہوا اور عرض کیا مجھے کچھ نصیحت کیجیے فرمایا حضرت امیر المومنین علی رم فرماتے ہین
دوزخ مین پہاڑون کے برابر سانپ اور اونٹون کے برابر بچھو اوس امیر کی انتظار مین ہین
کہ عدل نہین کرتا فائدہ یون روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کرنا اور ہر بار آپ کو
امیر المومنین کہنا اسلیے ہے کہ ہشام حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ اور آپکی خلافت سے
منکر تھا سلیمان بن عبد الملک بادشاہ نے ابو حازم رح سے پوچھا موت کو ہم کیون مکروہ سمجھتے

هین فرمایا اسلیئے کہ تمنے دنیا کو آباد اور آخرت کو ویران کیا اور آبادی سے ویرانہ مین جانا ناگوار
ہوتا ہے طریقہ سلف صالح کا بادشاہون اور امیرون کے ساتھہ یہ تھا جو شخص ایسا کرے اور امر
بالمعروف ونہی منکر پر قدرت رکھے اوسے اونکے گھر جانا مضائقہ نہین اسیطرح منطق وفلسفہ
بہ نیت تکمیل قوت فہم کتاب وسنت ودقائق واسرار شریعت وطریقت پڑہنا اور جسکی یہ نیت
ہو پڑہانا بعض متاخرین کے نزدیک جائز ہے اور حاجت سے زیادہ حرام جو لوگ شب وروز
اوسمین مشغول رہتے ہین اور علم دین سے کام نہین رکھتے نہ اونہین ثواب علم کہ قرآن وحدیث مین
موعود ہے حاصل ہوا اور نہ تعظیم علم کے مستحق بلکہ شیطان نے اونہین شکار اور راہ حق سے
پہیر کر فلسفہ کی گھاٹی مین ہلاک کیا ہے کہ عمر عزیز اپنی ضائع کرتے ہین اور علوم دین کی طرف متوجہ نہین
ہوتے سہ چند خوانی حکمت یونانیان ٭ حکمت ایمانیان را ہم بخوان ٭ دل منور کن بہ انوار جلی
چند باشی کاسہ لیس بوعلی ٭ درس گر قربت نباشد زو غرض ٭ لیس درسا انہ بئس المرض ٭
فکم ان کان من غیر الحبیب ٭ مالکم فی النشاۃ الاخری نصیب ٭ امام جلال الدین سیوطی
اور نووی اور ابن صلاح وغیرہم بیشمار علمائے دین ان علوم کو حرام کہتے ہین حافظ سراج الدین
قزوینی حنفی نے اونکی تحریم مین ایک کتاب لکھی اوسمین ذکر کیا کہ امام غزالی رح نے بھی تحریم
کی طرف رجوع کی لکہا ہے یہ امام اجل ان علوم کو چہوڑکر علم حدیث مین مشغول ہوے یہانتک
کہ انتقال کے وقت بخاری شریف سینہ پر تھی اشباہ النظائر مین فلسفہ کو حرام لکہا اور منطق کو
اوسمین داخل کیا امام فخرالدین رازی جنکا نظیر ان علوم مین بعد اونکے پیدا نہوا ابتدا مدۃ ہوتا
علوم فلسفہ کا بیان کرکے فرماتے ہین جو میرا سا تجربہ کرے اوسے میرے سے معرفت حاصل ہو
شہرستانی سے منقول ہے فلاسفہ ومتکلمین سے سوا حیرت وندامت کی مین نے کچھ نہ پایا ایک فاضل
معتبر ان علوم کے مرنے کے وقت کہتے تھے اوس علم سے جو مین نے حاصل کیا ہو اس بات کو کہ ممکن مرجح
کی طرف محتاج ہے کچھ نہ جانا اور افتقار وصف سلبی ہے مرتا ہون اور کچھ نہین جانتا یہ حال متقدمین
علمائے اسلام کا ہے جو فلسفیات مین اثبات عقائد اسلام ورد اوہام فلاسفہ کے لیئے مشغول ہوے
اب انکے برحال ویسے جو ان علوم کو مقصود بالذات بلکہ علم کو اونہین مین منحصر جانتے ہین اس زمانہ مین اکثر
لوگون کو دین کی باتون اور علوم دین کا شوق نہ رہا اگر کسیکو ہوتا ہے تو یہ حضرات اوسے راہ حق سے

بھلا کریں افلاطون و ارسطو پر لگاتے ہیں وہ بیچارہ اونکے دام فریب میں آکر مقصود سے محروم
رہتا ہے طالب حق کو لازم کہ ان علوم کو بقدر ضرورت حاصل کرکے ہمہ تن علوم دین میں مشغول
اور عبادت و ریاضت و وعظ و نصیحت میں مصروف رہے خصوصاً حج اور زکوٰۃ کی نہایت
تاکید کری کہ ہندیوں نے اسلام کے چار رکن سے ان دو کو بالکل چھوڑ دیا گویا اونکے نزدیک
فرائض نماز و روزی میں منحصر ہیں ہزاروں روپیہ بیفایدہ ناچ گانے میں صرف کرنا اور بیٹا
بیٹی کی شادی میں اوٹھا دینا آسان اور ایک پیسا زکوٰۃ کے نام پر دینا کوہ قاف سے گران
ہے اور یہ بات نقصان ایمان پر دلالت کرتی ہے علما فرماتے ہیں زکوٰۃ کو زکوٰۃ اسلیے کہتے ہیں
کہ وہ دینے والے کا تزکیہ کرتی ہے یعنے اوسکے صحت ایمان پر گواہی دیتی ہے اور صدقہ اسلیے کہتے
ہیں کہ صدق دعوی ایمان پر دلیل ہے اسلیے کہ محبت روپیہ کی دلپر ہوتی ہے آدمی ہزار بار زبان سے
دعوی انقیاد و محبت کا کرتا ہے مگر روپیہ بے انقیاد و محبت قلبی صرف نہیں کیا جاتا بہت
کذاب اور جھوٹے مدعی ایمان و محبت کے اس امتحان میں ثابت قدم نہ رہے ہزاروں احکام
سخت نماز اور روزی اور حج اور جہاد کے اوٹھائے مگر ایک روپیہ زکوٰۃ کے نام سے صرف نہ کرسکے
قارون مدعی ایمان کا تھا زکوٰۃ نہ دینیکا نفاق اوسکا ظاہر ہوگیا آخر اس حرکت کی شامت نے
اوسے مع مال کے زمین میں دھسا دیا اسیواسطے طریقت میں حکم بھی اوسکا باعتبار دعوے کے
مختلف ہو عوام کے حق میں اسقدر کافی ہے کہ ایک سال کے بعد دوسو روپیے سے پانچ روپیہ
اداکریں اور خواص جو ہاتھہ آئے اوسکی راہ میں صرف کردیں ایک شخص اہل صفہ سے مرگیا اوسکے
پاس ایک دینار نکلا حضرت نے فرمایا وہ اس دینار سے داغ دیا جائے گا اسلیے کہ اہل صفہ کو
دعوے قطع علائق اور تجرد کا تھا اونکے حق میں ایک دینار رکھنا بھی وبال ٹھہرا کسی نے شبلی رح
سے پوچھا زکوٰۃ کسقدر ہے فرمایا فقہا کے مذہب میں دوسو درہم سے پانچ درہم اور ہمارے
مذہب میں دوسو درہم سے ایک درہم بھی رکھنا جائز نہیں سب خدا کی راہ میں صرف کرنا اور اسکے
شکر میں جان بھی دینا چاہیے یہ فرقہ جان و مال اپنا راہ خدا میں وقف کرتا ہے آگے فقیر یا اسباب
وومہ ہدر آ سکے بیان انکے حال کا ہے اگر کوئی شخص کامل کا مال لے لے خوش ہوکر حجاب
درمیان سے اوٹھا اور ایک مسلمان بھائی کا کام نکلا یہی وجہ ہے کہ انبیا کی میراث نہیں ہوتی باقی

رہتاہے بیت المال مین داخل ہوتاہے کہ وہ حق مسلمانون کا ہے الغرض یہ مرتبہ کہ خاصان بارگاہ
احدیت کا ہے اگر بارسائی بخت سے حاصل نہین حکم فقہ توبجا لا آے جفاکار ناشکر بے حیا تجھے شرم
نہین آتی جب پیدا ہوا کیا لیکر آیا تھا اور جبتک نادان رہا ایک وقت کا کہانا بہی تیری قدرت نہین
نہ تہا روکر مانگتا تو نصیب ہوتا خدا نے محض اپنے فضل وکرم سے بلا استحقاق تیرے تجھے مال عنایت
کیا سال بہر بعد چالیسوان حصہ اوسکے نام پر نہین دیا جاتا اس سے زیادہ ہٹ دہرمی اور ناشکری
کیا ہوگی اللہ تعالے فرماتا ہے یمحق اللہ الربوا ویربی الصدقات واللہ لا یحب کل کفار اثیم گہٹاتا
ہے خدا سود اور بڑہاتا ہے صدقے اور اللہ دوست نہین رکھتا
ہر بڑے ناشکر گنہگار کو یہ آیت باواز بلند پکارتی ہے کہ زکوۃ نہ دینا اور سود لینا بڑی ناشکری
ہے اور سخت احمق ہے جو یہ سمجھے کہ زکوۃ سے مال کم ہوتا ہے درحقیقت اوس سے بڑہ کر کوئی
تجارت نہین قطع نظر اجر آخرت زکوۃ سے مال دولت مین زیادتی ہوتی ہے اور سود سے مال تلف
ہو جاتا ہے کہ بیاج کہانے والا اکثر روپیہ کی لالچ سے سو روپیہ لوگون کو قرض دیتا ہے اور وہ
اصل بہی مار لیتے ہین پہر نالش مین صرف کرتا ہے یا تو مقدمہ ہار جاتا ہے اور جیتتا ہے تو جایداد
مدعا علیہ کے ہاتہ نہین آتی اور زر دعوے کے ساتہ خرچہ بہی برباد ہوتا ہے یا چور مال اوسکا
چورا لیجاتا ہے یا کسی ہنگامہ مین لٹ جاتا ہے یا حاکم ڈانڈ لیتا ہے یا اوسکی اولاد مین کوئی شخص
ایسا پیدا ہوتا ہے کہ سب مال عیاشی مین اوڑا دیتا ہے بعض اکا زمین مین رہ جاتا ہے چلتے
پہرتے مرجاتے ہین کسی سے کہنے نہین پاتے یا دفن ہوجاتے ہین بہرحال تہوڑے زمانے مین اوسکا
مال کا نشان نہین رہتا ہزارون لاکہون سیٹہہ ساہوکار گذرے کوئی اونکا نام بہی نہین لیتا بخلاف
اہل سخاوت کے کہ اکثر اونکے مال مین برکت اور اونکی اولاد مین فراغت رہتی ہے اور بالفرض
مال نہ رہے اثر اونکی سخاوت وکرم کا اور حرمت وتعظیم اونکی اولاد کی اور ناموری اونکی دنیا مین
اور ثواب آخرت مین باقی رہتا ہے یہانتک کہ اگر ایک روپیہ خدا کے نام پر صرف کرتا ہے تو اوس سے
ساتسو تک وہان موجود ہین واللہ یضعف لمن یشاء واللہ واسع علیم اور بیاج خوار ہر ایک
کی نظر مین ذلیل وخوار ہے ساہوکارون کے گہر لاکہون روپیے ہوتے ہین مگر کسی کی نظر مین
اونکی عزت نہین افسوس کہ اس زمانہ پر آشوب وفساد مین اکثر مالدار اس بلا مین گرفتار ہین بلکہ

سود لیتے ہین اور اوسکا نام توفیر اور کرایہ اور نفع رکہتے ہین نہین جانتے کہ کوا کو مشک کہنے سے
حقیقت اوسکی نہین بدل جاتی اور بہت لوگ محض نادانی اور جہالت سے خرابی مین پڑے ہین
بیع و شرا اور اکثر معاملات اونکے موافق شرع کے نہین بعض انمین نادانستہ سود ہو جاتے ہین
خصوصاً زمیندار که رعایا سے کٹوتی غلہ وغیرہ کی کرتے ہین اور یہ محض ربو ہے اگر بیع سلم کرین
کچھ اونکا خرچ نہو گر اوسکے شرائط دریافت کرنے کی کسے فرصت اور کسے غرض کچھ خوف خدا اور
روز جزا اونمین ہوتا تو احکام شرع کی فکر رکہتے سود کی آفت اور آخرت کی مصیبت گوارا نہ کرتے
اللہ تعالے نے جیسی سخت بات سود کی نسبت فرمائی دوسرے گناہ کے لیے نہین ای عجب بعید نہی
کے لوگون نے اگلے سود کا تقاضا اردن سے مطالبہ کیا حکم آیا فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من اللہ
و رسولہ اگر تم نہ کروگے تو اعلام کرو خدا و رسول سے لڑائی کا یعنے اگر سود سے دست بردار نہین
ہوتے تو خدا اور رسول سے لڑنے کو مستعد ہو جاؤ ہم دیکھتے ہین کہ کیا ہمین خدا سے لڑنے کی طاقت نہین
کیا اس زمانہ کے احمق خدا رسول سے لڑنے کی اپنی طاقت پاتے ہین جو بخوف و خطر سود کہاتے
ہین یا رزاق مطلق کی روزی اسی مین منحصر جانتے ہین کہ سود نہ کہائینگے تو روٹی کیونکر ملے گی
اور دولت کسطرح بڑہے گی نہین دیکھتے اگلے زمانے مین مسلمان سود نہین کہاتے تہے اور
اب بہی بہت لوگ اس سے محفوظ ہین وہ کسطرح جیتے ہین اور دولت و ثروت کہان سے
حاصل کرتے ہین اور یہ جو بعض لوگون نے ٹہرا رکہا ہے کہ اس ملک مین کفار سے سود لینا روا ہے
حرمت اس فعل کی بنصوص قاطعہ سے ثابت اور اس ملک کے دار الحرب ہونے مین کلام ہے
گو بعض علما دار الحرب سمجہین کیا یہ ملک صرف سود کے مسئلے مین دار الحرب ہے باقی احکام مین
دار الاسلام ٹہراوین اباحت پسند اس مسئلے کو دستاویز ٹہرا کر گمراہ ہوے اور جب ہندو ونکا
مال بے محنت و مشقت ہاتہہ آیا تو مسلمانون سے بہی لینے لگے ان نادانون سے پوچہو کہ اور امور
مین بہی علما کے ارشاد پر عمل کرتے ہو یا نہین سود لینا تو مولوی عبد الحی کے فتوے سے جائز
ٹہرا زکوۃ کی معافی کا پروانہ کہان سے آیا جسکے باب مین حق تعالے نے فرمایا والذین یکنزون
الذہب والفضۃ ولا ینفقونہا فی سبیل اللہ فبشرہم بعذاب الیم جو لوگ جمع کرتے ہین سونا اور
چاندی اور اوسے خدا کی راہ مین خرچ نہین کرتے اونکو بشارت دو ساتہہ دکہہ دینے والے

ہارے کے یوم یحمی علیہا فی نار جہنم فتکوی بہا جباہہم وجنوبہم وظہورہم جسدن گرم کیا جاوے گا وہ
سونا چاندی دوزخ کی آگ مین پہر داغی جاوینگی اوس سے اون کی پیشانیان اور کروٹین
اور پیٹھین ہذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون یعنے اون سے کہا جاوے گا یہ وہ ہے جو
تمنے جمع کیا اپنے جانون کے لئے پس چکہو جو تم جمع کرتے تھے اور جسکی نسبت امیر المومنین ابوبکر صدیق
نے فرمایا قسم خدا کی اگر عرب مجہے ایک بکری کے بچے کی زکوۃ کہ حضرت کو دیتے تھے نہ دینگے
تو مین اس بات پر اون سے جہاد کرونگا اور حدیث بخاری سے ثابت ہے جو آدمی اپنے
مال کی زکوۃ ادا نہ کرے گا قیامت کو خدا اوس مال کو سانپ بناکر اوسکے گلے مین طوق
کر دیگا وذلک قولہ تعالے ولا یحسبن الذین یبخلون بما اتہم اللہ من فضلہ ہو خیرا لہم بل ہو
شر لہم سیطوقون ما بخلوا بہ یوم القیامہ اسیطرح آپ بسا اوقات اس عبادت کی تاکید فرماتے
اور زکوۃ لینے مین مصلحت چاہتین یعنے محتاجون اور اہل مال کے ملحوظ رکہتے اور جو آپ کے
پاس زکوۃ لاتا اوسکے حق مین دعا کرتے اور ہجرت کے بعد آپنے ایک حج کیا جسے حج الوداع
کہتے ہین اس سفر مین ایک لاکہہ چودہ ہزار یا ایک لاکہہ چوبیس ہزار آدمی ہمراہ تہے اور ہجرت
سے پہلے کئی حج کیے جس سال حج فرض ہوا فورًا ارادہ کیا مگر بسبب بعض ضرورتون دینیہ
کے بجا نسکے امیر المومنین صدیق اکبر رض کو امیر الحاج کرکے روانہ کیا اور عمرہ آپ سے بعد ہجرت
کے تین بار ثابت ہے مگر چونکہ سال حدیبیہ آپنے عمرہ کا ارادہ کیا اور بسبب مزاحمت کفار کے
نہو سکا ثواب عمرہ کا مسلمانون کو حاصل ہوا اسے بعض علما نے چوتہا عمرہ شمار کیا اور قربانی
ہمیشہ نماز عید کے بعد کرتے اور فرماتے قربانی کرنے والا ذی الحجہ کا چاند دیکہکر ناخن او بال
کم نہ کرے تعجب ہے لوگ اس امر سے واقف نہین باوجود اسکے کہ صحیح حدیث ام سلمہ رضی اللہ
عنہا سے اسباب مین وارد ہے اور بعض علما نے مذہب امام احمد اسی حدیث سے استدلال
کرکے قص اشعار وقطع اظفار ان دنون مین حرام کہتے ہین اور فرماتے ذبح کرنے مین احسان کرو
یعنے تیز ہتہیار سے ذبح کرو کہ تکلیف نہ پہونچے اور نہ ایک جانور کو دوسرے کے سامنے ذبح کرو
اور جبتک سرد نہ ہوجاوے کہال نہ اودہیڑو اور قتل مجرم کے لیے بہی یہی حکم وارد ہے کہ احسان
کرو نے تکلیف نہ پہونچاو اور تیز ہتہیار سے قتل کرو دیکہو حضرت ایک جانور کو دوسرے کے

سامنے ذبح کرنے سے اور گنہگار کو تکلیف کے ساتھ قتل کرنے سے منع فرماتے ہیں اور
بیہودہ باتیں بد انجام آپکے نواسے کے سامنے اونکے فرزندوں اور بھائیوں اور عزیزوں کو ذبح
اور بے گناہوں کو بے آب و دانہ ہزار تکلیف و ایذا کے ساتھ شہید کرتے ہیں اور صدقہ
فطر کا نماز عید سے پہلے دینے اور صدقہ فقراء کو بہت دوست رکھتے اور محتاج کو دیکر
اسقدر خوش ہوتے جیسے بخیل مال کے ملنے سے خوش ہوتا اور جو خرچ کرتے اوسکو بہت
نہ سمجھتے اور جو مانگتا اوسے دیتے انکار نہ فرماتے بخاری نے اپنے صحیح میں روایت کیا
آپنے کبھی سائل کے جواب میں لا نہ فرمایا ؎ ماقال لا قط الا فی تشہدہ ٭ لولا التشہد
کانت لاوہ نعم ٭ نرفت لا بزبان مبارکش ہرگز ٭ مگر در اشہد ان لا الہ الا اللہ ٭ اگر کچھ موجود
ہوتا یا سائل کے لیے مصلحت نہ دینے میں سمجھتے سکوت فرماتے یا ملائم باتوں سے
ایسا راضی کردیتے کہ دینے سے زیادہ خوش ہو جاتا اور دیتے وقت ہرگز اندیشہ نہ کرتے
کہ صبح کہاں سے آویگا بلکہ رات کو دینار و درہم نہ رکھتے اگر وہ جا نا بے صرف کیے گھر میں بچ جاتے
ایکرات چھہ دینار رکھے تھے تمام شب بے چین رہے پچھلی رات کسی محتاج کو بھجوا دیے اور
فرمایا میرا کیا حال ہوتا اگر یہ دینار چھوڑکر مرجاتا اور فرماتے اگر کوہ احد برابر میرے پاس
سونا ہو میں نہ چاہوں کہ کچھ باقی رہے سوا اوسکے کہ ادائے قرض کے لیے رکھوں جب
آپنے رحلت فرمائی ایکدن کا کھانا گھر میں موجود نہ تھا اور زرہ شریف آپکی ایک یہودی
کے یہاں کئی سیر جو کے بدلے گرو تھی بحرین سے نوّے ہزار درہم آئے مسجد کی چٹائیوں پر
رکھوا دیے اور تقسیم شروع کی ظہر تک ایک باقی نہ رہا کسی نے سوال کیا فرمایا اب تو میرے پاس
کچھ نہیں بازار میں جا کر جو چیز چاہے میرے نام سے خرید لا جب کچھ ہاتھ آئے گا ادا کروں گا
عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ حق تعالیٰ آپ کو آپکی قدرت سے زیادہ
تکلیف نہیں دیتا پھر قرض کا بوجھ کیوں گوارا کرتے ہیں یہ بات پسند نہ آئی اور چہرہ
مبارک پر ناخوشی کے آثار ظاہر ہوئے ایک انصاری نے کہ اوسوقت حاضر تھے گذارش کیا
آپ بے تکلف خرچ کیجیے اور عرش کے مالک سے محتاج ہونے کا اندیشہ نہ کیجیے یہ سنکر ہنسے
اور خوشی چہرۂ مبارک پر معلوم ہوئی اور فرمایا مجھے یہی حکم ہے انس کہتے ہیں ایک سائل کو

اسقدر بکریان دین کہ دو پہاڑونکے بیچ مین گہیج رہی تہین اوسنے اپنی قوم سے جاکر کہا
اے قوم ایمان لاؤ محمد ایسے عطا کرتے ہین کہ فقیری سے اصلا نہین ڈرتے ایک لڑکے نے
عرض کیا میرے بدن پر آپ سے جبہ مانگتی ہے فرمایا ایکساعت کے بعد آنا پہر آکر عرض کیا یہی جبہ
جو آپ پہنے ہین عنایت کیجیے اوسیوقت عنایت کیا حالانکہ دوسرا جبہ نہ تہا جب نماز کا وقت
آیا بلال نے اذان دی آپ مسجد مین نہ گئے اصحاب گہبراکر خدمت والا مین حاضر ہوئے اور اس
حال کو دریافت کرکے نہایت پریشان خاطر آئے آیہ لا تجعل یدک مغلولۃ الی عنقک ولا تبسطہا
کل البسط فتقعد ملوما محسورا خلاصہ مطلب یہ ہے اے میرے حبیب تم بخل نہ کرو مگر اسقدر
بہی ہاتہہ نہ کہولو کہ تمہارے بدن پر کپڑا نہ ہے یہانتک کہ باہر نکلنے اور اصحاب کی ملاقات سے
معذور ہو جاؤ حنین کے دن سائلون نے اسقدر ہجوم کیا کہ آپ مجبور ہوکر درخت سے لپٹ گئے
اور لوگ ردائے مبارک اوتار لے گئے فرمایا میری چادر مجہے دو اگر بقدر اس درخت کے
کہنیون کی چارپائی میرے پاس ہون سب تمکو بانٹ دون اور تم مجہی بخیل اور کذاب اور
جبان نپاؤگے اکثر اوقات اپنا کہانا محتاجون کو کہلاتے اور آپ بہوکے رہ جاتے اور باوجود
اس ایثار وسخاوت اور عطا کے محتاجون کی اسقدر خاطر کرتے کہ دینے سے زیادہ آپ کی
باتون سے خوش ہوتے اور خلق کو حال ومقال سے سخاوت کی ترغیب وتحریص کرتے یہانتک
کہ سخت بخیل آپکا حال دیکہکر سخی ہو جاتا بلکہ جو شخص آپکی خدمت اور صحبت مین رہتا تہوڑے
دنون مین اس صفت کا کمال حاصل کرتا الغرض سخاوت سے زیادہ کوئی دولت اور بخل سے
زیادہ کوئی آفت نہین حدیث مین ہے تم ظالم کو بخیل سے بدتر سمجہتے ہو اور خدا کے نزدیک
بخل ظلم سے بدتر ہے وہ اپنی عزت اور عظمت کی قسم کہاتا ہے کہ کسی بخیل کو بہشت مین ٹہکانا
نہ دونگا آدمی ہزار محنت اور لاکہہ کاہش سے مال جمع کرتا ہے اور اوسکو حسرت کے ساتہہ
چہوڑ جاتا ہے وارث بلکہ کبہی غیر چار دن مین سب رنج وملال اوڑا دیتے ہین دنیا اوسکی طلب اور
فکر مین برباد ہوئے اور آخرت مین ہزار طرح کا گردن پر بار ہے خسر الدنیا والآخرۃ ذلک
ہو الخسران المبین بالجملہ جناب رسالت بخل کو نہایت مکروہ سمجہتے ایکروز آپنے دیکہا
ایک شخص زنجیر کعبہ پکڑے کہہ رہا ہے الٰہی بحرمت اس گہر کے میرا گناہ بخشدے فرمایا کیا گناہ

ہے عرض کیا میرا گناہ زمین اور آسمان اور عرش سے بڑا ہے مال میرے پاس بہت ہے لیکن فقیر کو آنے دیکھکر یہ سمجھتا ہون گویا آگ میرے سامنے آتی ہے فرمایا مجھسے الگ ہو کہین تو اپنی آگ مین مجھے نہ جلا دے قسم اوسکی جسنے مجھے ہدایت خلق کے لیے بھیجا ہے اگر تو رکن و مقام کے بیچ مین ہزار برس نماز پڑھے اور اسقدر روئے کہ تیرے آنسوؤن سے نہرین جاری ہو جائین اور انپر درخت جم اوٹھین اور بخیل نہ چھوڑے بیشک تیرا ٹھکانا دوزخ ہے آپ فرماتے ہین السخاء شجرۃ فی الجنۃ فمن کان سخیا اخذ بغصن منها فلم یترکہ ذلک الغصن حتی یدخلہ الجنۃ والشح شجرۃ فی النار فمن کان شحیحا اخذ بغصن منها فلم یترکہ ذلک الغصن حتی یدخلہ النار سخاوت بہشت مین ایکدرخت ہے جو سخی ہے اوسکی ایک ڈالی پکڑ لیتا ہے یہ ڈالی اوسے نہین چھوڑتی یہانتک کہ بہشت مین داخل کر دیتی ہے اور بخل دوزخ مین ایکدرخت ہے جو بخیل ہے اوس سے ایک ڈالی پکڑ لیتا ہے وہ ڈالی اوسے نہین چھوڑتی یہانتک کہ دوزخ مین داخل کر دیتی ہے اور آپکی عادت تھی اپنے نفس کے واسطے کسی پر غصہ نہ کرتے انس کہتے ہین مین دس برس آپکی خدمت مین رہا کبھی کسی خطا پر ہون نہ فرمایا ایک اعرابی نے چادر مبارک اس زور سے کھینچی کہ اوسکا نشان کندھے پر پڑ گیا اور کہا اے محمد مجھے کچھ دو آپنے اوسکیطرف دیکھکے ہنس دیا اور جو حاضر تھا عنایت کیا ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ مین آپکو عادل نہین پاتا فرمایا تو بجز میرے بعد کون عدل کرے گا جب چلا صحابہ سے ارشاد کیا اسے بلا لو حنین کے دن ایک انصاری نے کہا یہ تقسیم خدا کے واسطے نہین دیکھتا فرمایا اللہ میرے موسیٰ بھائی پر رحم کرے اس سے زیادہ ایذا دی گئی اور صبر کیا لونڈی غلام پانی برتنون مین آپکے پاس لاتے اور درخواست کرتے کہ آپ ان مین اپنا ہاتھ ڈالدین آپ اونکی خاطر سے جاڑے کی شدت مین بھی انکار نہ کرتے اور اونکے برتنون مین ہاتھ ڈالدیتے خیبر یہودیہ نے آپکو زہر دیا تھا جب اوسنے اقرار کیا کہ مین نے آپکے قتل کے لیے یہ حرکت کی تھی صحابہ نے اوسے قتل کرنا چاہا آپنے چھوڑ دیا ایک یہودی نے آپ پر جادو کیا جبریل علیہ السلام نے خبر دی مگر آپنے اوسے کچھ نہ کہا اور یہ امر صرف اپنے حقوق مین تھا خدا کے حق مین نرمی نہ کرتے سوا جہاد کے آپنے کبھی کسی شخص کو نہ مارا اور نہ اپنے نفس کے واسطے کسیکو ایذا پہونچائی

اور غصہ نہ فرمایا خدا اے کریم آپکی خوبی تعریف فرماتا ہے اور مسلمانوں پر اپنا احسان جتاتا
ہے فبما رحمۃ من اللہ لنت لہم ولو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک یعنے بسبب رحمت
الٰہی کے تو نرم خو ہوا انکے لیے اور جو تو درشت خو سخت دل ہوتا تو تیرے آس پاس سے
پریشان ہو جاتے بعض اوقات صحابہ نے درخواست کی کہ کفار پر دعا کیجیے فرمایا میں لعنت
کرنیوالا مبعوث نہوا بلکہ رحمت بھیجا گیا یعنے میں لعنت اور بددعا کے واسطے نہیں بھیجا گیا بلکہ
رحمت کے لیے آیا ہوں اور باوجود اس قرب منزلت اور علو مرتبت کے کہ پیغمبروں کے سردار
اور معصوموں کے پیشوا اور افضل اور زاہدوں میں مامون العاقبۃ اور بہتیرے انواع کرامت تھی
زمین و آسمان اور آدم و عالم انکی واسطے پیدا ہوا اور مرتبہ محبوبیت مطلقہ اور شفاعت کبریٰ کا
انہیں دیا گیا خدا کے خوف سے اسقدر کانپتے کہ تمام عالم کا خوف جمع کیا جاے انکے
خوف سے برابر نہو سکے غم عالم کا آپکے دل میں تھا مگر اثر حزن و ملال کا چہرہ مبارک پہ ظاہر نہوتا
ہمیشہ کشادہ رو اور بشاش نظر آتے صبح کی نماز کے بعد مصلے پر بیٹھتے صحابہ جاہلیت کے قصے
آپکے سامنے بیان کرتے اور شعر پڑھتے اور ہنستے آپ بھی انکے ساتھ ہنستے اکثر اوقات
تبسم فرماتے اور کبھی ضحک مگر قہقہہ آپ سے ہرگز ثابت نہیں اور روتے میں بھی آواز بلند
نہوتی تھی نماز میں ایک آواز جوش دیگ کے مانند باطن سے سنی جاتی اکثر خدا کے خوف سے
یا اوسکی محبت و شوق یا سماع قرآن یا نماز شب میں یا امت کیلیے روتے ایکبار نماز میں
روتے اور کہتے تھے اللہم تعدنی ان لا تعذبہم وانا فیہم وہم یستغفرون ونحن نستغفرک خدایا
تو مجھسے وعدہ کرتا ہے یہ کہ تو انپر عذاب نکرے گا جبتک میں انمیں ہوں اور وہ استغفار
کرتے ہیں اور ہم تجھسے استغفار کرتے ہیں اور اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم اور اپنی نواسی
یعنے حضرت زینب کی بیٹی کی وفات اور زید اور جعفر اور ابن رواحہ کی شہادت پر بھی رونا
آپ سے ثابت ہے اور کبھی دوستوں سے مزاح فرماتے مگر کوئی بات جھوٹ اور فحش اور بیہودہ
اور لغو زبان پر نہ لاتے ایکدن کسی سے فرمایا میں تجھے اونٹ کے بچے پر سوار کرونگا اوسنے
کہا بچے پر کسطرح چڑھ سکونگا فرمایا ہر اونٹ اونٹ کا بچہ ہے ایک بڑھیا
کہ کوئی بڑھیا بہشت میں نجائیگی یہ سنکر وہ بہت بے قرار ہوئی اور

جوان ہو کر جنت مین جاوینگی کیا تو نے نہ سنا کہ خدا نے فرمایا انا انشأناہن انشاءً فجعلناہن
ابکاراً ایک عورت نے عرض کیا میرا شوہر آپکو بلاتا ہے فرمایا تیرا شوہر وہی ہے جسکی آنکھہ مین سپیدی
ہے وہ گھر جاکر شوہر کی آنکھین چیر کر دیکھنے لگی اوسنے کہا کیا دیکھتی ہے کہا مجھے حضرت نے خبر
دی ہے کہ تیری آنکھہ مین سپیدی ہے کہا سپیدی سب کی آنکھہ مین ہوتی ہے ایکبار زاہر بن
حرام کو پیچھے سے آکر دبوچ لیا اونہون نے کہا کون ہے مجھے چھوڑ دے منہہ پھیر کر دیکھا تو حضرت
نے اپنی پیٹھ ہلانے لگے تا بدن مقدس سے اچھی طرح مس ہو فرمایا اس غلام کو کوئی لیتا ہے
عرضکیا یا رسول اللہ مین متاع کاسد ہون مجھے کون خریدیگا فرمایا مگر تو خدا کے نزدیک
کاسد نہین ہے فیل انہین زاہر کے لیئے وارد ہے زاہر بادیہ نشین ہمارا ہے اور ہم اوسکے
شہری ہین کہ وہ گاؤن کی چیزین آپکے لیئے لاتے اور آپ اونہین شہر کی چیزین خرید دیتے
اسید بن حضیر رض کہتے ہین میں لوگون سے باتین کرتا تہا اور میرے مزاج مین چہل تہی کہ لوگون کو
ہنساتا آپ نے میرے خاصرہ مین لکڑی چبوئی مین نے کہا مجھے بدلا دیجیے فرمایا لے عرض کیا
مین برہنہ تہا آپنے پیراہن شریف اوتارا مین نے کشح مبارک چوم کر کہا یا رسول اللہ میرا یہی
مطلب تہا مدینہ مین ایک شخص تہا کہ آپ سے اکثر ہنسا کرتا بازار سے ہر چیز خرید لاتا اور بطور
ہدیہ حضور مین پیش کرتا جب آپ قبول کر لیتے مالک مال کو خدمت شریف مین بلا لاتا اور کہتا
تیرا مال حضرت کے صرف مین آیا ہے آپ سے قیمت لی لی آپ تبسم فرماتے اور قیمت اوسکی
ادا کر دیتے ایکدن انس کے بہائی کو کہ خوردسال تہا چڑیا سے کہیلتے دیکہا اوسکی کنیت ابو عمیر
مقرر کی اور فرمایا یا ابا عمیر ما فعل النغیر ایکدن انس ترہ تیزک جسے عربی مین خرہ کہتے ہین لائے
اوسدن سے اونکی کنیت ابو خرہ ٹہیرا دی عبد الرحمن بلی کو بہت چاہتے اونہین ابو ہریرہ کہنے
لگے ایک شخص کو عورتون کے مجمع مین کہڑا دیکہا فرمایا کیا کرتا ہے عرضکیا یا رسول اللہ مین بیکار
نہین مگر اپنے سرکش گہوڑے کو تسکین دیتا ہون پہر جب اوسے دیکہتے فرماتے اب بہی وہ گہوڑا
سرکشی کرتا ہے یا نہین صحیحین مین منقول ہے کہ آپ اشجع الناس تہے دنیا مین آپ سے زیادہ
کوئی بہادر پیدا نہوا جنگ حنین مین سب لشکر میدان سے ہٹ گیا ابوبکر و عمر و عباس اور
سفیان بن حارث وغیرہم چند صحابہ آپکے پاس رہے کفار نے آپکو تھوڑے سے آدمیون کے ساتھ

دیکھکر لیکیا اور چار طرف سے تیرون کا مینہ برسا دیا اوسوقت وہ جناب بے خوف وہراس
حملہ کرتے اور فرماتے انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب جب کافر بہت قریب آگئے
سواری سے اوترے اور ایک مٹھی بھر خاک اون پر پھینک کر فرمایا شاہت الوجوہ سبکی آنکھون مین
پہونچی اور منہ اونکے پھر گئے ایکبار اہل مدینہ کو خوف پیدا ہوا لوگ دریافت کرنے چلے آپ
ابو طلحہ کے گھوڑے پر سوار ہو کر سب سے آگے بڑھ گئے جب لوٹے فرمایا خوف نکرو مین نے
کچھ نہ دیکھا اور اس گھوڑے کو دریا پایا اسیطرح جو سخت معاملہ پیش آتا حضرت سب سے آگے
ہوتے اور سب سے پہلے دشمن پر وار کرنے متوجہ ہوتے علی کہتے ہین جب لڑائی سخت ہوتی ہم آپکے
پناہ پکڑتے اور آپ سب سے بڑھ کر دشمنون سے مقابلہ فرماتے بڑا بہادر ہم مین وہ تھا جو
لڑائی کے وقت حضرت کے قریب ہوتا کہ آپ سب سے زیادہ دشمن سے قریب ہوتے تھے اور
وجہ اس جرأت کی ظاہر ہے کہ آپ تقدیر پر یقین کامل رکھتے اور دون کا یقین آپکے برابر نہین کہ
اوسقدر جرأت کرسکین روایت ہے جنگ احد مین آپکے پاس ایک تلوار تھی اوسپر یہ شعر
لکھا تھا شعر فی الجبن عار وفی الاقبال مکرمۃ ۞ والمرء بالجبن لا ینجو من القدر ۞ نامردی مین
عار ہے اور بڑھنے مین بزرگی اور آدمی نامردی سے قضا و قدر سے نہین بچ سکتا اور کوئی
شخص غصہ کے وقت آپکے سامنے نٹھیر سکتا اور اوس جناب کے عتاب کی تاب نہ لاتا جبوقت
آپکو غصہ آتا دونون ابرؤون مین ایک رگ جسے رگ ہاشمی کہتے نظر آتی اوسوقت کسیکو بات
کرنے کی مجال نہوتی اور آپ کے زور و قوت کو کوئی پہلوان نہ پہونچتا بڑے بڑے زبردست
اوس جناب نے زیر کیے اور وہ جناب دنیا سے نہایت بے رغبت تھے اوسکی عیش و عشرت
کی طرف اصلا التفات نہ کرتے اور فرماتے مالی وللدنیا وما انا والدنیا الا کراکب استظل
تحت شجرۃ ثم راح وترکہا یعنے مجھے دنیا سے کیا کام ہے اور میری اور دنیا کی یہ مثال ہے
جیسے ایک سوار سایہ درخت کے تلے ٹھیرا پہر چلدیا اور اوسے چھوڑ دیا اور دعا کرتے اللہم
احینی مسکینا وامتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین الٰہی مجھے مسکین رکھ اور مسکین مار
اور مسکینون کے گروہ مین اوٹھا اور فرماتے فقیری اور جہاد میرا پیشہ ہے جو اوسے دوست
رکھے وہ مجھے دوست رکھتا ہے اے بلال اسبات مین کوشش کر کہ مرے تو محتاج

اعلائیشہ اگر تو قیامت کو مجھ سے ملنا چاہے تو فقیروں کیطرح زندگی بسر کر اور ترک کردے ہر روز رہ اور پیوند کیا کپڑا اوتار
محبت فقیروں کی بہشت کی کنجی ہے یہ قیامت کو خدا کی ہمنشین ہین اوسدن اونکو کہا جائیگا اے میرے بندو وینیکو دولت
کو میں نے دنیا میں محتاج رکھا تھا اسلئے اسواسطے کہ آج میں کرامت کا خلعت بخشون جس نے تمکو کھلایا یا کپڑا
دیا ہو اوسے بہشت میں لے جاؤ کہ یہ تمہارے واسطے اوسے بخشا اسمعیل پر وحی ہوئی
اے اسمعیل مجھے شکستہ دلوں کے پاس تلاش کر عرض کیا الٰہی وہ کون ہین فرمایا درویشان صادق
ایکدن بشر حافی نے کہا مین محتاج ہون اور عیال سب ہین آپ میرے حق مین دعا کیجیے فرمایا
جسوقت عیال تجھسے روٹی مانگتے ہین اور تیرے دل پر ناداری کا صدمہ ہوتا ہے اوسوقت
میرے واسطے دعا کر دعا تیری میری دعا سے بہتر ہے ایکدن آپ اپنے ہاتھ سے کسی چیز کو ہٹاتے تھے اصحابہ
نے گذارش کی بیان کرو کوئی چیز نہیں آپ کسی ہٹاتے ہین فرمایا دنیا میرے پاس آئی ہے اور
اپنا نفس مجھپر عرض کرتی ہے اوسے ہٹاتا ہون ایک شب عائشہؓ نے آپکے نیچے نرم بچھونا
بچھایا رات بھر کروٹین لیتے رہے صبح کو فرمایا یہ بچھونا لے جاؤ اور وہی کملی لاؤ اللہ تعالیٰ نے
دوسرا اسمعیل کو آپکے پاس بھیجا کہ چاہو پیغمبری اور بادشاہت اختیار کرو اور چاہو پیغمبری اور
بندگی فرمایا مجھے بندگی منظور ہے بادشاہت مطلوب نہین ایکبار جناب الٰہی سے پیغام آیا
اے محمد اگر کہو تو مکہ کے پہاڑ تمہارے لیے سونے کے ہو جائین عرض کیا نہین اے رب
ایکدن مجھے بھوکا رکھ کہ تیرے حضور عاجزی کرون اور دوسرے روز پیٹ بھر کھلا کہ
تیرا شکر بجا لاؤن ثوبان کہتے ہین فاطمہؓ نے حسنینؓ کو گہنا پہنایا اور دروازے پر ٹاٹ کا
پردہ لٹکایا ناخوش ہوگئے جب جناب سیدہ کو یہ خبر پہونچی پردہ پھاڑا اور گہنا اوتار کر
حضرت کے پاس بھیجدیا آپنے مجھسے فرمایا اے ثوبان یہ گہنا فلان شخص کو دے مجھے منظور
نہین کہ میری آل دنیا کا مزا اوٹھائے ایکبار کچھ کفار قید ہو کر آئے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ
چکی پیستے پیستے تنگ ہو گئے تھے یہ خبر سنکر حضرت کے پاس گئین کہ شاید میرا حال دیکھکر لونڈی عنایت
فرمائین آپ اوسوقت تشریف نہ رکھتے تھے جب یہ سنا فاطمہ کے گھر گئے اور فرمایا سوتے وقت
تینتیس ۳۳ بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس ۳۴ بار اللہ اکبر کہہ لیا کرو خادم سے زیادہ
تیرے کام آئیگا ایکدن ازواج مطہرات نے تنگی معاش کی شکایت کی آپ اسقدر ناخوش

ہوئے

ہوئے کہ مہینہ بھر اونکے پاس نہ گئے حکم آیا یا ایہا النبی قل لازواجک ان کنتن تردن الحیوٰۃ الدنیا
وزینتہا فتعالین امتعکن واسرحکن سراحا جمیلا وان کنتن تردن اللہ ورسولہ والدار الآخرۃ
فان اللہ اعد للمحسنات منکن اجرا عظیما اے نبی اپنی عورتون سے کہہ اگر تم دنیا کی زندگی اور
اوسکی آرایش کا ارادہ کرتی ہو تو آؤ تمہین فائدہ دون اور چھوڑ دون اچھا چھوڑنا اور جو
خدا اور اوسکے رسول اور دار آخرت کا ارادہ کرتی ہو تو بیشک خدا نے تم مین سے نیکی
کرنیوالیونکی لیے بڑا اجر تیار کیا ہے آپنے پہلے عائشہ صدیقہ رض سے یہ مضمون بیان فرمایا اونہون نے کہا مین نے
خدا اور رسول اختیار کیے پھر سب نے اونکی پیروی کی اور دنیا کی طلب سے ہاتھ اوٹھایا
عائشہ رض کہتی ہین ایکروز مین نے حضرت کے پیٹ پر ہاتھ پھیرا بھوک کے سبب سے گڈھا پڑ گیا تھا
یہ حال دیکھکر مجھے رونا آیا عرض کیا میری جان آپ پر قربان اگر آپ پیٹ بھر کھا لین کیا نقصان
ہو فرمایا اے عائشہ میرے اولو العزم بھائی بیشی کر گئے اور خلعت کرامت سے مستحق ہوئے
اگر مین دنیا کا لطف اوٹھاؤن اونکا مرتبہ کسطرح پاؤن آپ فرماتے ہین جسقدر مین خدا
کی راہ مین ڈرایا گیا کوئی نہ ڈرایا گیا اور جسقدر مین نے ایذا اوٹھائی کسی نے نہ اوٹھائی تیس
رات دن تک مجھے اور بلال کو کھانا جاندار کا نہ ملا مگر بہت تھوڑا کہ بلال اپنی بغل مین چھپا لاتا
عائشہ رض فرماتی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کی روٹی پیٹ بھر نہ کھائی اور کپڑے
آپکے پیوندون کی کثرت سے نمدے کے مانند ہوگئے تھے جاتے گذرتے بعض دنون مہینہ بھر
آگ نہ جلتی اگر کوئی انصاری کچھ بھیجدیتے کھا لیتے نہیں تو پانی اور چھوارون پر دن کاٹ دیتے
محب الدین طبری روایت کرتے ہین رات کو جب آپ پر بھوک غلبہ کرتی بار بار مسجد مین
جاتے اور نماز پڑھتے جب انتقال ہوا تیس صاع جو کے بدلے زرہ شریف آپکی ایک یہودی پاس
گرو تھی اور آپکے دونون کپڑے دس درہم سے زیادہ کے نہوتے کبھی اہلبیت سے
پوچھتے کچھ کھانے کو ہے عرض کرتے یا رسول اللہ آپ گھر کے مالک ہین مالک کو اپنے
گھر کا حال خوب معلوم ہوتا ہے آپ کیا لائے تھے جو ہم پکاتے یہ سنکر تبسم فرماتے اور باہر چلے جاتے
ابو رافع کہتے ہین ایکدن کوئی مہمان آپکے گھر آیا کچھ موجود نہ تھا مجھے فرمایا فلان یہودی سے
جو اور تھوڑا آٹا بطور بیع سلم بوعدہ غرہ ماہ رجب لا مین نے اوس سے آٹا مانگا کہا بغیر گرو

بیشک حضرت میرے پاس کوئی چیز گرو رکھنے کو نہ دونگا مین نے حال عرض کیا فرمایا خدا کی
قسم مین زمین و آسمان مین امین ہون اگر وہ دیتا مانگتا غیر میری زرہ لے جا اور
اوسے رہن کر کے آیا لا آیت آئی لا تمدن عینیک الی ما متعنا بہ ازواجا منھم زہرۃ الحیوۃ الدنیا لنفتنھم
فیہ ورزق ربک خیر وابقی ترجمہ مت پسار کر اپنی آنکھین اوس متاع کیطرف جو ہمنے اون کو
دی جوڑے ہین اون سے آرائش زندگی دنیا کی تاہم اونہین اوسمین آزماوین اور تیرے رب کا
رزق بہتر اور باقی ہے ابوہریرہ کہتے ہین ایکدن آپ بے وقت گھر سے نکلے ناگاہ ابوبکر
و عمر رضی آگئے فرمایا تم اسوقت کیون باہر آئے عرض کیا بھوک کے مارے فرمایا مجھے بھی بھوک
نے گھر سے نکالا ابو طلحہ کہتے ہین ہمنے آپکے سامنے بھوک کی شکایت کی اور پتھر پیٹ سے کھولکر
دکھائے ہمارے پیٹ پر ایک ایک پتھر بندھا تھا اور آپکے شکم مبارک پر دو بندھے تھے کہتے ہین
غزوۂ خندق مین صحابہ کرام پیٹ سے پتھر باندھ کر خندق کھودتے ایکدن حضرت نے کپڑا شکم
مبارک سے اوٹھایا تین ٣ پتھر بندھے تھے معلوم ہوا تین ٣ دن سے کچھ نہین کھایا اور خندق کھودنے
مین یارون کے شریک ہین ایکروز آپنے ابن عمر سے فرمایا اے عمر کے بیٹے مین نے تین ٣ دن سے
کچھ نہین کھایا اگر مین خدا سے قیصر اور کسری کا ملک مانگتا بیشک مجھے عنایت فرماتا اے ابن عمر
کیا حال ہوگا جب تو اون لوگون کو دیکھیگا کہ سال بھر کا کھانا جمع کرینگے اور یقین اون کا
ضعیف ہوینگے عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مین نے حضرت کو دیکھا کہ چٹائی پر لیٹے ہین نشان
اوسکا بدن مبارک پر بن گیا ہے اور ایک چمڑے کا تکیہ جسمین چھوارے کی چھال بھری تھی سرہانے
رکھا ہے یہ حال دیکھکر مجھے رونا آیا عرض کیا یا رسول اللہ قیصر اور کسری کیسی ناز و نعمت مین ہین
اور آپ خدا کے رسول اس تکلیف و محنت مین فرمایا اے عمر اونکے لیے دنیا اور ہمارے لیے
آخرت ہے وہ اپنی نیکیون کا بدلا دنیا مین پاچکے ایکبار کسی عورت نے ایک نرم بچھونا
آپکو بھیجا فرمایا اے عائشہ یہ کیا ہے عرض کیا فلان عورت نے آپکے لیے بھیجا ہے فرمایا اوسکے
پاس بھیجدے خدا کی قسم اگر مین چاہون تو خدا سونے اور چاندی کے پہاڑ میرے ساتھ کردے
نعمان بن بشیر کہتے ہین تم با فراغت کھاتے پیتے ہو اور مین نے تمہارے پیغمبر کو دیکھا ہے
کہ [illegible] بھی پیٹ بھر کھانے کو [illegible] ہم

دنیا مین مبتلا ہوگئے چپاتیان کہانے ہو اور ربے سالن کے لطف نہین سمجہتے دن کے کپڑے
رات کے کپڑون سے علیحدہ بناتے ہو حضرت کے وقت مین یہ بات نتہی ابوہریرہ ایک قوم پر
گذرے کہ بکری کا بہنا گوشت کہا رہی تہے آپ سے بہی کہانے کیلیے کہا فرمایا مین کیسے کہاؤن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے تشریف لیگئے اور پیٹ بہر جو کی روٹی کبہی نہ کہائی
ایکدن فاطمہ ٹکڑا روٹی کا لائین پوچہا کیا ہے عرض کیا ایک روٹی پکائی تہی بے آپکے کہائے
نگیے فرمایا اے فاطمہ تین دن بعد یہ ٹکڑا منہہ مین گیا ہے مسروق سے منقول ہے کہ آپنے عائشہ
سے فرمایا اے عائشہ دنیا محمد اور آل محمد کے لائق نہین اللہ تعالے اولی العزم پیغمبرون سے
اسیلئے راضی ہے کہ اونہون نے اپنی خواہشون کو روکا اور دنیا کی تکلیفون پر صبر کیا اور مجہے
بہی وہی چاہتا ہے جو اون سے چاہا اور حکم کرتا ہے صبر کر جیسا اولو العزم پیغمبرون نے صبر کیا
امام غزالی کیمیائے سعادت مین لکہتے ہین عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین ام المومنین حفصہ
رضی اللہ تعالے عنہا نے اون سے کہا اے باپ میرے آپ اچہا لباس پہنئے اور اچہا کہانا
رفقا کے ساتہہ بیٹہکر کہائیے آپنے فرمایا اے بیٹی عورت اپنے شوہر کا حال خوب جانتی ہے
کیا تجہے یاد نہ رہا کہ کئی برس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکے اہل وعیال کو دوسرے
وقت کہانا سیر نہوا فتح خیبر تک آپنے پیٹ بہر جو اسے کبہی نہ کہائے ایکروز خوان کہانیکا
سامنے لائے نہایت خراب تہا آپکو کراہت آئی فرمایا اسے اٹہا لو ہم کہانا زمین پر رکہہ لینگے
ہمیشہ دوہری کملی بچہاتے ایکدن کسی نے چار تہ کرکے بچہا دی فرمایا آرام سے رات کی
نماز مین خلل پڑتا ہے کپڑے جب میلے ہو جاتے گہر مین دہو لیتے بلال اذان کہتے مگر آپ
اونکے سوکہنے تک باہر نہ آسکتے کہ دوسرا جوڑا پاس نہ تہا ایکروز دوسرا کپڑا نہ پایا ایک ہی
کپڑے سے تمام بدن لپیٹ کر باہر تشریف لائے یہ کہکر عمر رضی اللہ عنہ اسقدر روئے کہ
روتے روتے بیہوش ہوگئے عمران بن حصین کہتے ہین مین حضرت کے ساتہہ فاطمہ کے گہر گیا
آپنے دروازہ پر آواز دی فاطمہ نے کہا تشریف لائیے فرمایا اور وہ بہی جو میرے ساتہہ
ہے عرض کیا یا رسول اللہ ایک پرانا کمل میرے پاس ہے بدن چہپاتی ہون تو سر کہل جاتا ہے
آپنے اپنا تہبند اونکو دیا اوسسے اوڑہ کر ہمکو بلایا آپنے فاطمہ سے فرمایا الفرزند عزیز کیا حال

ہے عرض کیا سخت بیمار اور بھوک کی سختی مین گرفتار ہون آپ روئے اور فرمایا اے صبر کی
ذکر مین نے بھی تین دن سے کچھ نہین کہایا اور مین تجھسے خدا کو زیادہ پیارا ہون
اگر چاہون تو خدا مجھے دے مگر مین آخرت اختیار کرتا ہون پھر اپنا ہاتھ فاطمہ کے کندھے
پر رکھکر فرمایا تجھے بشارت ہو کہ تو بہشت مین سب عورتون کی سیدہ ہے مریم اور آسیہ
اپنے زمانے کی عورتون کی سردار تہین اور تو اپنے زمانے کی عورتون کی سردار ہے بہشت
مین ہم تینون کو مکلف مکان ملینگے کہ کسی شغل اور رنج کو اون مین دخل ندینگے
اے فاطمہ غنیمت سمجھ کہ مین نے تیرا نکاح ایسے شخص سے کیا جو دنیا مین بندہ اور آخرت مین
سردار ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مین نے ستر اصحاب صفہ کو دیکھا اون مین
کسی پاس چادر نتھی ایک کپڑا ہوتا اوسے اپنی گردنون مین لپیٹ لیتے بعض کا نصف
ساق اور بعض کا ٹخنون تک پہونچتا اور ہاتھ سے اوسے سمیٹے رہتے کہ کہین ستر ظاہر
نہو جاے ایکروز عبد الرحمن بن عوف رح نے روزہ رکھا بعد افطار کے کھانا لایا گیا فرمایا
مصعب بن عمیر مجھسے بہتر تھے جب شہید ہوئے کفن نہ ملا ایک چادر مین لپٹا سر ڈھکتے پاؤن
کھل جاتے اور پاؤن ڈھکتے سر کھل جاتا حمزہ مجھسے بہتر تھے کہ شہید ہوگئے ہمین دنیا کی فراغت
حاصل ہوئی ہم ڈرتے ہین مبادا ہماری نیکیون کا بدلا دنیا مین دیا گیا ہو پھر رونے لگے اور
کھانا اوٹھا دیا العزیز دنیا خدا کی دشمن ہے خدا کی دوست اوسکے دشمن سے محبت نہین رکھتی
اور دنیا فانی اور آخرت باقی ہے عقلمند فانی کو باقی پر اختیار نہین کرتے خواجہ سفیان ثوری
کہتے ہین جو شخص تمام آسمان و زمین والون کے برابر عبادت کرے اور دنیا سے محبت
رکھے قیامت کو ندا کرینگے یہ وہ شخص ہے جو خدا کی دشمن سے محبت رکھتا تہا ولید بن
مسلم کہتے ہین مین نے جناب رسالت کو خواب مین دیکھا عرض کیا دین کس سے حاصل کرون
فرمایا سفیان ثوری سے کہ قدر دنیا کی اوسکے دل مین مطلق نہین کسی نے عامر بن قیس کو دیکھا
کہ ساگ اور روغن کھا رہے ہین کہا آپنے اسپر قناعت کی مگر مینے ایسے لوگ دیکھے کہ اس سے
بھی کم پر قناعت کرتے ہین فرمایا وہ کون ہین کہا جنہون نے دنیا کو آخرت پر اختیار کیا ایک حکیم
کہتا ہے جو تیرے پاس ہے پہلے اور کے قبضے مین تہا اور بعد تیرے اور کے قبضے مین ہوجائیگا

اپنے بیہودہ فنا کے لیے اپنی جان ہلاک نہ کر یقین جان کہ سرمایہ دنیا کا ہوا و ہوس ہے اور سود و نفع
اوسکا مادہ یہ دوزخ قال اللہ تعالے فاما من طغی و آثر الحیوۃ الدنیا فان الجحیم ہے الماوی
آئیگ کامل فرماتے ہین مینے دنیا کو چار عیب سے چھوڑ دیا آرام اوسمین کم ہے اور غم بہت ہے
اور شریک اوسکے بڑے ہین اور جلد فنا ہو جاتی ہے الغرض دنیا خود عیب ہے اور تمام عیبونکی
جڑ حب الدنیا راس کل خطیئۃ جو شخص دنیا سے دل لگاتا ہے تمام عمر رنج و غم مین رہتا ہے
ہزار کاہش اور محنت سے حاصل کرتا ہے اور لاکھ آرزو اور حسرت کے ساتھ چھوڑ جاتا ہے
وارث چار دن مین بے رنج و ملال اوڑا دیتے ہین اور حساب اسکی گردن پر ہوتا ہے فرش
مخملی اور قبائے اطلسی اور دوشالہ کشمیری اور جھاڑ اور فانوس باغ و مکان اسکا غیر کے
قبضے مین ہے اور یہ مدام خاک کے نیچے کفن پہنے اندھیرے مکان مین پڑا ہے نہ کوئی اسکی
خبر لیتا ہے اور نہ فریاد سنتا ہے کچھ ساز و سامان اس گھر کے لیے تیار نہ کیا تھا کہ آج کام
آتا قل ہل ننبئکم بالاخسرین اعمالا الذین ضل سعیہم فی الحیوۃ الدنیا وہم یحسبون انہم یحسنون
صنعا اس سے زیادہ خسارہ کیا ہے انسان مال و دولت ہزار مکر و فریب و حیل و دغا
و محنت و مشقت سے حاصل کرے ابھی اوس سے متمتع نہو کہ حاکم کے پیادے اوسے پکڑ لیجائین
اور دشمن فرصت پا کر مال اوسکا اپنے تصرف مین لائین اسپر مدعیون کا ہجوم اور مکر و فریب
و حیل و دغا کا مواخذہ ہے اور رو رہے ہین اوڑا دیئین نہ تاب اس مفلس و بے نوا کے پاس
مال ہے کہ دیکر مدعیون کو راضی کرے اور نہ کوئی عذر کہ حاکم کے غصے سے بچائے خسر الدنیا
والآخرۃ ذلک ہو الخسران المبین سے طلبکار این دار ناپایدار ٭ چہ وزری بود وابستہ
بہر پاے دار ٭ چو آخر کند عیش شیرین تباہ ٭ نزا دل بباید گرفت انتباہ ٭ اے حال مال
تجھے اپنے حال سے خبر نہین مال و دولت اپنا جانتا ہے کل معلوم ہو جائیگا کسکا ہے
اور کسکی عیش و آرام کے لیے اپنے سر پر تونے وبال لیا ہے الغرض دنیا ہزار مکر و حیلے سے
اپنی طرف کھینچتی ہے جب رغبت اوسکی آدمی کے دل مین کامل ہو جاتی ہے اور کسیطرف
متوجہ ہوتی ہے مانند بدکار عورتون اور چھالاک رنڈیون کے کہ جب بیٹھی اداؤن سے
عاشقون کو دام مین پھانس لیتی ہین ہزار استغنا کے ساتھ پیش آتی ہین اور صد سر مکی

نقل کرم کرتی ہین یحیی بن معاذ رازی کہتے ہین عاقل وہ ہے کہ دنیا کے چھوڑنے سے پہلے
اوسے چھوڑ دے اور گور مین جانے سے پہلے سامان درست کرے اور خدا کے سامنے
حاضر ہونے سے پہلے اوسے راضی کرے عیسی علیہ السلام نے ایک شخص کو سوتے دیکھا فرمایا
اوٹھہ خدا کی یاد کر کہا اس سے زیادہ کیا ہے کہ مینے دنیا اور اہل دنیا کو چھوڑ دیا فرمایا اب تو
تیرا سونا بھی اچھا ہے حارث نے سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مین سچا مسلمان
ہون فرمایا اپنے ایمان پر کیا علامت رکھتا ہے عرض کیا دل میرا دنیا سے افسردہ ہے
کہ سونا اور پتھر برابر سمجھتا ہون اور گویا بہشت دوزخ میرے سامنے حاضر ہین فرمایا پکڑے
رہ تونے پایا جو چاہیے تھا پھر فرمایا یہ وہ بندہ ہے کہ اللہ نے دل اوسکا روشن کیا ابوذر
مجلس مین بیٹھے تھے اونکی عورت نے آکر کہا تم یہان بیٹھے ہو اور گھر مین کچھ نہین فرمایا ایک
بڑی گھاٹی درپیش ہے کہ بدون ہلکے ہونے بوجھ کے اوس سے گذر دشوار ہے عیسی
علیہ السلام کے نہ تھے کوئی گھر تھا نہ کچھ معاش جنگلون مین پہرتے اور جو ملتا کھا لیتے کسیے کہا آپ
گھر بنا لیتے تو کیا ہو فرمایا لوگون کے پرانے کافی ہین قیامت کو منادی ندا کرے گا دنیا سے
بے پرواہی کرنے والے کہان ہین ادہر آئین اور عیسی کی محفل شادی مین حاضر ہون
کسینے سلمان رحمہ اللہ تعالے سے کہا آپ اچھا لباس کیون نہین پہنتے فرمایا مین بندہ ہون
اور بندون کو اچھے کپڑون سے کیا کام قیامت کو اگر آزاد ہو جاؤن گا پہنون گا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین دو بھوکے بھیڑیے بکریون کے غول مین اسقدر خرابی نہین
کرتے جسقدر دوستی مال وجاہ کی مسلمان کے دل کو تباہ و خراب کرتی ہے اور نفاق
کو دل مین اسطرح اوگاتی ہے جیسے پانی سبزی کو اور فرماتے ہین دنیا دین کو اسطرح
کہاتی ہے جیسے آگ لکڑی کو عیسی فرماتے ہین دنیا کو خدا مت ٹھہراؤ وہ کہین تمکو اپنا
بندہ نہ کر لے اور خزانہ وہان رکھو جہان اندیشہ نہو اور دنیا مین ہر جگہ اندیشہ ہے پس خدا
کے لیے دو کہ وہان کچھ اندیشہ نہین اے حواریو مینے تمہارے سامنے دنیا کو خاک مین ملا دیا
تم اوسے مت اوٹھانا کہ وہ پلید ہے نافرمانی خدا کی اوس سے ہوتی ہے اور آخرت بدون اوسکے
چھوڑے نہین ملتی کہتے ہین جسطرح پانی اور آگ جمع نہین ہوتی دنیا آخرت سے جمع نہین ہو سکتی

ایکبار حضرت عیسےٰ علیہ السلام کسی شہر مین جا نکلے تمام شہر مردہ پایا فرمایا یہ لوگ غضب الٰہی
سے مرے ہین کہ بے گور وکفن پڑے ہین حواریون نے عرض کیا کاش معلوم ہوتا کس سبب سے
ان پر غضب نازل ہوا آپ نے اونہین پکارا ایک نے جواب دیا لبیک یا روح اللہ فرمایا تمہارا
کیا حال ہوا عرض کیا ہم سب رات کو آرام سے سوئے اور صبح دوزخ مین داخل ہوے کہ غافل تھے اللہ
کی اطاعت کرنے اور دنیا کو دوست رکھنے جیسے لڑکا ماں کو دوست رکھتا ہے کہ اوسکے
آنے سے خوش ہوتا ہے اور جانے سے روتا ہے فرمایا ان مین سے اورون نے کیون نہ کلام
کیا عرض کیا آگ کی لگام اونکے منہ مین دی ہے مین بھی اونکے ساتھ تھا مگر اونمین سے نہ تھا
اب دوزخ کے کنارے پر ہون دیکھیے چھوٹون یا نہ چھوٹون کسی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا
ہمکو نصیحت کیجیے فرمایا دنیا سے دشمنی رکھو کہ خدا تعالےٰ کے محبوب ہو جاؤ کسی نے کہا آپ پانی
پر چلتے ہین ہم چلین تو ڈوب جائین فرمایا اسلیے کہ تم دنیا کو اچھا جانتے ہو اور میرے نزدیک
خاک اور سونا برابر ہے امام غزالی یحییٰ بن معاذ سے روایت کرتے ہین دنیا شیطان کی دکان
ہے جینے اوسمین سے کچھ لیا شیطان نے اوسکا دامن پکڑا اور تمام دنیا رجب پہلی بار بنائے گئے
اللہ تعالیٰ نے اونہین جب تک آنکھ بہر کر دیکھا اور کہا جو تجسے محبت رکھے خالص بندہ میرا ہے آسے عزیز
جناب احدیت نے طرح طرح کی خرابیان دنیا اور خوبیان آخرت کی بیان کین اور صاف
فرمادیا جو دنیا کو آخرت پر ترجیح دے گا اوسکا ٹھکانا دوزخ اور جو آخرت اختیار کرے گا
اوسکا ٹھکانا بہشت ہے باوجود اسکے تو دنیا کو آخرت پر اختیار کرتا ہے کیا تجھے خدا کے فرمانکا
اعتقاد نہین یا تیرے نزدیک دوزخ بہشت سے بہتر ہے اگرچہ بلا اپنے آرام کے واسطے
گوارا کرتا ہے سخت نادانی ہے ہر عاقل جانتا ہے کہ دنیا کے حاصل کرنے مین ہزار طرح کی ذلت
اور محنت ہوتی ہے اگر نہ حاصل ہو تو ندامت اور جو حاصل ہو تو مرتے وقت اوسکے چھوڑنیکی
حسرت ہوتی ہے اور جو بیوی بچون کی آسائش کے لیے اپنے سر پر وبال لیتا ہے تو دشمنون کا
بیگار ہی ہے جبتک تو اپنا کام چھوڑکر اونکے کام مین مصروف ہے تجھسے دوستی ظاہر کرتے ہین
جب اعضا مین فتور اور خدمتگذاری مین قصور ہوگا دشمن ہو جائینگے اور تیرے مرنیکی
خواہش کرینگے تو نزع مین گرفتار اور موت کے کشمکش مین مبتلا ہوگا وہ مال و متاع چھینے

کرنے پھرینگے تو ہزارون مین خاک کے نیچے ہوگا وہ محلون مین بیٹھے چین کرینگے تو ہوا کو ترسے گا وہ خسکی ٹٹیون مین پنکھے لگائے بیٹھے ہونگے تو اندھیرے مین پڑا ہوگا وہ مشعل اور فانوس روشن کرینگے کبھی تیرا خیال نہ آئے گا تیرے قبر پر جائینگے قیامت کو ایک نیکی طلب کرے گا ہرگز نہ دینگے ایسے بیہودون اور بیوفاؤن کے لیے اپنے سر پر بلا لینا دانائی سے بعید ہے مسلمہ بن عبد الملک نے عمر بن عبد العزیز بادشاہ سے وقت انکی رحلت کے عرض کیا اے امیر المومنین تمہارے تیرہ [۱۳] بیٹے ہین انکے واسطے کچھ نہ چھوڑا سب مال اپنا خدا کی راہ مین صرف کردیا فرمایا اگر وہ خدا کی فرمانبرداری کرینگے خدا انکو کفایت کرتا ہے اور جو نافرمانی کرینگے تو ایسی نابکار اولاد کا مجھے کیا غم ہے سچ ہے ناخلف اولاد مار آستین ہے اوسکی پرورش جان کو ضایع کرتی ہے قال اللہ عز و جل انما اموالکم و اولادکم فتنۃ سوا اسکے نہین کہ مال تمہارے اور اولاد تمہاری فتنہ ہے اور فتنہ عورتون کا اوس سے بھی بدتر ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے مین اپنی امت مین کوئی فتنہ عورتون سے زیادہ نہین چھوڑتا اس سے بڑھ کر کیا ہوگا کہ اللہ تعالے نے شیطان کے مکر کو ضعیف فرمایا ان کید الشیطان کان ضعیفا اور عورتون کے حق مین وارد ہوا ان کیدکن عظیم تمہارا مکر بڑا ہے ظاہر ہے انسان شیطان کو دشمن جانتا ہے اور دشمن کی بات دل پر کم اثر کرتی ہے اور کم مانتا ہے اور عورت سے محبت رکھتا ہے اور محبوب کی ہر بات دل کو بھاتی ہے اور اوسکی خوشی ہر حال مین چاہتا ہے لاکھ طرح علما قرآن حدیث سے سمجھاتے ہین کہ خدا و رسول کا حکم کسی کی خوشی کے لیے ٹالنا نہ چاہیے مگر جب گھر کی بی بی نے شیخ سدو کا بکرا یا مدار صاحب کا مرغا مان لیا تو میان کو کرنا ضرور ہے ایمان رہے یا نہ رہے کہتا ہے ہم خوب جانتے ہین کہ یہ رنگ منڈا کا لگنا گناہ ہے اور گناہ کی سزا دوزخ اور دوزخ مین بڑے بڑے سانپ بچھو اور کھانے کو زقوم اور پینے کو حمیم ہے مگر کیا کرین بی بی نہین مانتی تب رشتہ دار اور ماں باپ ایک طرف ہین مگر میان جورو کے طرفدار ہین کچھ پروا نہین کہ ماں باپ کی نافرمانی کیسا گناہ ہے اور قطع رحم پر کیا وعید نازل ہوا ہے وجہ شرعی تکلیف دینا اور اونکی خبرگیری مین قصور کرنا بھی جائز نہین سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم از واج مطہرات سے ہمیشہ کشادہ رو رہتے اور ہر روز بعد نماز عصر

اونکے گھر جاتے اور احوال پوچھتے اور فرماتے خیرکم خیرکم لاہلہ وانا خیرکم لاہلی اچھا تم مین وہ ہے
جو اپنے اہل سے اچھا ہے اور مین تم سب مین اپنے اہل سے اچھا ہون اور حجۃ الوداع مین فرمایا
مرد اپنی عورت کا حق پہچانے عورتون سے سلوک اور احسان کرو اور اونکے ستانے مین خدا سے
ڈرو نہ پہنچا تکلیف نہ دو مگر حضرت عائشہؓ سے زیادہ محبت وخصوصیت رکھتے اسیلئے اونکو
محبوبہ رسول اللہ کہتے ہین مسروق تابعی جب اون سے حدیث نقل کرتے تو کہتے حدثتنی الصدیقہ
بنت الصدیق حبیبۃ رسول اللہ المبرأۃ من السماء اور اوقات عزیز اپنی طب روحانی اور علاج
امراض قلب مین صرف کرتے اور مرض قلب گناہون کی تاریکیون سے عبارت ہے کہ اونکے
سبب سے ثبات واستقامت دل کی صحت اوسکی سے جاتی رہتی ہے اور غلبہ اور دوام
اونکا معرفت اور ذوق ذکر کو کہ حیات حقیقی ہے زائل کرتا ہے اوسوقت آدمی مردہ سے
بدتر ہو جاتا ہے انک لاتسمع الموتی اور ما انت بمسمع من فی القبور اسی موت کی طرف اشارہ
ہے اور جو کہ اس بیماری کا ضرر بیماری بدن کے ضرر سے سخت تر ہے کہ وہ موت سے
زائل ہو جاتی ہے اور یہ ہمیشہ رہتا ہے مقصود بالذات دین مین معالجہ دل کا اور اصلاح
باطن کے مفاسد معنوی سے قرار پایا سب پیغمبر اور رسول اسی معالجہ اور اصلاح کیلیے
بھیجے گئے لیکن آپکی شریعت اس امر مین اتم واکمل اور افضل واشمل ہے جو تحقیق اور تفصیل
اور انضباط اور تنقیح اوسکی اس شریعت مین ہے کسی مین نہین حفظ صحت دل اور ازالہ
امراض باطن کیلیے آپنے ہزارون قاعدے اور سیکڑون ضابطے ایسے مقرر کیے
کہ کسی دین ومذہب مین نہین پائی جاتی اور اسوجہ سے کہ امراض جسم عبادت کو مانع ہین
گاہ گاہ اونکے ازالہ کیطرف بھی توجہ فرماتے مگر چونکہ نظر اس فن کیطرف تبعاً واقع تھی
اکثر اوقات اون بیماریون کی علاج پر کہ ملک عرب مین کثیر الوقوع ہین اقتصار کرتے اور
وہان کے باشندون اور آب وہوا خصوصاً المدینہ کے مزاجون اور احوال کی رعایت
فرماتے چنانچہ بخار کے لیے ٹھنڈا پانی پینا اور اوس سے نہانا مفید کہتے اسیلیے کہ اوس ملک
کے لوگون کو اکثر حمیات شدت حرارت آفتاب سے جو یومی کی قسم سے عارض ہوتی ہین
ہان کبھی کسی وجہ سے بعض علاج بطور کلیت اور عموم کے ارشاد کرتے مگر انتفاع اون

فوائد و فضائل سے بھی اخلاص اور یقین مریض پر موقوف ہے کہ معالجہ طبابت سے ظاہر ہوتا لیکن
استغفر اللہ ناقص ہو کہ منشا خطرے بھی ہے وہاں یقین شرط نہیں بلکہ وہ یقین کے قابل
نہیں اور طب نبوی وحی الٰہی اور نور نبوت اور کمال عقل سے صادر ہے جو شخص بصدق
نیت و اخلاص قلب و یقین کامل و قبول تام اوسپر عمل کرے قطعاً فائدہ اوٹھائے اور جسکے
دل میں شک اور شبہہ ہے وہ یقیناً اوس سے منتفع نہوگا بلکہ عجب نہیں اوسکی بیماری
بگڑ جائے چنانچہ ایک شخص کو دست آتے تھے اوسکے بھائی نے کہا شہد پلا دیجیے اوسنے
پلایا دست زیادہ ہوگئے حال عرض کیا ارشاد ہوا شہد اور پلا تیسری یا چوتھی بار جب
اوسنے شکایت کی دست زیادہ ہوتے جاتے ہیں فرمایا صدق اللہ وکذب بطن اخیک
یعنے اللہ سچا ہے اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا کہ شفا قبول نہیں کرتا فائدہ شاید اوسکو
بدہضمی سے دست آتے تھے اور آپ بار بار واسطے اخراج مواد فاسدہ کے شہد پلانیکا
حکم کرتے جب اسقدر کہ دفع مرض کو کافی ہو پلوا چکے اور دست بند ہونے فساد باطن
پر متنبہ فرمایا چنانچہ جب وہ اس ارشاد سے متنبہ ہوا اور شک اور شبہہ دل سے دور کیا
اوسی علاج سے دست موقوف ہوگئے بخاری اور مسلم نے اس قصے کے آخر میں روایت کیا
فبرء یعنے پھر وہ اچھا ہوگیا پس طب نبوی نفع اور بہتری میں قرآن سے مناسبت رکھتی ہے
کہ قرآن امراض قلبی کو دور کرنے والا ہے لیکن جو شخص اوسپر یقین نہیں کرتا اوسکی بیماری
زیادہ ہوجاتی ہے قال اللہ تعالےٰ وننزل من القرآن ما ہو شفاء ورحمۃ للمؤمنین ولا
یزید الظالمین الا خسارا اکثر اوقات علاج آپکا ادعیہ اور اذکار اور آیات کے ساتھ
ہوتا اور کبھی مفردات ادویہ طبعی یعنے اجزائے جمادی ونباتی وحیوانی اور کبھی دونونکی
ترکیب سے علاج کرتے مگر معالجہ آپکا مرکبات ومعاجین کے ساتھ نہوتا کبھی واسطے دفع
ضرورت دوا یا کسی اور غرض صحیح سے کوئی چیز زیادہ کرتے اور عمدہ چیز جو اوس زمانے
کے بیمارون کو کمال نفع کرتی آپکی بیمار پرستی اور عیادت تھی اکثر بیمار آپکی صورت دیکھتے ہی
اچھے ہوجاتے اور جو صحت مقدر نہوتی آپکی تشفی اور تسلی دینے سے مرض گھٹ جاتا اگر بعض
مرجاتا اوسکے جنازہ کے ساتھ جاتے اور نماز پڑھاتے اور اوسکے لیے استغفار کرتے اور در حقیقت

ایسی موت ہزار زندگی اور صحت سے بہتر ہے ساتھ وہ میری جنازے کے تخت تک آئے ٭
اے اہل بیت اقدام جمیع مبارک ہوے تھے اور جب مسلمان کے گھر لڑکا پیدا ہوتا آپکے پاس لاتا
آپ اوسکے حق مین برکت کی دعا کرتے اور چھوارے یا کچھ اور شیرینی چباتے اور کبھی اپنا
تہوک اوسکے منہہ مین ڈالتے چنانچہ عبد اللہ بن زبیر کے منہہ مین ڈالا اور یہ ایسی نعمت تھی
جسکا بیان نہین ہوسکتا اور لڑکے کا نام ساتوین دن رکھتے اور عقیقہ بھی اوسی دن سنت
ہے اور اچھے نام کو پسند کرتے اور فرماتے کہ اللہ تعالے اسب ناموں سے عبد اللہ اور
عبد الرحمن کو زیادہ دوست رکھتا ہے اور سب ناموں سے سچے حارث اور ہمام اور
سب سے بری حرب و مرہ ہین اور کبھی برے نام کو بدل دیتے چنانچہ عاصیہ بنت عمر کا نام جمیلہ
رکھا اور اسیطرح برہ کو جویریہ اور اصرم کو زرعہ اور حرب کو سلم اور مضطجع کو منبعث اور
بنو غویہ کو بنو رشدہ اور شعب الضلالۃ کو شعب الہدیٰ سے بدلا اور حزن سے کہ سعید بن
مسیب کے دادا تھے کہا تیرا نام سہل ہے اونہون نے نہ مانا سعید کہتے ہین اسی سبب سے
سختی اور شدت آج تک ہم مین باقی ہے اور امت کو تاکید فرماتے نام کر کون سے اچھے
رکھو کہ قیامت کے دن نام لیکر پکارے جاوینگے اور ارشاد کرتے پیغمبرون کے نام پر
نام رکھو اور کبھی کسی کی کنیت مقرر کرتے چنانچہ عائشہ رض کی کنیت ام عبد اللہ اور علی
کے ابو تراب مقرر کی فایدہ اس کنیت مین ارباب تصوف نے اشارات دقیقہ اور نکات
لطیفہ ذکر فرمائے ایک اون مین سے یہ ہے کہ تراب اہل توحید و فنا کے وجود سے اشارہ ہے
اور ہوئے علی سلاسل طریقت کی اصل اور مقتدا اور مرجع اور منتہی ہین تبعین سے یہ خاک
مراد نہین بلکہ وہ لوگ کہ جیتے جی مر گئے اور بسبب نفس کشی کے خاک ہو گئے مراد ہین کہ وہ آپکے
فروع اور پیرو اور تربیت یافتہ ہین اور تراب اونکے اصل اور مربی اور پیشوا و للہ در من
قال ٭ من حاصل این خطاب گویم ٭ مضمون ابو تراب گویم ٭ خاک اند جماعتے کہ مردند ٭
ہستی بجہاے خود سپردند ٭ سر حلقہ خاکیان علی بود ٭ سر سلسلہ جنان علی بود ٭ اور یہ جو
عوام مین مشہور ہے آدم من التراب و علی ابو التراب سو بے ادب سے خالی نہین مقام
پیغمبرون کا اس سے بہتر اور اعلیٰ ہے کہ کسی کو اونپر ترجیح دی جاسکے ہان یہ کنیت حضرت

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کمال بزرگی اور علو مرتبہ پر دلالت کرتی ہے اور اجازت اس امر کی بھی کہ اپنے
بیٹے کا نام محمد رکھیں اور اسکی کنیت ابوالقاسم کریں حضرت علی کی خصائص سے ہے
چنانچہ انہوں نے بعد وفات سید کائنات کے حضرت محمد بن حنفیہ کو اس نام اور کنیت
سے مشرف کیا اور دوسروں کو نام اور کنیت شریف جمع کرنے کی اجازت نہتی اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کھانے مین تکلف نہ کرتے جو میسر ہوا کھا لیتے اور جو پسند نہ آتا چھوڑ دیتے
مگر کھانے کو برا نہ کہتے اور کھانے سے پہلے اور اوسکے بعد دونوں ہاتھ بند دست تک
دھوتے اور فرماتے برکۃ الطعام الوضوء قبلہ والوضوء بعدہ یعنے کھانے سے پہلے اور اوسکے
بعد وضو کرنا موجب برکت طعام ہے اور کھانا دسترخوان پر رکھکر کھاتے اور کبھی زمین پہ
رکھتے کہ تواضع سے قریب تر ہے اور اسیطرح چھوٹے چھوٹے برتنوں مین کسی طرح کا کھانا
رکھکر جیسا اہل تکلف و تنعم مین مروج ہے نہ کھاتے اور کھاتے وقت تکیہ نہ لگاتے اور فرماتے
انما انا عبد آکل کما یاکل العبید واجلس کما یجلس العبید یعنے نیست کہ مین بندہ ہون کھاتا ہون
جسطرح بندے کھاتے ہین اور بیٹھتا ہون جسطرح بندے بیٹھتے ہین اور جو نماز کے وقت
کھانا تیار ہوتا پہلے کھانا تناول فرماتے کہ کھانے مین نماز کا خیال رہنا نماز مین کھانے کے
خیال رہنے سے بہتر ہے اور کھانے سے پہلے یہ دعا پڑہتے اللھم اجعلہا نعمۃ مشکورۃ تصل بہا
نعمۃ الجنۃ اور تنہا کم کھاتے اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کھاتے ہین اور سیر نہین
ہوتے ارشاد ہوا اکٹھے کھایا کرو اور خدا کا نام ذکر کرو تمہارے لیے کھانے مین برکت ہو
وارد ہے جمع ہو کر کھاؤ اور متفرق نہو کہ بتحقیق برکت ساتھ جماعت کے ہے اور بہت
گرم کھانا نہ کھاتے اور فرماتے وہ بے برکت ہے ہمکو خدا نے آگ نہ کھلائی پس ٹھنڈا کرلو
اور باختصار پر قناعت فرماتے احیاء العلوم مین مرقوم ہے اگر روٹی تیار ہو جاے سالن کا
انتظار نکرتے کہ مقصود کھانے سے حفظ قوت ہے نہ تنعم اور بہت کھانے کو پسند نہ کرتے اور
شروع کے وقت بسم اللہ کہتے اور فرماتے بیشک شیطان اپنے لیے کھانے کو حلال کرتا ہے
اس سے کہ خدا کا نام اوسپر نہین لیا جاتا یعنے جو شخص کھانے سے پہلے بسم اللہ نہین کہتا
شیطان اوسکے ساتھ کھاتا ہے لیکن اگر بھول جاے تو بعد کھانے کے بسم اللہ فی اولہ وآخرہ

کہانے کو اسکے کہنے سے وہ ملعون نے کر دیا ہے اور ترمذی نے بسند حسن صحیح روایت کیا کہ
ایکدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چھ یارون کے ساتھ کہانا کہا رہے تھے ایک اعرابی
آیا اور دو لقمے مین سب کہانا کہا گیا فرمایا اگر وہ بسم اللہ کہتا یہ کہانا تمہین کفایت کرتا اور
کہانے سے فارغ ہو کے فرماتے الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ غیر مکفی ولا مودع ولا
مستغنی عنہ ربنا اور یہ دعا بھی وارد ہے الحمد للہ الذی اطعمنی ہذا الطعام ورزقنیہ من غیر حول
منی ولا قوۃ اور صحیحین مین ام المومنین عائشہ صدیقہ رضہ سے روایت کیا حضرت غنی الوسع
تیامن یعنے دہنی طرف سے ابتدا ہر کام مین دوست رکہتے وضو کرنے اور کنگہی کرنے اور جوتا
پہننے مین اور پانی تین سانس مین پیتے اور فرماتے اسطرح پانی پینا خوب سیراب کرنیوالا
اور تندرستی بخشنے والا اور گوارا تر ہے اور ایک سانس مین پینا طریقہ شیطان کا ہے
اور برتن مین سانس مارنی اور پہونکنے سے منع فرماتے کہ تنفس پانی مین فعل بہائم کا ہے
ہر سانس کے شروع مین بسم اللہ اور آخر مین الحمد للہ کہتے اور فرماتے جب کہانا کہا و اسکو
خدا کی یاد سے ہضم کرو اور یہ بھی ارشاد ہوا کہانے کے بعد سونے سے دل سخت ہوتا ہے
اور صحیحین مین مروی ہے فرمایا جب شام ہو اپنے بچون کو روکو یعنے پہرنے اور باہر جانے
سے کہ اسوقت شیطان منتشر ہوتے ہین پس جب ایک ساعت رات جائے ان بچون کو
چھوڑ دو اور دروازے بند کرو اور اللہ کا نام یاد کرو کہ شیطان بند دروازہ نہین کہولتا اور
اپنی مشکون کے منہہ بند کرو اور خدا کا نام یاد کرو اپنے برتن ڈہکو اور خدا کا نام یاد کرو
یعنے رات کو سوتے وقت پانی کا برتن کہلا نہ چھوڑو اور اوسے ڈہکتے وقت بسم اللہ کہو
بالجملہ وہ جناب قولاً وفعلاً ذکر الہی کی ترغیب مین مشغول رہتے اور ہر کام خدا کے نام سے
شروع اور اوسکے نام پر ختم کرتے جب کوئی مرغوب چیز حاصل ہوتی الحمد للہ رب العالمین
اور جو کوئی امر مکروہ واقع ہوتا الحمد للہ علی کل حال فرماتے اور جسطرح کا کپڑا میسر ہوتا پہنتے
تکلف پسند نہ فرماتے اور جامہ شہرت سے منع کرتے اور ارشاد کرتے جو شخص جامہ
شہرت پہنیگا اوسے جامہ ذلت پہناوینگے کہ اوسمین آگ لگجائے گی اور فرماتے جو شخص
تکبر سے کپڑا زمین پر لٹکاتا چلیگا خدا اوسپر قیامت کے دن نظر رحمت نہ کریگا بعض

علما کہتے ہین کہیر سے ازار مراد ہے کہ دوسری حدیث مین تصریح ہے شب نصف شعبان
یعنی شب برات خدا تعالی سب کو بخشتا ہے مگر ماں باپ کو ناراض کرنے والا اور شرابی اور
ازار لٹکانے والا نہین بخشا جاتا لیکن صحیح یہ ہے کہ کسی کپڑے کو لٹکا کر چلنا درست نہین اور
چاندی کی مہر دہنے ہاتھ اور کبھی بائین چھنگلیا مین پہننے کندہ اوسکا یہ تھا محمد رسول اللہ
اور یہ مہر آپکی بعد شیخین رض اور اونکے بعد امیر المومنین عثمان رض کے پاس تھی اونکی خلافت مین
معیقیب خادم کے ہاتھ سے چاہ اریس مین گر پڑے ہرچند تلاش کی نہ ملی کہتے ہین جسقدر تفرقہ
اور اختلاف کہ آپکی آخر خلافت مین اور اونکے بعد واقع ہوا بسبب اس مہر کے گم ہونے کے تھا
خدا تعالی نے اوس مہر مین مانند مہر سلیمان کے ایک تاثیر رکھی تھی جسکے سبب سے موجب نظام
امر خلافت تھی اور بعض روایات مین آیا ہے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کبھی ننگے پاؤن بازار
کو جاتے اور سودا کاری وغیرہ خرید کرکے اوٹھا لاتے اسی لئے حضرت بشر حافی نے ہمیشہ ننگے
پاؤن پھرنا اختیار کیا اور بعض شعرا نے کہا ہے سنجیدہ کہ زمین و آسمان طالب اوست ہ
گردد ز نگہی برہنہ پایان دارند ہ لیکن صحیح یہ ہے کہ یہ امر حضرت سے بعد نبوت کے ثابت نہین
قبل نبوت کے تکالیف و عسرت کی حالتین واقع ہوا ہے پس جسکو بسبب عسرت کے جوتا میسر نہو
اوسکے حق مین ننگے پاؤن پھرنا مضائقہ نہین ورنہ بدعت ہے اور جوتا پہننا سنت اور حضرت
کی نعلین مقدس پر دو دوال تھے مکان بنوانا اور اینٹ پر اینٹ رکھوانا آپ سے ثابت نہین
بلکہ یہ فعل ناپسند فرماتے ایک انصاری نے محل بنایا آپ اودھر سے نکلے دریافت کیا
کسکا محل ہے لوگون نے اوسکا نام بتایا اس اثنا مین وہ بھی آیا اور سلام کیا آپنے منہ پھیر لیا
جب اوسے معلوم ہوا کہ آپ میرے محل بنانے سے ناخوش ہوئے اوس مکان کو کھود کر زمین
کے برابر کردیا عین العلم مین لکھا ہے جو شخص مکان شش گز سے اونچا بناتا ہے فرشتہ کہتا ہے
اے فاسق کہانتک اونچا کریگا تم بستر پر آرام نہ فرماتے ایکدن کسی نے کملی چار تہہ
کرکے بچھادی رات بھر کروٹین لیتے رہے نیند نہ آئی وہ اوٹھا پھینک کر اور اکڑ کر اور
اتراکر نہ چلتے اکثر اوقات دوزانو قبلہ رو دونون ہاتھ زانوؤن پر رکھکر بیٹھتے پاؤن پھیلاکر
اور یارون سے بڑھ کر نہ بیٹھتے اور کنارہ مجلس پر یا جہان جگہ ملجاتی بیٹھ جاتے بالانشینی

اور صدر محفل کا ارادہ نہ فرماتے اور ارشاد کرتے کوئی شخص مجلس مین نہ بیٹھے مگر ذکر الٰہی
کے ساتھ اور اٹھے یعنے کسی مجلس کو خدا کی یاد سے خالی نہ چھوڑے اور جب مجلس سے اوٹھتے فرماتے
سبحانک اللہم وبحمدک اشہد ان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک اور جو کوئی آپ کو
پکارتا جواب مین لبیک فرماتے یعنے حاضر ہون اور ہر شخص سے اوسکی سمجھ کے موافق کلام
کرتے اور کبھی لغو اور فحش اور کوئی بات بے محل زبان مبارک پر نہ آتی اور کوئی بات آپکا
فائدہ اور حکمت سے خالی اور مرضی الٰہی کے خلاف نہ ہوتی تمام قول و فعل آپکے خدا کی مرضی
کے مطابق ہوتی اور غصے کے وقت بھی کوئی بات ناحق آپکی زبان سے نہ نکلتی اور کسی کی
بات نہ کاٹتے اور آداب مجلس کی رعایت فرماتے اور کلام آپکا فصیح مبین جامع روشن موجز
مختصر غیر مخل لا فضول و تقصیر مسلسل ہوتا نہ ایسا متصل کہ سامع ایک کلمہ کو دوسرے سے
جدا نہ کر سکے اور نہ ایسا منقطع جیسے بعض لوگ توڑ توڑ کر باتین کرتے ہین اکثر اوقات سمجھانے
کے واسطے ایک بات کو تین بار اعادہ کرتے اور بے ضرورت کلام نہ فرماتے اکثر ساکت
رہتے اور چلا کر بات نہ کہتے اور نہ بہت آہستہ کہ سامع کے سننے مین نہ آئے اور تھوڑی سی
عبارت مین بہت مضمون بیان فرماتے اور عربی زبان دوست رکھتے اور فرماتے
بولی اہل بہشت کی عربی ہے اور صحابہ سے امر جہاد اور سارے کامون مین مشورہ کرتے
اور ہر وقت اپنی امت کی غمخواری اور شفاعت مین مصروف رہتے اور ہر کام مین امت
کے لیے آسانی دوست رکھتے یہانتک کہ نماز تراویح صرف اسی خیال سے ترک کی مبادا
امت پر فرض ہو جاوے اسیطرح جس امر مین اختیار دیئے جاتے آسان اختیار فرماتے
اور رشتہ دارون سے بہت سلوک کرتے اور قطع رحم نکرتے اور سمجھتے اور ہر ایک سے
یہانتک کہ بچون سے بھی ابتدا السلام کرتے اور محتاجون اور شکستہ حالون کو سلام کرنے مین
عار نہ رکھتے اور فرماتے نزدیکتر اور اولیٰ تر خلق مین خدا سے وہ شخص ہے جو پہلے سلام
کرے اور مجلس اور گھر مین آتے جاتے وقت سلام کرتے کہ آنے کا وقت جانے کے وقت
سے سزاوار زیادہ نہین اور ارشاد کرتے اگر دو شخصون مین درخت یا دیوار حایل
ہو جاوے پھر باہم ملین تو چاہیے ایک دوسرے کو سلام کرے اور فرماتے اگر سلام فاش

کر دینگے تو تم مین محبت پیدا ہوگی اور لوگ بے ایمان بہشت مین نجاوینگے اور ایمان حاصل
ہوگا جب تک خدا کے لیے آپس مین محبت نکہینگے اور دو چیز سب اور افضل
فرماتے ایک کہانا کہلانا دوسرے ہر واقف ناواقف کو سلام کرنا اور گہر مین تشریف لاتے
تو اسطرح سلام کرتے کہ جاگتے سن لیتے اور سوتے بیدار نہوتے اور اکثر اونٹ اور گہوڑے
پر سوار ہوتے اور اپنی آستین سے گہوڑے کا منہ پونچہتے اور فرمایا بہلائی گہوڑے کی
پیشانی سے بندہی ہے اور خچر عرب کے ملک مین کم تہا ایک خچر مقوقس بادشاہ اسکندریہ نے
بطریق ہدیہ کے آپکو بہیجا تہا اوسپر سوار ہوتے نام اوسکا دلدل تہا اور سوا اوسکے کہی
خچر اور تہے ایک کا نام فضہ تہا جسے فروہ بن عمرو نے بہیجا تہا اور ایک ابن العلا اور ایک
رئیس دومۃ الجندل نے پیشکش کیا تہا اور آپکے پاس سو بکریان تہین اگر تلو سے زیادہ
ہوجاتین ذبح کر لیتے اور گیارہ لونڈیان اور چھبیس غلام تہے لیکن آدہے سے زیادہ آزاد کر دیے
تہے اور فرماتے جو شخص ایک غلام یا دو لونڈیان مسلمان آزاد کر دے دوزخ کی آگ سے آزاد ہو جاے
اور ہر عضو بدن اوسکا یا دو عضو اونکے اوسکے ایک عضو کو کفایت کرے اور پیغمبری سے پہلے ایک شخص بکریان
چرانے پر مقرر ہوے اور فرماتے سب پیغمبرون نے بکریان چرائی ہین فایدہ شاید اسمین
حکمت یہ ہے کہ ریاست چوپانی سے مشابہت رکہتی ہے اور اس عمل سے تواضع اور غمخواری
غربا کی عادت ہوتی ہے اور فقرا اور مساکین اور محتاجون اور ضعیفون کی صحبت مین
اکثر بیٹہتے اور بہ نسبت اغنیا کے انپر زیادہ مہربانی فرماتے اسلیے فقرا صحابہ اپنی محتاجی اور مسکینی
غنیمت سمجہتے سے ع رقیبان را ازین معنی خبر نیست * کہ سلطان جہان با ماست امشب * اور
عاجزون سے عاجزی اور رانڈون اور یتیمون کی دلجوئی اور ضعیفون کی مدد فرماتے تہے
کہتے ہین معراج کے صبح ایک یہودی کی لونڈی کا بوجہ اپنی پیٹہ پر اوٹہا کر اوسکے گہر پہونچا دیا
یہودی نے جو اوس جناب کو اس حال سے دیکہا عرض کیا شاید رات آپکو معراج ہوا فرمایا تمکو
کسطرح جانا عرض کیا مینے اگلی کتابون مین دیکہا ہے کہ آخر زمانے پیغمبر معراج کے صبح ایک
مشرک کی لونڈی کا بوجہ اوٹہا کر اوسکے گہر پہونچا دینگے تو جسپر شاید وہ یہودی مکہ مین بغرض
تجارت یا اور کسی کام کے لیے آیا ہوگا ورنہ سکونت یہود کو مدینہ مین تہی اور معراج مکہ مین

ہوئی یا مراد معراج روحانی ہے کہ قبل اور بعد ہجرت کے بارہا اوس جناب کو حاصل ہوئی اور
جس سے مصافحہ کرتے ہاتھ اپنا نہ ہٹاتے جبتک دوسرا نہ ہٹاتا اور جسکے پاس بیٹھتے نہ اوٹھتے
جبتک وہ نہ اوٹھتا اور بیماروں اور ضعیفوں کی خبرگیری کرتے جسے سواری کی حاجت ہوتی
سواری عنایت فرماتے اور کبھی اپنے پیچھے بٹھا لیتے اور یاروں کو اپنے پیچھے نہ چلنے دیتے
کہ آپ اونکے نگہبان تھے اور کبھی وجہ اسکی یہ بیان فرماتے کہ میری پیٹھ فرشتوں کیلیے
چھوڑدو کہ فرشتے اونکی نگہبانی اور خدمت کے لیے آپکے پیچھے چلتے اور پھر آپ کی اوسکے مرتبے
کے لائق تعظیم کرتے ایکبار حلیمہ سعدیہ خدمت مبارک میں آئیں آپنے اونکے لیے اپنی چادر
بچھائی لیکن کسی محتاج کو بسبب اوسکے فقر کے ذلیل نہ سمجھتے اور نہ کسی بادشاہ سے بسبب
اوسکے جاہ و حشمت کے ڈرتے ایک لونڈی مدینہ کی لونڈیوں سے اپکا ہاتھ پکڑکے جہاں چاہتی
لیجاتی ایک عورت نے عرض کیا آپ سے کچھ کام ہے راہ میں بیٹھ گئے اور جبتک وہ
باتیں کرتی رہی سنتے رہے ایکروز کوئی مسافر آپکے پاس آیا ہیبت سے کانپنے لگا فرمایا
میں بادشاہ نہیں ایک قریشیہ عورت کا بیٹا ہوں ابن عامر کہتے ہیں میں نے آپکو ناقہ صہبا
پر سواری جمار کرتے دیکھا نہ آپکے ساتھ ضرب تھی اور نہ طرد اور نہ الیک الیک اور آپ اپنے
یاروں اور گھر والوں سے امتیاز کسی کام میں دوست نرکھتے آپنے ہاتھ سے کپڑوں میں
پیوند لگاتے اور نعلین مقدس کا تسمہ لیتے اور گھر میں جھاڑو دیتے اور بکریاں دوہ لیتے
اور کپڑوں میں اگر کوئی چیز لگ جاتی اپنے ہاتھ سے دھوڈالتے اور آپ اپنے ہاتھ سے جانور کو
گھانس دیتے اور رکھوالتے باندھتے خادموں کے ساتھ بازار سے سودا خرید لاتے چھوٹے
بڑے کو سلام کرتے راتدن کا لباس ایک رکھتے جو ضیافت کرتا قبول فرماتے اور جو کھلاتا
کھالیتے ہر ایک سے تبسم اور کشادہ روئی کے ساتھ کلام کرتے گھر والوں کی خدمت کرتے
اور مسجد کے بنانے میں بنفس نفیس شریک ہوئے اور غزوہ احزاب میں بسبب فاقے پتھر
پیٹ سے باندھے یاروں کے ساتھ خندق کھودتے ہرچند صحابہ نے روکا پر نہ مانا فرمایا
کسی سفر میں بکری ذبح کرنے کی ٹھیری ایک صحابہ نے کہا ذبح کرنا اسکا میرے ذمہ ہے
دوسرے نے کہا میں گوشت بناؤنگا تیسرے نے کہا میں پکاؤنگا فرمایا میں لکڑیاں لاؤنگا

کہ لاؤن کا عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم کافی نہین آپ کس لیے تکلیف اوٹھاتے ہین فرمایا
مین جانتا ہون تم کفایت کروگے مگر خدا تعالے اوسے دوست نہین رکھتا جو یارون سے
اپنا امتیاز چاہتا ہے الغرض تواضع سے کوئی خصلت بہتر نہین ان کنتم مملوءة من الطاعات فعلیک
بذرة من الافتقار خدا کی خزانے طاعت سے بھرے ہین پس ایک ذرہ عجز و نیاز کا تجھپر لازم
ہے اور تکبر سے کوئی حرکت بدتر نہین کسی گناہ سے انسان شیطان کے برابر نہین ہوتا جب
تکبر کیا اسکا اور اوسکا فعل ایک ہو گیا اسی آفت نے ابلیس کو کافر کیا اور اسی ہزار برس کی
کا محنت و مجاہدہ ایک لمحہ مین برباد کر دیا اللہ تعالے فرماتا ہے انہ لا یحب المتکبرین بیشک وہ
متکبرون کو دوست نہین رکھتا ساصرف عن آیاتی الذین یتکبرون قریب ہی پھیر دونگا
اپنی آیتون سے متکبرون کو کذلک یطبع اللہ علی کل قلب متکبر جبار اسیطرح اللہ مہر کر دیتا
ہے ہر دل متکبر جبار پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین خدا تعالے قیامت کو
تین شخصون پہ رحمت نہ کریگا ایک بوڑھا زانی دوسرا بادشاہ دروغ گو تیسرا مفلس متکبر
اور فرماتے ہین جسکے دل مین رائی برابر کبر ہوگا بہشت مین نجائیگا اور ارشاد ہوتا ہے
جو تکبر کرتا ہے خدا اوسے خوار کرتا ہے وہ اپنی نگاہ مین بڑا ہے اور لوگون کی نظر مین کتے
اور سور سے بدتر ہے اور فرماتے ہین متکبرون کو قیامت کے دن چیونٹیون کی شکل پہ
اوٹھاینگے کہ کمال ذلت و خواری کے ساتھ لوگون کے پاؤن تلے پڑے ہوینگے
حدیث مین ہے ایک شخص لباس فاخرہ پہنکر ناز کرتا اور اتراتا چلتا خدا نے اوسی زمین
مین دھنسا دیا کہ قیامت تک دھنستا رہیگا اور فرماتے ہین قیامت کو متکبرون پر ہر طرح
کی ذلت و خواری ہوگی بولس دوزخ مین ایک جیلخانہ ہے اوسکی طرف ہنکائے جاینگے
اور پیپ لہو دوزخیون کا پینگے لکھا ہے موسی علیہ السلام نے جناب الٰہی مین عرض کیا
سب سے زیادہ دشمن تیرا کون ہے فرمایا جسکا دل متکبر اور زبان درشت اور آنکھ حق
کیطرف سے بند اور ہاتھ بخیل اور خلق بد ہے ایکروز تخت حضرت سلیمانؑ کا آسمان سے
اسقدر قریب ہوا کہ آواز فرشتون کی تسبیح کی سنی پھر زمین کیطرف چلا یہانتک کہ قعر دریا مین پہونچا اور تخت سے ندا آئی اگر سلیمان کے
دلمین ایکذرہ کبر ہوتا زمین مین دھنس جاتا اور کبھی اس رتبہ کو نہ پہونچتا بنی اسرائیل مین ایک شخص عابد تھا اور ایک بڑا فاسق

عابد کے پاس آبیٹھا کہ شاید اوسکی صحبت سے خدا مجھپر رحم کرے عابد نے ادسے اوٹھا دیا کہ اوسکی
صحبت مجھے نقصان نہ پہونچاے پیغمبر وقت پر وحی آئی دونون سے کہدو عمل سری سے کرین
کہ فاسق کے سب گناہ بسبب عجز کے بخشے گئے اور عابد کے سب عمل بسبب تکبر کے حبط ہوئے
ایکبار صحابہ ایک شخص کی تعریف کرتے حضرت نے فرمایا اوسمین علامت نفاق کی موجود
ہے یعنے اپنے سے کسیکو بہتر نہین جانتا نصر بن احمد بادشاہ نے بیٹے کو وصیت کی خزانہ وسپاہ
سے دل نہ لگانا کہ دولت معرض زوال مین ہے اور سپاہ منقلب الاحوال اگر ہمیشہ کے لیے
بھلائی چاہتا ہے تو اضع کر کہ جو دل اس دام مین پھنسے گا قیامت تک نہ چھٹے گا سید القوم
خادمھم کے معنے یہ ہین کہ جسکی تو خدمت کرے گا وہ تیرا محکوم اور تو اوسکا مخدوم ہوجائیگا
ہارون رشید خلیفہ حسین شیبانی کی تعظیم کو اوٹھے اور اونہین تخت پر بٹھایا کہ آپ کھڑے
ہوے وزیرون اور امیرون نے کہا یہ بات ہیبت سلطنت کے خلاف ہے فرمایا جو ہیبت
تواضع سے جاوے جانے ہی کے لائق ہے عمر بن عبد العزیز خلیفہ کا چراغ گل ہونے لگا مہمان
نے کہا مین تیل دے آؤن فرمایا مہمان سے کام لینا مروت کے خلاف ہے عرض کیا غلام کو
جگا دون فرمایا ابھی سویا ہے آپ گھر مین گئے اور تیل لاکر چراغ مین ڈالا مہمان نے
عرض کیا اے امیر المومنین آپ اپنے ہاتھ سے ایسے کام کرتے ہین فرمایا جب بھی عمر تھا اور
اب بھی وہی ہون اور نہین ہو گیا امیر المومنین عمر رضہ جب ملک شام مین پہونچے پھٹے پرانے کپڑے
پہنے تھے فرمایا اگر اچھے کپڑے پہنون بہتر ہے کہ دشمنون کا ملک ہے اونپر رعب وعبرت ہو
پھر فرمایا خدا نے ہمین اسلام سے عزت دی دوسری چیز سے عزت نچاہین گے فضالہ حاکم مصر
بازار مین ننگے پاؤن پھرتے کسی نے کہا آپ حاکم ہو کر ایسا کرتے ہین فرمایا مجھے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے تنعم سے منع کیا ہے اور فرمایا ہے کبھی ننگے پاؤن پھرا کر اور کبھی جوتا پہنکر
ابو ہریرہ رضہ ایام حکومت مین لکڑیان اوٹھالاتے تھے اور سعد رضہ ایام خلافت مین گوشت
ترکاری خرید لاتے سردار دونون جہان کے کوئی چیز اوٹھاے لاتے تھے کسی نے کہا مین
لے چلون فرمایا چیز والے کو اوٹھانا اپنی چیز کا مناسب تر ہے ایوب علیہ السلام خیاطی اور
زکریا علیہ السلام نجاری کرتے داود ایام سلطنت مین زرہ بناتے اکثر انبیا کلیم خوا ... انبیا

سے نکلیان چراہین اگر مزہبی کی بڑائی تکبر اور خود بینی سے حاصل ہوتی تو پیغمبری اونکو نہ ملتی کاوس
داؤد اسباب اور نمرود و شداد و فرعون و ہامان اس مرتبے کے لائق ہوتی امام غزالی فرماتے
ہین جو شخص متکبر کے دلپر نظر کرے کوئی شئے اس اوس سے بدتر نہین ظاہر اوسکا عورتون
کے مانند آراستہ اور باطن اوسکا کتون کی طرح موذی اور ناپاک ہے طاؤس نے ایک شخص
کو دیکھا کہ اتراتا چلتا ہے فرمایا یہ اوسکی چال نہین جو اپنے باطن کے حال سے واقف ہے
کہ کسقدر گندگی اوسمین بھری ہے مطرب نے مہلب بن صفرہ کو اس چال سے دیکھا فرمایا یہ چال
خدا کو ناپسند ہے کہا مجھے نہین جانتا مین کون ہون فرمایا جانتا ہون اول تو ایک گندہ پانی
تھا اور آخر مردار ہوجاے گا اور اب بھی سیکڑون پلیدی تجھمین بھری ہین ایک حکیم کسی
مغرور کے گھر گیا تھوک کی حاجت ہوئی اوسکے منہہ پر تھوک دیا وہ بہت خفا ہوا کہا مجھے
اسوقت تھوکنے کی ضرورت تھی بہت خیال کیا متکبر کے منہہ سے کوئی جگہہ بدتر نہ پائی امام
الطریقۃ خواجہ بایزید بسطامی رح فرماتے ہین مینے تیس برس عبادت کی اکدن غیب سے
آواز آئی اے بایزید خدا کے خزانے طاعتون سے بھرے ہین اگر اوس سے ملا چاہتا ہے
تواضع اختیار کر العزیز بڑائی اور عظمت ذات واجب کے لیے خاص ہی ممکن کے حق مین
کوئی کمال بندگی اور نیاز سے بڑھکر نہین خاک کہ ہزار ظلمت سے مکدر ہے کیا رتبہ رکھتی ہے
کہ نور سلطان کی صفت اپنے لیے ثابت کرے آج ہر شخص غرور و پندار مین گرفتار ہو کل سب
غرقین اوسکی عظمت و جلال کے سامنے پست اور سب کمال نقصان اور تمام ہستیان نیست
نظر آوینگی کل شئ ہالک الا وجہہ ملائکہ مقربین سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا اور انبیاء و مرسلین
ما عرفناک حق معرفتک و ما عبدناک حق عبادتک کے سوا اس جگہہ دم نہین مار سکتے جو غلام
سرکش اپنے مولے کا تاج سر پر رکھا اور اوسکے تخت پر بیٹھا چاہے مردود بارگاہ اور
مستوجب ضرب ذق انک انت العزیز الکریم حدیث قدسی مین آیا ہے کبریا میری چادر اور
عظمت میری ازار ہے جو مجھسے ان دونون مین جھگڑے گا دوزخ مین جائیگا العزیز
سبحان تو اور کہان صفت ذوالجلال حقیقت دیکھ ایک ناپاک پانی سے پیدا ہوا اوسوقت
کچھ قدرت نہ رکھتا تھا اور اب بھی ایک مکھی یا پسو تجھے ایذا دے کر اوڑ جاے تو اوس سے

پیدا نہین ہے سکتا اور صورت و شکل کا یہ حال ہے اگر دو روز منہ نہ دھوے اپنی صورت سے
آپ کراہیت و نفرت آوے ایک خیمہ چمڑے کا نشدا اس پر تنا ہے پیٹ مین گوہ اور صورت
اور ناک مین رینٹھ اور کان مین میل بھرا ہے بلکہ بچشم انصاف دیکھے تو وہ گوہ صورت
ایک نفیس چیز تھی کہ تیرے جسم نے اوسے خراب کیا ہے باوجود ان خرابیون کے کس بات
پر ناز کرتا ہے یہ حسن و جمال ظاہری اور قوت و لطافت نہایت سریع الزوال ہے عمر دو روزہ
تک بھی وفا نہین کرتا چار دن مین جوڑ ہڈیون کے ڈھیلے ہو جاینگے اور پیٹھ جھک جاوے گی
اور بال سپید ہو جاینگے اور چہرہ پر جھریان پڑجاینگی اور دانت گرجاینگے آنکھ مین
روشنی نہ رہے گی اور سب اعضا بیکار ہو جاینگے چمڑا قبر مین گل جاے گا اور گوشت
خاک یا چیونٹیون کی خوراک ہو جاے گا یوسف و زلیخا و شیرین و لیلی جنکے حسن و جمال کے
اکناف عالم مین ایک دھوم ہے اب کہان ہین جو تو باقی رہے گا اور رستم و سہراب و سام
و نریمان جنکی زور و قوت کا جہان مین ایک شور ہے کدھر گئے جو تو بچ جاے گا اس وقت اگر ایک
رگ بدن کی بگڑ جاے یا کانٹا پاون مین لگجاے سب قدر و قیمت ہو بجاے نسب پر کیون ناز
کرتا ہے اللہ تعالے فرماتا ہے ان اکرمکم عند اللہ اتقکم زیادہ بزرگ اللہ کے نزدیک وہ ہے
جو زیادہ پرہیزگار ہے اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین جسکے عمل اچھے نہونگے
اوسے نسب فایدہ نہ بخشیگا باپ دادا کا کمال اولاد مین نہین آتا قریش اسمٰعیل و ابرہیم کی اولاد
مین تھے ہزارون اون مین مردود و کافر ہوے بنی اسرائیل پیغمبر زادگی پر ناز کرتے سیکڑون بندر
سوئر اور بندر ہو گئے کنعان حضرت نوح پیغمبر کی طریق پر نہ تھا ہر چند اونھون نے سفارش
کی قبول نہوئی آخر طوفان مین غرق ہو گیا نوح اور لوط پیغمبر کی عورتین دوزخ مین گئین
اور آسیہ فرعون کی بی بی بہشتی ہوئین محمد بیٹا کعب بن اشرف کا ایمانی وفادار اور عمر
بیٹا سعد بن ابی وقاص کا لشکر اشقیا کا سردار ہوا عبرت سے دیکھو قدرت رب ودود کے
ظلمت سے نور نور سے ظلمت ہوتا ہے آذر شاہان کیان آتش پرست اور بلال و صہیب
مسلمان خدا شناس بلا کہ حال خسارہ ایمان و سلمان فارس چہرہ ایقان ہے اگرچہ رومی تھا
کہ بلال اور لاکھ کسری کو سلمان اور ہزار قیصر کو صہیب پر قربان کرین بیجا ہے ابوجہل کعبہ

مین مروی ہوا ہے اور یہ مسلم مین مقبول ہے حسن زبصرہ بلال از حبش صہیب از روم ہے اور یہ کہ
کہ ابوجہل ایجہل ابولہبی ست آپ ہمیشہ سلمان و صہیب و عمار و خباب و بلال کے ساتھ صحبت
رکھتے قریش کے سردارون نے کہا ہمین ان محتاجون کے پاس بیٹھنے سے شرم آتی ہے
انہین اپنے پاس سے ہٹا دو فرمایا ما انا بطارد المومنین مین مسلمانون کو ہٹانے والا نہین اور
بغوی کی روایت مین ہے اقرع بن حابس تمیمی اور عیینہ بن حصن فزاری نے کہا اگر آپ صدر
مجلس مین بیٹھین اور بلال و صہیب و عمار و خباب و سلمان دور جہان اونکے بیٹھنے کا موقع
ہے بٹھا کرین تو ہم آپکی مجلس مین حاضر ہو کر دین کی باتین سیکھا کرین حکم آیا ولا تطرد الذین
یدعون ربہم بالغداۃ والعشی یریدون وجہہ مت ہٹا اونکو جو رات اپنے رب کو پکارتے ہین
اوسکی رضا چاہتے ہین آپ نے اونکی استدعا قبول نہ فرمائی اور ہمیشہ ان مسکینون کے ساتھ بیٹھتے
اور فرماتے میری زندگی اور موت تمہارے ساتھ ہے اگر دنیا مین تمہارا حشر میرے ساتھ ہوگا تو مسکینون کو ایسا فخر حاصل ہوتا کہ
دو جہان مین سماتا دوسرون کی کیا مجال ہے اونکی ہمسری چاہین اور اونکی خاک قدم سے بیمار کرین موسی علیہ السلام نے جناب الہی مین
عرض کیا یا رب این اطلبک خدایا تجھے کہان ڈھونڈون فرمایا عند المنکسرۃ قلوبہم شکستہ دلون کے پاس
عرض کیا مجھسے زیادہ شکستہ دل کوئی نہین فرمایا تو مین وہان ہون جہان تو ہے کسی نے ایک بزرگ
سے پوچھا تمہارا نسب کیا ہے فرمایا اول نطفہ تھا آخر مردار ہو جاؤنگا پھر ترازو مین عمل
تولے جائینگے اگر نیکی غالب ہوئی تو بزرگ اور جو بدی زائد ہوئی تو ایک نالائق خوار ذلیل
ہون مال و جاہ دنیا مار آستین ہے اوسپر ناز کرنا اور اترانا ایسا ہے جیسے ایک شخص مجلس
عشرت تیار کرے اور کٹنی ایک ضعیفہ کوڑھن کو کہ پیپ اور لہو اوسکے بدن سے بہتا ہو نہا
دھلا کر اور لباس مکلف پہنا کر اور عطریات ملکر اوسکے پاس لائے اور وہ رات کی تاریکی
اور شراب کی مستی مین حسینہ اور جمیلہ سمجھکر کمال رغبت سے مباشرت کرے صبح کو جب بیدار ہو
اور خمار شراب کا اوترے صورت ناپاک اوسکی نظر آئے اور بدن اور کپڑے اپنے انواع
نجاسات سے ملوث پائے سے بوقت صبح شود ہمچو روز معلومت کہ باکہ باختہ عشق در شب
دیجور علاوہ برین یہ مال و جاہ کہ ہزار محنت و مشقت سے ہاتھ آیا دو حال سے خالی نہین
یا یہ تجھے چھوڑ دے گا یا تو اسے چھوڑ کر چلا جائے گا واضرب لہم مثل الحیوۃ الدنیا کماء انزلناہ

من السماء فاختلط به نبات الارض فاصبح هشیما تذروه الریاح امام جعفر صادق فرماتے ہین
اے فرزند آدم اوس شے کی فوت پر کہ پھر تیرے پاس نہین آسکتی کیون افسوس کرتا ہے اور اوسکے
ہونے پر جسے موت تیرے قبضے مین نہ چھوڑے گی کیون خوش ہوتا ہے ایک حکیم کہتا ہے
جو دنیا پر فخر کرے گا موت کے وقت اپنی غلطی پر پشیمان ہوگا اور جو مضبوط مکانون پر
فخر کرے گا قبر کی تنگی دیکھکر اپنی خطا پر متنبہ ہوگا اور جو مال پر فخر کرے گا حساب کے وقت
اوسکی برائی سمجھے گا اور جو گناہ کرکے خوش ہوگا دوزخ کا عذاب دیکھکر اپنی حماقت پر
نادم ہوگا ایک حکیم سے کسی نے تکبر کیا کہا اگر تو گھوڑون پر فخر کرتا ہے تو وہ اچھے ہین
تجھے کیا اور جو ہتھیارون پر اتراتا ہے تو اونکی خوبی تجھمین نہ آجاے گی اور جو باپ دادا
پر فخر کرتا ہے تو اونکی صفات تجھمین موجود نہین پھر تجھکو بڑائی کسطرح حاصل ہوئی الغرض علم و عبادت و صفت حسنہ کا ایک [illegible] کرتی لیکن
جو شخص آفات عبادت سے آگاہ ہے ہر طاعت مین اسقدر خائف رہتا ہے کہ عاصی معصیت
مین نہین رہتا رابعہ کہتی ہین استغفر اللہ من قلۃ صدقی فی قولی استغفر اللہ علویہم و جاہلہ
اونکے حق مین وارد نہین جو شراب پیتے او زنا کرتے ہین بلکہ اونکی جو نماز و روزہ و صدقہ
و زکوۃ ادا کرتے اور ریا کے رد ہونے سے ڈرتے ہین اول شیطان بندہ کو عبادت سے
منع کرتا ہے جب بندہ کہتا ہے دنیا فانی ہے اور سفر دراز درپیش ہے بے توشہ زاد
کسطرح قطع ہوگا تو کہتا ہے جلدی کیا ضرور ہے ابھی عمر بہت ہے عبادت کر لینا جب بندہ
کہتا ہے موت میرے اختیار مین نہین اور وقت اوسکا معلوم نہین شاید ابھی مر جاؤن
اور حسرت عبادت کی گور مین لے جاؤن تو کہتا ہے عبادت مین جلدی کر کہ نامہ اعمال
مین نیکیان زیادہ ہو جائین جب بندہ کہتا ہے دو رکعت نماز خشوع و خضوع و قرار
و سکون کے ساتھ بہت رکعتون سے جو جلد جلد پڑھی جائین بہتر ہے کہتا ہے نماز اچھی طرح
ادا کر کہ دیکھنے والے تجھے اچھا سمجھین جب بندہ کہتا ہے مجھے خدا سے کام ہے اوسکی عبادت
اورون کے دکھانے کے لیے کرنا نری بے حیائی ہے کہتا ہے اگرچہ تجھے خلق سے کچھ کام نہین
مگر وہ خود ظاہر کرے گا اور لوگون کے دل مین تیری قدر و منزلت بڑھاے گا جب بندہ
کہتا ہے دنیا کی قدر و منزلت بیکار ہے مجھے عزت آخرت کی درکار ہے تو کہتا ہے اسقدر

شفقت سے ذکر اگر ازل مین مجھے جنتی کیا عبادت کی کیا حاجت اور جو دوزخی کیا تو اوس سے
کیا فائدہ حاصل ہوگا بندہ کہتا ہے کہ عبادت و ریاضت میرے حق مین بہرحال مفید ہے
اگر جنتی ہون تو مرتبہ بڑہیگا اور خدانخواستہ دوزخی ہون تو عذاب کم ہوگا ایسلیے کہ
خدا محنت کسی کی رائگان نہین کرتا اوسوقت شیطان لاچار ہو جاتا ہے اور نفس سے کہ اوسکا
اوستاد ہے مدد چاہتا ہے کہ اوسے عجب کی گھاٹی مین ہلاک کرے انسان کو چاہیے کہ جسوقت
یہ سرکش اترانے کہے اے نفس تیری نماز اگرچہ اخلاص کے ساتھ ہو اس سے زیادہ نہین
جیسے کوئی مفلس اور ارشی بہرجو بادشاہ کے حضور بھیجے خداے تعالے تیرے اس حقیر
تحفہ کی پروا نہین رکہتا مین تیرے تمام تیز کی لطف ہان اگر عجز و نیاز کے ساتھ پیش کریگا
غالب ہے کہ اپنے فضل و کرم سے قبول کریگا اور جو ذرا گردن اوٹھائی تیرے سر پہ
مارے گا تھوڑی تنخواہ پہ بادشاہ کی خدمت کرتا ہے اور اوسکی سواری کے ساتھ دوڑتا ہے
اور اوسکے دشمن سے لڑکے جان کہوتا ہے بادشاہ حقیقی ہر آن کروڑون نعمت عطا کرتا ہے
اگر دو رکعت ہزار نقصان و عیب کے ساتھ اوسکے واسطے پڑہین کیا کمال کیا اور کیون
اتراتا ہے اور علم پر اترانا تو محض جہالت ہے اگر علم رکہتا شیطان و نفس کے فریب مین نہ آتا دانا
نہین نادان کا دہوکا کہاتا ہے حضرت فرماتے ہین آفۃ العلم الخیلاء آفت علم کی اترانا ہے مثال
تیری اوس مریض کے مانند ہے کہ دوا اپنے مرض کی جانتا ہے اور استعمال نہین کرتا آیا ایسا
جاننا کچھ کام آتا ہے نجات اسمین ہے کہ ہواے نفس کا خلاف کرے قد افلح من تزکی و نہی النفس
عن الہوی نہ اسمین کہ جانے اور زبان سے کہے کہ ہواے نفس کا خلاف چاہیے اگر تو اپنی
حقیقت سے واقف نہین تو دعوے علم بیجا ہے جو آپ کو نہ پہچانے گا کیا جانے گا اور جو واقف
ہے تو اورون کی تعریف و ستائش پر کیون بہولتا ہے لیس الخبر کالمعاینۃ اگر کوئی تجھے
شیخ و مخدوم کہے فریفتہ نہو اور یہ دعا پڑہو اللہم اجعلنی خیرا مما یظنون ولا تواخذنی بما یقولون
واغفرلی ما لا یعلمون وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی النبی الکریم
صاحب الخلق العظیم وآلہ واصحابہ اجمعین

## چھٹا باب خصائل بشریہ کے بیان مین

بادشاہون کا دستور ہے جب کسی کو اپنی عنایت سے مخصوص فرماتے ہین ایک خاص معاملہ

کے ساتھ جس سے اوسکی قدر و منزلت ہر شخص کے نزدیک بڑہ جائے ممتاز کرتے ہین اسیطرح
پروردگار عالم نے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام خلق سے بطریق خطاب مخصوص کرکے
اپنی خاص مہربانیون کے ساتھ مشرف کیا اور سب پیغمبرون کی صفات اوس ذات بابرکات
مین جمع کرکے ہزارون کمالات کے ساتھ کہ بالاصالت کسیکو حاصل نہوئی مخصوص فرمایا ازانجملہ
نصیر نے ستّو خصائص سے زیادہ اپنی تفسیر اور رسالہ نجات مین جمع کیے یہ مختصر اسقدر گنجائش
نہین رکھتا لہذا بارہ خاصون کے بیان پر اقتصار ہوتا ہے اول محبوبیت مطلقہ کہ آپ باعتبار
جملہ صفات وجہات کے ہر زمانے مین خلائق بلکہ خود خالق کے محبوب ہین مثلاً عالم سے بسبب
علم کے اور زاہد سے بسبب زہد کے حسین سے بسبب حسن کے اور عادل سے بسبب عدل
کے محبت ہوتی ہے اور آپکی جملہ صفات ظاہری و باطنی و اختیاری و غیر اختیاری متساویۃ
الاقدام ہین حسین سے اسیوقت تک محبت رہتی ہے جبتک حسن باقی ہے جب حسن جاتا
رہتا ہے محبت بھی جاتی رہتی ہے اور آپکی ہر صفت کمال زوال سے محفوظ و بہتر بلکہ یوماً
فیوماً ترقی پر ہے وللآخرۃ خیر لک من الاولی اور بعض اشخاص سے معاصرین محبت رکھتے ہین
لاحقین نہین اور بعض سے لاحقین محبت کرتے ہین نہ معاصرین مگر آپسے ہر وقت اور ہر زمانے مین اہل ایمان کو محبت رہے اور اسیطرح
بعض اشخاص سے اسلیئے کہ اپنے دوست ہین محبت اور اس جہت سے کہ دشمن سے ملتے ہین
کدورت ہوتی ہے مگر آپکی ذات پاک مین کوئی جہت منافی محبوبیت کی نہین بعض لوگون سے
بعض خلق کو محبت ہوتی ہے اور بعض کو نہین مگر اوس جناب سے تمام جن اور فرشتے اور
انسان بلکہ وحش وطیر محبت رکھتے ہین سوا اونکے جنکو جناب باری نے روز ازل بدنصیب
کیا اور لوح محفوظ مین جہنمی لکھدیا الغرض خلق کا کیا ذکر خود خالق اون سے محبت رکھتا ہے
غور کرو کس محبت سے اونکے شہر و وطن کی قسم کہاتا ہے لا اقسم بهذا البلد وانت حل
بهذا البلد لا زایدہ ہے یعنے مین اس شہر کی قسم کہاتا ہون اسلیئے کہ تو اس شہر مین رہتا ہے
ابن عباس کہتے ہین مین نے نہ سنا کہ خدا نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی کے شہر اور
عمر کی قسم کہائی ہو مدارج مین ہے یہ قسم ایک سرّ مکنون ہے کہ کوتاہ بینیون کی نظر اوسکی ادراک
سے قاصر ہے جو لوگ پاک نظر رازدان عاشق و معشوق سے واقف ہین کیفیت و لذت

ان باتون کی اوٹھاتے ہین عمر رضی اللہ عنہ حضرت سے عرض کرتے ہین میرے مان باپ آپ پر قربان
ہون بزرگی آپکی خدا کے نزدیک اس حد کو ہو پہنچی کہ آپکی زندگی اور شہر کی قسم کہائی
بعض کہتے ہین لا زائدہ ہے یعنے اگرچہ یہ شہر کمال معظم و مکرم ہے مگر جو اسکے رہنے والون نے
تجھے نکالدیا تو اب یہ شہر قابل قسم کہانے کے نرہا و انایان رموز معرفت و واقفان اسرار
عشق و محبت اس مقام پر ایک نکتہ عجیب بیان کرتے ہین جس سے معنی بلا تکلف مطابق لفظ
کے ہو سکتے ہین اور وہ یہ ہے کہ جاننے والا اپنے محبوب کی سچی قسم کہانا بھی نہین گوارا
کرتا گویا ارشاد ہوتا ہے کہ ہم اس شہر کی قسم نہین کہاتے اسلیے کہ تو اسمین رہتا ہے اور یہ شہر
تجھسے نسبت رکھتا ہے یوسف علیہ السلام کو دودہ پیتے بچے کی گواہی اور موسی علیہ السلام
کو پتھر کے کپڑے لیجانے اور عیسی علیہ السلام کو پیدا ہوتے ہی گویائی بخشنے سے دشمنون کی گمانی [?]
سے پاک کیا عائشہ صدیقہ پر جب بہتان اوٹھا خود گواہی دی اگر چاہتا تو ایک ایک درخت
اور پتھر اونکی طہارت پر گواہی دیتا مگر منظور یہ تہا کہ اپنے پیارے کی بی بی کی طہارت پر خود
گواہی دون ہر شخص اوسکی رضا چاہتا ہے اور وہ محمد کی رضا چاہتا ہے ولسوف یعطیک
ربک فترضی فلنولینک قبلۃ ترضاہا العزیز غور کر پروردگار تقدس و تعالی نے سوا اونکے
کسکی زندگی کی قسم کہائی لعمرک انہم لفی سکرتہم یعمہون اور کسکے شہر کی زمین اپنی طرف نسبت
فرمائی الم تکن ارض اللہ واسعۃ فتہاجروا فیہا کسکی محبت اپنی محبت کے ساتھ ذکر
کی اور کسکی طاعت اپنی طاعت سے مقرون فرمائی کسکی بیعت کو اپنی بیعت کہا اور کسکے
ہاتھ کو اپنا ہاتھ قرار دیا یہانتک کہ آپکے فرمان بردارون کو اپنا محبوب فرمایا قل ان کنتم
تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ عائشہ صدیقہ آپ سے عرض کرتی ہین یا رسول اللہ مین تمہارے
رب کو دیکہتی ہون کہ تمہاری خواہش و مراد مین شتابی کرتا ہے یعنے وہی کرتا ہے جسمین آپکی
خوشی دیکہتا ہے اور ابن عباس اور ابو الجوزا تابعی کہتے ہین خدا نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
سے کسیکو زیادہ بزرگ نہ پیدا کیا اور سوا آپ کے کسیکی عمر و حیات کی قسم نہ کہائی آپے عزیز
اثر اسی محبت کا ہے کہ ایک عالم اوس جناب پر شیدا ہے سیکڑون دلفگار گہربار چھوڑ دنیا و دولت
سے منہ موڑ اوسکے کوچے مین آپڑے اور لاکہون جان نثار اوسکے شوق مین محمد محمد کہتے

جان سے گذر گئے صدیق اکبر رضی نے تمام مال ومتاع آپکی محبت مین صرف کردیا یہان تک کہ کمبلی ہی تنکے کے لائق کپڑا گھر مین نہ تہا کمبلی مین کانٹے لگائے جب وقت جان نثاری کا آیا گھربار مال و دولت زن و فرزند عزیز و قریب شہر و وطن چہوڑکر آپکے ساتھ ہولئے جب غار ثور تاریک مین بے دہڑک چلے گئے اور اوسے صاف کرکے سوراخ اوسکے بدن کے کپڑے پہاڑ پہاڑکر بند کیے ایک سوراخ باقی رہا اوسپر اپنا انگوٹہا رکہدیا اور آپکو بلایا آپنے اونکے زانو پر آرام فرمایا اوس مین ایک سانپ مدت سے بہ تمنائے دیدار سید ابرار رہتا تہا ہرچند ابوبکر کی انگوٹہی پر اوسنے اپنا سر رگڑا مگر آپنے اس خیال سے کہ جان جائے مگر محبوب کی نیند مین خلل نہ آئے پاؤن نہ ہٹایا اوسنے انگوٹہے مین اس زور سے کاٹا کہ اونکے آنسو نکلکر حضرت کے چہرۂ مقدس پر پڑے آپ بیدار ہوے حال پوچہا عرض کیا آپنے اپنا تہوک وہان لگا دیا زہرنے کچہ اثر نہ کیا مگر بعض علما کہتے ہین آخر عمر مین اثر اوسکا ظاہر ہوا اور اوسی صدمے سے انتقال فرمایا عمر بن الخطاب رض جسوقت مسلمان ہوے مرنے پر مستعد ہوکر مجمع کفار مین فضائل دین اسلام باعلان تمام بیان کیے اور حضرت کے انتقال کے دن ایسے بیہوش ہوگئے کہ دروازۂ مسجد پر تلوار لے کر آ بیٹہے کہ جو شخص کہے گا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا اوسے قتل کرونگا عثمان غنی رض کے اوسدن شدت غم سے زبان بند ہوگئی مولےٰ علی کئی دن بے حواس رہے جسوقت حضرت نے مدینہ کو ہجرت کی بے خوف وخطر حضرت کے بستر پر سو رہے یہ خیال نہ کیا کفار حضرت کی قتل پر مستعد ہین شاید اون کے شبہہ مین مجہے مار ڈالین بلال رض امیہ کے غلام تہے جب مسلمان ہوے امیہ اونکا دشمن ہوگیا دوپہر گرم ریت پر لٹاتا اور کانٹے بدن مین چہوتا اور کوڑے مارتا اور کہتا اب بہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نہ لیگا جب ہوش آتا کہتے احدًا احدًا پہر وہ ظالم اسیطرح اونکو ایذا دیتا یہانتک کہ صدیق اکبر رض نے مول لیکر آزاد کیا جس روز انتقال فرماتے تہے عورت اونکی کہنے لگی واکرباہ بڑی سختی کا وقت ہے فرمایا واطرباہ بڑی خوشی کا وقت ہے کہ اب ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے یاروں سے ملینگے کہتے ہین عبد اللہ بن زید انصاری رض اپنے باغ مین میوہ چنتے تہے کہ حضرت کے انتقال کی خبر پہونچی جناب باری مین دعا کی الہی

میں تیرے حبیب کے پاس سے ابھی آیا ہوں نہیں چاہتا کہ اونکے قدم دیکھکر دوسرے کا منہہ
دیکھوں مجھے اندھا کردے کہ نظر میری رہے اغیار پر نہ پڑے دعا اون کی قبول ہوئی اور بینائی
جاتی رہی بیضاوی کلبی واحدی صاحب لباب ابن ابی الدنیا نقل کرتے ہیں ثوبان مولے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایکروز آپکی خدمت میں آئے رنگ اون کا متغیر تھا اور آثار
رنج وملال چہرے سے نمایاں آپنے سبب پوچھا کہا یا رسول اللہ مجھے درد ہے نہ بیماری مگر جسوقت
آپکو نہیں دیکھتا بے تاب ہو جاتا ہوں کل قیامت کے دن اگر بہشت میں جاؤنگا اپنے اعمال
کے موافق مرتبہ ومقام پاؤنگا آپکا مکان ہم لوگوں سے بلند ہوگا وہاں کسطرح پہونچونگا لیکن
جسوقت آپکی صورت نہ دیکھونگا بہشت سے کیا لطف حاصل ہوگا اون کی تسکین وتسلی کیلیئے
آیت اوتری فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین
وحسن اولئک رفیقا بشارت اے محبو مقام تہنیت ہے کہ یہ قصہ تسکین وصل دائمی کی خبر
سناتا ہے انس کی حدیث میں آیا ہے من احبنی کان معی فی الجنۃ جو مجھسے محبت رکھیگا بہشت
میں میرے ساتھ ہوگا اور صفوان بن قدامہ کی روایت میں آیا المرء مع من احب لکھا ہے
جناب سیدہ بعد وفات حضرت کے چھ مہینے زندہ رہیں سوا رونیکے کچھ کام نہ تھا یہانتک
کہ روتے روتے انتقال کرگئیں ابن اسحق کہتے ہیں انصار میں ایک عورت تھی شوہر اور باپ
اور بھائی اوسکے جنگ احد میں شہید ہوے جب اوسے خبر پہونچی کہا حضرت کا کیا حال
ہے لوگوں نے کہا بخیریت ہیں کہا اب جو مصیبت ہے آسان ہے جنگ احد میں جسوقت شیطان نے
پکارا الا ان محمدا قد قتل خبردار ہو بیشک محمد شہید ہوگئے یہ خبر سنکر مسلمان ایسے سراسیمہ
اور بے حواس ہوگئے کہ آپس میں لڑنے لگے اور کئی مسلمان مسلمانوں کے ہاتھ سے مارے گئے
انس بن نضر انصاری نے جب یہ خبر سُنی بے تابانہ کفار کے لشکر میں گھس گئے اور نشتر زخم
کہا کر شہید ہوئے زخموں کی کثرت سے نعش اونکی پہچانی نہ جاتی اونکی بہن نے اونگلی کے
نشان سے پہچانی احد کی لڑائی میں عمرو بن معاذ رضہ شہید ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اون کی ماں سے تعزیت کی اونہوں نے کہا یا رسول اللہ خدا نے آپکو سلامت رکھا
تو مجھے بیٹے کا غم نہیں ایک عورت نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضہ سے عرض کیا مجھے زیارت

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر منور کی کراوسکی نے قبر شریف کہولی اسقدر بیتاب ہوے
کہ روتے روتے دم نکل گیا صحابہ کرام رض کا یہ حال تہا جب آپ سے کلام کرتے کہتے بابی
انت وامی ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اور بعد وفات جب آپکا ذکر سنتے روتے
اور کمال خشوع سے بدن اونکے کانپنے لگتے طبرسی نے مجمع البیان میں انا فتحنا کی تفسیر میں
لکہا عروہ بن مسعود کفار کیطرف سے سوال جواب کے واسطے آیا آپکے یاروں کو دیکہا کہ آپکے
حکم پر دوڑتے ہیں اور آب وضو پر اسطرح گرتے ہیں گویا تلواروں سے کٹ کر مر جاینگے
اور آپ کلام کرتے ہیں تو خاموش ہو جاتے ہیں اور بسبب ادب کے آنکہ اوٹہا کر نہیں دیکہتے
جب اپنی قوم کے پاس گیا کہا خدا کی قسم میں بادشاہان روم وحبش وایران کے دربار
میں گیا مگر کسی بادشاہ کے مصاحبوں کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے یاروں سے ادب وتعظیم
میں بہتر نہ پایا مالک رح کہتے ہیں ایوب سختیانی جب حضرت کا ذکر سنتے اسقدر روتے کہ
ہم اوپر رحم کرتے اور عبدالرحمن بن قاسم کا یہ حال ہو جاتا گویا رنگ اونکے بدن کا کسینے
نچوڑ لیا اور بات نہ کر سکتے اور زہری ایسے بیہوش ہو جاتے گویا ہم نہیں اور وہ ہمیں
نہیں پہچانتے اور صفوان بن سلیم اسقدر روتے کہ لوگ اونہیں روتا چہوڑ کر اوٹہ کہڑے
ہوتے اور قتادہ جب حدیث سنتے بے اختیار چیخنے فی الواقع یہ لوگ مصداق اوس حدیث
کے تہے کہ زیادہ چاہنے والے مجہے میری امت سے وہ لوگ ہیں جو میرے بعد آئینگے
اونمیں کا دوست رکہے گا کہ اپنے اہل اور مال کے بدلے مجہے دیکہے یعنی یہ آرزو کریگا کہ جورو
بچے مال اسباب جاتا رہے مگر کسیطرح حضرت کا جمال مبارک نظر آجاے حکایت ابن
عساکر نقل کرتے ہیں آپنے ایک گدہے سے نام اوسکا پوچہا عرض کیا یزید بیٹا شہاب کا خدا نے
میرے نسب میں ساٹہ گدہے پیدا کیے اور ہر ایک پر پیغمبر سوار ہوتے تہے اب اوس نسل میں
سوا میرے اور پیغمبروں میں سوا آپ کے کوئی باقی نہیں امیدوار ہوں آپکی سواری میں
رہوں اور میں ایک یہودی کے پاس تہا کہ قصداً اوسے گرا دیتا وہ مجہے مارتا اور بہوکا رکہتا
آپنے اوسکا نام یعفور رکہا جسے بلایا چاہتے اوسے بہیجتے یہ دروازے پر سر اپنا مارتا جب صاحبخانہ
باہر آتا اشارہ کرتا کہ تجہے حضرت نے یاد فرمایا ہے جب روز حضرت نے رحلت فرمائی اوسی

مفارقت کی تاب نہ لائی گو یون مین گرکر مرگیا بطریق متواتر مروی ہے جب جماعت کی کثرت
ہونے لگی منبر خطبے کے لیے تیار ہوا اسوقت حضرت نے منبر پر قدم رکہا ستون مسجد شریف
کا جسپر تکیہ لگا کر خطبہ پڑہتے تہے آپکی جدائی سے رونے لگا ؎ استن حنانہ از ہجر رسول ؛
نالہ میزد ہمچو ارباب عقول ؛ گفت پیغمبر چہ خواہی اے ستون ؛ گفت جانم از فراقت گشتہ خون
تکیہ ات من بودم از من تاختی ؛ بر سر منبر تو مسند ساختی ؛ آپ نے یہ حال پر ملال اوسکا دیکہکر
اپنے سینے سے لگایا آپ فرماتے ہین اگر مین تسکین اوسکی نہ کرتا قیامت تک اسیطرح روتا رہتا
دارمی نے روایت کیا پہر آپ نے اوس ستون سے کہا اگر تو کہے تجہے تیرے باغ مین لگا دون
کہ پہر تجہہ مین برگ وبار آئین اور جو کہے تو بہشت مین پہونچا دون کہ دوستان خدا تیرا میوہ کہائین
اوسنے بہشت پسند کی آپنے فرمایا قد اختار دار البقاء علی دار الفناء آخرت دنیا پر اختیار کی
مگر قاضی عیاض کی روایت مین ہے آپنے اوسے منبر کے تلے دفن کیا ؎ آن ستون را دفن کردانند
زمین ؛ تا چو مردم حشر یابد روز دین ؛ تا بدانی ہر کہ را یزدان بخواند ؛ از ہمہ کار جہان بیکار ماند ؛
ہر کرا باشد ز یزدان کار و بار ؛ یافت بار آنجا و بیرون شد ز کار ؛ جب خلافت عثمان رض
مین مسجد کشادہ ہوئی ابی بن کعب رض اوسے اوکہٹر کر اپنے گہر لے گئے اور اسفرائینی نے
روایت کیا جب وہ رونے لگا آپنے اپنے پاس بلایا زمین چیرتا آیا آپنے اوسے بدن مقدس
سے چپٹایا پہر حکم ہوا اپنی جگہہ چلا جا فورًا چلا گیا حکایت کسینے امام شافعی سے کہا
معجزہ حضرت عیسے کا یعنے مردون کو زندہ کرنا نہایت عجیب تہا فرمایا رونا ستون کا حضرت کے
فراق مین اوس سے زیادہ عجیب وغریب تہا اور یہ صحیح ہے اسلیے کہ مردہ ایک وقت مین
ذی روح تہا صورت انسانیہ کہ صلاحیت نفس ناطقہ کی رکہتی ہے موجود ہے بخلاف لکڑی
خشک کے کہ اصلا صلاحیت حیات کی نہین رکہتے اور کبہی روح حیوانی سے مستفیض نہی
ہوے اور اس قصے مین بیماران محبت کے لیے بڑی بشارت ہے کہ اثر شوق اور رغبت محبت
سے چوب خشک ہمکنار ہی جانان سے بہرہ مند ہوئی جو آدمی حضرت کی محبت مین جان ومال
قربان کریگا آپکے دیدار سے کسطرح محروم رہیگا ابو القاسم بغوی نقل کرتے ہین
حضرت خواجہ حسن بصری جب حدیث ستون کی بیان کرتے کہتے آدمی حضرت کی محبت سے

جیسے بہروپے ہو کہی لکڑی سے بدتر ہے الغرض حدیث صحیح کہ چوب خشک آپ کے شوق مین
روئے اور انسان اس دولت سے بے بہرہ ہے جو خدا ورسول سے محبت نہین رکہتا
دعوے انسانیت اوسے زیب نہین دیتا صوفیہ کرام فرماتے ہین پانی یا ہوا پر مصلے بچہا کر نماز
پڑہنا کچہ کمال کی بات نہین کہ پرند ہوا پر اور مچہلیان پانی مین خدا کی عبادت کرتی ہین بالاانسان
انسان اور دیگر حیوانات مین محبت ہے آتے غرض محبت اصل کار ہے جسے محبت نہین اوسکے
ایمان مین نقصان ہے امام غزالی احیاء العلوم مین روایت کرتے ہین سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتے ہین کسیکا ایمان ٹہیک نہین ہوتا جبتک خدا ورسول کو سب سے زیادہ دوست
نہین رکہتا اور محبت مستلزم طاعت ہے آدمی جسے چاہتا ہے اوسکی فرمان برداری اور
اسکی رضا مین شب وروز مصروف رہتا ہے پس دعوے محبت خدا ورسول بدون اتباع سنت
اور دعوے کمال ایمان بدون محبت سراسر لاف وگذاف ہے اسیواسطے ارشاد ہوا کسیکو
ایمان حاصل نہین ہوتا جبتک خواہش اوسکی میری شریعت کے تابع نہو جائے ؎ تعصی
الالہ وانت تظہر حبہ ۞ ہذا لعمری فی القیاس بدیع ۞ لو کان حبک صادقا لاطعتہ ۞ ان المحب
لمن یحب مطیع ۞ الغرض جو حرام وحلال کی مطلق پرواہ نہین رکہتا باوجود اسکے دعوی محبت
یقین ہے دعوے غلط ذرا اگریبان مین منہہ ڈال اور خدا ورسول سے شرما کہ کیا کہتا ہے
اور کیا کرتا ہے رات دن تحصیل جاہ ومال مین مشغول اور شب وروز دنیا کے کامون مین مصروف
ہے کسیوقت خدا ورسول کا بہی دل مین خیال آتا ہے آئین قانون اور حکام دنیا کی باتین
کس شوق وذوق سے سنتا ہے اگر کوئی شخص پہر یہہ کہتا ہے فلان حاکم نے یہ حکم دیا اور
فلان صاحب فلان ضلع کو بدلا گیا اور فلان معاملے مین یہ چٹہی اور یہ سرکلر آیا تو ہرگز دل
نہین گہبراتا اور قرآن وحدیث سنے اور مجلس وعظ مین بیٹہنے کی گہڑی بہر تاب نہین لاتا
اوسوقت ہزارون کام یاد آتے ہین اور ناچ رنگ کی مجلس مین کوئی کام یاد نہین آتا دنیا
کا ہر معاملہ خوب تحقیق کرتا ہے اور مسائل کی تحقیق سے کچہ کام نہین رکہتا عالم کے پاس جانے
بلکہ مسجد مین نماز جماعت پڑہنے سے عار آتی ہے اور معاملات دنیا کے لیے اہلکارون کے
گہر جانے سے عزت مین بٹہ نہین لگتا اگر حاکم ملاقات کے لیے صبح کے وقت طلب کرتا ہے ارشاد

بیٹھ نہین آتی اور جو بیٹھنے کا حکم دیتا ہے تو خوشی سے جامے مین نہین سماتا حاکم حقیقی ہر روز
پانچ بار اپنے دربار مین بلاتا ہے اور ہر دو رکعت مین ایکبار اپنے حضور بیٹھنے کا حکم فرماتا ہے
اور تو نہ اوسکا حکم قبول کرتا ہے نہ اس عزت و امتیاز سے خوش ہوتا ہے ہزارون روپیہ فسق
و فجور و اسباب جاہ و تجمل مین اوٹھانا آسان ہین اور ایک پیسا زکوۃ کا دینا ناگوار
رسوم ممنوعہ ترک کرنا وضعداری کے خلاف سمجھتا ہے اور امور خیر مین وضعداری کا بھی
لحاظ نہین اونکے کیلئے سے چھوڑ دیتا ہے بلکہ بعض ممنوعات شرع سے جنسے خدا اور رسول ناراض
ہین خیر سمجھ لیا ہے اور اونکے ارتکاب مین نماز و روزہ سے زیادہ اہتمام کرتا ہے امیرون
اور اہلکارون کی تعظیم دل سے کرتا ہے اور علما اور مشائخ و سادات کی کچھ حقیقت نہین سمجھا
کیا وصیت اپنے رسول کی بالکل بھلا دی کہ مین تم مین چھوڑنے والا ہون دو چیزین بھاری
ایک کتاب اللہ دوسرے عترت اپنی کہ نہ تیرے دل مین خادمان کتاب کی کچھ عزت رہی اور
نہ اولاد نبی کی کچھ قدر و منزلت علما کیطرف اوسوقت رجوع کرتا ہے جب کسی جھگڑے مین
فتوی لکھانے کی ضرورت ہوتی ہے کیا نماز و روزہ و حج و زکوۃ و تمام فرائض و واجبات
اور بیع و شرا و اجارہ و مزارعت وغیرہا معاملات کے مسائل تجھے معلوم ہین اور اون مین
رعایت شرع کی کرتا ہے یا احکام شرعیہ صرف اوسی صورت مین واجب العمل ہین جب تیرے خصومین
جھگڑا ہو اور سوا اسکے دوسری تدبیر بھی باقی نہ رہی یہ رجوع ہرگز اسلئے نہین کہ شرع کی
تیرے دل مین قدر و منزلت یا خدا کا حکم تجھے پسند ہے بلکہ اس غرض سے کہ اوسکے ذریعے
سے مال دنیا حاصل کرے اسی لیئے اگر فتوی شرع کا موافق مطلب کے ہوتا ہے مانتا ہے ورنہ
دوسری فکر مین پڑتا ہے اور اوسے پھاڑکر پھینکدیتا ہے باوجود اسکے ابھی دعوی اسلام
باقی ہے سبحان اللہ یہ منھ اور یہ دعوے غور سے دیکھ پروردگار تقدس و تعالے اپنی کلام مین
کیا فرماتا ہے فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الآخر
ذلک خیر و احسن تاویلا الم تر الی الذین یزعمون انہم آمنوا بما انزل الیک وما انزل من قبلک
یریدون ان یتحاکموا الی الطاغوت وقد امروا ان یکفروا بہ ویرید الشیطان ان یضلہم ضلالا بعیدا
ان آیتون سے صاف ظاہر ہے کہ خدا اور رسول کا حکم چھوڑ کر شیطان کیطرف رجوع کرنا اور

اوسے اپنے معاملات مین حاکم بنانا مسلمان کا کام نہین ہے جیسا دی مین ابن عباس رضی اللہ
عنہما سے روایت کیا ایک منافق اور یہودی مین جھگڑا تھا یہودی نے حضرت اور منافق
نے کعب بن اشرف کو حکم کرنا چاہا آخر حضرت کو حکم کیا آپ نے یہودی کے حق مین حکم دیا منافق
نے ناخوش ہوکر کہا ہم عمر رض سے فیصلہ کراوین دونون حضرت عمر رض کے پاس گئے یہودی
نے عرض کیا محمد نے میرے حق مین حکم دیا اور یہ ناراض ہوکر آپکے پاس فیصلہ کرانے آیا ہے
عمر رض نے منافق سے کہا کیا اسطرح ہے اوسنے کہا ہان فرمایا جبتک مین باہر آؤن تم اپنی
جگہہ ٹھہرے رہنا اور گھر مین جاکر تلوار لائے اور منافق کی گردن ماری اور فرمایا ایسا ہی
حکم کرتا ہون مین اوسکے حق مین جو خدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے سے راضی
نہو اللہ تعالے اپنی ذات پاک کی قسم کھاکر فرماتا ہے فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما
شجر بینہم ثم لا یجدوا فی انفسہم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما سو قسم تیرے رب کی مسلمان نہونگے
جبتک تجھے اوسمین جو جھگڑا اوٹھے آپس مین منصف نہ کرین پھر نہ پاوین اپنے جیومین تنگی تیرے
حکم سے اور قبول کرلین ہان کر تفسیر لکھتے ہین ثابت بن قیس بن شماس رض نے کہا قسم خدا کی
خدا میرا صدق جانتا ہے اگر مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم حکم دین اپنی جان ہلاک کر بجا لاؤن
آیت آئی ولو انا کتبنا علیہم ان اقتلوا انفسکم او اخرجوا من دیارکم ما فعلوہ الا قلیل منہم اور اگر
ہم اونپر فرض کرتے کہ اپنی جانون کو قتل کرو یا اپنے دیار سے نکل جاؤ نہ کرتے یہ مگر تھوڑے سے
اون سے ولو انہم فعلوا ما یوعظون بہ لکان خیرا لہم واشد تثبیتا اور جو وہی کرتے جو اونہین
نصیحت ہوتی ہے یعنے ہمارے حکم سے اپنی جانین قتل کرتے اور اپنے گھر چھوڑ دیتے تو اونکے
حق مین بہتر تھا اور سخت تر تحقیق مین و اذا لاتیناہم من لدنا اجرا عظیما ولہدیناہم صراطا مستقیما
اور اوسوقت ہم اونکو اپنے پاس سے بڑا ثواب دیتے اور اونہین سیدھی راہ چلاتے بعد
نزول اس آیت کے ابن مسعود وغیرہ بعض صحابہ رض نے کہا خدا کی قسم اگر ہم حکم دیے جاتے
تو ایسا ہی کرتے یعنے اپنی جانین اپنے ہاتھ سے قتل کرڈالتے اور گھرون سے نکل جاتے الغرض
دل مین غور کر اگر تو اپنے معاملات مین خدا اور رسول کی طرف رجوع کرتا ہے اور حکم شرع
پر گو خواہش نفس کے موافق نہو راضی و شاکر ہے تو اس گروہ مین داخل ہے ورنہ حال تیرا

ماننداوس منافق کے ہے کہ جب حضرت کا حکم موافق مطلب کے نہ پایا دوسری طرف رجوع
لایا اب تو اسباب میں کوشش کرے اور فریق ثانی نہ مانے وبال اوسکی گردن پر ہے
لیکن تو کوشش نہیں کرتا کہ دنیا کی محبت میں مدہوش ہو گیا ہے ہر وقت اسی کی تحصیل
ہوتا ہے اور ہر کام میں اوسی کا فائدہ مقصود مشائخ کے پاس اس غرض سے جاتا ہے
کہ معاملات دنیا میں دعا سے تیری مدد کریں نہ اسلیے کہ خدا کی راہ بتائیں اور اون کی صحبت سے
دنیا کی محبت جاوے بلکہ صوفیان باشرع کا ہرگز معتقد نہیں ہوتا بڑا کامل اوسکو جانتا ہے
جو شراب پیے اور بھنگ کے قدح چڑہائے اور نماز روزے سے کام نہ رکھے اور کہتا ہے
شریعت وطریقت دو راہیں متبائن ہیں نماز پڑہنا روزہ رکھنا شراب و بھنگ سے بچنا
اہل ظاہر کے لیے مخصوص ہے حالانکہ اون میں کچھ تخالف وتبائن نہیں بلکہ وہ حقیقت ایک شے
کے دو مرتبے ہیں جنکو تو اپنے احول سے دو راہ متبائن دیکھ رہا ہے تحقیق اس مقام کی
نہایت شرح وبسط کے ساتھ ہماری تفسیر میں موجود ہے خلاصہ اوسکا یہ کہ طریقت بے شریعت
حاصل نہیں ہوتی اور بدون فرمانبرداری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی دولت
ہاتھ نہیں آتی امام قشیری رح سید الطایفہ جنید بغدادی رح سے نقل کرتے ہیں سوا
پیروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب راہیں بند ہیں جو شخص قرآن وحدیث سے
جاہل ہے پیروی کے قابل نہیں کہ مذہب صوفیہ کا مقید بقرآن وحدیث ہے حضرت سری
سقطی قدس سرہ فرماتے ہیں صوفی وہ ہے کہ معرفت اوسکی تقوے میں خلل نہ ڈالے کوئی
بات خلاف شرع نہ کہے بزور کرامت حرام شرعی کو حلال نہ ٹہرائے سلطان العارفین
بایزید بسطامی قدس سرہ سے منقول ہے اگر تم کسی کو ہوا پر اوڑتے دیکھو جبتک شرع پر قایم
نپاؤ کامل نہ سمجھو ایک شخص بسطام میں مشہور بکرامت تھا آپ اوسکی ملاقات کو گئے
اتفاقاً اوسنے قبلہ کیطرف تہوکا فوراً آپ چلے آئے اور فرمایا جو آداب شریعت سے واقف نہیں
خدا کو کیا پہچانے گا ابو سلیمان دارانی رح فرماتے جو بات دل میں آتی ہے شریعت پہ
پیش کرتا ہوں اگر قرآن وحدیث کے موافق پاتا ہوں مانتا ہوں ورنہ نہیں بعض صوفیہ
کہتے ہیں کہ جو راہ شریعت پر قایم ہے قیامت کو صراط پہ قایم رہیگا اور جو ط مستقیم ۲۰۰

شرع سے ذرا بھی جدا ہو گا جسقدر چلے گا مرکز و مقصد سے دور پڑے گا خواجہ جنید
کو خبر پہونچی کہ تین دن سے نوری رح نے کچھ نہین کہا یا عالم وجد مین اللہ اکبر اللہ اکبر
کہتے ہین فرمایا نماز کا کیا حال ہے کہا نماز کے وقت ہوش مین آجاتے ہین فرمایا الحمد للہ
حال انکا صحیح ہے کہ خلاف شرع سے محفوظ ہین خواجہ ذوالنون مصری رح فرماتے ہین
خدا اور رسول کی محبت کی نشانی یہ ہے کہ افعال و اخلاق و امر و نہی مین محمد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرے اللہ تعالے فرماتا ہے ما اتیکم الرسول فخذوہ وما نہیکم
عنہ فانتھوا جو رسول تمہین دیں لو اور جس سے منع کرے باز رہو اور ارشاد ہوتا ہے
لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ تمہارے حق مین رسول اللہ کی پیروی اچھی تھی
آپ فرماتے ہین فمن رغب عن سنتی فلیس منی یعنے جو میری سنت سے اعراض کرے وہ
میرے گروہ سے نہین اور فرماتے ہین لا یومن احدکم حتی یکون ہواہ تبعا لما جئت بہ یعنے
تم مین کوئی مسلمان نہین ہوتا جبتک خواہش اسکی میری شریعت کے تابع نہو جائے
اور فرماتے ہین جسکی فطرت میری سنت کیطرف ہو راہ پائے اور جسکی غیر سنت کی طرف ہو
ہلاک ہو جائے الغرض جس صورت مین خدا رسول شریعت کی پیروی کا حکم دین اور
مقتدایان صوفیہ مانند خواجہ حسن بصری اور حضرت بایزید بسطامی اور حضرت جنید اور
حضرت شبلی اور حضرت معروف کرخی اور حضرت سری سقطی اور حضرت فضیل بن عیاض
اور حضرت ابراہیم بن ادہم اور حضرت غوث اعظم اور خواجہ بہاؤ الدین نقشبند اور
خواجہ معین الدین چشتی اور شیخ شہاب الدین سہروردی قدس اسرارہم ہمیشہ اسکا اتباع
کرین اور اسکا خلاف ضلالت جانین تو ان مدعیان خاکسار کی گفتار کا کیا اعتبار سلف
سے ابتک جتنے کامل گذرے نماز روزے پر قائم اور شراب اور بھنگ سے مجتنب رہے
انہین ترک الفرض اور ارتکاب محرمات کی اجازت کہان سے حاصل ہوئی اصل یہ ہے کہ نفس
اباحت پسند بالطبع قید و بند سے متنفر ہے اور شیطان اسکا مددگار رہتے سادہ
لوح اور احمق پاتا ہے بہکاتا ہے کہ شریعت واسطۂ وصول ہے اب تجھے اسکیطرف
حاجت نہین کہ جو منزل کو پہونچ جاتا ہے راہ سے کام نہین رکھتا وہ نادان اوسکے دام

فریب مین اگر نماز و روزہ چھوڑ دیتا ہے اور شراب و بھنگ زہر آلود کرتا ہے نہین جانتا کہ
شیطان اوسے ایسا سا کیا جاتا ہے اوسنے بھی بھی کہا تھا کہ جب مین فرشتون کا اوستاد
ہوگیا آدم خاکی کو سجدہ کرنیکی کیا حاجت کوئی اس نادان عقل کے دشمن سے پوچھے کہ
یہ مقام کبھی کو حاصل ہوا پیشوا ایان طریقت کو بھی حاصل تھا جناب ولایت مآب مولے علی
کرم اللہ وجہہ جنکو سب عالم مقتدای طریقت سمجھتا ہے تمام عمر اتباع شرع مین مصروف رہے
خود حضرت رسالت مآب ان علو منزلت پیا تک نماز پڑھتے تھے کہ پائے مبارک ورم کر جاتے
اور اسقدر روزے رکھتے کہ لوگ گمان کرتے اب افطار نہ کرینگے بلکہ تیرا یہ دعوے
ہے کہ مین کامل ہوگیا تیری تکذیب کے لیے کافی ہے کامل اپنے نفس کو نہین دیکھتا یہ فرقہ
اپنی جان کو سب سے بدتر جانتا ہے ابو سلیمان دارانی کہتے ہین جو اپنے نفس کو دیکھے اور اپنے
اعمال و احوال کی قدر و قیمت ثابت کرے قیامت تک حلاوت حدیث محبت کی اوسے
حاصل نہو خواجہ جنید کہتے ہین اہل توحید تواضع کو بھی تکبر سمجھتے ہین کہ تواضع فروتنی کردن
ہے اور وہ بھی ایک جگہہ ہے اپنے لیے جگہہ اور مقام ثابت کرنا تکبر مین داخل ہے کسی سے
شبلی نے کہا تم کیا چیز ہو کہا وہ چیز ہون کہ جوتے کے نیچے رہے فرمایا خدا تجھے تیری نظر سے گم کرے
ابھی تک اپنے لیے جگہہ ثابت کیے جاتا ہے بعض صوفیہ فرماتے ہین اگر طہارت و پاکی تمام فرشتونکی
اور طاعت و عبادت سب آدمیون کی ایک شخص مین جمع ہو اور وہ عجب و تکبر کرے فورا
تیر بلا کا نشانہ ہو کوئی راہ زیادہ نزدیک خدا کیطرف عاجزی سے اور کوئی حجاب قوی تر
دعوی سے نہین شیطان نے انا خیر منہ کہا ہزارون برس کی عبادت ضایع ہوئی اور تمام
عالم سے بدتر ہوگیا آدم نے اپنے قصور کا اعتراف کیا ملائکہ کو کہ نعرہ نحن نسبح بحمدک و نقدس
لک کا مارتے تھے حکم ہوا اس عاجز شرمسار کے سامنے کہ نہ اپنے قرب و منزلت پر نظر رکھتا ہے
اور نہ اپنی طاعت و عبادت پر ناز کرتا ہے سر جھکاؤ اور سجدہ کرو ؎ نے گفت کہ من
نیم شکر خوردہ، شاخی کہ بلند شد بتر خوردہ، الغرض خدا اسے کریم ایک نافرمانی سے شیطان
کی اسی ہزار برس کی عبادت برباد نہ کرتا اگر گناہ پر نظر ہوتی تجھے اوس سے بدتر کر دیتا
کہ اوسنے ایک گناہ کیا تو لاکھون کرتا ہے یہ عتاب نتیجہ اوسکی خود بینی اور تکبر کا تھا لہذا ارشاد

ہو افا ہبط منہا فما یکون لک ان تتکبر فیہا جاری جوار رحمت سے کہ جگہ عاجزون اور
متواضعون کی ہے نکل جا کہ اس جگہ تکبر کی گنجائش نہیں سے جا بنیاز کہ وصل او بدستان ندہند ٭
شیر از قدح شرع بپستان ندہند ٭ آنجا کہ بہم ہمی ہمہ مردان نوشند ٭ یکقطرہ ازان بخود
پرستان ندہند ٭ العزیز اگر لاکھ خلعت اور ہزار تاج شرافت تجھے عنایت ہون ہنوز زنگ
خاک کا تیرے چہرے سے ظاہر ہے خاک اصل مین خوار و بیقدر ہے اوسپر گناہ و معصیت
کا طرہ ہوا اور لباس ظلومی و جہولی نے اعجوبہ روزگار کردیا اگر روز جزاے قیامت عنایت الہی
نے دستگیری فرمائی یہ داغ ظلومی و جہولی کا خورشید محشر سے زیادہ تابان ہوگا اور
جو خدا نخواستہ بے نیاز نیکو کام فرمایا جاوے تو اوسدن تجھ سے بہتر ہونگے کہ تو حساب و کتاب
اور دوزخ کے عذاب مین مبتلا ہوگا اور وہ خاک ہوکر چھوٹ جائینگے مشائخ کرام
فرماتے ہین طالب اوسکے ایک ساعت مین لاکہ خلعت و انعام سے سرفراز ہوتے ہین مگر
اپنے نفس کو نہین دیکھتے وہ صاحب دولت ہین اور آپکو مفلس و بے نوا جانتے ہین اور
جو بند غرور و تکبر مین گرفتار ہین باوجود مفلسی و تہی دستی کے زمین پر پاؤن نہین رکھتے
یوسف علیہ السلام بآن جلالت شان فرماتے ہین وما ابری نفسی ان النفس لامارۃ بالسوء یعنی مین
اپنے نفس کو بری نہین کرتا بیشک نفس برائی کا حکم دینے والا ہے کہتے ہین جناب عیسی علیہ السلام
ہمیشہ سیاحت کرتے کسینے کہا اسقدر کیون پھرتے ہو فرمایا اس امید پر کہ شاید کسی صدیق
کے نشان قدم پر گذر ہو اور خاکپا اوسکی میری شفاعت کرے یہ فقط تواضع ہے ورنہ درجہ
تمام صدیقون کا اگر جمع کیا جاوے درجہ مسیح سے برابر نہو سکے شبلی اکثر فرمایا کرتے یہود و
نصاری بھی مجھسے بہتر ہین ابوسلیمان دارانی کہتے ہین اگر تمام عالم کے گناہ جمع ہون میری گناہون
سے کم نکلین محمد واسع فرماتے ہین اگر گناہون مین بو آتی میرے پاس کوئی نہ بیٹھ سکتا منقول
ہے موسی علیہ السلام کو حکم ہوا بنی اسرائیل مین جو شخص سب سے بہتر ہے سب سے بدتر کو
تلاش کرلائے آپنے ایک زاہد کو جسے سب سے بہتر جانتے حکم دیا تین روز پھرا چوتھے روز ایک
کتے مین رسی ڈالکر آپکی خدمت مین آیا کہ بنی اسرائیل کا بدتر حاضر ہے فرمایا تو افضل او بہتر
اوسکا ہے عرض کیا مینے بہت تلاش کیا کسیکو اپنے سے بدتر نپایا اسلیے کہ مجھے اپنے گناہون پر

یقین ہے اور دوسرے کے گناہ مین شک اور شک یقین سے برابر نہین ہو سکتا حاتم اصم
اے مومنے بہتر قوم کا ہے مگر نہ بوجہ عبادت کے بلکہ بسبب اس خصلت کے کہ اپنکو سب سے
بدتر سمجھتا ہے کسینے خواجہ فضیل بن عیاض سے عرفات مین حاجیون کا حال پوچھا فرمایا اگر اس
سال مین حج مین شریک نہوتا سب بخشے جاتے میری شامت سے محروم رہین تو بعید نہین
جب کوئی شخص بیمار ہوتا عطار سلمی اپنا پیٹ کوٹتے کہ میری شومی سے خلق پر بلا آئی ہے
حضرت سری سقطی فرماتے ہر روز آئینہ مین منہ دیکھہ لیتا ہون کہین کالا نہوگیا ہو اگر جعفر کی
دعا نہوتی بیشک مجھسے لوگ مسخ ہوجاتے یا زمین مین دہس جاتے مگر آرزو ہے کہ اپنے شہر مین
نہ مرون شاید زمین مجھے قبول نہ کرے اور سمجھون مین رسوائی ہو عامر بن قیس ہر روز ہزار
رکعت پڑہتے جب بستر پر آتے فرماتے اے نفس خدا کی قسم مین تجھسے ناخوش ہون کہ تو خدا کی
عبادت مین کاہلی کرتا ہے ابن سماک اکثر فرمایا کرتے اے نفس تو زاہدون کی سی باتین کرتا
ہے اور منافقون کے کام جنتی اور لوگ ہین اور عمل اونکے اور طرح کے ہوتے ہین عطا
ایک کپڑا بازار کو لے گئے بزاز نے کہا اسمین عیب ہے قیمت کم ملیگی یہ سنکر بہت روے
اور فرمایا اگر قیامت کے روز اوسنے ہمارے اعمال کی اسقدر تفتیش کی تو کیا حال ہوگا
؎ قدسی ندانم چون شود سوداے بازار جزا ۔ او نقد آمرزش بکف من جنس عصیان در بغل
خواجہ بسطام نے آئینہ دیکھا فرمایا جاء الشیب ولم یذہب العیب ولا ادری ما فی الغیب بڑہاپا
آیا اور عیب نگیا اور معلوم نہین اوس عالم مین کیا ہوگا ؎ زہر دو دل ہمچو پیران رہ از
ما سنجون دل خفتاست ۔ ہمہ مردان دین را زین مصیبت ۔ جگر ہا تشنہ و دلہا کباب است
الحذر الحذر ایہا العابد المدعی بڑے بڑے دلاور اس راہ مین بید کی طرح کانپتے ہین
تیری کیا حقیقت جو اپنی موہومات و تخیلات پر مرتا ہے اور اس حرکت کو کمال سمجھتا ہے
آدمی مرقع اور سجادہ اور طاعات سے صوفی نہین ہوتا امثال تیری مانند اوس عورت کے
ہے کہ زرہ اور خود پہنے ہتیار لگائے میدان مین کھڑی ہے اور نہین جانتی کہ مردان کار
وقت کارزار کیا کرتے ہین ؎ ننگ کپڑے جو تمنے تو ہوا کیا ۔ سے ہوگی نہ لیکن جو کر
سکیا ۔ کاش اپنی حقیقت جانتا کہ کون ہے کہان سے آیا کس لیئے آیا کہان جانے کا کیسے

جاوے گا وہان گیا ہوگا تو ایسا دعوی نہ کرتا اسلیے کہتے ہین کہ تکبر اور عجب جہل سے ناشی
اور علم کی منافی ہے اور علم سراپا ترانا جہل مرکب جنکو تعلم دین کی کیفیت حاصل ہوئی اپنے علم و عمل
کو محض خدا کی عنایت سے سمجھتے ہین نہ استعداد نفس سے بلکہ اوس سرکش کو سخت پکڑنے
اور ہر وقت ملامت کرتے ہین ہر چند نفس اصل خلقت مین خیر سے متنفر اور شر کی طرف
راغب ہے مگر تدبیر سے راہ پر آسکتا ہے اور جس کام مین بہت فائدہ سمجھتا ہے اوسکے لیے
تھوڑی سی تکلیف گوارا کرتا ہے اور جب آئینہ علم و نصیحت کا اوسکے سامنے رکھا جاتا ہے جہل
و غفلت سے نجات پاتا ہے وذکر فان الذکری تنفع المومنین پس تو بھی اپنے نفس کی تہذیب
و تادیب کی طرف متوجہ ہو اور اوس سے کہہ اے نفس اگر سپاہی بادشاہ کا کسی کو پکڑنے
آوے اور وہ کھیل مین مشغول رہے اوس سے زیادہ احمق کون ہے غور سے دیکھ کہ لشکر
مُردون کا دروازہ شہر پر بیٹھا ہے اور عہد کرتے ہین کہ جبتک تجھے ساتھ نہ لین گے ہرگز
نہ اوٹھین گے اور بہشت و دوزخ تیرے لیے تیار ہے اور موت کا وقت معلوم نہین ناگاہ
سر پر آجاوے گی اور جو سامان تیار نہوگا تو دل مین حسرت رہ جاوے گی اے نفس دن رات
گناہ کرتا ہے اگر خدا کو حاضر و ناظر نہین سمجھتا تو محض جاہل ہے اور سمجھتا ہے تو بڑا بے حیا ہے
اور بے شرم کہ اوسکے سامنے ایسی حرکت کرتا ہے اے نفس اگر تیرا غلام یا نوکر تیری نافرمانی
کرے تو کسقدر ناگوار ہوتا ہے اور تو اپنے آقا کی نافرمانی کرتا ہے اور اوسکے غصے سے نہین ڈرتا
کیا اوسکے عذاب کی تجھے طاقت ہے ذرا چراغ پر اونگلی رکھ یا دہوپ مین بیٹھکر غور کر کہ تحمل
دوزخ کی آگ کا ہوسکے گا یا نہین اے نفس طبیب کے کہنے سے سب خواہشین ترک کر دیتا ہے
اور فقیری کے خوف سے تحصیل معاش مین ہزار رنج و تکلیف اوٹھاتا ہے کیا تیرے نزدیک
دوزخ بیماری اور دنیا کی محتاجی سے زیادہ سخت نہین اے نفس اگر تو خدا کی تقسیم پر راضی
ہے قناعت کر اور جو راضی نہین تو اوسکا رزق مت لے اور رزاق ڈھونڈ اگر ڈھونڈ سکے
اے نفس خدا جس بات کو منع کرے مت کر اور جو حکم دے بجا لا ورنہ اوسکے ملک سے نکلجا
اگر نکل سکے اور اوسکے ملک مین رہنا اور اوسکی نافرمانی کرنا بڑی نادانی ہے اے نفس گناہ سبب
سے چھپا کر کرتا ہے اگر کوئی تیری پیٹھ کے پیچھے پکارا چاہے تو ہرگز تجھسے سوا شرارت اور چوری نہو

اور غور سے دیکھہ ان درختون کو کون پلاتا ہے اور تو کسکے سامنے گناہ کرتا ہے اے نفس
اگر تو سمجھتا ہے کہ خدا نے تجھے عبث پیدا کیا ہے تو منکر قرآن ہے افحسبتم انما خلقناکم عبثا و انکم
الینا لا ترجعون ایحسب الانسان ان یترک سدی اور جو یقین رکھتا ہے کہ مجھے اس عالم مین
کھیتی اور سوداگری کے لیے بھیجا ہے تو عبادت مین کاہلی کیون کرتا ہے اگر خالی ہاتھہ
جاے گا مولے کو کیا منہہ دکھاے گا اے نفس دو دن بہت تو وہ حرف سیکہہ کر ایسا مغرور
ہوا کہ دونون عالم مین نہین سماتا دستار خواجگی سر پر رکہہ کر خلق خدا کو حقیر سمجھتا ہے
اور کسی کو شہر مین گفتگو کے قابل نہین جانتا سبب اسکا یہ ہے کہ تو نے منطق و حکمت اور
جدل و بحث مین عمر عزیز اپنی ضایع کی علم دین سے بے بہرہ رہا اور یہ نہ سمجھا کہ یہ علوم بقدر ضرورت
جائز اور حاجت سے زیادہ حرام اور حرام کو کمال سمجھنا بڑی نادانی ہے اے نفس اگر
تو نے علم دین حاصل بھی کیا تو اسمین فکر نہ کی اگر فکر کرتا اپنی حقیقت سے واقف ہوتا
اور اپنے عمل پر ناز نہ کرتا کہ یہ علم و عمل خدا کی عنایت ہے نہ تیری استعداد و لیاقت اور بالفرض
اگر تیری استعداد و لیاقت کو کچھہ دخل ہو تو وہ بھی اوسی کی عنایت سے ہے داود علیہ السلام
نے عرض کیا الٰہی آل داود ہمیشہ نماز روزہ مین مشغول رہتے ہین جواب ہوا کہ یہ توفیق
ہمنے نہین دی ایوب علیہ السلام نے عرض کیا خدایا تو نے مجھپر ایسی سخت بلا بھیجی مگر مینے
اپنی خواہش کو تیرے ارادہ پر ایکدم ترجیح نہ دی جواب آیا یہ توفیق کہان سے لایا ایوب علیہ السلام
نے سر پر خاک اوڑائی اور توبہ کی وہ خود فرماتا ہے لولا فضل اللہ علیکم و رحمتہ ما زکی منکم من احد
ابدا اے عزیز تو شب و روز بیفائدہ کامون مین رہتا ہے اگر علم دین مین فکر کرتا غرور و تکبر سے
دامن ہمت پر نہ بیٹھتا اور نفس و شیطان تجھپر قابو نہ پاتے ع چند خوانی حکمت یونانیان
حکمت ایمانیان را ہم بخوان ؎ دل منور کن بہ انوار جلی ؎ چند باشی کاسہ لیس بو علی ؎ یاد دارم
گفتہ دوش آن مرد عرب ؎ وہ چہ خوش مے گفت از روے طرب ؎ ایہا القوم الذی فی المدرسہ
کل ما حصلتموہ وسوسہ ؎ فکرکم ان کان من غیر الحبیب ؎ ما لکم فی النشاۃ الاخری نصیب ؎
درس گر غربت نباشد نہ دو غوص ؎ کیس رسالہ بس بود مرغوص ؎ اے نفس عوام پر علم سے اور
خواص پر معرفت سے ناز کرتا ہے مگر بارگاہ الٰہی مین اس حرکت سے وقعت تیرا ر[illegible]

تاریک ہوتا ہے باریکی حال میں چاہیے کہ سختی میں اور عزت آخرت کی درکار ہے نہ اس
دار محن میں شیطان جسے تو سب خلق سے بدتر جانتا ہے اوسنے بھی یہی کام کیا تھا جو تو کرتا ہے
اگر طہارت و پاکی تمام ملائکہ کی اور طاعت و عبادت سب آدمیوں کی ایک شخص میں جمع
کریں اور ذرہ عجب و تکبر کرے فوراً تیر بلا کا نشانہ ہو پھر عذر رہا چاہیے کہ وہی داغ جو شیطان
کی پیشانی پر لگایا گیا اسکے بھی موجود ہے اے نفس جو تیرا عیب ظاہر کرے اوسکا دشمن
ہو جاتا ہے اگر اوسے عیب سمجھتا ہے چھوڑ کیوں نہیں دیتا رات دن شیطان کی غلامی کرتا ہے
اور دعوی خدا کی بندگی کا رکھتا ہے عبادت و ریاضت اسلیے کرتا ہے کہ پگڑی خواجگی
اور پارسائی کی تیرے سر پر باندھیں اور اوراد و وظائف اسلیے پڑھتا ہے کہ فراغت دنیا
کی تجھے حاصل ہو تسبیح و مرقع اسلیے ہے کہ لوگ تیرے معتقد ہوں اور پلاؤ زردہ کھانے میں
آوے اے نفس توبہ کیوں نہیں کرتا ہمیشہ کل پر ٹالتا ہے ناگہان موت آجاوے گی اور حسرت
و ندامت دل میں رہ جاوے گی کل توبہ آج سے آسان نہوگی بلکہ جسقدر درختان گناہ کی
جڑ زیادہ دن رہے گی زیادہ مضبوط ہوتی جاوے گی جب کل آج سے سخت نزدیک کا دشوار
پڑنا نے گا اسیطرح کام تمام ہو جاوے گا اور انجام خراب اے نفس جوانی میں بڑھاپے سے
پہلے اور بڑھاپے میں مرنے سے آگے عبادت نہیں کرتا اور جاڑے سے سامان گرمی اور گرمی
سے سامان جاڑے کا درست کرتا ہے کیا دوزخ کی زمہریر کو اس سردی اور اوسکی آگ کو
اس گرمی سے بھی کم جانتا ہے اے نفس اگر تمام دنیا تجھے بے مزاحمت دیں اور سب عالم تیرا
محکوم ہو جاوے آخر کار چھوڑنا پڑے اور دو گز زمین اور چار گز کفن سے زیادہ ہاتھ نہ آوے
ایسی بیوفا کے لیے آخرت کو کہ دائم اور باقی ہے برباد کرتا ہے اور سونے کے بدلے ٹھیکرے
خریدتا ہے اور دوسروں کی نادانی پر ہنستا ہے پہلے آپ کو سنوار پھر اوروں کو راہ بتلا
کہ تو اس علم و عمل و تعلیم و ہدایت کا شائستہ آوے اور نام تیرا علماے دین میں لکھا جاوے لیکن منجملہ
ایک اور امر قابل بیان کے یہ ہے کہ عالم دین ہر چند بے عمل ہو عوام کو چاہیے کہ اوسکی نصیحت
پر عمل کریں اور اوسے اپنا حریف اور دشمن نہ سمجھیں اور تعظیم اور توقیر اوسکی بجا لائیں اور وجود
اوسکا غنیمت جانیں کہ وہ اپنی راہ میں کانٹے بوتا ہے لیکن تمہیں راہ راست بتاتا ہے

مثال اوسکی مانند چراغ کے ہے کہ آپ جلتا اور اوروں کو فایدہ پہونچاتا ہے معہذا
عصمت خاصہ انبیا و ملائکہ ہے اگر عالم سے احیانا کوئی گناہ واقع ہو جاوین اور تسکے فضل اور بزرگی
سے انکار اور اوسکی نافرمانی پر اصرار جایز نہین اپنے ہزاروں گناہوں پر نہ شرمانا اور دوسرے کی
ایک دو قصور پر ایسا شیر ہونا نری بے حیائی ہے غضب تو یہ ہے کہ عوام کبھی بعض افعال کو اونکے
حق مین اپنی طرف سے عیب ٹھہرا لیتے ہین کہ یہ بھی ہماری طرح تحصیل معاش کے لئے نوکری
اور تجارت اور اپنے حق کے لئے لوگون سے نزاع و خصومت کرتا ہے پھر ہم اوسکی بات کیون
مانین اور اوسکا قول کسطرح سچ جانین اصل اس اعتراض کی کفار سے ہے کہ انبیا کی نسبت
کہتے یہ کیسے پیغمبر ہین کہ ہماری طرح کہاتے پیتے بازارون مین پھرتے ہین کیا ان نادانون نے
قطع علائق علما پر واجب سمجھا ہے کہ اون سے وضع قلندرانہ چاہتے ہین بلکہ علما اگر باوجود ان
افعال کے پاس شرع ملحوظ رکہین اور اپنے منصب مین افراط و تفریط نہ کرین تو ثواب اونکا
تارکان دنیا کے ثواب سے بمراتب زیادہ ہے اگرچہ عوام بالعکس سمجہین کہ تارکان دنیا
و فقرای عصر اونکے افعال سے تعرض نہین کرتے بخلاف علما کے کہ اونکے افعال شنیعہ پر طعن و تشنیع
اور اونہین نفس امارہ کی خواہشون سے منع کرتے ہین اسلئے نفوس اونکے ان سے کینہ
رکہتے ہین اور مرتبہ اونکا جیسا واقع مین ہے تسلیم نہین کرتے بلکہ اونکے ہنر عیب نظر آتے ہین
اور پند و نصیحت کو اغراض دنیوی پر محمول کرتے ہین اور ہر مفتری کذاب کی بات پر اونکے
معاملے مین اعتبار کر لیتے ہین یہ اثر اوسی کینہ خفی کا ہے اور یہ بات کہ علما دنیا کے جہگڑون مین
ہماری طرح مبتلا ہین صحیح نہین کہ جو علم بہت رکہتا ہے ہر مباح مین ثواب حاصل کر سکتا ہے
بخلاف جاہل کے کہ نادانی سے مباح کو اپنے حق مین وبال کر لیتا ہے اسیطرح یہ بات کہ علما
باہم اختلاف رکہتے ہین ہم کسکی بات مانین اور کسکی کہنے پر چلین محض جہالت و شرارت ہے اختلاف
علما سراسر رحمت ہے جسکا قول قران و حدیث و سلف صالح کے مطابق ہو مانو اور دونون کو
اچھا جانو ہان جب عالم کا عقیدہ فاسد ہو وہ تعظیم علم کا مستحق نہین بلکہ نایب شیطان کا ہے
کہ خلق خدا کو بہکاتا ہے اور جسکا عقیدہ اچھا ہے اور افعال مطابق شرع کے ہین گو بعض اوقات
بعض افعال بیجا واقع ہون واجب التعظیم ہے بعض عوام اس مقام پر کہتے ہین جب عالم بے عمل کا

بہ الی احادیث صحیحہ سے ثابت ہے تو اوسکی تعظیم کیون کرین اور اوسکے کہنے پر کیون چلین
جواب اوسکا یہ ہے کہ وہ احادیث واسطے تنبیہ و تادیب علما کے وارد ہین نہ اسلیے کہ عوام
اونہین دستاویز بنا کر علما کی فرمان برداری ترک کرین انہین اوسکے ارشاد پر عمل اور اپنی
عبادات و معاملات مین اونکی طرف رجوع بہرحال ضروری ہی یقین سمجھو کہ یہ اوہام باطلہ
شیطان کی طرف سے ہین کہ وہ ہزار مکر و حیلے سے عوام کو علما سے بدگمان کرتا ہے تا اونکی
فرمان برداری سے روکے اور فسق و فجور کی گھاٹی مین ہلاک کرے اور نفس خودپسند
کہ بالطبع نصیحت و پند و ابنائے جنس کی فرمان برداری سے متنفر ہے اس کام مین اوسکی
مدد کرتا ہے جب علما اونہین اپنے سے بیزار پاتے ہین پند و نصیحت بیکار سمجھتے ہین اوسوقت
شیطان اونہین اپنا محکوم کرلیتا ہے اور بے مزاحمت جہنم مین پہونچا دیتا ہے وذلک
ہو الخسران المبین لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم خاصہ دوم رسالت عامہ شیخ عبد الحق
دہلوی تکمیل الایمان مین لکھتے ہین ہمارے حضرت جن و انس پر مبعوث تھے اسی لیے آپکو
رسول الثقلین کہتے ہین قال اللہ تعالے قل اوحی الی انہ استمع نفر من الجن فقالوا انا سمعنا
قرآنا عجبا یہدی الی الرشد فآمنا بہ ولن نشرک بربنا احدا بلکہ تمام وحوش و طیور و جمادات
و نباتات آپکی اطاعت و تصدیق کرتے جس درخت کو بلاتے فوراً حاضر ہوتا اور سجدہ کرتا
ے جاءت لدعوتہ الاشجار ساجدۃ تمشی الیہ علی ساق بلا قدم اور یہ آواز فصیح کہتا
السلام علیک یا رسول اللہ آپ فرماتے ہین کہ ہر پیغمبر خاص اپنی قوم پر بھیجا جاتا اور مین ہر
سرخ و سیاہ پر مبعوث ہوا ایکروز ایک بھیڑیے پر گذرے اور علی مرتضی آپکے ہمراہ تھے ناگاہ اوسنے
یہ آواز فصیح کہا ہذا محمد سید الانبیاء و ہذا علی سید الاولیاء ابو الائمۃ الطاہرین یہ محمد ہین سردار
پیغمبرون کے اور یہ علی ہین سردار ولیون کے باپ ائمہ طاہرین کے آپ فرماتے ہین ایک
پتھر یا قبل از نبوت مجھے سلام کیا کرتا مین اوسے اب بھی پہچانتا ہون ایک بھیڑیے نے
بکری پکڑے چرواہے نے چھڑالی بھیڑیے نے کہا تو خدا سے نہین ڈرتا کہ میرا رزق مجھسے
چھڑاتا ہے چرواہا اوسکے بولنے سے متعجب ہوا بھیڑیے نے کہا اس سے زیادہ عجیب یہ بات
ہے کہ تو یہان پھرتا ہے اور رسول پیغمبر کی خدمت مین نہین جاتا جو یہان سے قریب جا کر

اور بہشت کے لوگ اونکے یارون کی لڑائی دیکھہ رہے ہین چرواہے نے کہا اگر مین جاؤن
تو بکریان کون چرائے بھیڑیے نے کہا تیری بکریون کی مین نگہبانی کرون گا چرواہا بکریان
سپرد بھیڑیے کے کرکے آپکی خدمت مین آیا اور ایمان لایا جب لوٹ کر گیا بکریان سلامت
پائین ابوسفیان اور صفوان نے ایک بھیڑیے کو دیکھا کہ ہرن کے پیچھے دوڑا ہرن بھاگ کر
حرم مین داخل ہوا بھیڑیا بسبب حرمت وادب حرم کے لوٹ گیا ابوسفیان اور صفوان
نے کہا سبحان اللہ بھیڑیا بھی حرم کی تعظیم کرتا ہے بھیڑیے نے کہا اس سے عجیب یہ ہے کہ تم محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کو دوزخ کی طرف بلاتے ہو اور وہ تمھین بہشت کی طرف بلاتے ہین
اسیطرح سوسمار نے آپکی پیغمبری پر گواہی دی اور سنگریزون نے آپکے ہاتھہ مین تسبیح کی کبوتر
نے آپکی حفاظت کے لیے دروازہ غار پر انڈے دیے اور مکڑی نے جالا تانا بکری اور اونٹ
نے آپکی تعظیم کی اور شیر نے آپکے غلام کی چوکی دی باقی رہا عالم ارواح وملائکہ سو مطالع المسرات
اور درمنضود مین لکھا ہے کہ محققین کے نزدیک آپکی رسالت ملائکہ کو شامل ہے علامہ
تاج الدین سبکی اسی قول کو ترجیح دیتے ہین اور جو کہ بیہقی نے اس امر سے انکار اور علامہ
جلال الدین محلی اور امام فخرالدین رازی نے اوسپر اجماع نقل کیا مقبول نہین ہوا علی فرماتے ہین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عالم ارواح مین بھی دعوت ونصیحت کرتے شیخ تقی الدین
سبکی فرماتے ہین اس روایت سے معنی دو حدیث کے حل ہوئے ایک بعثت الی الناس کافہ
کہ مین کافہ اہل زمان ومن بعدہم مین منحصر جانتا تھا اب معلوم ہوا تمام اولین وآخرین مراد
ہین دوسرے کنت نبیا وآدم بین الروح والجسد کہ مین اس نبوت کو صرف علم الٰہی مین
سمجھتا تھا اب ثابت ہوا کہ خارج مین بھی ہے تنبیہ بیان سے معلوم ہوا کہ روح مبارک
قبل از وجود جسد بھی متصف برسالت تھی اور بعد انتقال کے بھی متصف ہے یا یہ صفت لوازم روح مقدسہ ہین یعنی طبایع وجود خود جسد
سے ہے اور یہی سبب ہے کہ احوال امت کا آپ پر عرض کیا جاتا ہے اور درود وسلام
اور پیام اون کا آپکو پہونچتا ہے اور اسیوجہ سے آپکو حبیب الارواح کہتے ہین یعسوب
ایک نحل کلان ہے کہ سب نحل طیران وسیر مین اوسکے تابع ہین اسیطرح آپ بھی ملائکہ
وارواح کے مطاع ہین اور سب آپکے مطیع علی مراتبہم ہین آدم اور اونکے بعد جو پیغمبر

اور سے حضرت کی تصدیق اور مدد پر عہد لیا گیا اور ہر نبی نے اپنی قوم سے عہد لیا کہ اگر تم
زمانہ حضرت کا پانا تو تم اونکی مدد کرنا اور اون پر ایمان لانا اور عیسیٰ علیہ السلام پر وحی ہوئی
اے عیسیٰ تم مع اپنی امت کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ اون کو جب پیدا کیا تھا تھا اور سب پر نام محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کا لکھا اوس نام کی برکت سے ساکن ہو گیا اور ثابت ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام جب آسمان سے اترینگے امام مہدی
کے پیچھے نماز پڑھینگے آپ فرماتے ہین کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم اور آپکی شریعت پر
عمل کرینگے اگرچہ احکام اور فتاوی اون کے بسبب غموض ماخذ کے ظاہر مین کو کتاب و سنت کے
خلاف نظر آوینگے اجتہاد عیسوی کو اجتہاد حنفی پر قیاس کیا چاہیے کہ جب اور دن کا
ذہن وہان تک نہ پہونچ سکا اوس جناب کو صاحب الرائے کہنے لگے امام شافعی مرتبہ اون کا
جانتے تھے کہ کہتے ہین من اراد الفقہ فلیلزم اصحاب ابی حنیفۃ اور خواجہ محمد پارسا نے
فصول ستہ مین لکھا ہے عیسیٰ علیہ السلام مذہب حنفی پر عمل کرینگے اوسکا بھی یہی مطلب ہے کہ
بسبب وفور علم اور کثرت غوص کے اجتہاد ابو حنیفہ کا اجتہاد عیسوی سے اکثر مطابق ہوگا اور
سوا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اور انبیا بھی جیسے حضرت الیاس و خضر کہ زندہ ہین آپکی پیروی
کرتے ہین اور حضرت ادریس نے عالم حیات ظاہری مین اور اور پیغمبرون نے دوسرے عالم
مین شب معراج آپکی تصدیق اور تعریف کی اور بیت المقدس مین آپکے پیچھے نماز پڑھی یہانتک
کہ شیخ الانبیا خلیل خدا ابراہیم علیہ السلام قیامت کے دن آپسے کہینگے اے محمد تم میری دعا
اور اولاد ہو آج مجھے اپنی امت مین داخل کرلو آپ فرماتے ہین انا سید ولد آدم مین اولاد
آدم کا سردار ہون اور سید متبوع ہوتا ہے پس سب پیغمبر آپکے تابع ہین اور فرماتے ہین
لو کان حیا وادرک نبوتی لاتبعنی وفی روایۃ ما وسعہ الا اتباعی یعنی اگر موسے زندہ ہوتے
اور زمانہ میری پیغمبری کا پاتے بیشک میری فرمان برداری کرتے اور سوا میری فرمانبرداری
کے کچھ نہ کر سکتے بعض علما کہتے ہین پیغمبرون کو آپ سے وہ نسبت تھی جو صوبون اور وزیرون کو
بادشاہ سے ہوتی ہے اور ظاہر ہے کہ حکم خلیفہ کا اصل کے سامنے منسوخ ہے جب آپ آئے تمام [illegible]
دیکھو قرآن نے توریت و انجیل کو منسوخ کر دیا۔ غیر اوس آفتاب ہدایت سے نسبت ستارون کی
رکھتے ہین کہ اوسکی غیبت مین لوگ اونسے راہ پاتے اور فائدہ اوٹھاتے ہین جس وقت آفتاب

نکلتا ہے تمام عالم مین صرف اوسیکا حکم جاری ہوتا ہے کسیکا دخل نہین رہتا ولنعم ما قیل سے
فانہ شمس فضل ہم کواکبہا ،، یظہرون انوارہا للناس فی الظلم ،، حتی اذا طلعت فی الکون عم ہدی
ہدی العالمین واحیت سائر الامم ،، مگر ان مثالون سے عدم استقلال انبیاے سابقین کا منصب
نبوت مین نہ سمجھنا چاہیے اسلیے کہ وہ اپنے اپنے زمانے مین منصب نبوت مین مستقل تھے اور
اس آیت مین ایک شبہہ ہے کہ اثر اس عہد کا اوسوقت ظاہر ہوتا کہ انبیاے سابقین زمانہ
آپکا عالم حیات مین پاتے اور آپکی تصدیق اور تائید کرتے جواب اس شبہہ کا ضمن کلام سابق
مین مجملاً موجود ہے اور تفصیل یہ ہے کہ حیات انبیا کو اور ون پر قیاس نہ کیا چاہیے اونکے
واسطے بعد اس انتقال ظاہری کے حیات ابدی ثابت ہے پس جو تصدیق کہ اونہنے شب معراج
بیت المقدس اور آسمانون پر واقع ہوئی کفایت کرتی ہے اور عالم حیات ظاہری مین بھی تمام انبیا
آپکی تصدیق اور لوگون کو آپکی اتباع اور فرمان برداری کی وصیت کرتے رہے اور یہ وصیت
عین تائید اور ترویج آپکی دین متین کی ہے بہت یہود ونصاری انبیاے سابقین کی پیشین گوئی
کو آپکے صدق دعوی کی دلیل کامل سمجھکر ایمان لائے اور اونکے مسلمان ہونے سے دین کو
ترقی اور مسلمانون کو قوت ہوئی اور چار پیغمبر یعنے حضرت ادریسؑ اور حضرت عیسےؑ اور حضرت
خضرؑ اور حضرت الیاسؑ کہ بعد آپکی بعثت کے زندہ رہے اونہون نے اس عالم مین آپکی تصدیق کی
اور حضرت خضرؑ اور عیسےؑ سے تائید اس دین کی کماحقہ ظاہر ہوئی اور ہوگی علامہ ناصر الدین
بیضاوی اس آیت کی تفسیر مین بعض علما سے نقل کرتے ہین کہ لفظ اولاد مضاف مقدر ہے یعنے
اولاد انبیا سے کہ بنی اسرائیل مین آپکی تصدیق اور مدد پر عہد لیا گیا فقیر کے نزدیک
اس تقدیر سے لفظ امر یا خبر رسول سے پہلے مقدر ماننا بہتر ہے میثاق انبیا سے ثابت ہے
کہ قول ابن عباس اور حضرت علیؓ کی روایت سے جو سابق مذکور ہوئی پیغمبرون سے عہد لینا
ثابت ہے گویا ارشاد ہوتا ہے یعنے پیغمبرون سے عہد لیا جب تمہاری کتابون اور
صحیفون مین ذکر اوس پیغمبر کا آئے تو تم اوسکی تصدیق اور اوسکی مدد کرنا یعنے اپنی امتونکو
اوسکی حال سے آگاہ کرنا کہ جب اوسکا زمانہ پائین ایمان لاوین یا یہ کہا جائے کہ ایسی جگہہ
وقوع ضرور نہین دیکھو کہ یہ لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر باوجود عصمت انبیاکے

اور کبھی بادشاہ اپنے کسی خاص مقرب کو ایک قسم کی خصوصیت کے ساتھ ممتاز فرماتا ہے
اور اوس سے مقصود صرف عزت بڑھانا ہوتا ہے نہ وقوع اوسکا جیسے بعض مصاحبون اور
وزیرون کے واسطے حکم ہوا ہے ہمنے تین خون تیرے معاف کیے حالانکہ بادشاہ جانتا ہے
ایسے شخص مہذب سے خون کبھی واقع نہوگا یا کبھی بعض وزرا کے بیے صوبون اور سردارون
ملک کے نام حکم جاری ہوتا ہے جب وہ تمہارے پاس آئے تو اوسکے حکم کو میرا حکم سمجھو اور اوسکی
اطاعت واجب جانو اگرچہ وہ وزیر کبھی دار الخلافت سے باہر نجائے تاہم اس قسم کی باتون سے
عزت اوس مصاحب اور وزیر کے لوگون کے دلون مین زیادہ ہوتی ہے سو یہان بھی حضرت
اپنے محبوب کی عزت بڑھانا مقصود ہے گو انبیا زمانہ آپکا نہ پائین بہر تقدیر اس آیت سے یہ بات
بخوبی ثابت کہ آپ منصب نبوت مین اصل الاصل ہین اگر اور پیغمبر زمانہ آپکا پاتے آپ پر ایمان لاتے
اور تصدیق اور تائید آپکی کرتے خاصہ سوم کثرت اسما کثرت صفات پر دلالت کرے
قاضی عیاض فرماتے ہین اسماے شریفہ کا متضمن مدح ہونا آپکے خصائص سے ہے آدمی کو چاہیے
اونکے معنے پر نظر کرے کہ عظمت و محبت اوس جناب کی اوسکے دل مین بڑھے اللهم ارزقنا
منها حظا وافرا و نصیبا کاملا واضح ہو مؤلف دلائل الخیرات نے قریب دو سو اسم کے اور بعض نے
سات سو چھتر اسم جمع کیے اگر معنی و نکات سب کے بتفصیل لکھے جائین دفتر عظیم مرتب ہو
لہذا صرف چند لطائف نفیسہ کہ اشہر اسماء شریفہ یعنی محمد سے متعلق ہین لکھے جاتے ہین و باللہ
نستعین ہو نعم المعین لطیفہ اولی یہ نام مقدس پروردگار تعالی و تقدس کے نام سے باسم
اشتقاق ہے ؎ وشق له من اسمه ليجله ٭ فذو العرش محمود وهذا محمد یعنی محمد حمد سے
ماخوذ ہے محمود کہ جناب باری نے اپنے اور اپنے حبیب مین مشترک رکھا تا آپکے کمال محمودیت پر
دلالت کرے اگرچہ دونون محمودیت مین فرق ہے دوسرے حمید کہ معنی فاعلیت اور
مفعولیت کو جامع تھا اپنے لیے خاص فرمایا اوسکے مقابلہ مین تین نام اپنے محبوب کو عنایت فرمائے
احمد و محمد و محمود پہلا اور دوسرا نام فاعلیت پر اور تیسرا مفعولیت پر دلالت کرے گویا اس
مضمون کی طرف اشارہ ہوا اے میرے حبیب اگر مین حمید ہون یعنی تعریف کیا گیا تو تم احمد ہو
بہت تعریف کرنیوالے کہ تمہارے برابر میری تعریف کوئی نہین کر سکتا اور جو مین حمید ہون

یعنے تعریف کرنے والا تو تم محمد ہو بکثرت اور بار بار تعریف کی گئی کہ تمہارے برابر مین کسی کی
تعریف نہین کرتا الغرض اوس جناب کو حمد سے ایسی نسبت تامہ ہے کہ نہ محمودیت مین کوئی
انکے برابر اور نہ حامدیت مین کوئی اون کا ہمسر اسلیے چار نام آپکے اوس سے مشتق ہین حامد محمود احمد محمد اور آپکے مقام کا بھی
نام مقام محمود ہے اور آپکے نشان کا نام لواء الحمد اور آپکی کتاب بھی اوس سے شروع ہے الحمد للہ رب العالمین اور لقب آپکی امت کا
بھی اگلی کتابون مین حمادین ہے اور آپ بھی حمد الٰہی دوست رکھنے اور اورون کو
تاکید فرمانے کہ جو بات پسند آئے اوسپر الحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات اور جو ناپسند
اور مکروہ ہو اوسپر الحمد للہ علی کل حال کہو یہانتک کہ آپکی شریعت مین چھینک پر بھی الحمد للہ
کہنا مستحب اور جو شخص کہے سننے والے کو اوسکے حق مین دعا کرنا اور یرحمک اللہ کہنا واجب ہے
قیامت کے دن آپ جناب باری کی اسقدر حمد و ثنا کرینگے کہ کسی نے نہ کی ہوگی اور
آپکی ازل سے ابد تک ایسی تعریف ہوئی اور ہوگی کسی کی نہ ہوئی ہوگی عرصات محشر مین تمام
اگلے اور پچھلے مخالف و موافق آپکی تعریف کرینگے اوسوقت یہ نسبت بخوبی ظاہر ہو جائیگی
اور محمودیت اور محمدیت اور حامدیت اور احمدیت آپکی آفتاب محشر سے زیادہ چمکے گی
لطیفہ ثانیہ ہر چند یہ نام نامی علم ذات ہے مگر اجمالاً جامع جمیع صفات ہے اسلیئے کہ حمد حامد سے
بے محمود علیہ کے واقع نہین ہوتی اور ہر فرد حمد کے واسطے ایک محمود بہ ضرور ہے خواہ
وہی محمود علیہ ہو یا غیر اوسکا پس جس شخص کے لیے افراد حمد بکثرت ثابت ہین صفات محمود بہا
اور محمود علیہا بھی بکثرت ہونگے کما لا یخفی وکیف لا وہو المحمود فی الدنیا والآخرۃ بالصفات
الکاملۃ والاخلاق الفاضلۃ من العلم والحکمۃ والنبوۃ والرسالۃ والزہد والکرم والحیاء وغیرہا
فطابق الاسم المسمی وناسب اللفظ المعنی لطیفہ ثالثہ اس نام مبارک مین چار حرف ہین اور
مقرب فرشتے بھی چار ہین جبرئیل میکائیل اسرافیل عزرائیل علیہم السلام اور پیغمبر صاحب شرائع بھی
سوا حضرت کے چار ہین نوح و ابراہیم و موسے و عیسے علیہم السلام اور آپکے نام کہ حمد سے
ماخوذ ہین وہ بھی چار ہین حامد محمود احمد محمد اور خلفائے راشدین بھی چار ہین ابوبکر
و عمر و عثمان و حیدر رضی اللہ عنہم اور عمدہ عبادات مقصودہ بھی چار ہین نماز روزہ
حج زکوٰۃ اور سلسلے حضرات صوفیہ کے بھی چار ہین نقشبندیہ قادریہ چشتیہ سہروردیہ اور مجتہد

اسکے بہی چار ہین ابو حنیفہ شافعی مالک احمد حنبل اور عناصر بہی چار ہین بادی مٹی آگ ہوا اور علتین بہی چار ہین مادی صوری فاعلی
غائی جہات عالم بہی چار ہین شرق غرب جنوب شمال اور دریا بہشت کے بہی چار ہین دریا
شہد دریاے شیر دریاے آب دریاے شراب اور بہشت کی نہرین بہی چار ہین زنجبیل سلسبیل رحیق
تسنیم سدرۃ المنتہی کی جڑ سے بہی چار نہرین جاری ہین نیل فرات سیحان جیحان اور فرض
وضو کے بہی چار ہین مونہہ دہونا ہاتہہ کہنیون تک دہونا پاؤن ٹخنون تک دہونا چوتہائی
سر کا مسح کرنا اور روزہ مین بہی چار فرض ہین نیت کرنا جماع اور کہانے اور پینے سے
بچنا اور غسل مسنون بہی چار ہین غسل جمعہ غسل احرام غسل عید الفطر غسل عید اضحی اور آٹھہ
بہشت مین چار سرا ہین دار الحیوان دار الخلد دار المقام دار السلام اور چار باغ جنۃ الفردوس
جنۃ النعیم جنۃ العدن جنۃ الماوی لا الہ الا اللہ کہ جسمین ایمان ہے اوسمین بہی چار کلمے ہین
اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کہ مفتاح خزانہ قرآن ہے اوسمین بہی چار کلمے ہین اور زکوۃ بہی
چار قسم کے جانورون مین ہے اونٹ گائے بکری گہوڑا اور اوٹہانے والے عرش کے
بہی چار ہین اور یہ نام مبارک قرآن مین بہی چار جگہہ وارد ہے محمد رسول اللہ ما کان
محمد ابا احد ما محمد الا رسول نزل علی محمد اور بنی آدم مین چار گروہ افضل ہین پیغمبر صدیق
شہید صالحین اور صحت حج کی بہی چار باتون پر موقوف ہے اسلام احرام عرفات
مین کہڑا ہونا وقت پر حج کرنا اور جو کلمات کہ خدا کو بہت پیارے ہین وہ بہی چار ہین سبحان اللہ
الحمد للہ لا الہ الا اللہ اللہ اکبر اور حروف اس نام مبارک کے باعتبار اپنے اعداد کے
اس عدد سے اسطرح کی نسبت رکہتے ہین کہ عدد دال کے چار ہین اور حا کے آٹھہ کہ دوچند
چار کا ہے اور عدد میم کے چالیس کہ چار دہائی ہین اور حروف انکے اسماء کے اگر جمع کئے
جائین آٹھہ حاصل ہون اور وہ دوچند چار کے ہین اور اگر میم مشدد کو باعتبار تلفظ کے
دو حرف کہا جاوے تو یہ نام نامی پانچ حرف پر مشتمل ہو جائے اور اس عدد کے خصائص سے ہے
کہ جذر اوسکا عدد ۲۵ اور کعب اوسکا عدد ۱۲۵ آتا ہے اور علی ہذا القیاس جہانتک ضرب دین حاصل ضرب مین یعنی
محفوظ رہتا ہے اور ارکان فعلیہ نماز بہی پانچ ہین دو سجدے تیسرا قیام چوتہا رکوع
پانچوان قعدہ اور زکوۃ دو سو درہم مین پانچ درہم ہے اور بیس دینار مین نصف دینار کہ

کہ وضو میں پانچ دام ہوتا ہے اور فرضیت حج کی بھی پانچ امر پر موقوف ہے اسلام حریت
بلوغ عقل استطاعت اور اشرف اعضا بھی پانچ ہیں سر دو آنکھیں دل ناک اور سورتیں
قرآن کی جسکے اول میں لفظ الحمد اللہ واقع ہے پانچ ہیں اور اوقات نماز اور کلمات
اذان اور آل عبا اور پیغمبر صاحب شرائع مع محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اور حواس خمسہ
ظاہرہ اور باطنہ اور انگشتان الانسان اور حضرات خمسہ اور کلیات خمسہ اور اقسام برہان بھی
پانچ ہیں لطیفہ رابعہ خدا تعالے نے جسطرح اپنے اسمائے حسنی سے ایک ایک اسم بعض
پیغمبروں کو عنایت فرمایا اسیطرح اسم نامی سے ایک ایک حرف بعض انبیا کے نام میں داخل
کیا مثلاً میم آدم اور ابراہیم اور اسمعیل اور موسے اور سلیمان اور مسیح اور اشمویل اور
ارمیا علیہم السلام کے نام میں اور حا نوح اور صالح اور یحیے اور اسحق علیہم السلام کے نام
میں اور دال داود اور آدم و ہود اور ادریس علیہم السلام کے نام میں ۔ وہ چہ نام
دلکشا ہست این کہ موسی و مسیح ٭ افسر خود کردہ اند از میم ملک آرائے او ٭ وہ چہ اسمست کہ
نوح و یحیی و اسحق را ٭ فیض حمد و حلم و حشمت دادہ اند از حائے او ٭ تا بہ میمش نام ابراہیم
و آدم شد تمام ٭ چون سلیمان کرد اسمعیل در دل جائے او ٭ دال نامش کو در آخر بود ہادی
آمدہ ٭ سینہ ادریس و آدم شد گرہ پائے او ٭ حضرت داود کز عصمتش دو عالم پر صداست ٭
زد ہمین یک حرف زینت یافت سر تا پائے او ٭ لطیفہ خامسہ میم آپکی محبوبیت اور محمودیت
اور مصطفائی کی طرف اور حا حامدیت اور حمایت امت اور دال دعوت کیطرف اشارہ
ہے اسی قیاس پر یہ اسم شریف آپکے دوسو چوالیس صفات کا کہ دوسو آٹھ میں مصدر میم
اور چونتیس مصدر حا اور دو مصدر دال ہیں اجمال ہے گویا ہر حرف اسکا حروف مقطعات کی
طرح معانی شدہ ہیں دال ہے ۔ وہ چہ نام ست این کہ در دیوان ہستی ٭ بر دو نگرفتہ
نامے پیش دستی ٭ چہ نام این ست نام آور چہ باشد ٭ کرم ترید از ہر چہ باشد ٭ یا میم اول سے
باعتبار اعداد چالیس برس اور حا سے حکومت اور میم ثانی سے ملک آخرت اور دال سے
دنیا مراد ہے گویا اس مضمون کی طرف اشارہ ہے کہ اس جناب کو چالیس برس کی عمر میں
16 حکومت دنیا و آخرت اور ریاست دونوں جہان کی عنایت ہوئی اور حدود دونوں میم

کے اسی اور حا کے آٹھ اور دال کے چار ہین کہ مجموع اونکا بانوے ہے گویا اون بانوے
چیزون کی طرف اشارہ ہے کہ خدا تعالی نے آپکے لیے خاص فرمائین تیس پارہ قرآن کے
اور تیس روزے رمضان کے اور سترہ رکعت نماز پنجگانہ اور دو وزیر اہل آسمان سے
جبرئیل میکائیل علیہما السلام اور دو وزیر اہل زمین سے ابوبکر و عمر اور چار اہل عبا
علی فاطمہ حسین و حسن اور سبع مثانی یعنی سورہ فاتحہ یا میم سے دونون جگہہ مالک اور حا سے
باعتبار اعداد کے ہشت جنت اور دال سے دنیا مراد لو گویا یہ اشارہ ہے کہ مالک حقیقی نے
اپنے حبیب کو آٹھون بہشت اور ملک دنیا کا مالک کیا اور میم ثانی کی توسیط اور تشدید مین بھی
یہی نکتہ ہے کہ اوس جناب کو دونون عالم سے علاقہ ہے شہید ہی کہتے ہین سا اور میم
اللہ سے واصل اور مخلوق مین شامل و خواص اوس برزخ کبری مین ساحرف مشدد کا
مگر تقدم حا کا اور تاخر دال کا صریح دال ہے کہ توجہ اوس جناب کی اوس عالم کیطرف ہی
اگر ہدایت اہل دنیا کی آپ سے متعلق نہوتی دنیا مین قدم نہ رکھتے اور اوسکی طرف
متوجہ نہوتے سو دیکھیے تدعو الی الدنیا مزورۃ من ہو لولاہ لم تخرج الدنیا من العدم
لطیفہ سادسہ مادہ صورت آدم علیہ السلام یعنی مٹی اونکی چالیس روز خمیر کی گئی اور بہشت
آٹھ ہین اور مراتب حضرات اولیا کے چالیس ہین کہ اصناف عشرہ ارباب ولایت کو درجات
اربعہ ولایت مین کہ بدایت و نہایت لصعود و لنزول سے عبارت ہین ضرب دینے سے چالیس
حاصل ہوتے ہین اور رجال سفلیات عناصر اربعہ سے مرکب ہین گویا اس مضمون کی طرف اشارہ
ہوا کہ میم اس اسم پاک کا باعث تخمیر طین آدم اور موجب رونق جنت اور مرتبہ ارباب
ولایت اور سبب پیدایش دنیا و ما فیہا ہے شاید سید حسن جلالی سبزواری مولف فوائد الفوائد نے
اس رباعی مین بھی یہی مضمون مراد لیا نظم یکحرف تو چل صباح عالم را داد یکحرف
تو هشت خلد را آئینہ بود حرف سوم جہل و دو راہ ستور زان چار ربع کن عالم
اس صورت مین وجہ تقدم میم اور تاخر دال کے یہ ہے کہ آدم اشرف المخلوقات اور عناصر
سفلیات مین لطیفہ سابعہ یہ نام مبارک ازل سے آپکے لیے خاص ہے مگر بعض لوگون نے
یہ بات سنکر کہ زمانہ نبی آخر الزمان کا قریب ہے اور نام پاک اونکا محمد ہوگا اپنی اولاد کا نام

اور عجائب قدرت الٰہی سے یہ کہ اون مین سے کسی نے دعوے نبوت کا نہ کیا منہم محمد بن بدی و محمد بن جیحہ و محمد بن براء و محمد بن حارث و محمد بن خزاعی و محمد بن خولی و محمد بن سعید و محمد بن فقیمی و محمد بن مسلمہ و محمد بن حرمان الجعفری و محمد بن حمران جعفی ان مین سے محمد بن مسلمہ اور محمد بن براء مسلمان ہین اور محمد بن عدی کے اسلام مین اختلاف ہے خاصہ چہارم پروردگار

تقدس و تعالےٰ نے آپکو عبد اللہ فرمایا وانہ لما قام عبد اللہ یدعوہ کادوا یکونون علیہ لبدا یعنی انبیاکی کہ اونکے لیے نعم العبد اور عبداً شکوراً وارد ہوا محققین کہتے ہین ہر بندہ کو ایک اسم الٰہی سے کسیطرح کی نسبت ہوتی ہے اور جب وہ نسبت وہ پایۂ کمال ہو جاتی ہے تو اوسے اوس اسم کی طرف اضافت کرتے ہین اور اللہ علم ہے واسطے اوس ذات پاک کے کہ جامع جمیع صفات کی ہے اوسکی طرف اضافت صریح دلالت کرتی ہے کہ جسطرح اورونکو بعض صفات الٰہیہ سے نسبت ہے آپکو ذات پروردگار سے علاقہ ہے اور اوسکے ساتھہ تمام صفات سے بہی مناسبت حاصل ہے الغرض اس صفت یعنے عبدیت سے کوئی صفت بہتر نہین نقطہ خاک کو سر عبدیت نے اوس مقام پر پہونچا دیا کہ وہین ملاء اعلےٰ کا نہین پہونچ سکتا انی اعلم ما لا تعلمون اسی بھید کیطرف اشارہ ہے اسی لیے کہتے ہین انسانیت بندگی کو مستلزم ہے جو اس دولت سے بہرہ نہین رکھتا انسانیت سے بے بہرہ ہے بندگی اصل سب مراتب و مقامات کی ہے پیغمبرون نے بندگی سے مرتبہ نبوت و رسالت حاصل کیا اسیواسطے تشہد مین بہی وصف عبدیت رسالت پر مقدم ہوا اور جس جگہہ پروردگار تعالےٰ کو کمال تشرف اور قرب منزلت حضرت کا بیان فرمانا منظور رہتا ہے آپکو اسی وصف سے یاد فرماتا ہے

اوحے الی عبدہ ما اوحے اور سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصےٰ امام فخر الدین رازی ابو القاسم انصاری سے نقل کرتے ہین جب جناب رسالت مآب اعلیٰ درجے پر پہونچے حکم آیا یا محمد بم تشرفک عرض کیا اس سبب سے کہ مین تجھسے نسبت بندگی کی رکھتا ہون اوسی کے مطابق آیت آئی سبحان الذی اسریٰ بعبدہ ابو علی دقاق کہتے ہین کوئی چیز عبودیت سے شریف تر اور مسلمان کے لیے کوئی نام بندہ سے بہتر نہین سعادت و عزت انسان کی بندگی اور سرافگندگی مین ہے من تواضع للہ رفعہ اللہ قتادہ کہتے مین کان یرید الوہ

الآیہ کی تفسیر مین کہتے ہین جو عزت چاہے خدا کی طاعت سے حاصل کرے یعنے عزت اوسکی بندگی سے ناشی ہے کسی نے خواجہ ابو سعید ابو الخیر سے پوچھا ما الحریۃ آزادی کیا ہے فرمایا العبودیۃ یعنے آزادی بندگی سے عبارت ہے جو بندہ نہین آزاد نہین اور جو آزاد نہین شاد نہین طوق بندگی جسکی گردن مین ہے خواجہ دوسرا دو عالم ہے جو خدا کا ہو جاتا ہے جو کچھ خدا کا ہے اوسکا ہو جاتا ہے ؎ تو یک عہد گر خود بجا آوری ٭ سر نہ فلک زیر پا آوری ٭ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اونٹنی اپنی طرف منسوب کی سب جانور اہلی اور وحشی اوس سے خوف کرتے کعبہ کو اپنا گھر کہا آدمی اوسمین شکار نہین کھیلتے اور پرند اوسپر ہو کر نہین اوڑتے اسیلیے سرور عالم فرماتے ہین لا ارید ان اکون ملکا نبیا بل ارید ان اکون عبدا نبیا مین بادشاہ پیغمبر ہونا نہین چاہتا بلکہ بندہ پیغمبر ہونا چاہتا ہون الغرض ممکن کے حق مین کوئی مرتبہ بندگی سے بڑہ کر نہین مگر نہ یہ بندگی جسے ہم بندگی کہتے ہین بلکہ حقیقت اوسکی یہ ہے کہ عالم غرور اور ظلمتکدۂ خلق سے نور حق کیطرف انتقال کرے اور ماسوے سے انقطاع کرکے ہمہ تن اپنے مولے کی عظمت اور جلال مین مستغرق ہو جائے اور کمال اوسکا یہ ہے کہ ہستی صرف مولے کے لیے خاص سمجھے آپکو لاشی جانے کہ ممکن محتاج کو واجب بالذات کے مقابل کسیطرح کا دعوی زیب نہین دیتا سچ ہے بندگی با خواجگی راست نیاید شیطان نے اسی ہزار برس ریاضت کی اکیساعت بندہ نہو سکا کہ دعوی خواجگی رکھتا تھا بندہ کامل وہ ہے کہ اپنے نفس کو نہ دیکھے اور اپنے حظ اور نصیب اور خواہش اور آرزو سے دست بردار ہو جائے شربت و زہر جو کچھ دین بے تامل پی لے چون و چرا نہ کرے خدمت براجرت تجارت ہے جو کام کرے خدا کیواسطے کرے طاعت مین امتثال امر ملحوظ ہو اور تقوے سے رضائے مولے مقصود جو بہشت کے واسطے کلمہ پڑہتا ہے قدر کلمہ کی نہین جانتا اگر خدا کے لیے پڑہتا بہشت جنت اوسکی ایسی مشتاق ہوتی جیسے وہ اوسکا مشتاق ہے زبور مقدس مین آیا ہے اوس سے زیادہ کون ظالم ہے جو بہشت و دوزخ کے لیے میری عبادت کرے اگر مین بہشت و دوزخ نہ بناتا تو کیا عبادت کا مستحق نہوتا مغیرہ بن شعبہ کہتے ہین آپنے اسقدر عبادت کی کہ پائے مبارک سوج گئے لوگون نے کہا آپ تکلیف اسقدر کیون اوٹھاتے ہین کہ خدا نے آپکے

اگلی پچھلی خطا معاف کی فرمایا افلا اکون عبداً شکوراً مسالک السلوک مین لکھتے ہین جو ہزار برس
عبادت کرے اور قبول ہوا چاہے طالب قبول ہے ۔ طالب ہوے طالب حق کو رد و قبول
سے کیا غرض و للہ در حافظ الشیراز حیث قال سے فراق و وصل چہ خواہی رضاے دوست
طلب کہ حیف باشد ازو غیر او تمنائے ۔ بعض مشائخ فرماتے ہین عبد الرزاق اور عبد الکریم
اور عبد القادر اور عبد الغفار ہزارون ہین مگر عبد اللہ نایاب ہے جو خدا کو اپنے حصہ
اور نصیب کے لیے پوجتا ہے خدا کا خالص بندہ نہین بندہ وہ ہے کہ خدا کو خدا کے لیے
پوجے جسطرح رکھین رہے کبھی یہ نہ کہے کہ مجھے یہ چیز درکار ہے اور یہ بیکار خدا پر اعتراض
نہین ہوسکتا مثل مشہور ہے بندگی بیچارگی تمارف حکم سنت مین ہے و تواصوا بالحق و تواصوا بالصبر
اور مردہ خواہش نہین رکھتا اصمعی کہتے ہین ایک غلام بازار مین بکتا تھا خریدا اسنے کہا تیرا نام
کیا کہا جو تو رکھے کہا کیا کھائے گا کہا جو تو کھلائے کہا کیا پیے گا کہا جو تو پلاوے کہا اگر تیری
مرضی ہو تو مین تجھے خریدون جواب دیا بندی کو خواہش سے کیا کام خواہش اوسکی وہی ہے
جو مولے کا چاہے الغرض بندہ ہوا اس غلام سے سیکھے تو بندگی کا دعوے کرتا ہے اور
بے خواہش و مراد کے قدم نہین رکھتا ع نہ بہ عشق ار بہ شہوت دوست خواہی داشت
جانان را الغرض تو اجرت پر نظر نہ کر کہ غلام ہو کے کام پر مستحق اجرت کا نہین مگر وہ ارحم الراحمین
ہے اپنے فضل و کرم سے دین و دنیا کی نعمتین عنایت کرے گا اوسکے یہان سب کچھ ہے
مگر قدر و قیمت تیری تیرے طلب پر ہے جو اوس سے دنیا طلب کرتا ہے اوسے دنیا اور
جو آخرت مانگتا ہے اوسے آخرت دیتا ہے من یرد ثواب الدنیا نؤتہ منہا و من یرد ثواب الآخرۃ
نؤتہ منہا اور جو دنیا و آخرت چھوڑ کر خدا کی طلب مین مشغول ہوتا ہے اوسے اپنے مشاہدے
سے مشرف فرماتے ہین اور اپنے وصل سے کامیاب کرتے ہین فی مقعد صدق عند ملیک
مقتدر ہین قتلہ مجتبی فانا دیتہ کسیے بشر حافی کو خواب مین دیکھا اونکا اور ابو النصر اور عبد الوہاب
وراق کا حال دریافت کیا فرمایا وہ دونون کھانے مزہ دار اور شربت خوشگوار کھاتے
پیتے ہین مجھے کھانے پینے کی رغبت نہ تھی پروردگار نے دولت دیدار عنایت فرمائی
کسی مرید نے خواجہ دینوری کو دیکھا وہی خدا آپکو بہشت مین مقام عنایت فرمائے فرمایا تش

برس سے مجھے بہشت دیتے ہین اور مین قبول نہین کرتا اغیر محب صادق محبوب کے سوا
کسی سے کام نہین رکہتا ہے چو دل از دلبری آرام گیرد ۔ ز وصل دیگرے کے کام گیرد ۔
نیابد دستہ ریحان پیش بلبل ۔ نخواہد خاطرش جز نکہت گل ۔ منقول ہے شعیب علیہ السلام
روتے روتے اندہے ہوئے پھر بینائی عنایت ہوئی پھر اندہے ہوگئے ارشاد ہوا اے شعیب
یہ رونا بہشت کے واسطے ہے یا دوزخ کے ڈر سے عرض کیا الٰہی تیرے شوق مین روتا ہون
خطاب آیا اگر یہی بات ہے تو پھر ملنا تجھے آسان ہے ۔ گوے دولت آن سعادتمند برد
کو بپاے دلبر خود جان سپرد ۔ کسینے خواجہ معروف کرخی سے پوچھا اسقدر عبادت بہشت
کی امید پر ہے یا دوزخ کے خوف سے فرمایا جسے خدا سے محبت ہوجاتی ہے اس امید و
خوف سے عاری ہے حکما کہتے ہین بہشت کے لیے عبادت کرنا شہوت سے خالی نہین جو لوگ
دنیا کی لذتین حور و قصور کے لئے چھوڑتے ہین اونکے نزدیک نفس ناطقہ نفس بہیمہ کا خادم ہے
ابو عثمان دمشقی کتاب فضائل النفس مین ارسطو سے نقل کرتے ہین کہ افعال الٰہی معلل بالغرض
نہین گو اوپر فوائد مرتب ہین پس بندہ کو بھی چاہیئے کہ خیر کو لنفسہ عمل مین لاوے قصد مین
غرض کو دخل نہ دے یحیی بن معاذ رازی خواجہ بایزید بسطامی سے نقل کرتے ہین مجھے بیس ہزار
درجے عنایت ہوئے اور ارشاد ہوا اپنا مطلب بیان کر عرض کیا الٰہی ارید ان لا ارید خدایا یہ خواہش ہے کہ مجھے خواہش
نہو ابوبکر وراق کہتے ہین میرے نزدیک خواہش سے بدتر کوئی برائی نہین اور اتباع شہوت سے زیادہ کوئی گمراہی نہین
شریعت مین آدمی اوسوقت بالغ ہوتا ہے کہ شہوت صحیح اور خواہش صادق ہو اور
طریقت مین اوسوقت بالغ ہوتا ہے کہ خواہش اور شہوت اصلا نہ ہو کسینے خواجہ جنید سے
پوچھا وصل کیا ہے فرمایا ترک ہوا و ہوس خواجہ محمد بلخی سے منقول ہے عجب اوسکے حال پر
جو حظ نفس کے لئے کعبہ کو جائے اگر خواہش چھوڑے مالک کعبہ تک پہونچے اہل طریقت کہتے
ہین راہ مولٰی دو قدم ہے اول ترک دنیا دوم ترک حظ نفس ثم انت [illegible] خواجہ بایزید بسطامی
نے جناب الٰہی مین عرض کیا کیف الطریق الیک تیری طرف راہ کسطرح ہے جواب ہوا دع
نفسک و تعال اپنے نفس کو چھوڑ اور چلا آ کسینے آپ سے پوچھا کیف الطریق الی اللہ خدا
کیطرف راہ کسطرح ہے فرمایا ان غبت عن الطریق تصل الیہ یعنے اگر تو راہ [illegible] اوسکو

پہونچے اسی جگہہ سے کہتے ہین طالب اگر آپکو یا اپنی طلب کو دیکہے حقیقت طلب سے بے بہرہ
ہے مست آپکو اگر مست سمجہے نشہ اوسکا ناقص ہے اَلعَزِیزُ جو اوسے پاتا ہے بہشت و دوزخ
اور تمام کائنات بلکہ اپنی ذات سے کام نہین رکہتا اور جو ماسوے سے کام رکہتا ہے اوسے
نہین پاتا ایک بزرگ طواف کعبہ مین تہے کسینے اونکو پکارا اوسکیطرف دیکہنے لگے ندا ہوئی مَن اِلتَفَتَ
اِلیٰ غَیرِنَا فَلَیسَ مِنَّا جو ہمارے غیر کیطرف التفات کرے ہمسے نہین کسی نے اپنے دل کی طرف خیال کیا
اوسکے باطن مین کہا گیا اے مدعی کذاب دل کو تلاش کرتا ہے اگر ہمین پایا دل کو کیا کریگا
ہیچ ہے سب گر ہر دو جہان دہند مارا ✽ چون وصل تو نسبت بیٹوا ایم ✽ وگرم ہیچ نباشد
نہ بدنیا نہ بعقبی چو تو دارم ہمہ دارم وگرم ہیچ نباید ✽ خاصۂ پنجم جسم مقدس سراپا اعجاز
تہا کتب احادیث وسیر مین بہت خوارق متعلق بجسد مبارک مذکور ہین از انجملہ آپکے پسینے سے
مشک کی خوشبو آتی اور بالون سے لپٹین خوشبو کی نکلتین اور چمکتی رہتی دہوکر پانی اون کا جس
بیمار کو پلاتے فوراً شفا ہوتی خالد بن ولید کی ٹوپی مین چند موئے مبارک تہے اونکی برکت سے
ہر لڑائی مین غالب رہتے اسیطرح اسماء بنت ابی بکر کے پاس آپکا جبہ تہا اوسے دہوکر جس
بیمار کو پلاتین فوراً اچہا ہو جاتا کہی جسم مبارک پر نہ بیٹہتی مچہر وغیرہ موذی جانورون نے
کبہی نہ کاٹا جوون آپکے بالون اور کپڑون مین نہ پڑتی چہرۂ مبارک آپکا اسقدر صاف تہا
کہ عکس ہر چیز کا اوسمین نظر آتا بلکہ صفائی اوس آئینۂ حق نما کی یہانتک پہونچی تہی کہ ایک نشان
پروردگار کی اوس سے ظاہر ہوئی چنانچہ مَن رَآنِی فَقَد رَاَی الحَقَّ کاشف اس رمز کی ہے
آواز آپکی باوجود اسکے کہ تمام عالم سے بہتر اور اچہی تہی وہان پہونچتی کہ اورون کی آواز
اوسکے دسوین حصے تک بہی نہ جاتی عورتین اپنے گہرون مین خطبہ آپکا سنتین اور منی مین لوگون نے
خطبہ آپکا اپنے اپنے منازل مین سنا نزدیک و دور کوئی شخص ایسا نہ تہا جسکے کان مین آواز
آپکی نہ پہونچی اور وہ جو حدیث مین آیا ہے آپ منی مین خطبہ پڑہتے اور جناب امیر اوسے
تعبیر کرتے تہے شاید حضرت امیر نے اس خیال سے کہ سامعین دور تک ہین اسقدر بعد تک
آواز پہونچنا خلاف عادت ہے کلمات شریفہ کا اعادہ کیا اور یہ امر نہ مجہے معلوم ہوا کہ بطریق
اعجاز و خرق عادات آواز آپکی دور تک پہونچی کہ سب لوگون نے نزدیک و دور بے تکلف

سی بغل آپکی ہم رنگ تمام بدن کے کمال صاف اور شفاف تھی بخلاف اور آدمیون کے
کہ بغل انکی مائل بسیاہی ہوتی ہے اور وہ جو لکھا ہے آپکی بغل مین بال تھے بعض علما کہتے
ہین احادیث مین اوسکے خلاف آیا ہے بنتف الابطیہ واللہ اعلم بغل شریف کے پسینے سے مشک
کی خوشبو آتی چنانچہ بعض صحابہ سے منقول ہے حضرت نے مجھے اپنے بدن سے لپٹا لیا مینے
پسینہ آپکی بغل کا سونگھا مشک کی خوشبو اوس سے آتی ایکدن آپنے قتادہ بن نعمان کے
منہ کو ہاتھ لگایا چہرہ اونکا اسقدر روشن ہو گیا کہ ہر چیز کا عکس اوسمین نظر آنے لگا ابو ہریرہ
کہتے ہین مینے کوئی شخص حضرت سے زیادہ جلد چلنے والا نہ دیکھا گویا زمین آپکے لیے
لپیٹی جاتی تھی ہم سب اپنی جانون کو مشقت مین ڈالتے تھے چلنے مین بہت سرعت کرتے کہ
آپکے ساتھ رہین اور آپ بے تکلف چلتے فرشتے آپکی جلو مین رہتے اسیواسطے آپ صحابہ کو
حکم کرتے کہ آگے چلو اور فرماتے پیچھا میرا فرشتون کے لیے چھوڑ دو آپ فرماتے ہین تمہارا
رکوع سجدہ مجھسے نہین چھپتا مین تمہین پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہون امام زاہدی شارح
قدوری اور مصنف قنیہ رسالہ ناصریہ مین لکھتے ہین آپکے شانون کے بیچ مین سوراخ
سوزن کے مانند دو آنکھین تھین کہ اون سے دیکھتے اور کپڑا حاجب نہوتا یعنے کپڑے کے
اودہر بھی نظر آتا اور حق یہ ہے جیسے حضرت کا دل ادراک معقولات مین احاطہ و وسعت
تام رکھتا تھا اسیطرح آنکھ احساس محسوسات مین کمال رکھتی تھی کہ شش جہت آپکی نظر
کے روبرو گویا جہت مقابل تھے اور بارہ ستارے ثریا کے نظر آتے تھے قوت سمع شریف
اس مرتبہ تھی کہ آواز آسمانون کی بے تکلف سن لیتے حدیث مین آیا ہے مین دیکھتا ہون
جو تم نہین دیکھتے اور مین سنتا ہون جو تم نہین سنتے ایکبار آپ مجمع صحابہ مین بیٹھے تھے ناگاہ
آسمان کی طرف نظر کرکے فرمایا اسوقت مینے آسمان کے دروازہ کھلنے کی آواز سنی
اور یہ دروازہ آگے کبھی نہ کھلا تھا ستر ہزار فرشتے سورۂ انعام کے پیچھے چلنے کے واسطے
اس دروازے سے اوترے مہر نبوت مثل ستارہ صبح کے دوش مقدس یا پشت مبارک پر چمکتی
اور اوسپر بال یا خال جمع تھے اوسکے ظاہر مین لکھا تھا توجہ حیث شئت فانک منصور اور
باطن مین مرقوم تھا اللہ وحدہ لاشریک لہ تاریخ نیشاپوری مین لکھا ہے اوسمین گوشت

سے مکتوب تھا محمد رسول اللہ حافظ ابن حجر رح فتح الباری میں لکھتے ہیں اسباب میں کچھ ثابت
ہوا اور آپ اوسکی شکل میں روایات مختلفہ وارد ہیں بخاری و ترمذی سے روایت کیا مانند تکمہ
چھپر اسپن عروس اور ترمذی نے کہا مانند بیضہ کبک کے تھی اور بعض روایات میں آیا اوسپر
خال تھے لیکن درحقیقت یہ اختلاف نہیں بلکہ ہر راوی نے بقدر اپنی فہم کے تشبیہ و تمثیل دی
ہے ہاں اسمین اختلاف ہے وقت ولادت کے موجود تھی یا نہیں روایت بنائک امر ثانی
پر دلالت کرتی ہے اور تخریج ابو نعیم نے ابن عباس سے روایت کیا بعد ولادت کے فرشتے نے
تین بار آپکو اوس پانی سے کہ آپکے غسل کے لیے لایا تھا نہلایا اور پارہ حریر سے ایک مہر کہ
مانند زہرہ کے چمکتی اور بیضہ کبوتر کے ہمشکل تھی نکال کر دوش مقدس پر لگائی اور اسمین
بھی اختلاف ہے کہ مہر نبوت آپ کی خصائص سے ہے یا نہیں اکثر علما اوسے آپ کے لیے خاص
کہتے ہیں بنظم تمثیل سے گرچہ پیغمبران وہبان بادشاہ اند وے وہ اوسلیمان جہان است کہ
خاتم با اوست وہ مگر مواہب لدنیہ میں بروایت حاکم وہب بن منبہ سے اور پیغمبروں کے لیے
بھی نقل کیا مطالع المسرات اور مواہب لدنیہ میں لکھا ہے خاتم نبوت آپ کے صفات کمال
و علامات نبوت سے شمار کی گئی اگرچہ اور پیغمبروں کے لیے بھی ثابت ہے مگر اونکے سیدھے
ہاتھ میں ہوتی پیٹھ میں مقابل مدخل شیطان کے ہونا آپ کی خصائص سے ہے آپسیواسطے
کتاب شعیا علیہ السلام اور اگلی کتابوں میں آپکا وصف اوسکے ساتھ وارد ہوا انتہی ملخصاً
امر آخر اوسکے ثبت میں نکتہ یہ تھا کہ نوشتے کے آخر میں واسطے مزید اعتبار کے مہر کردیتے ہیں آپ پر
دفتر رسالت و نبوت ختم ہوا اسلیے مہر عالم غیب کی پشت مقدس پر ثبت ہوئی تا معلوم ہو
یہ نوشتہ ابتدا سے انتہا تک خدا ہی کی طرف سے ہے اسی وجہ سے آپکو خاتم النبیین کہتے ہیں کہ آپ
سند انبیا و مرسلین ہیں آپ کے سبب سے اونکی پیغمبری اور کتابوں کا اعتبار ٹھہرا اور
ایک عالم نے آمنت باللہ و ملائکتہ و کتبہ و رسلہ پڑھا اسے شرف حاصل ہوا آدم اور ابراہیم
کو اوس سے وہ تھا فخر عالم فخر تھا اپنے اب و جد کا وہ آپ میں چالیس مرد بہشتی کی قوت تھی
اسلیے آپکو ایک وقت میں چار عورت سے زیادہ درست تھیں چنانچہ بعض اوقات گیارہ یا بارہ
ازواج مطہرات ہوا سر اپکی جمع ہوگئیں اور ہر مرد بہشتی کو سو مرد دنیا کے برابر قوت دیجائیگی

اس حساب سے آپ کو قوت چار ہزار آدمیون کی حاصل تھی اور خوارق عادت سے ہے
کہ آپ اکثر اوقات گرسنگی مین مبتلا رہتے اور شکم مبارک پر پتھر باندھے ہوا ہوا، سکے
ایک شب مین سب ازواج سے مباشرت کرتے جس کھاری کوئین مین آپکا تھوک ڈالتے
شیرین ہو جاتا اور جس بچے کے منہ مین ایک قطرہ آب دہن شریف کا ڈالتے دن بھر دودہ
نہ مانگتا گویا آب زمزم کی تاثیر رکھتا تھا ایکبار کئی بچے شیرخوار آپ کے پاس لائے گئے
آپ نے لعاب دہن اپنا اونکے منہ مین ڈالا اسقدر سیر ہو گئے تمام دن دودہ نہ مانگا اور یہ
امر عاشورہ کے دن اہلبیت کے بچون کے ساتھ بھی واقع ہوا اور خیبر کے روز حضرت علی رضہ
کی آنکھین دکھتی تھین تھوڑا لعاب دہن اونکی آنکھون مین ڈالا فی الفور اچھی ہو گئین اور
پھر کبھی نہ دکھین محمد بن حاطب کا ہاتھ جل گیا آپ نے اوسپر ہاتھ پھیرا اور دعا کی اور تھوک بھی
مبارک لگایا فوراً آرام ہو گیا امام حسن علیہ السلام پیاسے تھے زبان آپکی چوسی فوراً پیاس
جاتی رہی اور دن بھر پانی کی خواہش نہوئی حدیبیہ کا کنوان لشکر کی کثرت سے خالی ہو گیا
آپ کو خبر ہوئی ایک کلی اوسمین ڈالی کہ یکایک اوسمین جوش آیا اور تمام لشکر نے پانی بھرا
مگر کم نہوا اور ایک کھوئین مین آب دہن ڈالا اوسکے پانی سے مشک کی خوشبو آنے لگی
اور انس بن مالک رضہ کا کنوان کھاری تھا ایک قطرہ لعاب دہن کا اوسمین ڈالدیا ایسا
شیرین ہو گیا کہ مدینہ مین کوئی کنوان اوس سے میٹھا نتھا اسیواسطے آپکے دہن کو منبع معجزات
کہتے ہین کہ صدہا معجزات اوسکے کتب سیر مین مذکور ہین آپ کو کبھی جمہائی نہ آئی اور احتلام نہوا
کہ احتلام شیطان کی طرف سے ہے اور حضرت اوسکے فساد و شر سے محفوظ و معصوم تھے آپکی
خواب حکم بیداری کا رکھتی ہرچند ظاہر مین آرام فرماتے مگر دل مقدس انتظار وحی مین بیدار رہتا
اسلیے وضو آپکا سونے سے نہ جاتا اور جس جانور پر سوار ہوتے سب سے آگے اور تیز چلتا اگرچہ
سست قدم ہوتا خاصہ ششم حوض کوثر تیار ہی اور مسلم نے روایت کیا مسافت اوسکی
ایک مہینے کی راہ اور کنارے اوسکے برابر پانی اوسکا چاندی سے سفید اور مشک سے زیادہ
خوشبودار ہے آبخورے اوسکے گویا آسمان کے تارے ہین جو پانی اوسکا پیئے پیاس سے
ہمیشہ محفوظ رہے اور بعض روایات مین آیا پانی اوسکا برف سے سرد اور شہد سے شیرین [illegible]

بھی آبخورے اوسکے جیسے آسمان کے تارے وارد ہے اوسمین دو پرنالے بہشت سے اوترتے
ہین ایک سونے کا دوسرا چاندی کا ابو حاتم کی روایت مین وارد ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جب مین ساتوین آسمان پر پہونچا ایک نہر دیکھی اوسپر خیمے یاقوت اور موتی
اور زبرجد کے کھڑے اور سبز پرند اوسکے گرد بیٹھے تھے جبرئیل نے کہا یہ کوثر ہے کہ تمہارے ربنے
تمکو دی ہے برتن سونے اور چاندی کے اوسپر رکھے تھے ایک برتن اوس سے بھر کر پیا
شہد سے زیادہ شیرین اور مشک سے زیادہ خوشبودار تھا اور بیہقی نے روایت کیا اوس
آسمان پر ایک چشمہ ہے جسے سلسبیل کہتے ہین کوثر اور نہر الرحمة اوسی سے نکلی ہین اور قرطبی
کے نزدیک آپکو دو حوض عنایت ہونگے ایک صراط سے پہلے اور ایک بعد اوترنے کے
دونو کا نام کوثر ہے بعض روایتمین ہے کوثر ایک نہر کا نام ہے جسکے کنارے پر حوض واقع ہے ابن ماجہ اور احمد اور ترمذی
نے مرفوعًا روایت کیا ہے سب سے پہلے فقرا مہاجرین حوض پر پہونچینگے مسلم کی حدیث مین ہے مین لوگونکو وہان آنے سے روکونگا
جسطرح دودھ کا مالک دودھ سے روکتا ہے یعنے اور امتون اور نامستحقون کو اوسپر
نہ آنے دونگا اور روہ جو ابن ابی الدنیا نے بسند صحیح حسن بصری رح سے روایت کیا
ہر نبی کو ایک حوض دیا جائیگا کہ اپنی حوض پر کھڑا ہو کر اپنی امت کو جمع کرے گا اور پیغمبر آپس مین
مباہات کرینگے کہ میرے وسکے زیادہ ہین اور ترمذی کی روایت سمرہ بن جندب رض سے موید اسکی
ہے کچھ منافی اس تخصیص کی نہین اسلیے کہ بیان کلام حوض کوثر مین ہے اگرچہ اور پیغمبرون کو
بھی حوض عنایت ہوگا مگر حوض کوثر جسمین دو پرنالے بہشت کے آتے ہین آپ کے لیے مخصوص
ہے قرطبی کہتے ہین اس بات پر یقین چاہیے کہ خدا تعالی نے آپکو اوس حوض سے
جسکا وصف احادیث صحیحہ مین وارد ہے خاص کیا منقول ہے موے لحی حوض کوثر کے ساقی
ہونگے اور مروی علی سے منقول ہے جسکے دل مین ابو بکر و عمر رض کی محبت نہوگی اوسے
ایکبھی قطرہ آب کوثر کا نہ دونگا خاصہ ہفتم لقب آپکا امی ہے اور یہ لقب شریف دلیل ساطع
اور برہان قاطع ہے آپکی نبوت پر کہ باوصف امیت کے انواع علوم زبان مبارک سے بیان
فرمائے کہ ماہر علم حدیث پر پوشیدہ نہین ظاہر ہے ؎ قلم و لوح بود ست اندر دست او ز ان نفرسود
اندر قلم انگشت او آنکہ شق قمر کند چو قلم او بتعلیم گر نبرد دست چہ غم او اور اس لقب مبارک مین باعتبار نسبت

کی ہے یعنے منسوب بام کو یا اصل ولادت ہین کہ نہ پڑہا نہ لکہا یا منسوب بام القری کہ نام مکہ کا
ہے یعنے مکی یا منسوب بام القرآن کہ نام سورۂ فاتحہ کا ہے یعنے وہ شخص جسپر سورۂ فاتحہ
نازل ہوئی یا منسوب بام الکتاب کہ لوح محفوظ ہے یعنے آپ نے نہ کسی سے پڑہا نہ لکہا بلکہ
سب علم لوح محفوظ سے حاصل کیا ہے ؎ نیست ام الکتاب پروردش ۔ بلقب امی خدا از ان کردش
لوح تعلیم ناگرفتہ بہ بر ۔ ہمہ زاسرار لوح دادہ خبر ۔ بہر خط اوست انس و جان را سر ۔ گر نخواندست
خط از ان چہ ضرر ۔ ؎ خاکی و بر اوج عرش منزل ۔ امی و کتاب خانہ در دل ۔ جا تا بک قدم
بسیط افلاک ۔ والا گہر محیط لولاک ۔ اور یہ اسم مقدس آپکا بہت مشہور ہے قرآن مین
بہی مذکور ہے اور حصول شرف زیارت مین دخل تام رکہتا ہے یہانتک کہ کہتے ہین جس عمل مین
یہ اسم ہو اوسے خواب مین زیارت آپکی حاصل نہین ہوتی باقی رہا یہ امر کہ باوجود امیت کے
آپنے اپنے ہاتہ سے بطریق اعجاز کچہ لکہا بہی ہے یا نہین بعض انکار اور بعض ثابت کرتے ہین
واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب خاصہ ششم روزہ سے کا یعنے روزہ پر روزہ
رکہنا آپ کے لیئے خاص ہوا اگر کوئی اور رکہنا چاہتا منع کرتے اور فرماتے مین تم جیسا نہین
رات کو اپنے رب پاس ہوتا ہون وہ مجہے کہلا دیتا ہے اور پلا دیتا ہے اور حقیقت رات
کے وقت پروردگار کے پاس ہوتی اور اس کہانے پینے کی یا وہ جانتے ہین یا اون کا خدا
مگر بعض علما کہتے ہین ہر رات بہشت کا طعام و شراب آپ کے واسطے آتا اوسکی قوت سے
ملے کا روزہ رکہتے اسی لیے کہتے ہین بہشت کا کہانا پانی مفطر صوم نہین کہ وہان کی چیزون پر
احکام تکلیفیہ جاری نہین شق صدر شریف کے روز سونے چاندی کے برتنون مین فرشتے پانی
لائے اور آپکا دل اور سینہ اوس سے دہویا حالانکہ استعمال دنیا کے سونے چاندی کے برتنونکا
حرام ہے ابن منیر تصریح کرتے ہین طعام و شراب معتاد سے روزہ ٹوٹتا ہے اور جو چیز
بطریق خرق عادت غیب سے آئی اوسکے کہانے پینے سے نہین ٹوٹتا بعض علما طعام و شراب
سے اس جگہ قوت کہ اوسے لازم ہے مراد لیتے ہین یعنے ہر چند کہ مین کچہ کہاتا پیتا نہین
مگر خدا تعالی مجہے قوت عنایت فرماتا ہے ہاں اور سیری و سیرابی بے کہانے پینے کے
اوس جناب کو حاصل ہوتی اور بہوک پیاس نہ ستاتی ابن قیم کتاب الہدی اور ابن رجب

لطائف مین نقل کرتے ہین مراد اوس سے غذاے روحانی یعنے معارف و لذات و مناجات
و فیضان لطائف الٰہیہ ہے کہ دل مبارک کو حاصل ہوتی اور روح مقدس کو لذت اور نفس
نفیس کو خوشی اور اسکے کو روشنی بخشتی کوئی شاعر اپنے معشوق سے اونٹون کا حال اوسکے شوق
مین بیان کرتا ہے ؎ لہا احادیث من ذکراک تشغلہا ٭ عن الشراب و تلہیہا عن الزاد لہا بوجہک
نور تستضیٔ بہ ٭ و من حدیثک فی اعقابہا حادٍ ٭ اذا اشتکت من کلال السیر واعدہا ٭ روح ا
لقدوم فتحیی عند میعاد ٭ خلاصہ مطلب یہ ہے کہ تیری یاد اونٹون کو کھانے پینے سے بے پرواہ کرتی
ہے اور تیرے پرتو رخ سے اونھین ایک نور حاصل ہوتا ہے کہ اوسکی روشنی مین چلتے ہین اور حقیقت
چاند سورج اور مشعل کی روشنی کی نھین رکھتے اور تیری حدیث اونکے پیچھے حدی کرنیوالی
ہے کہ جب ماندگی راہ سے شکایت کرتے ہین تو اونکو خوشی اور شادی کا وعدہ دیتی ہے
کہ اوس وعدہ سے دل اونکے زندہ ہو جاتے ہین اور جو لوگ نشیب فصل اور لذت وصل
کے مزے سے خبردار اور عشق و محبت کے تجربہ کار ہین اونپر یہ بات بخوبی ظاہر ہے کہ آدمی کمال
عشق مین کھانے پینے سے بے پرواہ اور مستغنی ہو جاتا ہے اگرچہ اوسے رات دن اچھے کھانے
کھلانے اور شربت خوشگوار پلاتے ہین مگر درد فراق اور رنج جدائی سے طاقت اوسکی
روز بروز زائل ہوتی ہے اور جو شتاب فاقے بعد معشوق نگاہ لطف سے اوسکی طرف
دیکھ لیتا ہے تو فوراً وہ قوت اور طاقت آجاتی ہے کہ مہینون کے علاج سے حاصل نہین
ہوسکتی جبکہ محبت مجازی کا یہ حال ہے تو عشق حقیقی مین اگر کھانے پینے کی خواہش نرہی اور
وصل محبوب حقیقی کہ غذاے روحانی عبارت اوس سے ہے غذاے جسمانی سے عاشق صادق
کو بے نیاز و مستغنی کرے کیا عجیب ہے الغرض عاشق کو سواے شربت وصل کوئی چیز
قوت نہین بخشتی ہے جمال یار لذت کونین پر لات مارتا ہے اور اوسکی حضوری مین زہر ہلاہل
شربت خوشگوار سے بہتر جانتا ہے غذا اوسکی لطف صحبت یار اور دوا اوسکی شربت دیدار ہے
؎ از سر بالین من برخیز اے نادان طبیب ٭ دردمند عشق را دارو بجز دیدار نیست ٭
صوفیہ کرام فرماتے ہین جو گدا اپنی خدا ہی سے کام رکھتا ہے شتاب وہ ان کے فاقے مین بادشاہان
ہفت اقلیم پر لات مارتا ہے اور دور انتظار اگرچہ رنج مسکون اوسکے رنگین ہو رنج و بلا مین

مبتلا ہے لاو حیثیۃ مع اللہ ولا راحۃ مع غیر اللہ خواجہ سری سقطی اپنی مناجات مین کہتے
ہین الٰہی اگر تو مجہپر عذاب کرے حجاب نہ کرنا عاشقون کے نزدیک حقیقت دوزخ کی صرف
حجاب ہے کلا انہم عن ربہم یومئذٍ لمحجوبون جو طالب صادق ہین وہ بہشت کی نعمتون کی بہی
حاجت نہین رکہتے خواہش بہشت کی صرف اسلیئے کرتے ہین کہ وہان محبوب اپنے دیدار سے
اونکو مشرف فرمائے گا اگر وعدہ دیدار نہوتا بہشت کی طرف اصلا التفات نفرماتے ؏
بہشت وکوثر وحور وجہانیان چہ کنم ٭ اگر نہ ہمراہے تو رایگان چہ کنم ٭ خاصہ
آپ اول مخلوقات اور اسبق موجودات ہین اور سب سے پہلے شفاعت کرینگے اور سب سے
پہلے آپکی شفاعت قبول ہوگی آپ فرماتے ہین مین سردار اولاد آدم کا ہون اور خدا کے
نزدیک اونکا بڑا اور یہ بات فخر سے نہین کہتا اور اول شافع ہون اور اول مشفع اور اول زمین
سے نکلونگا اور اول مجہے کو حکم سجدے کا ہوگا مین احمد ہون مین محمد ہون مین خدا کا پیارا
اور اوسکا پیغمبر ہون آپ اول آپ قبر سے باہر نکلینگے اوسوقت ستر ہزار فرشتے جلو مین
ہونگے دہنے ہاتہ مین ہاتہ صدیق اکبر رض کا اور بائین مین عمر فاروق رض کا ہوگا اس شان و
تجمل سے جنت البقیع کو تشریف لیجائینگے جسوقت وہان کے مردے اپنی قبرون سے اوٹہینگے
پہلی نگاہ اون کی آپ ہی کے جمال مبارک پر پڑیگی زہے قسمت اوس صاحب دولت
کی جو اس نعمت سے مشرف ہو خدائے کریم اپنے فضل عمیم سے اس فقیر کو بہی یہ نعمت عطا کرے
اور دولت کبریٰ عنایت فرمائے ؏ روز محشر کہ من از خواب گران برخیزم ٭ بر رخ آنمہ
تابان نگران برخیزم ٭ اول وہ بقصد شفاعت سجدہ کرینگے اول وہ سر اپنا بفرمان الٰہی اوٹہائینگے
اول اونہین مراتب ومناصب ملینگے اول وہ امت کو ساتہ لیکر پل صراط سے گذرینگے
اول آپ دیدار الٰہی سے مشرف ہوئینگے اول اونسے میثاق لیا گیا اول اونہون نے جواب
الست بربکم مین بلیٰ کہا اول وہ بعد نفخہ کے سر اوٹہائینگے اول بہشت کا دروازہ کہلوائینگے
اور فقرائے امت کے ساتہ پہلے بہشت مین جائینگے اللہ تعالے نے شب معراج آپ سے
وعدہ کیا کہ بہشت سب پیغمبرون پر حرام ہے جبتک تو اوسمین نجائے اور سب امتون پر حرام
ہے جبتک تیری امت داخل نہو لی آپ فرماتے ہین مین بہشت کے دروازے پر قیامت کے دن

آوٴن گا اور دروازہ کھلواؤن گا فرشتہ کہے گا کون ہے مین کہون گا محمد عرض کرے گا
مجھے یہی حکم تہا تمسے پہلے کسی کے لیے نہ کہولون آخر وہ ہی حضور الٰہی مین بلائے جائینگے
اور کلام کرینگے طبرانی نے حذیفہ سے روایت کیا خدا تعالے لوگون کو ایک زمین مین جمع
کرے گا وہان کوئی بات نہ کر سکے گا پہر حضرت سب سے پہلے بلائے جائینگے جواب دینگے

لبیک وسعدیک والخیر فی یدیک والشر لیس الیک والمهدی من هدیت وعبدک بین یدیک وبک

والیک ولا ملجأ ومنک الا الیک تبارکت وتعالیت سبحانک رب البیت حذیفہ فرماتے ہین اسی مقام
کو مقام محمود کہتے ہین اور ابن مندہ کہتے ہین اس حدیث کی صحت پر محدثین کا اجماع ہے اور رجال
اوسکے ثقات ہین کذا فی المواہب اللدنیہ ایک روز کسینے آپ سے پوچھا پہلے کیا پیدا ہوا فرمایا
نور میرا اور خدا تعالے نے میرے نور سے تمام مخلوق ظاہر کی یکبار مولی علی سے فرمایا اے
ابو الحسن بیشک محمد رسول رب العالمین اور خاتم النبیین اور قائد الغر المحجلین اور سردار تمام
انبیاء و مرسلین کا ہے مین پیغمبر تہا اور آدم درمیان مٹی اور پانی کے بیشک مین مسلمانون پر
مہربان اور گنہگارون کا شفیع ہون اور یہ بہی فرماتے ہین مین سب پیغمبرون سے پہلے
پیدا ہوا اور سب کے بعد خلق پر بہیجا گیا نکتہ شاید اسمین یہ سر تہا کہ امت آپکی اخلاق اور
احوال اگلی امتون کی دیکہہ پاوے کمالات اولین و آخرین حاصل کرے اور جن باتون سے
اگلے لوگ ہلاک ہوے اور انپر عذاب ہوا بچتی رہے یا یہ بہید تہا کہ دین آپکا دائم و باقی
ناسخ سب شرایع و ادیان کا ہے اگر ظہور آپکا اور پیغمبرون سے پہلے ہوتا اونکی شریعت ظاہر
نہوتی اور دین اونکا رواج نہ پاتا بلکہ درحقیقت ختم نبوت ایک کمال مستقل ہے کہ اوس سے
بڑہکر کوئی مرتبہ نہین ہوتا اسلیے یہ کمال بہی پروردگار تقدس و تعالے نے آپ ہی کیلیے خاص فرمایا
اور آپکو خاتم النبیین کہا قال اللہ تعالے ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ

وخاتم النبیین وکان اللہ بکل شیء علیما اور جسطرح پہلا اسم الاول ایک اسم الٰہی کی مظہریت پر دلالت کرتا ہے اسم
آخر سے دوسرے اسم کی مظہریت ثابت ہوتی ہے اور ان دونون کی اجتماع سے ایک معنی عجیب پیدا ہوتے ہین
کہ جسطرح پروردگار سب شئے کو محیط ہے کہ اول بہی وہی ہے اور آخر بہی وہی ہے اوسیطرح
جناب اسکے گویا ایک پیدا اصل احاطہ کا اوس جناب پر بہی ہے وہ جناب بہی نبوت و رسالت کو

محیط ہین کہ اول النبیین بھی وہی ہین اور آخر النبیین اور خاتم النبیین بھی وہی اور جو اس لفظ
کو بموجب قرٔت عاصم رحمہ اللہ تعالے کے خاتم النبیین بفتح تا پڑہین تو آپکا اور خاصہ
آپکا ثابت ہوتا ہے کہ سوائے آپکے یہ لقب بھی کسی کو حاصل نہوا اور خاتم سے اعتبار بڑہتا ہے
اور آپکے سبب سے پیغمبرون کا اعتبار زیادہ ہوا اور مہر سے زینت ہوتی ہے اور آپ
انبیا کی زینت ہین کما لایخفی خاصہ وہم آپکے ذکر مولد مین یہ تاثیر ہے کہ جس گھر مین پڑہا جاتا ہے
برس روز تک وہان خیر و برکت اور سلامتی اور عافیت اور رزق کی وسعت اور مال کی
کثرت رہتی ہے اسیواسطے کہ و مدینہ و مصر و شام و یمن کے لوگ ہمیشہ محفلین کرتے ہین اور جب
مہینہ ربیع الاول کا آتا ہے خوش ہوتے اور لباس فاخرہ پہنتے اور زینت اور تجمل ظاہر اور
کپڑے انواع خوشبو سے معطر کرتے اور طرح طرح سے سامان خوشی کا بہم پہونچاتے اور
خیرات زیادہ کرتے اور سماع مولد مین اہتمام تمام رکھتے اور اوسی فوز عظیم و ثواب
جزیل سمجھتے ہین شیخ عبد الحق ما ثبت من السنۃ مین لکھتے ہین ہمیشہ اہل اسلام ماہ ربیع الاول
مین محفلین اور ولیمے اور طرح طرح کی خیرات کرتے ہین اور اظہار سرور اور تکثیر حسنات
اور اہتمام قرٔت مولد عمل مین لاتے ہین اور صدقے دیتے ہین اور بسبب کثرت خیرات اور
پڑہنے حال ولادت اور اظہار سرور و فرحت سے افضال عظیمہ اونکے واسطے ظاہر ہوتی ہین
اور حافظ امام ابن جوزی محدث اپنے رسالہ میلاد مین لکھتے ہین اہل حرمین شریفین اور
مصر و یمن و شام اور تمام ملک عرب کے لوگ مجلس مولد کیا کرتے ہین اور ربیع الاول کا چاند
دیکھکر خوش ہوتے ہین اور غسل کرتے ہین اور اچھے کپڑے پہنتے ہین اور انواع زینت
عمل مین لاتے ہین اور سرمہ لگاتے ہین اور ان دنون مین خوشی کرتے ہین اور جو کچھہ نقد و جنس
سے میسر ہوتا ہے بکمال خوشی و شادمانی اس ماہ مبارک مین صرف کرتے ہین اور مولد پڑہنے
اور سننے مین اہتمام بلیغ رکھتے ہین اور اس امر سے اجر جزیل اور فوز عظیم حاصل کرتے ہین
اور تجربہ کیا گیا ہے کہ ببرکت مولد شریف کے تمام سال خیر و برکت اور سلامتی اور عافیت
اور فراخی رزق اور زیادتی مال و اولاد اور دوام امن و امان شہرون مین اور چین
و آرام گھرون مین حاصل ہوتا ہے اور صاحب سیرت شامی نے استحباب اوسکا اکثر ائمہ اعلام سے

نقل کیا خلاصہ بعض اقوال کا یہ ہے حافظ ابو الخیر سخاوی کہتے ہین عمل مولد شریف تین قرون
تلفہ کے بعد پیدا ہوا ان کے بعد چار طرف اہل اسلام ہمیشہ بڑے شہرون مین ماہ مولد مین
اطعام و صدقات اور اظہار سرور اور کثرت خیرات مین اہتمام کرتے ہین اور برکت
اس عمل سے فضل عمیم اونپر ظاہر ہوتا ہے اور حافظ ابن کثیر کہتے ہین حاکم اربل بڑا تکلف
محفل مولد مین کرتا ابن وحیہ نے ایک رسالہ اوسکے لیئے بیان مولد مین لکھا اور اماموں
نے کہ اون مین سے حافظ ابو شامہ استاد امام نووی کے ہین یہ فعل پسند فرمایا علامہ
ابن ظفر بل کہتے ہین صاحب چھبر نے مولد کی خوشی مین ولیمے کیئے اون مین سے ہمارے
استاذ الاستاذ ہین سوا ان حضرات کے بہت ائمہ و علماے دین سے اس عمل مبارک کا
استحباب اور استحسان نقل کیا منہم یوسف بن علی شامی و منصور بن بشار و ابو موسی زرہونی
و امام نصیر الدین مبارک ابن الطباخ و شیخ ابو الحسن معروف بابن فضل و شیخ جلال الدین ہمدانی
و حافظ شمس الدین محمد بن ناصر الدین دمشقی و حافظ ابن حجر عسقلانی و حافظ ابو الخیر بن جزری
و حافظ ابو شامہ استاد امام نووی و امام صدر الدین بن عمر جزری و حافظ امام
محمد عبد الرحمن بن اسمعیل و شیخ جلال الدین ابو الفضل بن عبد الرحمن بن ابی بکر سیوطی
و امام جلال الدین عبد الرحمن بن عبد الملک وغیرہم رحمہم اللہ اور ابن جوزی محدث
رسالہ مولد مین لکھتے ہین کسی مسلمان کے پروس مین ایک یہودیہ منکرہ متعصبہ رہتی
ایکدن اپنے شوہر سے بولی اس مسلمان کا عجیب حال ہے جب یہ مہینہ آتا ہے بہت مال خرچ
کرتا ہے اور طرح طرح کے کھانے پکا کر فقیرون کو کھلاتا ہے اوسنے کہا یہ مہینہ اوسکے پیغمبر
کی ولادت کا ہے آپکے پیدا ہونے کی خوشی کرتا ہے یہودیہ نے یہ بات پسند نہ کی
رات کو خواب مین دیکھا کہ ایک صاحب جمال تشریف رکھتے ہین اور اونکے یار گرد بیٹھے ہین
پوچھا یہ کون ہین لوگون نے کہا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہودیہ نے کہا اگر مین کچھ
عرض کرون تو آپ جواب دین گے کہا ہان اوسنے حضرت کو سلام کیا اور کہا یا رسول اللہ فرمایا
لبیک اے خدا کی لونڈی یہودیہ روئی اور عرض کیا آپنے مجھے کسطرح جواب دیئے ہین حالانکہ
مین آپکے دین پر نہین فرمایا مجھے معلوم ہے خدا تجھے ہدایت کریگا یہودیہ نے کلمہ پڑھا

اور خواب ہی مین عہد کیا کہ صبح سب مال حضرت کی محفل مین صرف کرونگی جب خواب سے بیدار ہوئی اپنے شوہر کو دیکھا سامان مجلس مین مشغول ہے پوچھا کیا ماجرا ہے کہا جس صاحب دولت پر رات تو ایمان لائی اون کی مجلس کا سامان کرتا ہون یہودیہ نے تعجب سے کہا تو اس حال سے کیونکر واقف ہوا کہا تیرے اسلام کے بعد مین بہی اوس جناب پر ایمان لایا کہا خدا کا شکر ہے مجھے اور تجھے اس دین پر جمع اور گمراہی سے نجات و کرامت محمدی مین داخل فرمایا

حاجی رفیع الدین خان مرادآبادی اپنی تاریخ مین لکھتے ہین رسالہ تحفۃ المجہر امام سید جعفر برزنجی کا تمام ملک روم و شام و مصر و حرمین شریفین مین مروج ہے ان سب ملکون مین محفل کیا کرتے ہین اور مدینہ شریفہ مین خاص مزار مقدس پر جو مجلس منعقد ہوتی ہے اوسکی کیفیت دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے خصوصًا جسوقت پڑہنے والا کہتا ہے صلوا علی ہذا النبی الکریم اور قبر مبارک کی طرف اشارہ کرتا ہے سنگدل بہی رونے لگتے ہین شاہ ولی اللہ محدث فیوض الحرمین مین لکہتے ہین مین اوس مجلس مین کہ مولد شریف مین بروز ولادت ہوتی ہی حاضر ہوا درود اور قصہ آپکی ولادت کا پڑہا جاتا تہا ناگاہ دیکہا انوار مجلس سے بلند ہوئی خدا جانے مین نے اونکو بصر جسد سے ادراک کیا یا بصر روح سے غور کیا تو وہ انوار رحمت الٰہی اور انوار ملائکہ کی تہی جو ایسی مجلسون مین حاضر ہوتے ہین بالجملہ یہ مجلس مقدس عمدہ مستحبات اور بہترین مندوبات سے ہے اس عمل سے محبت و تعظیم حضرت اور شکر گذاری جناب الٰہی کی ولادت با سعادت پر سمجہی جاتی ہے اور بہ سبب اسکے ہمیشہ خیر و برکت اور سلامت و عافیت اور رزق مین وسعت اور مال کی کثرت رہتی ہے مسلمانون کو چاہیے حسب مقدور اپنے صرف کرین اور اورونکو بہی ترغیب دین خصوصًا اس زمانہ مین کہ وقت غربت اسلام ہے اس مجلس سے فی الجملہ رونق اسلام متصور ہے اور تہوڑے اور بہت کا خیال نہ کرین جو ہو سکے بہتر ہے اور بعد سفر کرنے کے موقوف نہ کرین نہ اسوجہ سے کہ فرض و واجب ہے بلکہ اس نظر سے کہ وارد ہے احب الاعمال الی اللہ ادومہا و ان قل اور رضائے خدا اور ایصال ثواب بجناب سرور انبیا ملحوظ رکہین ریا اور ناموری کو دخل نہ دین کہ جو کام ریا یا ناموری کے لیے کیا جاتا ہے خدا اسے بے نیاز اوسے قبول نہین فرماتا اور حاضرین کو بہی چاہیے قلیل اور کثیر پر نظر نہ کرین صرف بغرض ثواب و سماع حالات جناب

رسالت مآب اس مجلس متبرک مین حاضر ہون اور کمال خشوع اور خضوع کے ساتھہ ذکر حضرت
رسالت کا سنین اور واعظون اور پڑھنے والون کو چاہیے جاہلون کے خوش کرنے کو جھوٹے
قصے دل سے گڑھکر یا اُردو فارسی کی کسی غیر معتبر کتاب مین دیکھکر یا صحیح روایتون مین اپنا
گندہ بروزہ ملاکر بیان نکرین اور مروج رسالے کہ اکثر اونکی روایات موضوعہ اور قصص و حکایات
بے سر و پا اور اشعار خلاف شرع سے خالی نہین نہ پڑھین بلکہ ترجمہ رسالۂ ابن جوزی و رسالۂ
سید جعفر برزنجی و رسالہ مولوی رفیع الدین خان مرادآبادی اور تواریخ حبیب اله یا یہ رسالہ
پڑھا کرین کہ عوام خوش ہون اور اونکے پڑھنے کی تعریف نکرین کہ صحیح حدیث مین آیا ہے
من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار جو شخص قصداً مجھپر افترا کرے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ
مین بنالے اور جسطرح حکایات موضوعہ اور روایات بے سر و پا بیان کرنا گناہ ہے اونکا
سننا بھی گناہ ہے اور تخصیص انذار کی مجلس کے لیے محض بے معنی ہے بارھوین تاریخ ربیع الاول
کی اور روز دوشنبہ کی نسبت اور دنون کے اور ماہ ربیع الاول کی نسبت اور مہینون کے اولی
ہے نہ اور اللہ اعلم وعلمہ اتم و احکم خاصہ یازدہم شفاعت بھی دی گئی ہین شفاعت
شفع سے ماخوذ ہے کہ یا مشفوع کہ تنہا اور منفرد تھا شفیع نے اپنے نفس کو اوسکے ساتھہ ضم
کرکے شفع کیا آپ فرماتے ہین اعطیت خمسا لم یعطهن احد قبلی مجھے پانچ چیزین عنایت ہوئین کہ
مجھسے پہلے کسی کو نہ ملین نصرت بالرعب مسیرۃ شهر مدد دیا گیا مین ساتھہ رعب کے ایک مہینے
کی راہ تک وجعلت لی الارض مسجدا وطهورا فایما رجل من امتی ادرکته الصلوٰۃ فلیصل
اور کی گئی میرے لیے زمین مسجد اور پاک کرنے والی کہ جس جگہہ میرے کسی امتی کو نماز کا وقت
ہوجاوے پڑھ لے واحلت لی الغنائم ولم تحل لاحد قبلی اور غنیمتین میرے لیے حلال ہوئین کہ مجھسے
پہلے کسی کے واسطے حلال نہوئین واعطیت الشفاعۃ اور عطا کیا گیا مین شفاعت وکان النبی
یبعث الی قومه خاصة وبعثت الی الناس عامة اور ہر پیغمبر خاص اپنی قوم پر مبعوث ہوتا اور مین
سب آدمیون پر مبعوث ہوا سوال حدیثون مین وارد ہے قیامت کے دن پیغمبر شفاعت
کرینگے پھر علما پھر شہید اور عالم سے کہا جاوے گا اپنے شاگردون کی شفاعت کر اگرچہ آسمان
کے تارون کے برابر ہون اور ایک امتی کی شفاعت سے بنی تمیم سے زیادہ لوگ بہشت مین جاوینگے

فائدہ بعض علما کہتے ہین وہ امتی اویس قرنی ہین اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا نیک
لوگ اپنے محبون کو جو کہ مستحق عذاب کے ہون گے شفاعت کرکے بہشت مین لیجاوینگے قال اللہ
تعالے فیوفیهم اجورهم ویزیدهم من فضله اور بزار کی روایت مین ہے حاجی اپنے گھر والون سے
چار سو آدمی کی شفاعت کرے گا اور اسحاق بن راہویہ نے روایت کیا بچے کہ تین پہلے مرینگے
قیامت کو بہشت کے دروازے پر ٹھہر جاوین گے حکم ہوگا بہشت مین جاؤ عرض کرینگے کیونکر
جاوین کہ ہمارے ماں باپ نہین گئے دوسرے یا تیسرے بار حکم ہوگا تم اور تمہارے ماں باپ
سب بہشت مین داخل ہون روزہ اور قرآن قیامت کے دن شفاعت کرینگے روزہ کہیگا
مین نے اوسے کھانے اور شہوت سے روکا شفاعت میری اوسکے حق مین قبول فرما قرآن
کہے گا مین نے سونے سے باز رکھا شفاعت میری اوسکے حق مین قبول کر اور اونکی شفاعت
قبول ہوگی سورۂ بقر اور آل عمران کو قیامت کے دن دو بادل یا دو سایبان سیاہ کی صورت
پر لاوینگے اور اونکے بیچ مین ایک خط چمکتا ہوگا یا اتنا غول پرندون کے صف باندھے ہوے لاوینگے مع اپنے پڑھنیوالون کی
شفاعت مین اسقدر جھگڑا اور اصرار کرینگے کہ اوسکو بہشت مین لیجاوینگے ابن مردویہ و اصبہانی کی حدیث مین ہے کہ نبی صلعم کہتے ہین کعبہ کو دلہن کی طرح
سنوار کر محشر مین لیجاوینگے راہ مین میری قبر پر گذرے گا بزبان فصیح کہے گا السلام علیک
یا محمد مین کہون گا وعلیک السلام یا بیت اللہ تیرے ساتھ میری امت نے کیا سلوک کیا
اور تو اونسے کیا سلوک کرے گا عرض کرے گا یا محمد آپکی امت سے جو میری زیارت کو
آیا اوسکی مین شفاعت کرونگا اور بخشوا لونگا اور جو نہ آیا اوسکی آپ شفاعت کرین اور بخشوا لیوین
کہتے ہین اوسدن حاجی لوگ کعبہ کے پردون سے لپٹے ہون گے اور اوسکے ساتھ بہشت مین
جاوین گے اور یہ بھی حدیث مین آیا ہے جو مسلمان دوزخ سے نجات پاوین گے وہ اون
مسلمانون کے لیے جو دوزخ مین رہ جاوین گے خدا تعالے سے اسطرح شفاعت کرینگے
جیسے کوئی حقدار اپنے حق ثابت کے لیے اوس سے جسپر حق آتا ہو جھگڑتا ہے اور یہ بھی
آیا ہے بہشتی لوگ اپنے اہل و عیال کا حال فرشتون سے پوچھینگے وہ کہینگے اپنے
اپنے مکانون مین کہ اونکے اعمال کے موافق ہین پہونچے کہین گے ہمین بے اون کی لذت
و آرام نہین اونہین ہمارے پاس پہونچا دو فرشتے جناب الٰہی سے اجازت لے کر اونکے اہل

وعیال کو اون سے ملا دینگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے الحقنا بہم ذریتہم وما التناہم من عملہم
من شیٔ جواب شفاعت پانچ قسم ہے ایک واسطے دفع ہول اور شدائد موقف کے جمہور اسکو
مقام محمود کہتے ہین دوسری ایک قوم کو جنت مین بے حساب داخل کرینگے لیے تیسرے مستحق
عذاب کو عذاب سے بچانے کے لیے چوتھے دوزخیون کو دوزخ سے نکالنے کے لیے پانچوین
رفع درجات اہل جنت کے لیے اور قاضی عیاض نے چھٹی قسم یعنے تخفیف عذاب کے واسطے
اور لکہی جیسے ابو طالب کے لیے ہوگی اور بعض نے اور قسمین بہی ذکر کین از انجملہ ایک قوم
کے لیے گرانی اعمال کی شفاعت کرینگے اور ایک گروہ کے حساب مین شفاعت اوس جناب
سے آسانی کی جائے گی اور ایک جماعت کی تقصیرات اور نقصانات عبادات سے تعرض نکیا
جائے گا اور اہل اعراف کہ نیکی بدی اونکے برابر ہے بسبب شفاعت کے جنت مین داخل
ہوینگے اور بچے مشرکون کے آپکی شفاعت سے اپنی مان باپ کے ہمراہی سے نجات
پاوینگے یہانتک کہ بعضون کے نزدیک شفاعت کی قسمین بیس تک پہنچتی ہین امام نووی
فرماتے ہین دوسرے اور پانچوین قسم حضرت کے لیے مخصوص ہے مین کہتا ہون گیارہوین
قسم کی خصوصیت بہی آپ سے ظاہر ہے اور اول قسم کی خصوصیت تو باتفاق علما اور بحدیث
صحیح ثابت ہے کہ جب اہل حشر درازی مصیبت سے تنگ آوینگے اوسوقت باُمید شفاعت
آدم اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسےٰ علیہم وعلی نبینا الصلاۃ والسلام کے پاس جاوینگے
اور سوا نفسی نفسی کچھ جواب نپاوینگے نکتہ حکمت الٰہی مقتضی اس امر کے ہوگی کہ اول لوگ
اور پیغمبرون کے پاس جاوین اور سب سے مایوس اور نا امید ہو کر حضرت کا دامن پکڑین
تا سبہکو ظاہر ہووے کہ یہ دولت اوسی جناب کے واسطے خاص ہے اگر اور پیغمبر بہی اسمین
شریک ہوتے انکار نہ کرتے اور آپکی فضیلت تمام عالم کو معلوم ہو کہ جس کام سے سب مقربان
الٰہی نے انکار کیا آپنے بے تکلف انجام دیا جواب دوم آپ فرماتے ہین قیامت کے دن مین
پیغمبرون کا پیشوا اور خطیب اور صاحب اون کی شفاعت کا ہون یعنے اوس روز کوئی
پیغمبر بسبب ہیبت الٰہی کے دم نہ مارے گا جب مین دروازہ شفاعت کا کہولونگا اور
اس کام مین پیشدستی اور سبقت کرونگا تو اورون کو بہی حوصلہ ہوگا جیسے ایک دستا

جبار قاہر کے حضور میں گنہگار غلام اور رعیت اوسکے پکڑے آئیں اور کوئی امیر بسبب
ہیبت سلطانی کے اون کی شفاعت نہ کر سکے ناگاہ محبوب اوس بادشاہ عرش بارگاہ کا
دربار میں آوے اور پیاری پیاری باتوں سے بادشاہ کو رحم کی طرف متوجہ کرے جبکہ اور
ارکان دولت مزاج حضرت کا بخشش کی طرف متوجہ پائیں اپنے اپنے متوسلوں کی بقدر اپنے
مرتبے اور محبت کے سفارش کریں درحقیقت یہ شفاعت اثر اوسکی شفاعت کا اور یہ سفارش
پر تو اوسکی سفارش کا ہے بلکہ حقیقت میں حقیقت شفاعت کی اوسکے لیے مخصوص ہے
کما لا یخفے اجواب معلوم ہو سکتا ہے کہ شفاعت آپکے لیے خاص ہو اور انبیا اور علما اور
شہدا اور صلحا اپنے اپنے متوسلوں کے آپ کے حضور میں شفاعت کریں اور رعایت
اس امکان کی دو گواہ سے ثابت ہے اول یہ کہ قول اوس جناب کا صاحب شفاعتہم
اس معنی کو بھی محتمل ہے دوسرے وارد ہے جب اہل محشر آدم اور نوح اور ابراہیم
اور موسے اور عیسے علیہم السلام سے مایوس ہو کر حضرت کی خدمت میں آئیں گے عرض کرینگے
اے محمد تم خدا کے محبوب اور اول و آخر میں مقصود اور معصوم اور خاتم النبیین ہو اگر
تمنے جواب دیا ہمارا کہیں ٹھکانا نہ رہا آپ فرمائیں گے میں ہی ہوں آج شفاعت کے لیے
لیجئے آج شفاعت میرا کام ہے پھر آپ جناب الٰہی میں سجدہ کریں گے حکم ہوگا اے محمد سر
اوٹھاؤ اور کہو تم کہ تمہاری بات سنی جاے گی اور مانگو تمکو دیا جاے گا اور شفاعت کرو
کہ تمہاری شفاعت قبول ہوگی آپ سر اوٹھا کر عرض کریں گے الٰہی جبرئیل نے تیری طرف سے
مجھے وعدہ دیا تھا کہ تو مجھے قیامت کے دن راضی اور خوش کرے گا میں اوس عہد کا
ایفا چاہتا ہوں ارشاد ہوگا جبرئیل نے سچ کہا تھا میں بیشک تمہیں راضی اور خوش کرونگا
اور شفاعت تمہاری قبول فرماؤنگا پھر آپ اپنے ہاتھ سے بہشت کا قفل کھولکر لوگوں کو
اوسمیں داخل کرینگے اور امت کے حال پر متوجہ ہونگے تو معلوم ہوگا کہ اسوقت جو بہ
شتی آپکی امت سے ہیں اور ابھی ہزاروں لاکھوں آدمی دوزخ میں جل رہے ہیں اوسوقت
آپ بسبب کمال شفقت کے نہایت غمگین ہوئینگے اور جناب الٰہی میں عرض کرینگے خدایا میری
امت کو دوزخ سے نجات دے حکم ہوگا جسکے دل میں جو بھر ایمان ہے اوسے نکال دے اور

اونکی پیروی کرے اور پیغمبر بھی اپنی اپنی امت کی شفاعت کرینگے پھر آپ بحکم جناب باری دوستونکے
ساتھ دوزخ پر تشریف لے جاکر فرماوینگے اے یارو اپنے اپنے دوستون اور عزیزون
کو یاد کرو اور پہچانو کہ فرشتے آگ سے نکالین شہید ستر آدمی کی اور حافظ دس کی اور
علماء و اولیا اپنے اپنے مرتبون کے موافق صدہا ہزارہا آدمی کی شفاعت کرینگے اور فرشتے
اونکے کہنے کے موافق لوگون کو آگ سے نکالینگے اس شفاعت مین بلکہ سب جگہ گنہگاران
اہلبیت پہلے نجات پاوینگے پھر آپ شفاعت کرینگے حکم ہوگا جسکے دل مین آدھی رائی برابر
ایمان ہو دوزخ سے نکال لو پھر اصحاب اور علما اور اولیا موافق ارشاد کے اپنے اپنے
متوسلون کو دوزخ سے نکلواوینگے پھر آپ شفاعت کرینگے حکم ہوگا جسکے دل مین ذرہ بھر
ایمان ہو اوسے بھی نکال لو اسیطرح بہت خلق کو دوزخ سے نکالینگے صرف وہ لوگ
رہ جاوینگے جو کسی سے توسل نرکھتے تھے اور سوا کلمہ گوئی کے کچھ نیکی نکرتے تھے آپ
اونکی شفاعت کرینگے حکم ہوگا اے محمد بخشش اون کی شفاعت پر نہین صرف میری رحمت
پر ہے قسم اپنے عزت و جبروت و کبریائی و عظمت کی جسنے لا اله الا الله کہا ہے اوسے
بخشدونگا خاصہ دوازدہم اجتماع کمالات کہ جناب باری نے تمام کمالات اگلے
پیغمبرون کے بلکہ اعلیٰ اور افضل اون سے ذات جامع البرکات مین جمع کیے اور فضیلت
اجتماع کی انفراد پر ظاہر ہے سہ خط سبز و لب لعل و رخ زیبا داری ٭ حسن یوسف دم
عیسیٰ ید بیضا داری ٭ خوبی و شکل و شمائل حرکات و سکنات ٭ آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا
داری ٭ مثلاً آدم علیہ السلام کو خلعت صفوت بخشا ان الله اصطفی آدم محمد صلی الله علیہ وسلم
کو مرتبہ محبوبیت کہ صفوت کو بھی متضمن ہے عنایت فرمایا قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله
وقوله تعالی لا اقسم بهذا البلد وانت حل بهذا البلد آدم علیہ السلام کو نام حیوانات و جمادات
کے سکھائے وعلم آدم الاسماء کلها محمد صلی الله علیہ وسلم کو اونکی تمام امت کے نام بتائے اور
مشارق و مغارب زمین کے دکھائے اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا تھا بتایا آدم علیہ السلام
کو مسجود ملائک کیا محمد صلی الله علیہ وسلم کو محبوب خلائق کیا آدم علیہ السلام کو جنت مین
رکھا یا آدم اسکن انت وزوجک الجنة محمد صلی الله علیہ وسلم کو عرش پر بلایا اور مقام

قرب سے مشرف فرمایا فکان قاب قوسین او ادنیٰ آدم علیہ السلام کو خلافت زمین کی بخشی
انی جاعل فی الارض خلیفہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو عالم علوی مین تصرف کی قدرت دی اقتربت
الساعۃ وانشق القمر ادریس علیہ السلام کو آسمان پر بلایا ورفعناہ مکانا علیا محمد صلے اللہ علیہ
وسلم کو مقام قاب قوسین او ادنی سے مشرف فرمایا فکان قاب قوسین او ادنیٰ نوح علیہ السلام
کے سبب مسلمانون کو طوفان سے نجات بخشی فانجیناہ والذین معہ فی الفلک محمد صلے اللہ علیہ
وسلم کی سبب کافرون کو عذاب سے مہلت دی وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم صالح
علیہ السلام کی اونٹنی اپنی طرف منسوب کی ہذہ ناقۃ اللہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی مشہر کی
زمین اپنی زمین فرمائی الم تکن ارض اللہ واسعۃ فتہاجروا فیہا یوشع علیہ السلام کی دعا سے
سورج روکا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا سے اوسکو مغرب سے لوٹایا ابراہیم علیہ السلام
کو خلعت خلت سے مشرف فرمایا واتخذ اللہ ابراہیم خلیلا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو جامع خلت
ومحبوبیت کیا وقد اتخذ اللہ صاحبکم خلیلا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب
باری نے اپنے پیغمبر کو پیام بھیجا اگر مین نے ابراہیم کو خلیل کیا تمہین حبیب کیا اور تمسے بہتر
کسی کو نہ پیدا کیا خلیل کو ملکوت آسمان پر مطلع فرمایا وکذلک نری ابراہیم ملکوت السموات
جس جگہہ خلیل کی نظر پہونچی وہان حبیب کا قدم پہونچا ثم دنی فتدلی خلیل نے خود تمنا سے
وصل کی انی ذاہب الی ربی سیہدین حبیب کو خواب سے جگاکر دولت وصل عنایت
فرمائی سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا خلیل پر ایکبار آگ گلزار کی قلنا یانار کونی بردا وسلاما
علی ابراہیم حبیب کے واسطے بارہا آتش حرب وقتال سرد ہی کی اوقدوا نارا للحرب اطفاہا اللہ
خلیل کو ایک حجت عنایت ہوئی جس سے کافر مغلوب ہوئے وتلک حجتنا آتیناہا ابراہیم علی قومہ
نرفع درجات من نشاء حبیب کو چہہ ہزار چہہ سو چہیاسٹہ آیتین دین کہ تمام عالم سے کسکا منہ
اونکے مثل ایک آیت بھی نہ کہ سکے وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فأتوا بسورۃ من مثلہ
وادعوا شہداءکم من دون اللہ ان کنتم صادقین خلیل نے تمنائے ہدایت کی سیہدین حبیب
کو بے طلب عنایت ہوئی ویہدیک صراطا مستقیما خلیل نے طمع مغفرت کی والذی اطمع ان یغفرلی
ربی حبیب کو بے طمع یہ دولت دی گئی لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر خلیل نے دعا کی

ولا تخزنی یوم یبعثون حبیب کو بے دعا بشارت دی یوم لا یخزی اللہ النبی والذین آمنوا
معہ خلیل نے فرمایا بردارون کے لیے فرمایا فمن تبعنی فانہ منی حبیب نے گنہگارون کو اپنے سایۂ
عنایت مین لیا شفاعتی لاہل الکبائر خلیل نے خدا کی قسم کھائی تاللہ لاکیدن اصنامکم خدا نے
حبیب کی قسم کھائی لعمرک انہم لفی سکرتہم یعمہون خلیل نے خدمت سے مقام خلت پایا واتخذوا
من مقام ابراہیم مصلی حبیب نے محبوبیت سے مقام شفاعت حاصل کیا عسی ان یبعثک ربک
مقاما محمودا خلیل کو تشریف خلت سے بعد ابتلا کے مشرف کیا حبیب کو ابتدا ہی کار مین
مرتبۂ محبوبیت سے ممتاز فرمایا خلیل کے گھر فرشتے مہمان آئے ہل اتاک حدیث ضیف ابراہیم
المکرمین حبیب کے شہر کے واسطے نگہبانی اور چوکیداری کے فرشتے متعین ہوگئے علی انقاب
المدینۃ ملائکۃ لا یدخلہا الطاعون ولا الدجال موسی علیہ السلام سے کوہ طور پر کلام کیا
اور راز سے سب پر ظاہر کردیا فلما جاءہا نودی ان بورک من فی النار محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کو عرش پر بلا کر اسرار حقیقت سے خبردار کیا اور وہ راز سب سے چھپایا فکان قاب قوسین
او ادنی فاوحی الی عبدہ ما اوحی کلیم کو ید بیضا عنایت ہوا واضمم یدک الی جناحک تخرج
بیضاء من غیر سوء حبیب کا سینہ انوار کمال معرفت سے روشن کیا الم نشرح لک صدرک
کلیم کے لیے پتھر سے پانی جاری ہوا فانفجرت منہ اثنتا عشرۃ عینا حبیب کی انگلیون سے اسقدر
پانی نکلا کہ پندرہ سو آدمی نے اوس سے پیا اور وضو کیا کما اخرجہ الشیخان عن جابر تنبیہ
یہ معجزہ جابر سے پیغمبر کا معجزہ موسی سے زیادہ عجیب ہے پتھر سے اکثر پانی نکلتا ہے
اور نہرین جاری ہوتی ہین وان منہا لما یشقق فیخرج منہ الماء وان منہا لما یتفجر منہ الانہار
اور گوشت سے اسقدر پانی جاری ہونا محالات عادیہ سے ہے مسئلہ بعض علما کہتے ہین
سب پانیون سے آب زمزم افضل ہے کہ شب معراج سینۂ مقدس اوس سے دہویا گیا اگر کوئی پانی افضل ہوتا اوس سے دہوتے
بعض کہتے ہین آب کوثر افضل ہے اسلیے کہ چاہ زمزم حضرت اسمعیل علیہ السلام کو دیا گیا اور حوض کوثر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو
عنایت ہوا و تحقیق یہ ہے کہ سب پانیون سے وہ پانی افضل ہے جو حضرت کی انگلیون مبارک سے
جاری ہوا کلیم کے لیے عالم سفلی مین دریا پھٹ گیا فاضرب لہم طریقا فی البحر یبسا حبیب کے لیے
عالم علوی مین چاند دو ٹکڑے ہوا اقتربت الساعۃ وانشق القمر کلیم نے خدا کی رضا ڈھونڈھی

عجلت الیک رب لترضیٰ خدا نے حبیب کی رضا چاہی فلنولینک قبلۃ ترضٰہا کلیم کا عصا شمع
ہوگیا تھا تو یہی چیز حبیب کے یاروں کی لاٹھیاں تاریکی میں روشن ہوئیں انس کہتے ہیں
اسید بن حضیر اور عباد بن بشیر حضرت سے اپنے مطلب کی باتیں کرتے تھے کہ رات ہو گئی اور
نہایت تاریکی تھی حضرت کے پاس سے اٹھے ایک کی لاٹھی روشن ہوئی جب راہ دونوں کی
جدا ہوئی دوسرے کی بھی لاٹھی روشن ہو گئی یہاں تک کہ دونوں صاحب اپنے اپنے گھروں میں
لاٹھیوں کی روشنی میں پہونچ گئے یوسف علیہ السلام کو حسن بے مثال عنایت ہوا کہ ان کے
عشق میں زنان مصر نے اپنے ہاتھ کاٹے فلما رأینہ اکبرنہ وقطعن ایدیہن محمد صلے اللہ علیہ و
سلم کو وہ جمال باکمال عنایت ہوا جسکی محبت میں مردان عرب نے سر اپنے سر سید ان کٹا دیئے
لکن الرسول والذین آمنوا معہ جاہدوا باموالہم وانفسہم یوسف علیہ السلام کو خواب میں چاند
اور سورج اور ستاروں نے سجدہ کیا انی رأیت احد عشر کوکبا والشمس والقمر رأیتہم
لی ساجدین محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو درختوں نے ظاہر میں سجدہ کیا کما ورد فی الاخبار
سلیمان علیہ السلام کے جن فرمانبردار کئے گئے ومن الجن من یعمل بین یدیہ باذن ربہ محمد صلے اللہ
علیہ وسلم کی مدد کے لیئے فرشتے لڑائی میں بھیجے یمددکم ربکم بخمسۃ آلاف من الملئکۃ مسومین مد
سلیمان علیہ السلام کے لیئے ہوا مطیع کی وسلیمان الریح محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے
براق بھیجا کہ ہوا سے زیادہ تیز رفتار تھا اور خندق کی لڑائی میں ہوا آپکی مدد کے لیئے بھیجی کہ
تمام لشکر کفار تہ و بالا کر دیا آپ فرماتے ہیں نصرت بالصبا سلیمان علیہ السلام کے لیئے آصف
بن برخیا تخت بلقیس کا اٹھا لایا قال الذی عندہ علم من الکتاب انا آتیک بہ قبل ان یرتد
الیک طرفک محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا نکاح زینب بنت جحش کے ساتھ خود پروردگار نے
عرش پر کیا فلما قضی زید منہا وطرا زوجناکہا سلیمان علیہ السلام کو تمام دنیا کی بادشاہت
بخشی محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے سلطنت قبول نہ فرمائی اور بندگی اختیار کی جسکے بدلے سرداری
محشر اور اہل جنت کی حاصل ہوئی داود علیہ السلام کے ہاتھ میں لوہا نرم ہوا اور ہمارے پیغمبر
صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کی برکت سے خشک لکڑی نے تلوار کا کام دیا یہ امر اوس سے کچھ کم
نہیں محقق کامل محمد بن محمد حنفی تلمیذ امام ابو محمد جلال بخاری ریاض الناصحین میں لکھتے ہیں ایک یہودی

حضور عالی میں ایک پتھر لایا اور کہا اے محمد یہ پتھر داؤد پیغمبر کے پتھروں سے ہے آپ نے
ہاتھ میں لیا موم کی طرح نرم ہو گیا یہودی یہ معجزہ دیکھ کر فوراً مسلمان ہوا اگر کسی پیغمبر
کو ایک اسم اور کسی کو دو تین اسم اپنے اسمائے شریفہ سے دیے مثلاً اسمٰعیل و اسحٰق
کو علیم اور حلیم اور ابراہیم کو حلیم اور نوح کو شکور اور موسیٰ کو کریم اور یوسف کو حفیظ
اور یحییٰ اور عیسیٰ کو [illegible] محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ستر اسم اپنے اسمائے متبرکہ سے عنایت کیے
حکیم رحیم سلام مومن مہیمن عزیز جبار فتاح علیم رافع سمیع بصیر عدل
خبیر حلیم عظیم غفور شکور علی حفیظ حسیب کریم رقیب مجیب واسع
حکیم شہید حق وکیل قوی متین ولی حمید ماجد اول آخر ظاہر
باطن بر عفو رؤف مقسط جامع غنی معطی نور ہادی رشید صبور
قائم حافظ ذو القوۃ ذو الفضل کفیل شاکر قریب مبین برہان نسیب
کافی عالم نصیر صادق احد اکرم منیر وافی عیسیٰ علیہ السلام کو بچپن میں گویائی
عنایت فرمائی اور اون سے حضرت مریم کی پاکی پر گواہی دلوائی محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے
دودھ پیتے بچوں نے کلام کیا اور آپ کی محبوبہ یعنی ام المومنین عائشہ صدیقہ کی پاکی
اور طہارت پر خود گواہی دی عیسیٰ علیہ السلام کی دعا سے اندھے اچھے ہو جاتے اور کوڑھی
شفا پاتے پھر الاکمہ والابرص باذن اللہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے شہر کی خاک کو یہ تاثیر
بخشی کہ جو بیمار اپنے بدن پر لگائے فوراً شفا پائے اور آپکی زیارت پر جو شخص دعا صحت
کی کرے امید ہو کہ بیماری وسکی جاتی رہے حکایت سید سمہودی کہتے ہیں میں نے بچشم خود دیکھا کہ
ایک کوڑھی نے مدینہ کی خاک بدن کو ملی بیماری اوسکی جاتی رہی حکایت اور یہ بھی سید
سے منقول ہے میرے غلام کو سال بھر سے بخار آتا تھا خاک مدینہ کے استعمال سے شفا
ہو گئی حکایت مولانا رفیع الدین خان مرادآبادی اپنے حال میں لکھتے ہیں میرے پائین
ہاتھ میں بہت درد تھا کہ ہلانا اور اوس سے کام لینا دشوار تھا درد کی جگہ مٹی مدینہ کی ملی
آرام ہو گیا حکایت سید سمہودی اور احمد بن عبد المجید سندی نقل کرتے ہیں شہر
غرناطہ میں ایک شخص کو ایسی مہلک بیماری عارض ہوئی کہ سب اطبا اوسکے علاج سے عاجز

ہوتے یا چار اوسنٹ ایک عرضی مدینہ شریفہ کو روانہ کی جسوقت روضہ مقدس پر پڑہی گئی اوسیوقت
مریض کو وہان شفا حاصل ہوئی معاذ بن عفرا کی عورت کو برص تہی آپ سے التجا کی آپ نے
اپنا ہاتھ موضع برص پر لگا دیا فوراً آرام ہوگیا ۵ مسیح کی جو زبان مین وہ تیرے ہاتھ
مین ہے وہ بڑائی اوس سے تجہے حاصل لاکہہ بات مین ہے ۵ عیسے علیہ السلام نے چار مردے
زندہ کئے عازر اور ابن العجوز اور بنت العاشر اور سام بن نوح محمد صلی اللہ علیہ وسلم
نے کروڑون دل مردہ زندہ کئے جب حضرت عیسے نے زندہ کیا فوراً مر گیا جس دل کو محمد صلی اللہ
علیہ وسلم نے زندہ کیا اوسے حیات ابدی عنایت ہوئی کہ کبھی نہ مرا علاوہ برین زندہ کرنا
مردون کا بھی آپ سے ثابت ہے ایک شخص نے آپ سے کہا اگر آپ میرے بیٹے کو زندہ
کرین تو مین ایمان لاؤن آپ نے اوسکی قبر پر جا کر پکارا اوسنے جواب دیا لبیک وسعدیک
یا رسول اللہ فرمایا تیرا دل دنیا مین آنے کو چاہتا ہے عرض کیا نہین یا رسول اللہ مینے
تجہکو دنیا سے اور خدا کو یہان باپ سے زیادہ مہربان پایا اور جابر رض نے ایک بکری
ذبح کرکے گوشت اوسکا پکایا اور حضرت کے سامنے رکہا فرمایا گوشت کہاؤ اور ہڈیان توڑو
پہر اون ہڈیون کو جمع کرکے کچھ فرمایا کہ وہ بکری کان جہاڑتی اوٹھ کہڑی ہوئی علاوہ برین
ستونون کا حضرت کی محبت مین معجزہ مسیح سے کہ احیاء موتی ہے بمراتب عجیب تر ہے اسلیے
کہ چوب خشک نے سلامت حیوۃ کی بالفعل رکہتا ہے اوسمین یہ صفت بعیدۃ تہی حضرت عیسے
مٹی سے خفاش کی شکل بنا کے پہر اوسمین پہونک مارتے تو وہ اوڑنے لگتے محمد صلی اللہ علیہ
وسلم سے بت نے کلام کیا اور آپکی تصدیق کی اور بے دودہ کی بکری آپکے ہاتہ کی برکت
سے دودہ دینے لگی اور سوکہی لکڑی نے تلوار کا کام دیا جواہر التفسیر اور ریاض مین نقل
کیا آپنے ایک بت پرست کو دعوت اسلام کی اوسنے انکار کیا آپ نے فرمایا اگر تیرا
بت تجہسے کلام کرے تو ایمان لائے اوسنے کہا کہ مین پچاس برس سے اسے پوجتا ہون
آج تک مجہسے کلام نہ کیا آپ سے کہ اوسکے دشمن ہین کیونکر کلام کرے گا آپ نے بت سے
فرمایا مین کون ہون بت نے زبان فصیح سے کہا انت رسول اللہ آپ خدا کے رسول ہین بغوی
نے شرح السنۃ مین اور ابن عبد البر نے استیعاب مین اور ابن جوزی نے کتاب الوفا

مین حزام بن ہشام سے اونسنے اپنی دادا حبیش بن خالد سے کہ ام معبد کے بھائی ہین روایت کیا
آپ نے ام معبد کے خیمے مین ایک بکری دیکھی فرمایا اسکا کیا حال ہے عرض کیا کم زوری کے
سبب بکریون کے ساتھ نجا سکی فرمایا کیا دودھ دیتی ہے عرض کیا اسمین دودھ دینے کی طاقت
کہان فرمایا اگر اجازت دے تو مین اوسے دوہون عرض کیا میرے مان باپ آپ پر قربان ہون
اگر اوسکے دودھ دیکھئے دوہ لیجیے آپ نے اپنا ہاتھ اوسکے تھنون کو لگایا اور خدا کا نام
لے کر دعا کی اوسیوقت بکری نے دوہوانے کے لئے پاؤن پھیلا دیئے اور جگالی کرکے دودھ
اوتار لائی آپ نے ایک بڑا برتن جو ایک قوم کا پیٹ بھردے منہ تک بھر دیا یہانتک کہ جھاگ
باہر نکلی اور ام معبد اور اپنے ساتھ والون کو سیر کرکے پلایا پھر دوبرتن بھر کر دودھ دوہا اور
دودھ اوسکے تھنون مین باقی رہ گیا مواہب لدنیہ مین لکھا ہے وہ بکری عمر رضی اللہ
عنہ کے زمانے تک جیتی رہی جب اونکے زمانے مین قحط پڑا اور دودھ عالم مین عنقا ہو گیا مگر وہ
بدستور دودھ دیتی رہی عبد اللہ بن جحش کی تلوار لڑائی مین ٹوٹ گئی آپ نے اونکو ایک لکڑی
دی کہ تلوار کا کام دیتی اور اگر جنگ بدر مین عکاشہ بن محصن کی تلوار ٹوٹ گئی اونکو ایک لکڑی
عنایت ہوئی کہ تلوار کیطرح کاٹ کرتی تھا تو ان باب معراج کے بیان مین قال اللہ
تعالے سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ
لنریہ من آیاتنا انہ ہو السمیع البصیر یعنے ہر عیب اور نقصان سے پاکی ہے اوسکو جو راتمین
لے گیا اپنے بندے کو بڑائی والی مسجد سے مسجد اقصے کی جسکے گرد نواح کو ہمنے برکت دی
تا دکھا دین ہم اوسے نشانیان اپنی قدرت کی بیشک وہی سننے والا ہے دیکھنے والا
قولہ عز وجل سبحان الذی سبحان اصل مین مصدر ہے کما قال القاضی فی تفسیرہ فسبحان
مصدر کغفران اور اضافت کے ساتھ اسم بمعنی تنزیہ کے اسی تفسیر مین لکھا ہے سبحان
اسم بمعنی التسبیح الذی ہو التنزیہ اقول وبہذا التوزیع اندفع التناقض بین الکلامین و
ارتفع الخلاف من البین اور لفظ موصول اس واقعہ کی کمال عظمت پر دلالت کرتا ہے
کہ رب تبارک وتعالے نے اوسے مقام مدحت مین ذکر کیا اور اپنی پاکی اور قدوسیت
کی دلیل قرار دیا یعنے وہ ایسا قادر اور لوث عجز سے پاک ہے کہ چند ساعت مین محمد صلی اللہ

علیہ وسلم کو کمان سے کمان نے گیا کہ عقول بشری اور نفوس قدسی اوسکی کیفیت ادراک نہین کرسکتے آور بیان سے ظاہر ہوا کہ ادراک ذات کا منفی ہے کہ جسکا ایک فعل اذہان متوسطہ تابکہ مبادی عالیہ کی ادراک سے ورا ہی اوسکی ذات پاک سوا سید لولاک کے کون ادراک کرسکتا ہے قولہ تعالی اسری مکہ سے بیت المقدس تک لیجانا موسوم باسرا ہے اور سیر سموات تا اقصے الغایات مسمی بمعراج بعض کہتے ہین معراج سے وہ سیڑہی مراد ہے جسپر ہوکر آپ تشریف لے گئے کہ معراج اسم آلہ ہے مشتق عروج سے فی القاموس المعرج والمعراج السلم وفی الصراح معراج بالکسر نردبان ومنہ لیلۃ المعراج قولہ جل شانہ بعبدہ اضافت عبد کی ضمیر کیطرف واسطے بیان عظمت مضاف کے ہے جسطرح کہتے ہین مصاحب بادشاہ کا آتا ہے جو بڑائی اوسکی اس کلمہ سے سمجھی جاتی ہے نام لینے مین نہین اور تمام صفات سے عبدیت کو بسبب اوسکی فضیلت با بیان علمیت کے اختیار فرمایا کہ کوئی صفت بندگی کے برابر ہے اور نہ رفعت وبلندی ہے اور سکے حاصل ہونے سعادت انسان کی بندگی اور سرافگندگی مین ہے من تواضع للہ رفعہ اللہ گویا اس مضمون کی طرف اشارہ ہوا کہ ہمنے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو بندگی کی عوض یہ مرتبہ عنایت فرمایا کہ چند ساعت مین مسجد حرام سے مسجد اقصے کو لے گئے اور اپنی قدرت وحکمت کے اسرار او نپر ظاہر فرمائے قولہ عزوجل لیلا رات مواصلت محب ومحبوب کے لئے مناسب ہے تا اغیار اسرار محبت سے خبردار نہوں اگر یہ واقعہ دن مین گذرتا ہر مخالف اور موافق تصدیق کرتا اور فائدہ ابتلا اور آزمائش کا متحقق نہوتا قولہ تعالے من المسجد الحرام اوسے مسجد حرام اس لیئے کہتے ہین کہ عظمت اور بڑائی اوسکی سب مسجدون سے زیادہ ہے یہانتک کہ جو شخص اوسمین دو رکعت پڑہتا ہے دو لاکھ رکعت کا ثواب پاتا ہے یا اسوجہ سے کہ اوسمین اور اوسکے آس پاس شکار کہیلنا اور قتال کرنا حرام ہے قولہ عز اسمہ الی المسجد الاقصے وجہ تسمیہ کی ظاہر ہے کہ وہ مسجد حرام سے بہت فاصلے پر ہے اور آنے اس آیت مین انتہائے غایت کیلیے نہین کہ تشریف لیجانا آپکا سدرۃ المنتہی سے آگے حدیث مشہور ثابت ہے اور منکر اوسکا مبتدع بلکہ فاسق ہے جیسے منکر اسرا کا کافر ہے مگر اقتصار بیان اسرا ایک فائدہ جلیلہ

کے لئے ہے کہ جو لوگ قدرت پروردگار اور مرتبہ سید ابرار سے کما حقہ واقف تھے سیر سماوات اور معائنہ ملکوت کو کسطرح تسلیم نہ کرتے اور اس واقعہ عجیب کو کہ سلف سے ابتک اوسکا مثل سننے مین نہ آیا خلاف عقل سمجھکر دام حیرت مین گرفتار ہوتے اسلیے تھوڑا حال کہ اسقدر خلاف قیاس تھا بیان کر دیا تا علامات بیت المقدس آپ سے دریافت کرکے اوسکی تصدیق کرین پھر اوس سیر قیاس کرکے اس سیر کی سب کیفیت پر کہ آپ سے سنین یقین لاوین قولہ تعالے الذی بارکنا حولہ یعنے برکت دی ہمنے اوس مسجد کے نواح کو نہرون اور درختون سے کہ ہر قسم کی چیز اوسمین بکثرت ہوتی ہے پیغمبرونکی سکونت اور ملائکہ کی آمدورفت قرنون رہے اور شیخ الانبیا خلیل خدا کی ہجرت گاہ ہے اور لفظ موصول اور اسیطرح لفظ حولہ مسجد اقصے کی کمال عظمت پر دلالت کرتا ہے کہ جسکے گرد و نواح کو یہ کرامت اور بزرگی حاصل عظمت اور بڑائی اوسکی کس مرتبہ ہوگی قولہ عزوجل لنریہ من آیاتنا یعنے یہ لے جانا اس قسم سے نہین جسطرح دوست کو دوست کلگشت یا سیر بازار کے لیئے لیجائے کہ سوائے تفریح طبع کے کوئی فائدہ اوس سے مقصود نہین بلکہ اس سیر سے رسول کریم کو ایک فائدۂ عظیم حاصل ہوا کہ عجائب ملک وملکوت وغرائب جبروت ولاہوت آپکی نظر سے گذرے تنبیہ اس تقریر سے یہ شبہہ کہ اس تقدیر پر لام آیت مین واسطے تعلیل کے ہے اور افعال الٰہیہ کسی شے سے معلل نہین بخوبی دفع ہوگیا کہ افعال الٰہیہ اگرچہ معلل بعلت غائیہ نہین مگر فائدۂ وحکمت سے خالی نہین ہین فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ پس لام آیت مین واسطے افادۂ معنی نفع کے ہے قولہ تعالے انہ ہو السمیع البصیر بیشک وہ خداوند سننے والا دیکھنے والا ہے یعنے لوگ اس سیر کو اپنی سیر پر قیاس نہ کرین کہ جب کسی راہ کو بعجلت قطع کرتے ہین اوسکے حالات خصوصًا اون عجائب وغرائب سے جو راہ سے علیحدہ ہین واقف نہین ہوتے اور دوسرے کی بات اچھی طرح نہین سنتے اور نہین سمجھتے محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے باوجود اسکے کہ چند ساعت مین یہ راہ قطع کی تمام حالات اوس راہ کے اور عجائب وغرائب آسمانون کے اچھی طرح اوسکی کنہ بخوبی سمجھ لیا اور خود دیکھا اوسکی ماہیت خوب دریافت کرلی بلکہ یہ سننا اور دیکھنا

کیا ہے اونھون نے تو خدا کا کلام بے واسطہ سنا اور اوسکا دیدار بچشم سر دیکھا اور تقدیم
فصل اسم ان کے بعد حصر کے لیے ہے کہ حق سننے اور دیکھنے کا یا اجتماع ان دونون کا انھی کے
لیے مخصوص ہے موسے علیہ السلام نے جب عرض کیا الٰہی مجھے اپنا دیدار دکھا حکم ہوا لن ترانی
تو مجھے نہ دیکھ سکیگا سامنا پہاڑ تجلی کے جل گیا اور موسے بیہوش ہوکر گر پڑے غرض موسے
صفا محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ جمال بے کیف بے پردہ و حجاب دیکھا مگر کسی بات مین
تغیر نہ آیا ؏ موسے زہوش رفت بیک پرتو صفات ۔ تو عین ذات می نگری در تبسمی ۔
پس ہر چند ایک صفت اس مجموعہ سے یعنی کلام الٰہی سنا حضرت موسے کو بھی میسر ہوا مگر مکاشفات
مکالمات و دیدار سید ابرار کے خصائص سے ہے ؎ موسیٰ بطور گرچہ سخن گفت با خدا ۔
بالائے عرش پائے تو طور محال نیست ۔ اور اکثر مفسرین کے نزدیک ضمیر انہ کے جناب باری کی طرف
راجع ہے یعنی وہ اونکی احتیاج و زاری سننے والا اور اونکا خشوع و خضوع دیکھنے والا ہے
کہ باوجود علو مرتبت کس تواضع کے ساتھ ہر روز ستر بار استغفار کرتے ہین اور باوجود
محبوبیت کے خدا کے خوف سے کانپتے رہتے ہین پس یہ تتمہ قبول کرنے اور انعام دینے
سے کنایہ ہے گویا ارشاد ہوتا ہے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ بات ہمین نہایت پسند
آئی اسلیئے ایسی رفعت و کرامت عنایت کی کریم جب اپنے فرمانبردار بندے کی خدمت دیکھتا
ہے مرتبہ اوسکا زیادہ کرتا ہے اور ایراد لفظ غایب یعنی سبحان الذی اسرے بعبدہ پھر
التفات بضمائر متکلم بصیغہ من آیاتنا پھر بضمائر غایب انہ ہو السمیع البصیر ایک عمدہ لطیفے
کیطرف اشارہ کرتا ہے کہ ارباب طریقت کے نزدیک سالک کو تین مقام پیش آتے ہین
عروج وقوف رجوع لفظ غایب مناسب مقام اول و ضمیر متکلم مناسب ثانی اور ضمیر غایب
کہ تتمہ آیت مین ہے مناسب ثالث ہے گویا ارشاد ہوتا ہے محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک رات
مین یہ تینون مقامات کہ برسون کی ریاضت سے حاصل نہین ہوتے طے کیئے یا بتغیرات ثلثہ
حضرت کے احوال ثلثہ کی طرف اشارہ کرتے ہین اول شب اس عالم مین تھے چند ساعت
مین آسمانون اور سدرۃ المنتہے سے تجاوز کرکے بارگاہ الٰہی مین پہونچے اور انواع
کرامت سے مشرف ہوکر رات ہی مین لوٹ آئے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ بقول کسی

بارہوین سال نبوت سے شب بست وہفتم ماہ رجب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم مسجد
حرام مین تشریف رکھتے تھے کہ جبریل امین ایک طشت زرین ایمان وحکمت سے بھرا لائے
اور سینہ مقدس چاک کرکے دل مبارک نکالا اور ایمان وحکمت سے بھر کر اوسکی جگہ پر رکھدیا
رکھتے ہی زخم بھر گیا اور کچھ درد والم محسوس نہوا نکتہ سینۂ مقدس کے چاک کرنے مین یہ
بھید تھا کہ آپکا حوصلہ بقدر اون ترقیات وکمالات کے کہ اوس رات عنایت ہون فراخ
اور کامل ہوجائے اور دل مبارک کو ایمان وحکمت سے بھرنے مین یہ حکمت تھی کہ انوار
تجلیات وعلوم ومعارف کی استعداد وقابلیت اور عجائب وغرائب ملک وملکوت کے
دیکھنے سے حلیم مطلق کی کمال قدرت پر اطمینان کلی حاصل ہو پھر ایک چارپایہ گدھے سے
بڑا اور خچر سے چھوٹا جسے براق کہتے ہین خدمت والا مین حاضر کیا گیا وجہ تسمیہ براق بریق
سے ماخوذ ہے اسلئے کہ اوسکا رنگ بہت چمکتا تھا یا برق سے کہ بجلی کی طرح کوندتا تھا یا برقاء
سے کہ بقول بعض علما کے رنگ اوسکا ابلق تھا اور برقا ایک لکڑی ہے جسمین سیاہی
اور سپیدی ہوتی ہے ابن سعد شرف المصطفے مین لکھتے ہین جب آپ اوسپر سوار ہوے
میکائیل نے لگام اور جبریل نے رکاب پکڑی نکتہ میکائیل خدمت ارزاق پر مامور ہین
اور رزق منہ کی راہ سے پہونچتا ہے پس وہین براق کے قریب رہنا اونکا نہایت مناسب
ہوا اور جبریل علیہ السلام رکاب تھامنے پر مقرر ہوے کہ آپ سے نزدیک رہین تا ہر چیز
کی کیفیت اور حقیقت کہ اس راہ مین نظر آئے گذارش کرین حاکم نے بسند صحیح اور بیہقی
نے دلائل النبوۃ مین روایت کی جب آپ نے سواری کا ارادہ کیا براق شوخی کرنے لگا
جبریل نے کہا اے براق تجھے کیا ہوگیا خبردار ہو تجھپر کوئی شخص اِنسے بہتر سوار نہوا اسکے
سننے سے براق کو پسینہ آگیا اور شوخی سے باز رہا آپ سوار ہوکر مسجد اقصے کی طرف
روانہ ہوے راہ مین ایک بڑھیا ملی اور ایک شخص نے آپ کو آواز دی آپنے التفات نفرمایا
پھر تین شخص نظر آئے اونہون نے کہا السلام علیک یا اول السلام علیک یا آخر السلام علیک یا حاشر حضرت
نے اونکے سلام کا جواب دیا اور جبریل سے حال پوچھا جبریل نے کہا یا رسول اللہ وہ عورت
دنیا تھی اور وہ مرد شیطان اگر آپ جواب دیتے آپکی امت دنیا اختیار کرتی اور وہ تین

شخص جنہون نے آپکو سلام کیا ابراہیم اور موسے اور عیسے علیہم السلام تہے لطیفہ ان پیغمبرونکی
خصوصیت ملاقات کے لئے اسوجہ سے ہے کہ ابراہیم علیہ السلام آپ کے اجداد امجاد مین
ہین اس عالم مین سید عالم کو اونکے اتباع کا حکم ہے قیامت کے روز وہ آپکی امت مین
داخل ہونے کی تمنا کرینگے اور موسے علیہ السلام کی شریعت آپ کے شرع سے نہایت مناسبت
رکہتی ہے اور عیسے علیہ السلام کا زمانہ آپ کے زمانے سے قریب تہا اور بقول اکثر آپ کے اور
اونکے بیچ مین کوئی پیغمبر نہوا اور جب وہ آسمان سے اترینگے حضرت کی پیروی کرینگے
اور آپکی شریعت کو رواج دینگے اور انبیا علیہم السلام نے ان تین نام کے اختیار کرنے مین
شاید اس مضمون کی طرف اشارہ کیا کہ اس عالم کی سب خوبیان اور کمالات اول سے
آخر تک تمہارے لئے ثابت ہین اور حشر کے دن بہی سب کام آپکی مرضی کے مطابق ہوینگے
طبرانی اور بزار کی روایت مین ہے آپ نے کچہ لوگ دیکہے کہ کہیتی کرتے ہین ایک دن مین بیا
کہیت اونکے پک جاتے ہین جسوقت کاٹتے ہین اوسوقت پہر ہو جاتے ہین جبرئیل
علیہ السلام نے گذارش کیا یہ جہاد کرنے والے ہین انکی نیکیان سات سو تک مضاعف
ہوتی ہین اور جو کچہ خدا کی راہ مین صرف کرتے ہین اللہ تعالے اوسکا بدلہ فورا عنایت
کرتا ہے وہو خیر الرازقین حکمت اس کیفیت کے دکہانے مین یہ فائدہ تہا کہ آپ پر اور آپکی
امت پر جہاد فرض ہونے والا تہا اور آدمی جس کام کے انجام کی خوبی اپنی آنکہ سے دیکہہ
لیتا ہے اوسمین زیادہ کوشش کرتا ہے اور دیکہنا آپکا بعینہ امت کا دیکہنا ہے پہر آگے بڑہے
سے سرد ہوا بہت پاکیزہ جسمین مشک کی خوشبو آتی چلی اور ایک آواز خوش سنی گئی آپ نے
جبرئیل سے اوس آواز کی حقیقت دریافت کی کہا یہ بہشت کی آواز ہے اوسنے عرض کیا
اے میرے رب مجہے عنایت فرما جو تونے مجہسے وعدہ کیا اب بہت ہوگئی میری خوشبو اور
استبرق اور حریر اور سندس اور پانی اور شہد اور دودہ اور شراب سو اب مجہے
دے جو تونے مجہسے وعدہ کیا ہے ارشاد ہوا تیرے لئے ہے ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان
عورت اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتین اور جو شخص مجہپر اور میرے پیغمبرونپر
ایمان لائے اور اچہے کام کرے اور شرک نہ کرے جو مجہسے ڈرتا ہے وہ امان والا ہے

اور جو مجھسے سوال کرتا ہے مین اوسے دیتا ہون اور جو مجھے قرض دیتا ہے اوسے عوض
دیتا ہون اور جو مجھپر بھروسا کرتا ہے مین کفایت کرتا ہون لا الٰہ الا انا لا اخلف المیعاد
وقد افلح المومنون وتبارک اللہ احسن الخالقین پھر ایک آواز جو محسوس ہوئی اور ایک آواز
مکروہ سنی جبریل نے گذارش کیا یہ دوزخ کی آواز ہے اوسنے عرض کیا اے میرے رب
مجھے دے جو تونے مجھسے وعدہ کیا اب بہت گہری ہین میری زنجیرین اور طوق اور جلن
اور گرمی اور ضریع اور غساق اور عذاب اور گہراو سو اب مجھے دے جو تونے مجھسے وعدہ
کیا ہے فرمایا تیرے لیے ہے ہر مشرک اور مشرکہ اور کافر اور کافرہ اور سرکش کہ ایمان نلائے
دوزخ نے کہا مین راضی ہوئی حکمت بہشت و دوزخ کی آواز سنانے اور اونکی کیفیت
سے مطلع کرنے مین شاید یہ فائدہ تہا کہ لوگونکا اشتیاق بہشت کیطرف زیادہ ہو اسلیے کہ جب آدمی کسیکو اپنا مشتاق
سنتا ہے اوسکی محبت دلمین زیادہ ہوتی ہے اور رغبت اوسکیطرف بڑہ جاتی ہے اور دوزخ کا حال سنکر زیادہ خوف اور اوس سے
بچنے کی تدبیرین اچھی طرح مشغول ہو کہ جب انسان دشمن کو اپنی ایذا اور اضرار کی فکر
مین مصروف سمجھتا ہے بہت ڈرتا ہے اور اپنا سب وقت اوس سے بچنے کی تدبیر مین
صرف کرتا ہے الغرض آپ وہان سے روانہ ہوکر مسجد اقصیٰ مین پہونچے حضرت ابراہیم
اور موسیٰ اور داود اور سلیمان اور عیسیٰ علیہم وعلیٰ نبینا الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات
ہوئی آپ امام ہوے اور پیغمبرون نے آپکے پیچھے نماز پڑہی ع در آن مسجد امام انبیا شد چو صف بستند پیشوا
پیشوا شد بعدہ انبیا علیہم السلام نے خدا کی حمد و ثنا کی اور اوسکے ضمن مین
اپنے خصائص و کمالات بیان فرمائے سرور دو جہان سید عالمیان محمد مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا تم سب نے اپنے رب کی حمد و ثنا کی اور مین اوسکی حمد و ثنا کرتا ہون
الحمد للہ الذی ارسلنی رحمۃ للعالمین وکافۃ للناس بشیرا ونذیرا وانزل علی الفرقان
فیہ تبیان لکل شیء وجعل امتی امۃ وسطا وجعل امتی ہم الاولون وہم الآخرون وشرح
لی صدری ووضع عنی وزری ورفع لی ذکری وجعلنی فاتحا وخاتما سب افراد حمد کے
اوس ذات جامع جمیع صفات کے لیے ثابت ہین جسنے مجھے بھیجا تمام جہان کے لیے رحمت
اور سب لوگون کو بشارت دینے والا اور ڈرانے والا اور مجھپر فرقان اوتارا جسمین ہر چیز کا بیان

ہے اور میری امت سب امتون سے بہتر کی اور اونکو مرتبہ مین سب سے اول اور پیدایش مین سب سے آخر کیا اور کشادہ کیا میرے لیئے میرا سینہ اور اوتار لیا مجھسے میرا بوجھ اور بلند کیا میرے لیے میرا ذکر اور کیا مجھکو فاتحہ دیوان نبوت اور خاتمہ صحیفہ رسالت نکتہ جب بادشاہ کا کوئی بڑا مقرب اپنی دار الحکومت سے دار السلطنة کو جاتا ہے افسران فوج اور اراکین ریاست اوسکا استقبال کرتے ہین سو جناب رسالت اوس ارت حضرت احدیت کے پاس جاتے تھے حضرات انبیا کہ مقربان جناب الہی ہین آپکی پیشوائی کے لیے تشریف لائے اور زمین پر آنے کی وجہ یہ ہے کہ جسقدر مرتبہ اوس مقرب کا بادشاہ کے نزدیک زیادہ ہوتا ہے اوسیقدر مسافت سے استقبال کیا جاتا ہے باقی رہا یہ امر کہ انبیا علیہم السلام نے حمد الٰہی کے ضمن مین اپنے فضائل مخصوصہ کسواسطے بیان فرمائے وجہ اسکی یہ ہے کہ آدمی جب کسیکو اپنے سے بہتر حال پر دیکھے چاہیے کہ خدا کے احسانات جو اسپر ہین یاد کرے اور شکر اسکا بجا لائے کہ جس پروردگار نے اوسے ایسا مرتبہ دیا ہے میرے لائق مجھپر بھی احسان کیا ہے یا سنت الٰہی ہے کہ ہر امر اہم گو کیسا ہی ظاہر ہو حجت سے ثابت کرتا ہے اسیواسطے دلائل اپنی وحدانیت اور الوہیت کے باآنکہ آفتاب نیمروز سے روشن تر ہے بیان فرمائے اور قیامت کے دن انبیا علیہم السلام سے باوجود اسکے کہ حاکم حقیقی عالم الغیب والشہادة ہے تبلیغ رسالت کے گواہ طلب کیے جاینگے سو یہان بھی ایک امر اہم یعنے سید عالم کی تفضیل اور استحقاق امامت ثابت کرنا منظور تھا اسلیے فضائل مخصوصہ انبیائے سابقین کے اونکے اور آپکے فضائل مخصوصہ آپکی زبان فیض بیان سے بیان کرائے تا حجت آپکی فضیلت کی ظاہر ہو اسیواسطے جسوقت جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم اپنے فضائل و خصائص بیان کر چکے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اور انبیا علیہم السلام سے کہا اس سبب سے محمد صلے اللہ علیہ وسلم تم سے افضل ہوئے جب فضیلت حضرت رسالت کی انبیا پر ثابت ہو گئی جبریل علیہ السلام نے دو پیالے کہ ایک مین دودھ تھا اور دوسرے مین شراب حاضر کیے آپ نے دودھ پسند کیا جبریلؑ نے کہا یا رسول اللہ آپ نے حکمت اختیار کی اگر شراب پسند کرتے امت آپکی گمراہ ہو جاتی

لطیفہ حکمت اور دودہ مین مناسبت یہ ہے کہ جسطرح انسان ابتداے عمر مین دودہ سے
پرورش پاتا ہے پہر غلے اور میوہ جات کے غذا سے کمال طبعی جسم کا حاصل کرتا ہے اسیطرح
ابتداے عمر مین علم و حکمت سے کام پڑتا ہے اور اوسکے واسطے کمال روح کہ معرفت
الہی سے عبارت ہے میسر ہوتا ہے اور جسطرح دودہ کہانے پینے دونون کام مین آتا ہے
اسیطرح علم و حکمت سے دین و دنیا کا فائدہ حاصل ہوتا ہے اسیواسطے علم تعبیر مین مقرر ہے
جو شخص خواب مین دودہ پیئے اوسے علم حاصل ہو اور شراب موجب غفلت ہے اور غفلت
منشاء ضلالت اکثر دیکہا ہے کہ شرابی کا جدہر منہ اوٹہتا ہے چلا جاتا ہے جب راہ ظاہر
اوسکے نشے مین نظر نہین آتی راہ باطن کب نظر آئے گی اور جو ضلالت سے محبت دنیا بطریق
اطلاق اللازم وارادۃ الملزوم مراد لین تو اوسکی مناسبت شراب سے نہایت ظاہر ہے
کہ جسطرح شراب آدمی کو مدہوش کرتی ہے اسیطرح محبت دنیا انسان کو خدا سے غافل
اور فکر آخرت سے معطل کردیتی ہے اور جسطرح اوسکی زیادتی سے دوران سر ہوتا ہے
اسیطرح جو شخص دنیا مین زیادہ ملوث ہوتا ہے ہمیشہ سرگردان رہتا ہے اور جسطرح شراب
کی نسبت وارد ہے کہ شراب سب برائیون کی کنجی ہے اسیطرح محبت دنیا کے لیے آیا ہے
کہ وہ سرچشمہ مبادی ہر گناہ کی ہے القصہ شراب ہمشکل سراب ہے جسطرح آدمی سراب کے
پاس پہونچکر اپنی جہالت پر متنبہ ہوتا ہے اسیطرح جسوقت شراب پیکر بہکتا ہے لوگ اوسپر
ہنستے ہین جب ہوش مین آتا ہے اپنی حماقت پر نادم ہوتا ہے اور شین کے نقطون سے
سمجہا جاتا ہے کہ ندامت شراب کی تینون عالم مین باقی ہے کہ شرابخوار دنیا مین بے اعتبار
ہے اور برزخ مین ذلیل و خوار اور قیامت کے دن عذاب مین گرفتار الغرض آپ وہانسے
روانہ ہوے راہ مین حضرت موسے کو دیکہا اپنی قبر مین نماز پڑہتے ہین اور اوسمین یہ نکتہ تہا
کہ رغبت نماز کی آپ کے دل مین پڑی اور خصوصیت موسے علیہ السلام کی اسوجہ سے ہے
کہ ہمارے حضرت بنی اسمعیل اور حضرت موسے بنی اسرائیل کے سردار ہین جب ایک سردار دوسرے کو
بادشاہ کی کسی خدمت مین مصروف دیکہتا ہے شوق اوس خدمت کا اوسکے دل مین بہی زیادہ
ہوجاتا ہے یا اسوجہ سے کہ تخفیف نماز کی درخواست حضرت موسے علیہ السلام کے مشورے سے تہی

افع ہوگی تو تعقیب نماز بھی اونہین کے واسطے مناسب تھی پھر آپ سوار ہوکر آسمان دنیا پر پہونچے اور وہان حضرت آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اسیطرح آسمانونکی سیر اور انبیا سے ملاقات کرتے آسمان ششم پر پہونچے وہان حضرت موسے تشریف رکہتے تھے جب آگے بڑہے حضرت موسے روے اور فرمایا غلام بعث بعدی یدخل الجنۃ من امتہ اکثر ممن یدخل من امتی ایک لڑکا بعد میرے مبعوث ہوا اسکی امت کے لوگ میری امت سے زیادہ بہشت مین جاوینگے **فایدہ** یہ رونا حسد کی راہ سے نہین بلکہ اپنی امت پر شفقت اور اونکے حال پر حسرت ہے کہ باوجود تقدم زمانی اور پیغمبر زادگی کے بسبب شامت اعمال کے مرتبہ بلند سے محروم رہے اور متاخرین سے مرتبہ مین متاخر ہوگئے اور ایک روایت مین آیا بنی اسرائیل مجہے تمام عالم سے بزرگ سمجھتے تھے اگر یہ افضل ہوا مضائقہ نتہا اسکی امت بہی تو سب امتون سے افضل ہے بعض روایات مین ذکر ہوا ہے کہ سالوین آسمان پر وارد ہے شاید بعد عروج حضرت کے حضرت موسے بہی ساتوین آسمان پر چلے گئے الغرض پہر آپ ساتوین آسمان پر تشریف لے گئے وہان حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکہا بیت المعمور سے پیٹہہ لگاکے بیٹہے تہے اور بیت المعمور ایک مکان ہے ساتوین آسمان مین کہ ہر روز ستر ہزار فرشتے اوسکی زیارت کرتے ہین اور جو ایکبار زیارت کرجاتے ہین پہر قیامت تک نہین آتے کہتے ہین بیت المعمور محاذی کعبہ ہے اگر وہان سے کوئی چیز پہینکین کعبہ کی چہت پر گرے گویا وہ کعبہ آسمان ہے شاید ابراہیم علیہ السلام اسی وجہ سے وہان تشریف رکہتے تہے کہ اونہون نے زمین پر کعبہ بنایا خدا نے اونہین کعبہ آسمان عنایت فرمایا بیہقی روایت کرتے ہین آپنے ساتوین آسمان پر ایک چشمہ دیکہا جسے سلسبیل کہتے ہین اوس سے دو نہرین جاری ہین ایک کوثر دوسری نہر الرحمۃ ابو حاتم انس رضسے روایت کرتے ہین آپنے ساتوین آسمان پر ایک نہر دیکہی اوسپر موتی اور یاقوت اور زبرجد کے خیمے تہے اور سبز پرند خوبصورت اوسکے گرد بیٹہے اور چاندی سونے کے برتن رکہے تہے جبریل نے عرض کیا یہ کوثر ہے کہ تمکو حق تعالیٰ نے عنایت کی ہے آپنے ایک آبخورہ اوسکے پانی کا پیا شہد سے شیرین اور مشک سے

زیادہ خوشبودار ہے اور بعض روایات مین آیا ہے اس آسمان پر آپ نے اپنی امت بھی
ملاحظہ فرمائی پھر سدرۃ المنتہی سے متصل ہوئے اور وہان کے عجائب و غرائب ملاحظہ فرمائے
اور وہ ایک درخت ہے جسکی جڑ چھٹے آسمان مین اور شاخین ساتوین آسمان پر ہین اور
بقول بعض جڑ اوسکی بہشت مین ہے اور ڈالیان اوسکی ساتوین آسمان مین پھیلی ہین اور پتے
اوسکے ہاتھی کے کان کے مانند ہین ہر پتے پر ایک فرشتہ بیٹھا خدا کی تسبیح کرتا ہے اور اوسکی
پھل ہجر کے مٹکون کے برابر ہین اور ہجر ایک شہر ہے وہان کی مٹکی بہت بڑی ہوتی
ہین اور اوسکی جڑ سے چار نہرین جاری ہین دو بہشت کو جاتی ہین اور دو دنیا مین
آتی ہین نیل اور فرات اور اوسے سدرۃ المنتہی اسلیے کہتے ہین کہ اکثر فرشتے اور علوم
انبیا کے اوسی تک پہونچتے ہین آگے نہین جاسکتے جب آپ وہان سے چلے جبریل پیچھے ہو لیے
آپ نے عذر کیا اونہون نے کہا یا محمد تقدم فانک اکرم علی اللہ یعنی اے محمد آپ آگے چلیے
کہ آپکا رتبہ خدا کے نزدیک مجھسے بہت زیادہ ہے پھر حجاب زربفت کے متصل ہو پہنچے
جبریل نے اوس پردے کو ہلایا اوسکے فرشتے نے کہا کون ہے جبریل نے کہا مین ہون جبریل
اور ساتھ میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین فرشتے نے کہا اللہ اکبر اللہ اکبر غیب سے
ندا ہوئی صدق عبدی انا اکبر انا اکبر میرے بندے نے سچ کہا مین بہت بڑا ہون مین بہت
بڑا ہون پھر فرشتے نے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ ارشاد ہوا میرے بندے نے سچ کہا مین
اللہ ہون کہ میرے سوا کوئی معبود نہین فرشتے نے کہا اشہد ان محمد رسول اللہ ارشاد
ہوا صدق عبدی انا ارسلت محمدا میرے بندے نے سچ کہا مین نے ہی محمد کو بھیجا ہے فرشتے نے
کہا حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح ندا ہوئی صدق عبدی ودعا الی عبادتی میرے
بندے نے سچ کہا اور میری عبادت کی طرف بلایا تنبیہ بیان سے نہایت فضیلت اذان کی
ظاہر ہوئی کہ پروردگار نے ہر کلمے پر موذن کی تصدیق کی اور اوسی محبت کے ساتھ
یاد فرمایا اور اپنی طرف اضافت کیا اور یہ ایسا مرتبہ ہے کہ نہایت نہین رکھتا نکتہ
اوس رات نماز فرض ہونے والی تھی اسلیے اذان کہ اعلام نماز ہے وہ پہلے سنائی گئی
تا آپ یاد کرلین اور اختلاف صحابہ کے وقت عبد اللہ بن زید سے خواب پسند کرکے

اعلام نماز کے لیے مقرر فرمایا ہین آپ فرماتے ہین پہر اوس فرشتے نے پردے سے ہاتھ
نکالکر مجھے اوٹھالیا جبریل نے توقف کیا مین نے کہا تم ایسی جگہہ مجھسے جدا ہوتے ہو عرض کیا
یا محمد وما منا الا له مقام معلوم بعد ازین لو دنوت انملة لاحترقت یعنے اے محمد ہم سب کی جگہہ معین
ہے اگر پور بہی برابر آگے بڑہون جل جاؤن ابو الربیع بن سبع شفاء الصدور مین ابن عباس
رضی سے مرفوعاً نقل کرتے ہین جب مین آگے بڑہا جبریل نے رخصت چاہی مین نے کہا
ایسی جگہہ کوئی دوست دوست کو چہوڑتا ہے عرض کیا اگر آگے جاؤن جل جاؤن لیکن یہ ایا
مین آیا مین یہانتک آپ کے سبب سے پہونچا ورنہ میرا مقام سدرہ تک تہا مین نے کہا
تمہین خدا سے کچہہ حاجت ہے عرض کیا یہ کہ اپنے بازو صراط پر بچہاؤن تا آپکی امت کو سلامت
اوتاروں الغرض آپ جبریل سے رخصت ہو کر مقام مستوی مین پہونچے فائدہ مستوی
موضع بلند کو کہتے ہین اور یہ مقام سب مقامات سے بلند ہے اوس وقت براق برق رفتار
چلنے سے عاری ہوا اور رفرف عرش تک سواری ہوا فائدہ رفرف بچہونے کو کہتے ہین
اور وہ ایک سبز بچہونا تہا کہ آفتاب سے زیادہ روشن اور تخت روان کی طرح اوڑتا تہا
آپ فرماتے ہین پہر مین نے ستر ہزار پردہ طے کیے ایک پردے سے دوسرے تک پانسو برس کی راہ
ہے جس پردے کے قریب پہونچتا آواز آتی کون ہے فرشتہ کہتا مین فلان پردے کا
حاجب ہون اور میرے ساتہہ رسول رب العزت ہین پہر اوس پردے کا فرشتہ الله اکبر
کہکر میرے ساتہہ ہو لیتا جب سب حجاب طے کر چکا اکیلا رہ گیا اوس وقت خوف غالب ہوا
ابوبکر کی آواز کان مین آئی کہتا ہے قف یا محمد ان ربک یصلی حیران تہا خدایا
ابوبکر یہان کیونکر آیا ناگاہ حضرت عزت سے خطاب ہوا ادن یا خیر البریہ ادن یا احمد ادن
یا محمد نزدیک ہو اے بہتر خلق کے نزدیک ہو اے احمد نزدیک ہو اے محمد ہزار بار ارشاد ہوا
یا محمد ادن منی اے محمد مجھسے قریب ہو لطیفہ اسیات کی لذت اور اس مقام کی
کیفیت وہی لوگ خوب سمجھتے ہین جو رہ و رسم محبت سے آگاہ ہین کہ محبوب جسقدر زیادہ
قریب ہوتا ہے شوق محب کا زیادہ ہو جاتا ہے ؎ وعدہ وصل چون شود نزدیک
آتش شوق تیز تر گردد ؏ غرضکہ جسقدر آپ نزدیک ہوتے ادہر سے تقاضا ہوتا کہ

اوسی جاتھا یہانتک کہ مقام دنی فتدلی تک پہونچے اور علو کدہ قاب قوسین او ادنی مین
بہ آب ہوئے ع سیمرغ روح ہمچنین ازانجا نرفت ٭ آنجا کہ تو بال کرامت پریدہ ٭
ہر یک بقدر خویش بجائے رسیدہ است ٭ آنجا کہ جائے نیست تو آنجا رسیدہ ٭ نہ وہان
پردہ تھا نہ حجاب نہ زمان نہ مکان نہ فرشتہ نہ انسان پروردگار کو آنکھ سے دیکھا اور
کلام اوسکا بیواسطہ سنا ع چون رکبت بے نشانے رسید ٭ چہ گوییم کہ آنجا چہ دیدہ
شنیدہ ٭ ورق در نوشتند و گم شد سبق ٭ شنیدن کجا بود دیدن کجا ٭ قال اللہ
عزوجل ثم دنی فتدلی کی وہ روایت ہی ابن عباس سے اور نقاش حسن بصری سے اور بعض
مفسرین محمد بن کعب قرظی سے نقل کرتے ہین کہ یہ ضمیرین خدا کی طرف راجع ہین یعنی خدا محمد سے
نزدیک ہوا پھر اونکو نزدیک ہونے کا حکم کیا اور اکثر مفسرین حضرت کی طرف راجع کہتے ہین
یعنی پھر محمد اپنے خدا سے نزدیک ہوئے اور سجدہ فروتنی کہ مناسب مقام بندگی ہے بجالائے
یعنے پروردگار کو سجدہ کیا اور کہا التحیات للہ تحیات جمع تحیت کے ہی معنی ملک حقیقی
نام یا عظمت کاملہ یا دوام و بقا یا سلامت از عیوب و نقائص اور یہ سب معانی اس جگہہ
صحیح ہین بعضون کے نزدیک تحیت اون الفاظ کو کہتے ہین جو بادشاہون کی تعظیم کے لیئے
بوقت تسلیم معین ہوتے ہین اور جمع اوسکی اس اعتبار سے ہے کہ ہر ملک کے بادشاہ کی تعظیم کے واسطے
الفاظ تحیت جدا ہین پس معنی یہ ہین کہ جو الفاظ بادشاہان عالم کی تعظیم کے لیے مقرر ہین وہ
سب بادشاہ حقیقی کے واسطے کہ سب بادشاہون کا بادشاہ ہے لائق ہین والصلوات
یعنے سب عبادتین اور نماز پنجگانہ یا سب نمازین اوسکے لیے خاص اور واجب ہین یا رحمت
کاملہ بلکہ مطلق رحمت خاص اوسکے واسطے ثابت ہے دو وجہ سے اول یہ کہ جو کسی پر رحم
کرتا ہے درحقیقت وہ خدا ہی کا رحم ہے کہ اوسکے دل مین پیدا کیا ہے پس رحم کرنے والا
خدا ہے اور یہ واسطہ ایصال رحم کا ہے دوسری حقیقت رحم کی یہ ہے کہ اپنی غرض اور
غایت کو اوسمین دخل نہو اور یہ بات رحم الہی کے لیئے مخصوص ہے کہ اوسمین بندے کو فائدہ
پہونچانے کے سوا کوئی غرض و غایت نہین بخلاف اورون کی رحمت کے کہ یا اوس سے رحم الہی
یا ثواب آخرت یا دفع الم مقصود ہوتا ہے والطیبات یعنے کلمات طیبات کہ ذکر خدا اور اوس

ایسے جو خدا کی طرف منعطف کرنے عبارت ہین قال اللہ تعالی الیہ یصعد الکلم الطیب یا اعمال
صالحہ تحیات کا اول سے اعم اور اقوال اور افعال اور اوصاف کو شامل ہین یا بعض تحیات سے
عبادات قولی جیسے تسبیح اور قرأت اور صلوات سے عبادات فعلی جیسے نماز اور روزہ
اور حج اور طیبات سے عبادات مالی جیسے صدقہ اور زکوٰۃ مراد لیتے ہین یعنے سب عبادات
قولی و فعلی اور مالی خدا ہی کے واسطے ہین نکتہ تقدیم تحیات کی صلوات پر اور صلوات کی طیبات پر اسوجہ سے
ہے کہ جب آدمی دربار شاہی مین جاتا ہے بادشاہ کو سلام اور اوسکی ستائش و ثنا
کرتا ہے پھر بادب تمام خدمت مین کھڑا ہوتا ہے پھر نذر دستی تحفہ پیش کرتا ہے جب حضرت
رسالت یہ آداب بجا لائے حضرت عزت سے تین خلعت عنایت ہوئے خلعت سلام مقابلہ
تحیات کے اور خلعت رحمت بمقابلہ صلوات کے اور خلعت برکت بمقابلہ طیبات کے یعنے
ارشاد ہوا السلام علیک ایہا النبی سلام تیرا اے نبی یا اللہ تجکو سب آفتون سے سلامت
رکھے یا سلام اللہ عزوجل کا نام ہے یعنے اللہ تمہارا نگہبان ہے یا خیر اور سلامتی تمہارے
لیے ہو اور یہ بھی کہتے ہین محتمل ہے کہ سلام اس جگہہ بمعنی فرمان برداری کے ہو یعنے تمام عالم
تمہارا مطیع اور فرمان بردار ہوے اے نبی تذییل بعض کے نزدیک سلام مصلی اس
سلام سے حکایت ہے مگر معتبر یہ ہے کہ مصلی الفاظ تشہد سے انشائے معنی قصد کرے
اور حضرت رسالت کو وقت تسلیم کے کالشاہد سمجھے یہ تاویل کہ حضرت نے صحابہ کو
صیغہ خطاب اس نظر سے کہ آپ اونکے سامنے حاضر تھے تعلیم فرمایا پھر وہی لفظ باقی رہا مقبول نہین
کہ وہ جمال باکمال ہر زمانہ اور ہر حال مین نصب العین اہل ایمان ہے علاوہ برین ہم آپکے
غیبت کو اپنے غیبت بلکہ حضور پر بھی قیاس نہین کر سکتے بروایت معتبرہ ثابت ہے کہ ہمارا
سلام آپکو پہونچتا ہے اور آپ جواب سے مشرف فرماتے ہین فقیر کو حیرت ہے کہ ندا
کے لیے حضور شرط نہین پھر اوس تاویل کی کیا حاجت حصن حصین مین وارد ہے اذا اراد

عونا فلیقل یا عباد اللہ اعینونی یا عباد اللہ و ایضا فیہ یا محمد انی توجہت بک الی ربی فی حاجتی ہذہ
لتقضی لی اللہم شفعہ فی معتمد اصحابہ تشہد جہر نہین پڑھتے تھے اور بحالت سر غائب
و حاضر برابر ہے کہ بطور معہود دونون نہ سنینگے اور بغیر معہود طور پر باعلام الٰہی وہ سنتے

اور بعد وفات کے بھی سننا جائز بلکہ واقع ہے ورحمة الله رحمت ارادهٔ احسان ہے
لیکن یہان نفس احسان مراد ہے کہ وہ ممکن سے متعلق ہوتی ہے اور ارادهٔ خدا قدیم ہے
وبرکاته یعنے افزونیان اور زیادتیان خدا کی بھلائی کی برکت زیادت خیر سے عبارت ہے
رسول الله صلے الله علیه وسلم نے جو یہ بندہ نوازی اپنے مالک کی دیکھی پیغمبرون اور فرشتون
اور نیک بندون کو اس خوان نعمت سے ایک توشہ اور خرمن دولت سے ایک خوشہ
عنایت فرمایا السلام علینا سلام ہم پیغمبرون اور فرشتون پر وعلی عباد الله الصالحین
اور الله کے نیک بندون پر حکیم ترمذی فرماتے ہین جسے اس سلام سے حصہ لینا منظور
ہو نیکون کی باتین اختیار کرے اور زاہدی لکہتے ہین فاسقون کو یہ نقصان اور غم
کفایت کرتا ہے کہ دنیا مین نمازیون کے سلام سے حصہ نہین ملتا اور آخرت مین کوئی یار
اور رشتہ دار اون کے کام نہ آئے گا مگر بعض متاخرین کہتے ہین نیکون کو خاص کرنا اور
گنہگارون کو محروم رکہنا رحمة للعالمین کی شان سے بس بعید ہے بلکہ آپ نے بسبب
کمال رحمت وعنایت کے اونہین اپنی ذات پاک کے ساتہ ذکر کیا السلام علینا سلام
ہم پیغمبر نیکون کو یاد فرمایا وعلی عباد الله الصالحین اور الله کے نیک بندون پر فرشتون
نے جو یہ عنایت حضرت عزت کی جناب رسالت پر اور یہ رحمت آپ کے گنہگاران امت
پر دیکہی ہر ایک نے خدا کی الوہیت اور آپکی بندگی اور رسالت کی گواہی دی اشہد ان
لا اله الا الله واشهد ان محمداً عبده ورسوله بندگی کو اس مقام پر پہونچانا اور ایسی
کرامتون سے نوازنا معبود حق اور اسطرح کی خدمت جسکی بدولت یہ مرتبہ حاصل ہوا
اور ایسی رحمت وشفقت گنہگاران امت پر کہ اونہین اس دولت بے نہایت مین
اپنا شریک کر لیا بندهٔ کامل اور سچے رسول کے سوا دوسرے سے ممکن نہین لطیفہ نماز
معراج مومنین ہے اسلیے یہ کلمات نماز مین مقرر ہوئے تا واقعہ معراج یاد دلائین اور تخصیص
اونکی قعود کے ساتہ اس نظر سے ہے کہ یہ کلمات حضرت رسالت کے کمال قرب ومنزلت
کے وقت صادر ہوئی اور حالت قعود بہی مصلی کے وقر وعزت پر دلالت کرتی ہے [illegible]
بسبب اس فروتنی اور عاجزی اور شکستہ گذاری کے حضرت رسالت نے اوس مقام

عالی سے بھی تجاوز فرمایا بیشک آپ مین اور جناب احدیت مین فاصلہ دو کمان کا یا اون
سے کم رہ گیا اور ذٰلک قوله تعالیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ اشتباہ یہ بیان وصل
محب و محبوب ہے تیر و کمان کے ذکر سے آیا کرتا ہے انتباہ عرب کی عادت تھی جب دو شخص
معاہدہ کرتے تھے اپنی کمانین جوڑ کر باتفاق ایک تیر اون سے چھوڑتے اوسوقت ٹھیر جاتا
جو ایک کا دشمن ہے وہ دوسرے کا دشمن اور جو ایک کا دوست ہے وہ دوسرے کا
دوست پس ذکر قوسین اس مضمون کی طرف اشارہ ہوا کہ جسطرح تم آپس مین معاہدہ کرتے ہو
اوسیطرح ہم مین اور محمد مین بھی ٹھیر گیا کہ جو اوسکا دوست ہے وہ ہمارا دوست اور جو اوسکا
دشمن ہے وہ ہمارا دشمن اور چونکہ یہ معاملہ اس امر کو مقتضی ہے کہ بھید ایک دوست کا دوسرے
سے مخفی نہ رہے پروردگار تقدس و تعالیٰ نے اوسوقت اپنے حبیب کو علم ملک و ملکوت
اور اسرار جبروت و لاہوت سے مطلع فرمایا فاوحیٰ الیٰ عبدہٖ ما اوحیٰ لکھا ہے جب آپ
عرش سے قریب ہوئے ہیبت سے وحشت طاری ہوئی اوسوقت پروردگار نے دست قدرت
اپنا آپ کے شانون کے بیچ مین رکھا اور اوسکے رکھنے سے علم اولین و آخرین حاصل ہوا کہتے ہین
جب جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم مقام جلال و ہیبت مین پہونچے خوف آپ کے
دل پر غالب ہوا ناگاہ ایک قطرہ عرش سے ٹپکا آپنے نوش کیا کوئی چیز اوس سے زیادہ شیرین
نہ چکھی تھی بمجرد نوش فرمانے کے اگلون اور پچھلون کا علم حاصل ہوا امام ثعلبی کہتے ہین مضمون
وحی یہ تھا ان الجنة حرام علی الانبیاء حتی تدخلها وعلی الامم حتی تدخلها امتک بیشک بہشت
سب پیغمبرون پر حرام ہے جبتک تم اوسمین نجاوہ اور سب امتون پر حرام ہے جبتک تمہاری
امت اوسمین نہ داخل ہو اور بقول امام قشیری مضمون وحی یہ ہے خصصتک بحوض الکوثر
وجعلت اهل الجنة اضیافک بالماء واللحم والخمر واللبن والعسل مین نے تمہین حوض کوثر کے ساتھ
خاص کیا پس سب بہشتی تمہارے مہمان ہین ساتھ پانی کے اور اون کے پینے شراب اور دودھ
اور شہد ہے بعض کہتے ہین یہ خطاب ہوا مجھے تمہاری امت کا دیکھنا منظور ہے ورنہ
قیامت کے دن اون سے حساب نہ لیتا اور بہشت مین بے حساب داخل کرتا حسینی مین لکھا ہے
اوس طرف سے ارشاد ہوا یا محمد انا وانت وما سوی ذلک خلقتہ لاجلک اے محمد مین ہون

اور بعضی اور چیزے سوائے اسکے مین نے تیرے لیے پیدا کیا ہے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے عرض کیا یا رب انت وانا وما سوی ذلک ترکت لاجلک آپ پروردگار کہتے ہے اور
مین ہون اور جو کچھ سوا اسکے ہے مین نے تیرے لیے چھوڑ دیا بیہقی ابو سعید خدری سے
روایت کرتے ہین رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا الہی تو نے ابراہیم کو اپنا خلیل کیا
اور ملک عظیم دیا اور موسےٰ سے کلام فرمایا اور داود کو بڑی بادشاہی بخشی اور لوہے کو
اونکے ہاتھ مین نرم اور پہاڑون کو اونکے لیے مسخر کیا اور سلیمان کو بڑی سلطنت عنایت
کی کہ جن اور انس اور شیاطین اونکی فرمانبردار تھے اور ہوا مین اونکی حکومت کسی کو ایسی
بادشاہت حاصل ہوئی اور عیسیٰ کو توریت اور انجیل سکھائی اور اندھے اور کوڑھی کو اچھا کر دیا
اور مردے کے زندہ کرنے کی قدرت بخشی اور اونہین اور اونکی مان کو شیطان رجیم
سے پناہ دی کہ اوپر اوسکا کچھ قابو نتھا جواب ہوا اے محمد مینے تجھے محبوب کیا اور توریت
مین تیرا لقب حبیب الرحمن ہے اور تجھے تمام جہان کو خوشخبری سنانے اور ڈرانے کے لیے
بھیجا اور تیرا سینہ کھولا اور تیرا بوجھ تجھ سے اوتار لیا اور تیرا ذکر بلند کیا کہ جس جگہ مین یاد
کیا جاتا ہون تو بھی یاد کیا جاتا ہے اور تیری امت کو سب امتون سے بہتر کیا کہ وہ اولین
اور آخرین ہین ہر خطبہ مین تیری عبدیت اور رسالت کی گواہی دیتے ہین اون کے دل
کتابین ہین یعنی آیتین قرآن کی اور مضمون اگلی کتابون کا اونہین حفظ ہین اور تجھے
سب پیغمبرون سے پہلے پیدا کیا اور سب کے بعد بھیجا اور قیامت کو تیرے لیے سب سے
پہلے حکم کیا جائے گا اور تجھے سبع مثانی عنایت کین کہ کسی پیغمبر کو نہ دین اور تجھے خواتیم
سورۂ بقر خزانہ زیر عرش سے بخشین کہ تجھ سے پہلے کسی کو نہ ملین اور تجھکو ثمرہ اسلام کے
آٹھ سہم یعنی ہجرت اور جہاد اور نماز اور صدقہ اور روزہ رمضان اور حج اور امر
معروف اور نہی منکر عنایت کیے اور تجھے فاتح اور خاتم کیا سعید بن جبیر کہتے ہین
مضمون وحی یہ تھا الم اجدک یتیما فآویتک الم اجدک ضالا فہدیتک الم اجدک عائلا فاغنیتک

الم نشرح لک صدرک ووضعنا عنک وزرک الذی انقض ظہرک ورفعنا لک ذکرک
خلاصہ مطلب یہ ہے کہ جب تم یتیم تھے تو عبد المطلب اور ابو طالب سے تمہین پرورش

کرایا اور جب تم دریائے محبت مین مستغرق اور خود فراموش ہوگئے تو عقل کامل غایت خوشی
رسالت و نبوت سے مشرف فرمایا تنگدستی سے ایسا غنی کیا کہ بادشاہان عالم نے غاشیہ
طاعت تمہارا اپنے دوش پر اوٹھایا سینہ مبارک تمہارا کشادہ کرکے نور معرفت سے بھر دیا
اوٹھایا بار گران نبوت کا تمپر آسان کیا تحت الثریٰ سے عرش معلیٰ تک تمہاری شہرت
ہے اور بقول بعض علما مراد اوحی سے نماز پنجگانہ کی فرضیت ہے اکثر محققین فرماتے ہین
مضمون اس وحی کا کسیکو معلوم نہین کہ اسرار محب و محبوب کے اورون پر ظاہر نہین ہوتے
اگر خدا کو اونکا اظہار منظور ہوتا خود بیان فرماتا جبکہ اوسنے پوشیدہ رکھا اور فرمایا
کہ وحی کی اپنے بندہ کی طرف جو وحی کی تو کسکی مجال کہ دریافت کرسکے الحاصل بعد حصول
اس دولت کے حضرت رسالت نے بامر الہی عالم بالا سے اسطرف رجوع فرمائی راہ مین
حضرت موسےٰ سے ملاقات ہوئی اونھون نے پوچھا تمپر کیا فرض ہوا فرمایا پچاس وقت کا
نماز موسیٰ علیہ السلام نے کہا آپکی امت ہرگز ادا نہ کرسکے گی مین نے بنی اسرائیل کو خوب
آزمایا ہے آپ پھر جائیے اور تخفیف چاہیے آپ بمشورہ موسیٰ علیہ السلام پھر گئے دس
نمازین معاف ہوئین چالیس باقی رہین موسیٰ علیہ السلام نے کہا چالیس بھی بہت ہین
آپ پھر جائین اور خدا سے تخفیف کی درخواست کرین اسیطرح کئی بار کی آمد و رفت
مین پینتالیس نمازین معاف ہوئین پانچ وقت کی رہی اور حکم ہوا کہ یہ نمازین پانچ ہین
مگر جو اونکو ادا کریگا پچاس کا ثواب پائے گا اور تیری امت سے جو نیکی کا ارادہ
کریگا ایک نیکی کا اور جو ایک نیکی کریگا اوسے دس کا ثواب ملیگا اور جو بدی کا
ارادہ کریگا ماخوذ نہوگا اور جو برائی کریگا ایک ہی برائی اوسکے نامۂ اعمال مین لکھی
جائیگی جب حضرت موسےٰ علیہ السلام کے پاس آئے اونھون نے کہا پانچ نمازین بھی بہت ہین
آپ اور تخفیف چاہین فرمایا مین نے اپنے رب سے اسقدر مانگا کہ اب مجھے شرم آتی ہے
پھر آسمانون کی سیر کرتے اور وہان کی عجائب و غرائب ملاحظہ فرماتے زمین پر تشریف
لائے زین القصص مین عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ یہ آمد و رفت تین ساعت
مین اور بقول وہب بن منبہ چار ساعت مین ہوئی کہتے ہین جب آپ اپنے [illegible]

مقدس کی ہتی بانی اور گرمی بستر مبارک کی زائل نہوئی تھی پس ظاہر ہے کہ یہ واقعہ
اوس عالم سے علاقہ رکھتا ہے اور وہان کا ہر کام تھوڑے سے عرصے مین ہو سکتا ہے جبریل
علیہ السلام ایک آن مین آسمان سے زمین پر آتے ہین عزرائیل ایک وقت مین صدہا ارواح
مشرق اور صدہا مغرب مین قبض کرتے ہین القصہ انسان کی نظر ایک آن مین آسمان تک
پہونچتی ہے اوس جسم مبارک نے کہ ہزار درجے نظر سے لطیف تر ہے اگر تین یا چار ساعت
مین آسمانون سے تجاوز کیا کیا تعجب ہے آفتاب بہ این جسامت کہ ایکسو چہیاسٹہ مثل زمین
اور چوتھائی اور آٹھوان حصہ اوسکا اور بعض کے نزدیک ایکسو ستاسٹھہ اور بقول افضل المہندسین
غیاث الدین جمشید کاشی تین سو چھبیس مثل اوسکا ہے ایکساعت مین کسقدر مسافت طے
کرتا ہے ایکبار سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے جبریل سے پوچھا آفتاب لوٹ گیا عرض کیا لا نعم
یعنے نہین ہان فرمایا یہ کیا عرض کیا جس وقت لا کہا تھا نہین لوٹا تھا اس کلمے کے تمام ہونے تک
پانسو برس کی راہ قطع کی اور ماہتاب آفتاب سے بھی زیادہ سریع السیر ہے لا الشمس
ینبغی لہا ان تدرک القمر پس اگر ماہ آسمان نبوت خورشید فلک رسالت چند ساعت مین قاب قوسین
تک پہنچے اور لوٹ آئے کیا بعید ہے باقی رہا یہ امر کہ فلاسفہ کے نزدیک آسمان خرق و التیام
قبول نہین کرتا تو تجاوز اوس سے کسطرح ممکن ہے جواب اس شبہہ کا یہ ہے کہ یہ مسئلہ عدم
قبول حرکت اینیہ پر مبنی ہے سکتا کہ فلک یہ حرکت قبول نہین کرتا مگر اس سے امتناع اوسکا اجزائے
فلک سے نکلے لازم نہین آتا اگر ہم فرض کرین کہ جز فلک ایسے دائرہ پر کہ مرکز جسکا مرکز عالم
ہے حرکت کرے تو حرکت اوسکی تحت و فوق کیطرف کہ فلک سے محدود ہین واقع نہوگی اور
تقدیم اونکے تحدد کی فلک پر لازم نہ آئے گی اور یہ جواب کہ کلام حرکت طبعی مین ہے محض نا تمام
اسلیے کہ بطلان قاسر پر کوئی دلیل قائم نہین علاوہ برین آمد و رفت ملائکہ آسمان سے زمین پر
بہ اتفاق عقلا ثابت ہے اور روشنی آفتاب کی چوتھے آسمان سے بلکہ مشتری کی چھٹے آسمان سے
زمین تک پہونچتی ہے پس اگر وہ جسم نورانی کہ کرورون درجہ ملائکہ اور آفتاب و مشتری سے
لطیف تر ہے بے خرق آسمان تجاوز کرے کیا استحالہ لازم آئے نکتہ پروردگار عالم نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج لوح و قلم بہشت و دوزخ اور تمام عجائب ملک و ملکوت اور

اور عجائب جبروت ولاہوت ملاحظہ کرائے اور اپنے حضور بلاکر اسرار قدرت اور دقائق
حکمت ظاہر فرمائی کہ آپ خدا کے محبوب تھے اور محبوب کو محب کے اسرار پر مطلع اور اسکے
ملک و خزانہ اور فوج و لشکر سے واقف ہونا ضرور ہے نکتہ اس واقعہ سے نفوس قدسیہ
اور اجرام فلکیہ کی تکمیل منظور تھی کہ جسطرح سفلیات استکمال مین آپ کے محتاج ہین
علویات بھی اوس جناب سے استفادہ اور استفاضہ کرتے ہین نکتہ شوق رہبر کامل اور
محبت مواصلت کو مقتضی ہے جب اشتیاق آپکا کامل ہوا اور عشق حقیقی انتہا کو پہونچا دولت
وصل ہاتھ آئی اور تواضع مستلزم رفعت اور موجب مزید عنایت ہے جب بندگی حد کو
پہونچی انتہا کی بلندی کہ مافوق اوس سے بندے کے لیے متصور نہین حاصل ہوئی تحقیق
اسمین ائمہ مختلف ہین مذہب اول سدی کہتے ہین معراج ماہ شوال مین ہجرت سے
ایک برس یا پانچ مہینے پہلے اور بعض کے نزدیک نبوت سے پانچ برس بعد اور بقول
سید جمال الدین محدث اکثر علما کے نزدیک ماہ ربیع الاول سال دوازدہم مین واقع
ہوئی حافظ عبد الغنی مقدسی اور نووی نے بارھوین برس کی شب بست ہفتم ماہ رجب
اختیار کی اور یہی صحیح ہے اسیطرح ایک روایت مین شب جمعہ وارد ہے اور بعض شب
شنبہ کہتے ہین اور ابن وحیہ شب دوشنبہ اختیار کرتے ہین اور یہی معتبر ہے مذہب دوم
ترمذی نے انس سے اونھون نے ابوذر سے مرفوعاً روایت کیا میرے گھر کی چھت پھٹی
اور واقدی کی روایت مین ہے معراج شعب ابی طالب سے اور بخاری کی روایت
مین حطیم یا حجر سے اور انکی دوسری روایت مین بیت اللہ کے قریب سے واقع
ہوئی شفا مین ام ہانی بنت ابی طالب سے منقول ہے حضرت اوس رات میرے گھر
تھے حافظ ابن حجر ان روایات مین اسطرح تطبیق کرتے ہین کہ آپ اوس رات ام ہانی کے
گھر تھے اور انکا گھر شعب ابی طالب مین ہے اوسکی چھت پھٹی اور فرشتے اوترے اور
اضافت اوسکی اپنی طرف بجہت سکونت کی ہے پھر فرشتے آپکو مسجد حرام مین لے گئے
پھر آپ حطیم یا حجر کے قریب براق پر سوار ہوئے روایت ابن اسحق کی حسن بصری سے
مرسلاً موید اس تطبیق کی ہے کہ جبریل آپکی خدمت مین آئے پھر انکو مسجد مین لائے اور

براق پر سوار کیا بحث سوم شرف المصطفیٰ اور روضۃ الاحباب اور بیہقی اور ابن اسحق
کی روایات مین آیا آپ نے سیڑھی پر عروج فرمایا اور ایک روایت مین ہے جبریل
ہاتھ پکڑ کے لے گئے اور بعض روایات مین وارد ہے اونہون نے آپکو اپنے پر دن پر
بٹھایا اور اکثر احادیث صحیحہ سے ثابت ہے براق پر سوار ہوکر تشریف لے گئے تطبیق
مسجد حرام یا بیت المقدس سے چلتے وقت جبریل نے آپکا ہاتھ پکڑکر براق پر سوار کیا
اور براق نے سیڑھی پر عروج کیا اور شاید کسی جگہ جبریل نے آپکو اپنے پر دن پر بٹھایا ہوگا
بحث چہارم حذیفہ براق کے باندہنے سے انکار کرتے ہین مگر ابن کثیر اور بیہقی نے
ثابت کیا اور ابن ابی حاتم نے روایت کیا جبریل علیہ السلام نے اوس پتھر مین کہ باب محمد کے
قریب پڑا تھا سوراخ کیا اور براق کو اوس سے باندہا فائدہ باب محمد بیت المقدس
کے اوس دروازے کو کہتے ہین جس سے آپ تشریف لے گئے تھے اور سوراخ کرنے سے
سوراخ کا کھولنا مراد ہے صحیح حدیثون مین وارد ہے کہ اور پیغمبر بھی اپنے براق
اوسی حلقے سے باندہتے تھے بحث پنجم اسیطرح حذیفہ رض نماز بیت المقدس سے
انکار کرتے ہین اور جمہور کے نزدیک ثابت ہے اب سوال یہ ہے کہ وہ نماز جماعت کے ساتھ
تھی یا بلا جماعت اور فرض تھی یا نفل اور بر تقدیر فرضیت عشا تھی یا صبح اور جو نفل تھی
تو دو رکعت تھی یا چار رکعت اختلاف ہے قسطلانی کہتے ہین جو پیش از عروج کہتا ہے
عشا اور جو بعد انمراجعت کہتا ہے صبح اختیار کرتا ہے بیہقی روایت کرتے ہین آپنے
اور جبریل نے دو دو رکعت بے جماعت کے پڑہی اور بزار کی روایت مین ہے اذان
و جماعت کے ساتھ آسمان پر پڑہی اور آدم اور نوح علیہما السلام مقتدیون مین
تھے اور آغاز قصہ مین مذکور ہے بیت المقدس مین ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ
اور سلیمان اور داود علیہم السلام کی امامت کے تطبیق ظاہر اول آپنے اور جبریل
نے بیت المقدس مین تحیۃ المسجد ادا کی پھر نماز تہجد کہ آپ پر فرض تھی جماعت انبیا کے
ساتھ پڑہی پھر بالا اعلیٰ مین پیغمبرون اور فرشتون کی امامت کے جب بیت المقدس
مین آئے شکر کی نفل پڑہی ابن کثیر تصریح کرتے ہین کہ بیت المقدس مین قبل از عروج

اور بعد از رجوع نماز پڑہنا ثابت ہے اور یہ بہی وارد ہوا کہ شب معراج آپ نے بیت المعمور اور مدین میں اور مولد عیسیٰ میں نماز پڑہی ۞ **مبحث ششم** امام احمد روایت کرتے ہیں جب آپ نماز سے فارغ ہوئے دو برتن کہ ایک میں دودہ تہا دوسرے میں شہد پیش ہوئے بزار کی روایت میں ہے تین برتن ایک میں دودہ دوسرے میں شراب تیسرے میں پانی اور روضۃ الاحباب میں ہے دو پیالے کہ ایک میں دودہ تہا اور دوسرے میں شراب اور بخاری کی حدیث میں ہے جب سدرۃ المنتہیٰ تک پہونچے تین برتن کہ ایک میں دودہ تہا دوسرے میں شہد تیسرے میں شراب حاضر کئے گئے **تطبیق** روضۃ الاحباب میں لکہا اور قسطلانی نے حافظ عماد الدین بن کثیر سے نقل کیا برتن دو بار پیش ہوئے ایکبار مسجد اقصیٰ میں اور دوسرے بار متصل سدرۃ کے باقی رہا اختلاف روایات انکی تعداد میں سو صاحب روضۃ الاحباب نے یہ توجیہ کی ہے کہ بعض رواۃ نے اختصار کیا ورنہ بنظر مجموعہ اخبار سب چار برتن مناسب ہیں میں کہتا ہوں یہ توجیہ محض رکیک ہے اور طریق تفصی بعض روایات کی ترجیح میں منحصر **مبحث ہفتم** مسلم کی روایت میں آیا چار نہریں دیکہیں نیل اور فرات اور سیحان اور جیحان اور بعض روایات میں وارد ہوا آسمان دنیا پر دو نہریں دیکہیں جبریل نے کہا یہ نیل اور فرات یا کہا انکی اصل میں **تطبیق** بعض کہتے ہیں ممکن ہے کہ دو نہریں اپنے منبع سے تجاوز کرکے چار ہوگئیں **فائدہ** اصل انکی آسمان پر ہونا اور وہاں سے پانی کا آنا ممکن ہے مگر صحیح یہ ہے کہ وہ نہریں زمین کی نیل فرات سے مغائر ہیں کہ آسمان دنیا سے نکلکر بہشت کو گئے ہیں **مبحث ہشتم** سہیلی اور انکے استاد شیخ ابوبکر بن عربی اور امام نووی بہی فرماتے ہیں اسرا دو بار ایک بار خواب میں اور ایکبار بیداری میں ہوئی اور جو خواب میں دیکہا تہا نبوت کے بعد بیداری میں دیکہا جسطرح واقعہ حدیبیہ پہلے خواب میں دیکہا پہر اوسیطرح بیداری میں واقع ہوا محقق دہلوی کہتے ہیں تحقیق یہ ہے کہ معراج بیداری میں جسم کے ساتھ ایکبار اور خواب میں روح کے ساتھ بارہا حاصل ہوئی لیکن اوسکی تعداد کسی دلیل قطعی سے متعین نہیں واللہ اعلم

آٹھواں باب معجزات کے بیان میں مسلم بن حجاج اپنی صحیح میں حضرت سلمہ
بن اکوع سے روایت کرتے ہیں حنین کے روز جب کفار نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
پر ہجوم کیا آپ نے تحجرت اونکو فرمایا شاہت الوجوہ اور مٹھی بھر خاک اونپر پھینکی
وہ خاک سب کافروں کی آنکھوں میں پہونچی اور اونکو شکست ہوئی اسیطرح جنگ
بدر میں مٹھی بھر کنکریاں پھینکیں کہ سب کفار کی آنکھوں میں پہونچیں ایک درخت چھوارے کا
اپنے ہاتھ سے لگایا خدانے اوسکے پھل میں تریاق سے زیادہ تاثیر رکھی کہ جو صبح کیوقت
اوسے کھاوے دن بھر زہر اور جادو اوسپر اثر نہ کرے اور یہ تاثیر اون درختوں میں کہ اوسکی
گٹھلی سے پیدا ہوئی ابتک موجود ہے المدینہ اونکو عجوہ عالیہ کہتے ہیں آپ فرماتے ہیں عجوہ
عالیہ ہر بیماری سے شفا ہے اور اوسکا ناشتا تریاق ہے خیبر میں ایک یہودیہ نے بکری کا
گوشت بھونکر اوسمیں زہر ملاکر حضرت کی خدمتمیں بھیجا آپ نے صحابہ کے ساتھ تھوڑا
تو نوش کیا پھر فرمایا اپنے ہاتھ اوٹھاؤ اور یہودیہ کو بلاکر کہا تونے اس بکری میں زہر ملایا ہے
اوسنے عرض کیا آپ سے کسنے کہا فرمایا اس گوشت نے جو میرے ہاتھ میں ہے عرض کیا ہاں
خدا کے رسول میں نے یہ خطا اسلیئے کی اگر آپ پیغمبر ہیں تو زہر اثر نہ کرے گا اور جو
پیغمبر نہیں تو آپکے ہلاک ہونے سے ہمیں چین ملیگا آپنے اوسکا قصور معاف کردیا
کسینے آپکے پاس ایک ہتیار بطریق ہدیہ بھیجا اوسپر کرگس کی صورت بنی تھی آپ نے
ہاتھ لگایا تو وہ محو ہوگئی جابر کا اونٹ تھک گیا آپنے اوسے ہکالا اوسوقت سے وہ سب
اونٹوں سے آگے چلنے لگا پھر آپ نے اوسے خرید کیا اور قیمت دیکر جابر کو بخشدیا قتادہ
ابن نعمان کے چہرے کو ہاتھ لگایا آپکے ہاتھ کی برکت سے یہ روشنی اور صفائی اوسکے چہرہ
میں پیدا ہوئی کہ ہر چیز کا عکس اوسمیں نظر آتا عقبہ بن ابی معیط کے منہ پر تھوکا اوسکے گال
جل گئے اور وہ داغ عمر بھر باقی رہا حدیبیہ کے دن لشکر کو پانی کی حاجت ہوئی آپکی انگلیوں سے
پانی نہر کیطرح جاری ہوا کہ تین سو اور ایک روایت میں پندرہ سو آدمی نے پیا
اور وضو کیا راوی کہتا ہے ہزار دن ہوتے تو وہ پانی کفایت کرتا جب غار ثور میں
تشریف لے گئے مکڑی نے غار کے دروازہ پر جالا تانا اور کبوتر نے انڈے دیئے کفار

تلاش کرتے غار پر پہونچے خدا یتعالے نے اونہیں اندھا کر دیا ہر چند ڈھونڈا کیے
آپ نظر نہ آئے اسیطرح شب ہجرت کفار بارادہ قتل حضرت رسالت در دولت پر جمع
ہوے آپ آیہ کریمہ واذا قرءت القرآن جعلنا بینک و بین الذین لایؤمنون بالآخرة
حجابا مستورا پڑھتے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئے اور کسی کا نظر نہ آئے
معراج کی صبح جب قوم نے قصہ اسرا سے انکار کیا پروردگار نے بیت المقدس آپکے
سامنے کر دی کہ اوس کے سب نشان منکرون کو بتائے اور اونکے سوالات کے
جواب دیے ایکروز آپ دو کتابین ہاتھون مین لیے باہر تشریف لائے اور فرمایا
ایک مین بہشتیون کی اور دوسرے مین دوزخیون کے نام ہین نہ ان سے گھٹین نہ بڑھین
لکھا ہے مشارق و مغارب زمین کے آپکو دکھائے گئے اور خبر دی گئی اسقدر
زمین جو آپنے دیکھی آپکی امت کے قبضے مین آئیگی بموجب اس وعدے کے اس
امت کی سلطنت اول مشرق یعنے بلاد ترک سے آخر مغرب یعنے سبو اندلس اور بلاد بربر تک
پہونچی شرح منیہ ابن امیر الحاج مین روایت کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
ابن مسعود کو بکریان چراتے دیکھا کہا اے لڑکے کچھ دودھ ہے عرض کیا ہے مگر مین
امین ہون یعنے یہ بکریان میرے پاس امانت ہین انکا دودھ نہین دے سکتا فرمایا
انمین کوئی بکری ایسی ہے جسپر نر نہین پہاندا ابن مسعود نے ایسی بکری حاضر کی آپنے
اوسکے تھن چھوئے فوراً دودھ اوتر آیا دوھکر آپ پیا اور ابوبکر کو پلایا پھر تھن سے
ارشاد کیا اقلص خشک ہوگئے ابن مسعود یہ معجزہ دیکھکر مسلمان ہوئے آپنے اونکو سینے سے
چپٹایا آبو طلحہ کے گھوڑے پر کہ نہایت سست تھا سوار ہوے مدینے کے سب
گھوڑون سے چالاک ہوگیا سو توم اول دو دو لیری مین * روضۃ خوان و
شیری مین وفد بن عطیہ کہتے ہین آپنے ایک گونگے لڑکے سے جسنے کبھی کلام کیا تھا
پوچھا مین کون ہون اوسنے زبان فصیح عرض کیا آپ خدا کے رسول ہین معقب ہلالی
نقل کرتے ہین حجۃ الوداع مین ایک بچہ کہ اوسی روز پیدا ہوا تھا آپکے پاس لایا گیا
اوس سے فرمایا مین کون ہون اوس نے کہا انت رسول اللہ آپ رسول اللہ ہین

نسبت فرمایا قیامت کے دن اس پتھر کو آنکھیں اور زبان دینگے کہ اپنے مستلم کی
گواہی دیگا اور یہ پتھر پانی میں نہیں ڈوبتا اور آگ میں نہیں جلتا بدر عقیل ایکروز
ابن علیم محدث نے مسجد حرام میں یہ حدیث بیان کی ابو طاہر ملحد کہ غلاۃ فرقہ ملحدہ سے تھا
سنکر ہنسنے لگا پھر آگ منگا کر حجر اسود کو آگ میں ڈالا نہ جلا پانی میں ڈالا ہیولی کی طرح
قائم رہا متحیر ہو کر بولا اب مجھے یقین ہوا کہ یہ دین ہمیشہ رہیگا ابو ہریرہ کہتے ہیں میں
تھوڑے چھوہارے حضرت کی خدمت میں لایا اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے لیے انہیں
برکت کی دعا کیجیے آپ نے دعا کرکے فرمایا انہیں اپنے توشہ دان میں رکھ اور جسقدر
درکار ہوں ہاتھ ڈالکر نکال لیا کر مگر توشہ دان کو نہ جھاڑنا میں نے اون چھواروں سے کئی
اونٹ خدا کی راہ میں بھر دیے اور ہمیشہ ہم کھایا کیے مگر وہ کم نہوئے کسی لڑائی میں لشکر کا
توشہ تمام ہوگیا فرمایا بقیہ توشہ جمع کرو پھر برکت کی دعا کرکے تقسیم کرادیا تمام لشکر کے لیے
کافی ہوا ام مالک ایک برتن میں آپکو روغن بھیجا کرتیں اوس برتن میں ایسی برکت ہوگئی
کہ جب اون کے لڑکے سالن مانگتے اوسمیں سے روغن نکال دیتیں اور روغن کم نہوتا
ایکبار نچوڑا پھر روغن نہ پایا آپ سے حال عرض کیا فرمایا شاید تمنے نچوڑ لیا عرض کیا ہاں
فرمایا اگر نہ نچوڑتی تو ہمیشہ اوس سے روغن نکلا کرتا ایک شخص نے آپ سے سوال کیا
تھوڑا غلہ اوسے عنایت ہوا وہ اور اوسکی عورت اور مہمان اوسی غلے سے کھاتے مگر
کم نہوتا ایکدن اوسے ناپا پھر تمام ہوگیا آپکو خبر ہوئی فرمایا اگر تو نہ ناپتا تو وہ غلہ ہمیشہ
رہتا اور تم اوسے کھایا کرتے ابو ہریرہ رض کہتے ہیں ایکروز میں بھوک کی شدت سے مرنیکے
قریب پہنچا اور کسی نے کچھ نہ پوچھا یہانتک کہ ابو بکر رض سے اپنا حال کہا اونھوں نے بھی
التفات نہ کیا ناگاہ ایک شخص دودھ کا پیالہ حضرت پاس لایا اور ایک روایت
میں ہے مجھے حضرت اپنے ساتھ لے گئے اور دودھ سے بھرا پیالہ کہ آپکو کسی نے بھیجا تھا پایا
میں دیکھکر نہایت خوش ہوا کہ یہ پیالہ حضرت مجھے عنایت کرینگے آپنے فرمایا اصحاب صفہ کو بلا لا
میں نے کہا بہت آدمیوں کو یہ پیالہ بھر دودھ کیا کفایت کریگا کاش حضرت مجھے عنایت
کرتے تو میرا پیٹ بھرجاتا مگر تعمیل حکم ضروری تھی ناچار اونہیں بلا لایا آپنے مجھے فرمایا
۲

اے ابوہریرہ پیالہ ہاتھ مین لے کر صفہ سے یارون کو بلانا شروع کیا کہ مین نے سب ہی
سب کو پلایا اور کاسہ دودہ کا ویسا ہی بہرا رہا پہر ارشاد ہوا اب تو پی مین نے پیا
پہر فرمایا اور پی پہر پیا پہر فرمایا اور پی پہر پیا یہان تک کہ مین نے عرض کیا اوسکی قسم جسنے آپکو
سچا پیغمبر کیا اب میرے پیٹ مین ٹہکانا نہ رہا جابر رضہ کے والد بہت قرض اور تہوڑے
خرمے چہوڑ مرے قرضخواہون نے اونہین گہیرا آپ اونکے گہر تشریف لے گئے اور
خرمے کے تین انبار کیے اور بڑے ڈہیر کے گرد تین بار پہر کر اوسپر بیٹہ گئے اور قرضخواہونکو
دینا شروع کیا سب قرض ادا ہوگیا اور انبار ویسا ہی رہا ابو ایوب انصاری رضہ نے
آپکی اور ابوبکر صدیق کی دعوت کی اور دو آدمی کے لائق کہانا پکوایا آپ نے
اوس کہانے سے ایکسو اسی آدمی کو پیٹ بہر کہلایا اور جسنے کہایا فوراً ایمان لایا
سلمان فارسی کے مالک نے اونہین چالیس اوقیہ سونے پر کہ ایکاوقیہ پانچ تولہ ہوتا ہے
مکاتب کیا اور شرط کی کہ تین سو درخت کہجور کی لگا دین جبتک وہمین پہل نہ آئے آزاد نہون آپنے تین سو درخت
کہجور کے اپنے ہاتہ سے لگائے اوسی برس سب مین پہل آگیا مگر ایک درخت حضرت عمر رضہ نے لگایا تہا اوسمین پہل نہ آیا آپ نے
اوسے اوکہیڑ کر اپنے ہاتہ سے لگایا وہ بہی بار ور ہوا پہر انڈے برابر سونا مال غنیمت سے
سلمان کو دیا کہ اسے دیکر آزادی حاصل کر سلمان نے گذارش کیا چالیس
اوقیہ سونا چاہیے اس سے کیا ہوگا آپ نے زبان مبارک اوسپر پہیری اور برکت
کی دعا کی تولا تو پورا چالیس اوقیہ نکلا سلمان آزاد ہوگئے اور عمر بہر حضرت کی خدمت مین
رہے ایکبار آپ نے جو کی تہوڑی روٹیون سے ستر یا اسی آدمی کا پیٹ بہر دیا
اور ایکبار اسی آدمی سے زیادہ کو تہوڑے جو سے جنکو انس رضہ اپنے ہاتہ بغل مین
دبا لائے تہے پیٹ بہر کے کہلا دیا غزوۂ خندق مین جابر رضی اللہ عنہ نے آپکو
بہوکا پایا جو کا آٹا ایک صاع نکالا اور ایک بچہ بکری کا ذبح کیا پہر حضرت سے کہا کہ
تہوڑا کہانا آپ کے لیے پکوایا ہے آپ نے بآواز بلند فرمایا اے اہل خندق جابر
تمہاری ضیافت کرتا ہے اور جابر سے کہا جبتک مین نہ پہنچون ہانڈی چولہے سے
نہ اتارین اور آٹا نہ پکاوین پہر آپ اونکے گہر تشریف لائے اور آٹے اور ہانڈی مین

لعاب دہن مبارک ڈالا اور برکت کی دعا کی پھر ارشاد کیا ایک روٹی پکانے والی
بلائے اور ہانڈی چولہے پر رہنے دے اور اوسمین سے گوشت نکال کر برتنون مین
بھر دیا اور لوگون کو کھلانا شروع کیا ہزار آدمی کو اوس مین سیر آٹے اور تھوڑے سے
سالن سے پیٹ بھر کھلا دیا اور ہانڈی ویسا ہی جوش مارتی رہی اور آٹا ذرا کم نہوا ایکدن
تھوڑے سے چھوارون سے جنھین ایک عورت اوٹھا لائی تھی سارے لشکر کا پیٹ بھر دیا
اور اوسیقدر چھوارے بچ رہے ایکبار ایک لشکر پاس توشہ کم ہوا آپ نے بقیہ جمع
کرکے برکت کی دعا کی پھر لشکر نے اوسے اپنے برتنون مین بھرنا شروع کیا تمام لشکر کے برتن
بھر گئے غزوہ تبوک مین ایک خشک چشمی مین غسالہ منہہ اور ہاتھون کا ڈالا اسقدر پانی
ہوگیا کہ تمام فوج نے سیراب ہوکر پیا اور جبتک لشکر وہان ٹھیرا پانی کم نہوا ایک بستی کے
اہل نے آپکی ضیافت کی اور بکرے کا گوشت پکایا آپ نے منہہ مین چباکر فرمایا مجھے ایسا
معلوم ہوتا ہے کہ یہ بکری بے اذن مالک کے لی گئی ہے تحقیق کے بعد یہی بات نکلی ایکبار
آپ نے یہ آیت پڑھی ماقدروا اللہ حق قدرہ پھر فرمایا جبار اپنی بڑائی کرتا ہے کہ مین ہون
جبار مین ہون کبیر المتعال یہ وعظ سنکر منبر کانپنے لگا عکرمہ بن ابی جہل فتح مکہ کے روز
دریاے شور کیطرف بھاگ گئے ناگاہ کنارہ دریا سے ایک ہوا اوٹھی عکرمہ نے کہا
اگر اس بلا سے نجات پاؤن محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤن اوسیوقت ہوا تھم گئی
اور عکرمہ حضرت کی خدمت مین حاضر ہوکر مسلمان ہوئے ابو ہریرہ رض ببرکت دعاے حضرت
کبھی کوئی بات نہ بھولے تین ہزار حدیث احکام مین وارد ہین اون مین ڈیڑھ ہزار
ابوہریرہ رض سے مروی ہین گویا نصف شریعت محکم ہونیکے وسیلے سے پہونچی امام بخاری
فرماتے ہین آٹھہ سو سے زیادہ صحابہ تابعین کہ اونمین ابن عباس اور ابن عمر اور جابر اور
انس رض ہین ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہین عمرو بن اخطب انصاری کہتے ہین حضرت نے
نماز فجر کے بعد خطبہ پڑھا پھر ظہر پڑھ کے عصر تک پھر عصر پڑھ کر غروب آفتاب تک خطبہ
پڑھتے رہے اوس روز قیامت تک کا سب حال بیان کردیا زیادہ علم ہم مین اوسی کو
ہے جسے زیادہ یاد رہا جنگ بدر مین فرمایا یہ فلان کا مقتل ہے اور یہ فلان کا جس جگہ آپنے

ہاتھ رکھا تھا کسی نے وہان سے تجاوز نہ کیا یعنے ہر شخص اوسی جگہہ مارا گیا جس جگہہ آپ نے
ہاتھ رکھکر بتایا تھا غزوۂ موتہ مین زید بن حارثہ کو لشکر اسلام کا سردار کیا اور حکم دیا
جب زید شہید ہو جعفر بن ابی طالب سرداری کرے بعد اوسکی شہادت کے ابن رواحہ
سردار ہو اوسکے بعد مسلمان جسے چاہین اپنا سردار کرین عجائب قدرت الہی سے ہے
کہ جسطرح زبان مقدس سے نکلا تھا اسیطرح ایک بعد دوسرے کے شہید ہوا ابھی اونکی
شہادت کی خبر مدینہ مین نہ پہونچی تھی کہ آپ نے فرمایا زید نے نشان پکڑا اور شہید ہوا
پہر جعفر نے لیا وہ بہی شہید ہوا پہر ابن رواحہ نے پکڑا اور شہید ہوا یہانتک
کہ خدا کی تلوارون سے ایک تلوار یعنے خالد بن ولید نے نشان پکڑا اور فتحیاب ہوا فائدہ
یہ پہلی سرداری خالد کی لشکر اسلام پر ہے حنین کے مویشی کی نسبت فرمایا یہ سب غنیمت
ہو جاوینگی چنانچہ وہ سب مال مسلمانون نے لوٹ لیا نجاشی بادشاہ حبشہ جسوقت
مرے آپ نے مدینہ شریف مین یارون سے فرمایا اوٹھو تمہارا بہائی نجاشی مرگیا اور جنگل
مین جاکر اونکے جنازے کی نماز پڑہی فائدہ اسی جگہہ سے شافعیہ جنازہ غائب کی نماز
جائز جانتے ہین اور حنفیہ جواب دیتے ہین اللہ تعالے نے اوسوقت آپکو جنازہ
نجاشی دکہادیا کسی سفر مین آپکی اونٹنی گم گئی زید منافق نے لوگون سے کہا محمد آسمان
کی خبرین بیان کرتے ہین اور یہ نہین جانتے اونٹنی کہان ہے اوسیوقت آپ نے فرمایا
فلان جگہہ مہار اوسکی درخت مین اٹک گئی ہے تلاش کیا تو وہین پائی اور صحابی سے
جسکے ڈیرے مین منافق نے یہ کلمہ کہا تھا فرمایا ابہی ایک منافق نے یہ بات کہی ہے مین دعوی
نہین کرتا کہ بے خدا کے بتائے مجہے کچہہ معلوم ہوتا ہے اور ایکدن فرمایا مکہ نے اپنے
جگر گوشے مدینے کی طرف پہینک دیے اونہین دنون عمرو بن العاص کہ اشراف اور سرداران
قریش سے تہے اور خالد بن ولید کہ بڑے بہادر اور سپہ سالار اور رئیس اونکے
تہے بلکہ اسلام مین بہی سرداری فوج پر اکثر مامور رہتے اور عثمان بن طلحہ بن ابی طلحہ
کہ صاحب مفتاح کعبہ تہے مشرف بہ ایمان ہوئے ایکبار انہین عثمان بن طلحہ سے آپ نے
زیارت کعبہ کی درخواست کی اونہون نے انکار کیا فرمایا ایکدن کعبہ کی کنجی میرے ہاتھہ مین

ہوگی جب چاہوں گا دو دن کا سو فتح مکہ کے دن ہوئے علی بد رشتی عثمان سے کنجی لا کر
آپ نے وہ واقعہ عثمان کو یاد دلایا آیت اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا اتری کنجی انہیں
عطا کی اور فرمایا یہ کنجی ہمیشہ تمہارے پاس رہے گی نہ لے گا اوسکو مگر ظالم اگرچہ یہ عثمان
لاولد مرے مگر آج تک وہ کنجی اونکے بھائی شیبہ کی اولاد پاس ہے جب نامۂ نامی پرویز
کے پاس پہونچا اوسنے باذان صوبۂ یمن کو لکھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہاں بھیجدے
باذان نے دو آدمی آپ کے پاس بھیجے کہ آپ پرویز کے پاس جائیں ورنہ وہ سخت بد مزاج
ہے ملک عرب تباہ کردے گا فرمایا صبح آنا جب صبح کو حاضر ہوئے فرمایا لوٹ جاؤ شیرویہ نے
پرویز کو قتل کیا اونھوں نے باذان سے حال کہا باذان نے کہا اگر خبر سچ ہوگی میں مسلمان
ہو جاؤں گا اونہیں دنوں شیرویہ کا نامہ بنام باذان پہونچا میں نے پرویز کو سبب
اوسکے ظلم کے قتل کیا تم اپنے عہدے پر قائم رہو اور پیغمبر عربی سے کچھ تعرض نہ کرو بمجرد دیکھنے
نامے کے باذان اور اوسکے دونوں بیٹے اور جو اہل یمن و فارس کے اس کیفیت سے واقف
تھے مسلمان ہوگئے اور باذان نے ایک عرضی اس حال کی آپکی خدمت میں روانہ کی جب
عباس بن عبد المطلب بدر کے قیدیوں میں گرفتار آئے فرمایا نوفل بن حارث اور عقیل
بن ابی طالب کا فدیہ ادا کرو عرض کیا مجھے مقدور نہیں فرمایا وہ مال کیا ہوا جو ام الفضل
کو سونپا تھا اور کہا اگر میں مارا جاؤں تو یہ مال تیرے اور فضل اور قثم اور عبد اللہ کے
لیے ہے عباس نے متعجب ہو کر گذارش کیا میں گواہی دیتا ہوں بیشک تم سچے ہو خدا کے
سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں اور تم اوسکے بندے اور سچے پیغمبر ہو میرے مال کا حال
خدا کے سوا کسی کو معلوم نہ تھا اور ایک گروہ سے فرمایا تم میں سے ایک شخص دوزخ میں جائیگا اوسکا دانت احد پہاڑ سے بڑا ہوگا چنانچہ اون میں سے
ایک شخص مرتد ہو کر مارا گیا اور ایک جماعت سے فرمایا تم سب میں پیچھے مرنیوالا آگ میں ہوگا چنانچہ
جو سب کے بعد باقی رہا آگ میں گر کر جل گیا فتح مکہ کے دن ایک مسلمان عکرمہ بن ابی جہل
کے ہاتھ سے شہید ہوا آپ نے تبسم کیا کسی نے تبسم کا سبب پوچھا فرمایا قاتل و مقتول کو
دیکھتا ہوں کہ ساتھ ساتھ بہشت میں جاتے ہیں تھوڑے عرصے میں عکرمہ ایمان لائے اور
مقبول الاسلام ہوئے ایک شخص غیبت کر کے حضرت پاس آئے فرمایا تمنے گوشت کھایا ہے

عرض کیا نہین فرمایا کسی کی غیبت کی ہے ایکروز حجرہ مین تشریف رکہتے تہے فرمایا اسوقت وہ آتا ہے جسکا دل متکبر ہے اور شیطان کی آنکہہ سے دیکہتا ہے ناگاہ عبد اللہ بن اشہل کہ منافق تہا آیا غزوہ تبوک مین ابوذر رض کے حق مین فرمایا مرحبا ابوذر اکیلا چلا آتا ہے اور اکیلا ہی رہے گا اور اکیلا ہی مرے گا سو ابوذر رض حضرت عثمان رض کی خلافت مین موضع زبدہ مین جا رہے اور انتقال کے وقت بہی کوئی اونکے پاس نہتا اتفاقاً کچہ لوگ کوفے اودہر سے نکلے اونہون نے دفن کیا زید بن خالد کہتے ہین ایکشخص خیبر کے روز مر گیا فرمایا نماز اسکی جنازے کی پڑہو مگر خود نہ پڑہی صحابہ نے سبب پوچہا فرمایا اسنے غنیمت مین خیانت کی ہے اوسکا اسباب دیکہا تو مال غنیمت کا پایا ایک منافق مر گیا فرمایا زمین اوسے قبول نہین کرتی لوگ بار بار دفن کرتے اور نعش اوسکی قبر سے باہر نکل آتی ایک شخص مرتد ہو کر مشرکون سے جا ملا فرمایا وہ مر گیا اور زمین اوسے قبول نہ کرے گی دریافت کیا تو فی الواقع وہ مر گیا تہا اور زمین نے اوسے قبول نہ کیا غزوہ خندق مین جب دشمن بہاگ گئے فرمایا الآن نغزوہم ولا یغزوننا اب ہم اونپر چڑہین گے اور وہ ہمپر چڑہ کر نہ آئین گے چنانچہ کفار کو پہر کبہی حوصلہ چڑہ کر آنے کا نہوا ایسا تنگ کہ مسلمانون نے مکہ فتح کیا جب لشکر اسلام خیبر کے متصل ہو پہنچا فرمایا خیبر خراب ہو انا اذا نزلنا بساحة قوم فساء صباح المنذرین چنانچہ خیبر باوجود کمال استحکام کے فتح ہو گیا عثمان غنی رض سے فرمایا تو مظلوم مارا جائے گا چنانچہ ظالمون نے قرآن پڑہتے مین اونہین شہید کیا اور خون اونکا کتاب اللہ پر جاری ہوا کہتے ہین جسوقت آپ شہید ہوے اس آیت پر پہونچے تہے فسیکفیکہم اللہ وہو السمیع العلیم ثابت بن قیس سے فرمایا کیا تو راضی نہین کہ سعید جئے اور شہید مرے اور بہشت مین داخل ہو سو ایسا ہوا چنانچہ وہ جنگ یمامہ مین کہ خلافت صدیق رض مین واقع ہوئی شہید ہوے اور عمار بن یاسر رض سے فرمایا تجہے باغی گروہ قتل کرے گا کہ جنگ صفین مین لشکریان معاویہ کے ہاتہ سے مارے گئے فاطمہ زہرا رض سے فرمایا تو گہر والون سے پہلے مجہسے ملے گی چہ مہینے بعد آپکی رحلت کے رحلت کی اور انکی ہوئی امام حسن کو فرمایا یہ بیٹا میرا سردار ہے امید ہے خدا اسکے سبب مسلمانون کے

دو بڑے گروہ مین صلح کرا دے سو اوسکے سبب حجاز اور شام کے لشکر مین صلح ہوئی
اور امام حسین کو فرمایا میری امت اسے قتل کریگی وہ شامیون کے ہاتھ سے کربلا مین
شہید ہوئے اور فرمایا ایک شخص کوتاہ قد سرخ رنگ جسکی گردن اور ابرو پر دو تل
ہونگے اپنا اونٹ تلاش کرتا شداد کے شہر مین جائیگا اور وہان کے عجائب دیکھیگا
عبد اللہ بن قلابہ رضی اللہ عنہ اس خبر کے مصداق ہوئے کہ اونٹ ڈھونڈھتے شداد
کے شہر مین پہونچے اور اوسکی دیوارین اور منارے دیکھکر بیہوش ہوگئے جب ہوش مین
آئے دیکھا سنگریزون کی جگہہ جواہر اور یاقوت پڑے ہین مگر آدمی کا نشان نہین اور فرمایا
ملک حجاز مین ایک آگ پیدا ہوگی جسکی روشنی سے اعناق الابل بصرے مین یعنے بصرے کی
پہاڑیان جنکا نام اعناق الابل ہے روشن ہوینگے سو ماہ جمادی الآخر ۶۵۴ ہجری مین
مدینہ طیبہ کے متصل ایک آگ پیدا ہوئی اور چند روز رہکر غائب ہوگئی اوس زمانے مین
قطب الدین قسطلانی نے ایک رسالہ مسمے بہ جمل الایجاز خاص اس حال مین تحریر کیا اور
سید سمہودی نے تاریخ خلاصۃ الوفا فی اخبار دار المصطفے اور شیخ عبد الحق دہلوی نے
جذب القلوب الی دیار المحبوب مین حال اس آگ کا مفصل لکھتے ہین مدینہ اوس
آگ سے محفوظ رہا یہانتک ایک پتھر نصف حرم مین اور نصف خارج تھا خارج جل گیا
اور جب داخل پر پہونچے بجھہ گئی اور فرمایا ترک ایک شہر کو کہ مسلمانون نے آباد کیا ہوگا
اور دجلہ اوسکے بیچ مین ہوگا گھیرینگے مسلمان وہان کے تین قسم ہوجاینگے بعض
بادشاہ ترک کی پناہ پکڑینگے اور بعض اپنا مال و اسباب اور عیال لیکر بھاگینگے
یہ دونو گروہ ہلاک ہوینگے اور بعض ہتیار پکڑینگے اور لڑکر شہید ہونگے سو ترکان
تاتار نے بغداد کو کہ دجلہ اوسکے بیچ مین ہے گھیرا اور مستعصم باللہ خلیفہ اور قاضی شہر
وغیرہ بادشاہ اتراک سے مل گئے اوس ظالم نے بغداد سے چلکر دوسری منزل مین سبکو
قتل کیا اور جو لوگ مال و اسباب و عیال لیکر بھاگے تھے وہ بھی قتل ہوے اور ایک
جماعت نے لڑکر شہادت حاصل کی مولی علی کے حق مین خبر دی اون کا قاتل سر مین
تلوار مارے گا کہ داڑھی پر خون بہے گا سو ابن ملجم کے ہاتھ سے واقع ہوا اور فرمایا کسریٰ

کے خزانے مسلمان آپس مین تقسیم کرینگے سعد بن ابی وقاص نے مداین دار السلطنت
کسریٰ نے فتح کیا اور خزانے اوسکے مسلمانون مین تقسیم ہوئے اور فرمایا بادشاہ فارس کے
کنگن سراقہ کے ہاتھون مین پہنائی جاوینگی سو عمر رضہ کے عہد مین پہنائے گئے اور بیت المقدس
کے فتح کی خبر دی کہ اونہین کی خلافت مین فتح ہوئی خارجیون کے ظہور اور اونکی مغلوبی کی
اور یہ کہ اون مین ذو الثدیہ ہوگا خبر دی سو ہوئے علی کے وقت مین اہل حق نے اونہین
مغلوب کیا اور ذو الثدیہ کہ اوسکا ایک ہاتھ عورت کے پستان سے مشابہ تھا خوارج
مین پایا گیا اور شیعون کے ظہور سے خبر دی کہ وہ لوگ سلف کو برا کہینگے اور حضرت
عمر کی نسبت فرمایا فتنہ و فساد اون کے سبب سے بند رہیگا اور ابو ذر رضہ سے کہا
جب تم مصر مین دو شخصون کو ایک اینٹ کی جگہہ پر جھگڑتے دیکھو وہان سے چلے جاو
اور عدی بن حاتم رضہ سے کہا تو ایک عورت کو دیکھیگا کہ اونٹ پر سوار ہو کر تنہا حیرہ سے
حج کو آئیگی اور خدا کے سوا اوسے کسیکا ڈر نہوگا اور فرمایا احجار الزیت پر خون
بہیگا اور میری امت کے لوگ دریائے شور مین جہاز پر سوار ہو کر جہاد کرینگے
ام حرام بنت ملحان اون مین ہوگی اور ازواج مین پہلے وہ مریگی جسکے ہاتھ لمبے ہین
سو شیعہ آخر خلافت علی رضہ مین ظاہر ہوئے اور عمر رضہ کے وقت مین انتظام خوب رہا اور مصر
فتح ہوا ابو ذر نے عبد الرحمن بن شرحبیل بن حسنہ اور اوسکے بھائی ربیعہ کو ایک اینٹ کی
جگہہ پر جھگڑتے دیکھا اور واقعہ حرہ مین احجار الزیت پر خون بہا اور حضرت عثمان کی
خلافت مین مسلمانون نے بامارت معاویہ دریا مین جہاد کیا ام حرام اوس لشکر مین موجود
تھین سواری سے گر کر مر گئین اور ازواج مطہرات مین سب سے پہلے حضرت زینب نے
کہ نہایت سخی تھین انتقال کیا عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت سے خبر دی سو ابو لؤلؤ مجوسی نے
نماز صبح مین اونہین زخمی کیا اوسی زخم سے شہید ہوئے حذیفہ کہتے ہین ہر سردار فتنہ کا
کہ جسکے ساتھ تین سو آدمی ہونگے اوسکے اور اوسکے باپ کے نام اور قوم سے ہمکو
حضرت نے خبر دی انصار کے حق مین فرمایا میرے بعد یہ امر تمکو پیش آئیگا کہ اورون کو
تمپر ترجیح دینگے سو یہ صورت زمان معاویہ مین واقع ہوئی اور فرمایا میری امت کے جوانان

قریش کے ہاتھ سے ہلاک ہوگی سو یہ امر یزید اور سلیمان بن عبد الملک اور حجاج کے
ہاتھ سے کہ عبد الملک بن مروان کا امیر الامرا تھا واقع ہوا اور فرمایا لوگون پر ایسا وقت
آنے والا ہے کہ سب سود کہاوینگے جو نہ کہاوے گا اوسے بھی بخار اوسکا پہونچے گا یعنے
سود کے کاغذ پر گواہی کرے گا یا اوسکا کاغذ لکہے گا یا اوسکے معاملے مین دخل دے گا یہ حال
اس زمانے مین موجود ہے اور فرمایا آخر زمانے مین ایک قوم ایسی ہوگی جو ظاہر مین دوست
اور باطن مین دشمن اس زمانے مین ہزارون آدمی اس قسم کے ہین اور قلت علم اور کثرت
بخل سے خبر دی سو اس زمانے مین ظاہر ہے کہ بخل زیادہ اور علم کم ہوگیا اور فرمایا میری
امت کا ایک گروہ خدا کے حکم پر ہمیشہ قائم رہے گا اونہین نقصان نہ پہونچا سکے گا
جو اونکو چھوڑے گا اور اونکا خلاف کرے گا یہانتک کہ خدا کا حکم آوے گا اور وہ
اوسی حال پر قائم ہونگے اور فرمایا اس امت کے آخر مین ایک قوم ہوگی کہ اونکے لیے
اگلون کا سا ثواب ہے نیکی کا حکم اور برائی کی ممانعت اور اہل فتن سے جہاد کرینگے اور غلبہ عباسیہ
اور حکومت عمر بن عبد العزیز اور اختلاف امت اور خروج مسیلمہ اور اسود اور مختار
اور حجاج اور وائل بن حجر کے آنے سے خبر دی یہ سب امور مطابق ارشاد کے ہوئے
اور فرمایا یہ دین ابتدا مین نبوت و رحمت کے ساتھ ہوا پھر خلافت و رحمت کے ساتھ
ہوگا پھر بادشاہت گزندہ ہوگی پھر فساد اور ظلم اور سرکشی پھیلے گی زنا کو حلال سمجھینگے
اور شراب پئینگے اور ریشمی کپڑے پہنینگے اور فرمایا یہ دین اچھی طرح جم جاویگا
یہانتک کہ سوار صنعا سے حضر موت تک سفر کرے گا اور خدا کے سوا اوسے کسیکا خوف
نہوگا اور فرمایا دو گروہ آپس مین لڑینگے اور دعوے اونکا ایک ہوگا اور خبر دی
آخر زمانے مین لوگ سیاہ خضاب کرینگے وہ بہشت کی بو نہ سونگہینگے اور تم عجم فتح کروگے
قیصر و کسرے ہلاک ہوینگے تم اون کے خزانے خدا کی راہ مین بانٹوگے اور فرمایا جب
میری امت اترا کر چلے گی اور رومی اور فارسی بادشاہون کی اولاد اون کی نوکری
کرے گی اوسوقت خدا اونکے اچھون پر بدون کو مسلط کرے گا اور فرمایا میری امت مین
جب تلوار رکھی جاوے گی قیامت تک نہ اوٹھائی جاویگی اور فرمایا وہ وقت آنے والا ہے

کہ اپنے دین پر صبر کرنے والا مانند مٹھی میں چنگاری رکھنے والے کے مانند ہوگا یعنے جسطرح
ہاتھ پر آگ رکھنا دشوار ہے اسیطرح اوسوقت اپنے دین پر قائم رہنا دشوار ہوگا اور
یہ وہی وقت ہے اور فرمایا قریب ہے تمہارے مقابلے کے لیئے ایک فرقہ کافروں کا اور
فرقون کو جمع کرے صحابہ نے کہا یا رسول اللہ شاید یہ قلت کے فرمایا نہیں تم اوسوقت
بہت ہوگے لیکن مانند جہاگ کے اور تمہاری ہیبت دشمنوں کے دل سے جاتی رہے گی اور
تمہارے دلون میں سستی آجاویگی اور فرمایا میں فتنوں کو دیکھتا ہوں تمہارے گھروں
میں باران کی طرح داخل ہوئی اور علامات قیامت میں فرمایا غنیمت دولت ہو جاویگی
اور امانت غنیمت اور زکوۃ تاوان اور علم دنیا کے لیے سیکھیں گے اور عورتوں کی
فرمان برداری اور مان کی نافرمانی کریں گے اور یاروں سے نزدیکی اور باپ سے دوری
چاہیں گے اور مسجد میں بیہودہ باتیں کریں گے اور فاسق سردار اور سفہا اور رذیل
رئیس ہو جاویں گے اور شریر بسبب شرارت کے تعظیم کیے جاوینگے اور شراب پیا کرینگے
اور پچھلے اگلوں پر لعنت کریں گے اور عورتیں آپس میں شہوت رانی کریں گی اور غیر
قوم کے لوگ تم پر غالب ہو جاوینگے سو یہ سب امور موجود ہیں زمانہ مبارک میں ایکسال
قحط پڑا جمعہ کے دن آپ خطبہ پڑہتے تھے ایک بادیہ نشین نے عرض کیا یا رسول اللہ ہلک المال
وجاع العیال مال ہلاک ہوا اور عیال بھوکے ہیں ہمارے لیے دعا کیجیے آپ نے ہاتھ دعا کے لیے
اوٹھائے اوسوقت بادل کا ٹکڑا آسمان میں نتھا دعا سے فارغ نہوے تھے کہ گھٹا پہاڑ کی طرح
اوٹھی اور آٹھ دن خوب مینہ برسا دوسرے جمعہ کو پھر اوسی اعرابی یا دوسرے نے
عرض کیا یا رسول اللہ مکان گرے جاتے ہیں اور مال ڈوب گیا ہمارے لیے دعا کیجیے
آپ نے دونوں ہاتھ اوٹھا کر کہا الٰہی ہمارے گرد برسا نہ ہم پر اور جسطرف اشارہ کیا
بادل اوسیطرف ہٹ گیا یہانتک کہ مدینے پر سے مینہ کھل گیا اور وادی قناۃ میں مہینے بھر تک
پانی جاری رہا بدر کی لڑائی میں کافروں نے پہلے سے کوئیں پر قبضہ کر لیا تھا ناچار لشکر
اسلام نے ریت پر خیمہ کیا پانی کی نہایت تکلیف تھی اور بعض لوگوں کو نہانے کی حاجت
ہوئی مسلمان نہایت پریشان تھے آپ نے دعا کی اسقدر مینہ برسا کہ زمین جم کر سخت ہوگئی اور

اور لوگون نے وضو اور غسل کیا اور اپنے برتن پانی سے بھر لیے اگر فرزند حضرت علی کے لیے
دعا کی کہ سردی گرمی کی تکلیف سے محفوظ رہین اوس روز سے گرمیون مین جاڑون کے
اور جاڑون مین گرمیون کے کپڑے بے تکلف پہنتے اور سعد بن ابی وقاص کے لیے دعا
کی خداوندا مستجاب الدعوات کرے اوسدن سے اونھون نے جو دعا کی قبول ہوئی

اور فاطمہ زہرا اور حضرت علی کے حق مین دعا کی اخرج منکما کثیرا طیبا اون کی اولاد امجاد کی
کثرت اور جیسے پاکیزہ لوگ مانند حضرات ائمہ طاہرین اور غوث الاعظم رضی اللہ عنہم کی اونکی
اولاد مین پیدا ہوئے اظہر من الشمس ہے بنت عتبہ کی بکریون کے لیے دعا کی بہت بڑہ گئین
بہت کما کرتے یہ برکت حضرت کی دعا کی تاثیر سے ہے ابن عباس رضہ کے حق مین دعا کی
الہی اسی دین مین دانشمند کر اور تاویل سکھا دے تقا ہے تا وہ تفسیر دانی اونکی اس حد
پہونچی کہ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ شیوخ صحابہ سے اونکی تعظیم و تکریم زیادہ کرتے
اور سلطان المفسرین اونکا لقب ہے تابعہ جید ہے سے کہا خدا تیرا انس ہے دندان نکری
ایکسو چبیس برس کی عمر ہوئی اور سب دانت ثابت تھے ایکدن ام سلیم نے عرض کیا انس کے
حق مین دعا کیجیے فرمایا یا اللہ اوسکا مال اور اولاد زیادہ کر اور عمر اسکی دراز ہو اور اسے
بخشدے اس دعا کی برکت سے اونکے باغ مین ہر سال دو بار میوہ آتا اور عمر اونکی بہت
ہوئی اور سو بیٹے پوتے اونکی زندگی مین جمع ہوگئے جب غزوہ تبوک مین صدقہ کا حکم ہوا
عبد الرحمن بن عوف نے آدھا مال حاضر کیا فرمایا تیرے صدقے اور بقیہ مین خدا برکت کرے
لکھا ہے اون کے مال مین اسقدر برکت ہوئی کہ تیس غلام اپنی زندگی مین آزاد کیے
اور سات سو اونٹ للہ دیے اور انتقال کے وقت بہت مال کی اہل بدر کے واسطے
وصیت کی بعد اخراج وصیت چار رون عورتون کو آٹھوین حصے مین سے اسی اسی ہزار ملا اور دعا کیوقت صرف
چار ہزار تھی مالک بن ربیعہ کو کثرت اولاد کی دعا کی اونکے اسی لڑکے پیدا ہوئے اور عمر رضہ کے
حق مین دعا کی کہ تیرا یقین ہر روز پیدا ... نفع کی حاصل کر فقط عمر رضی اللہ عنہ کیلیے دعا کی خداوندا انکو
... اسلام کو قوت ... اسلام کو اونکے واسطے سے جو حاصل ہوئی ظاہر ... تاریخ جو نحوی ظاہر ہے
... کیا اوس رات نہایت سردی اور ہوا

چلتی تھی اونکے لیے دعا کی حذیفہ کہتے ہیں مجھے یہ معلوم ہوتا تھا گویا حمام میں چلتا ہوں اونکی ہیبت
سب سے پیچھے چلتا آپ نے دعا کی سب سے آگے چلنے لگا ایکروز آپ نے لشکر اسلام کی
بے سروسامانی پر نظر فرما کر دعا کی الٰہی یہ ننگے ہیں انہیں کپڑا دے الٰہی یہ بھوکے ہیں انہیں
کھانا دے الٰہی یہ پیادے ہیں انہیں سواری دے راوی کہتا ہے ہم میں سے فتح کے بعد
کوئی شخص ایسا نہ تھا جسکے پاس سواری اور کپڑا اور نقد اور جنس نہ ہوگیا ہو روز احد جب لشکر
اسلام مغلوب ہوا آپ ہمراہیوں کو لیکر پہاڑ پر چڑھ گئے کافروں نے چاہا کہ پہاڑ پر جا چڑھیں
دعا کی الٰہی یہ قدرت نہ پائیں ہر چند تدبیر کی پہاڑ پر چڑھنے کی قدرت نہ پائی لاچار لوٹ گئے
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی والدہ کفر میں نہایت شدت رکھتیں ایکدن اونہوں نے آپسے
اس امر کی شکایت کی اور دعا چاہی فرمایا اللھم اھد ام ابی ہریرۃ خدایا ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت
کر جب ابوہریرہ اپنے گھر گئے کواڑ بند پائے اور نہانے کی آواز سنی اور ماں نے نہانے کے
بعد اونہیں گھر میں بلایا اور کہا اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد ان محمدا رسول اللہ ابوہریرہ
بہت خوش ہوئے کہ خوشی سے اونکے آنسو نکل پڑے اور حضرت سے اونکا سلام اور اسلام
کا حال عرض کیا اسیطرح ثقیف کے لیے دعا کی خدایا ثقیف کو ہدایت فرما مسلمان ہو گئے
اور دوس کے حق میں دعا کی اللھم اھد دوسا وائت بھم خدایا دوس کو ہدایت کر اور انہیں
لے آ مسلمان ہو کر آپ پاس حاضر ہوئے ہوئے علی کی نماز عصر قضا ہوئی آپ نے دعا کی سورج
لوٹ آیا اور درختوں اور پہاڑوں پر دھوپ چمکی ہوئے علی نے نماز ادا کی مضر پر قحط کی
دعا کی یہ نوبت ہوئی کہ بھوک میں کتے اور چوہے اور ہڈیاں اور مردار کھا گئے اور ایکبار
قریش پر قحط کی دعا کی نہایت گرانی ہوئی ابوسفیان نے آپکو لکھا تم رحمۃ للعالمین ہو باپ
دادوں کو تلوار سے قتل کیا اور اولاد کو قحط سے ہلاک کرتے ہو دعا کرو خدا قحط دور
کرے آپ نے دعا کی تو وہ بلا دور ہوئی کہتے ہیں عامر بن طفیل اور اربد بن ربیعہ نے آپکے
قتل کا ارادہ کیا اونپر دعا کی الٰہی تو جسطرح چاہے مجھے اونکے شر سے بچا اربد کڑک سے
ہلاک ہوا اور عامر طاعون الابل میں کہ اونٹوں کی وبا ہے واصل جہنم ہوا ایکروز عتیبہ بن
ابی لہب نے کہا میں محمد کے بعد عائشہ سے نکاح کروں گا آپ نے دعا کی الٰہی اسپر اپنا کتا

اپنے کتون سے مسلط فرما چنانچہ قافلے کے ساتھ کسی جنگل میں ٹھیرا اتنا شیر آیا اہل قافلہ سوتے تھے
ہر ایک کو سونگھ کر چھوڑ گیا اور عتبہ کو کھا لیا اہل فارس کے حق میں دعا کی اللھم مزقھم
کل ممزق تھوڑے عرصے میں سلطنت اونکی تہ و بالا ہوگئی ایک شخص بائیں ہاتھ سے
کھاتا تھا فرمایا سیدھے ہاتھ سے کھا اوسنے بہانا کیا کہ سیدھے سے نہیں کھا سکتا فرمایا اب
تجھے قدرت نہی اوسوقت سے اپنا سیدھا ہاتھ منہ تک نہ پہنچا سکتا منقول ہے ایک شخص
کو حضرت نے اوسکے بیٹے کے نکاح کا پیام دیا اوسنے بہانہ کیا کہ وہ برص میں مبتلا ہے فرمایا
فلیکن اوسیوقت کوڑھن ہوگئی شبیب بن برصا شاعر اوسی کا بیٹا ہے حکم بن ابی العاص
نے آپ کے چلنے کی نقل کی فرمایا کذلک فلتکن ایسا ہی ہو جا مرتعش ہوگیا اور مرتے دم تک
اوسی حال پر رہا تنبیہ ہر چند مفہوم اذا اراد شیئا انما یقول لہ کن فیکون مخصوص بحضرت
احدیت ہے مگر قادر مطلق نے اپنے حبیب کو بھی قدرت عنایت کی تھی کہ جو فرما دیتے
ہو جاتا منقول ہے ایکبار عمار بن یاسر رض کو کفار نے آگ میں ڈالا اتفاقاً آپ اودہر سے
گذرے تو یا نار کونی بردا و سلاما علی عمار کما کنت علی ابراہیم اے آگ تو عمار پر ٹھنڈی
اور سلامتی ہو جا جیسے ابراہیم پر ہوئی آگ فوراً بجھ گئی سراقہ بن مالک کے گھوڑے کے
پاؤن آپکی دعا سے زمین میں دھنس گئے جب آپ سے التجا کی اوس بلا سے نجات پائی تنبیہ
یہ معجزہ خسف قارون کے مماثل ہے مگر فرق اسقدر ہے کہ وہان عذر اور عجز
پر نظر نہوئی اور یہان عذر قبول فرما کر نجات کی دعا کی موسے علی رضی اللہ عنہ کہتے ہین
مین ایکبار بعض نواحی مکہ مین حضرت کے ساتھ تھا راہ مین جو پہاڑ اور درخت ملتا کہتا السلام
علیک یا رسول اللہ ؐ ایک کھجور کے قریب ہوکر نکلے اوسنے بزبان فصیح کہا یہ محمد ہین سردار
انبیا کے اور یہ علی ہین سردار اولیا کے باپ ائمہ طاہرین کے ایکروز آپ کسی صحرا مین سو رہے تھے ناگاہ ایکدرخت
زمین چیرتا آیا اور آپکے سامنے کھڑا ہوا جب بیدار ہوئے اصحاب نے حال بیان کیا فرمایا یہ وہ درخت ہے
جسنے اپنے مالک سے مجھے سلام کرنیکی اجازت چاہی اور حاصل کی ایکدن آپ سے اعراب نے یہ عرض کیا قوم
میری مجھسے طلب کرتی ہے کوئی نشانی دکھاؤ حکم ہوا فلان جنگل مین جاؤ اور فلان درخت کی شاخ کو بلاؤ
جب جا کے اوسکو بلایا وہ شاخ درخت سے جدا ہوکر اسکے پاس آئی اور دیر تک کھڑی رہی پھر حضرت کے حکم سے ملکر ...

اپنی جگہ جا لگی ایکدن جبرئیل نے آپکو غمگین دیکھا عرض کیا ارشاد ہو تو کوئی امر عجیب دکھاؤں فرمایا
نعم یعنی دکھا تو کہا اس درخت کو بلاؤ آپنے بلایا فوراً اپنی جگہ سے اوکھڑا اور آپکی خدمتمین
حاضر ہوا فرمایا چلا جا چلا گیا ولنعم ما قیل شعر جاءت لدعوته الاشجار ساجدة تمشی الیه
علی ساق بلا قدم * ایکدن کسی اعرابی نے عرض کیا مین کس دلیل سے آپکو سچا پیغمبر جانون
فرمایا اس سے کہ مین اس خوشہ کو بلاؤن اور وہ میری پیغمبری کی گواہی دے پھر آپنے
اوسے بلایا وہ درخت سے جدا ہو کر آپکے پاس آیا پھر فرمایا لوٹ جا اعرابی یہہ
معجزہ دیکھکر ایمان لایا ایک اور اعرابی نے آپکی پیغمبری سے پر گواہ مانگا آپنے
ایکدرخت بلایا اوسنے حاضر ہو کر تین بار گواہی دی اسیطرح رکانہ پہلوان نے آپسے
معجزہ طلب کیا آپنے درخت سمرہ کو کہ وہان تھا بلایا بیچ مین سے چرا اور ایک ٹکڑا
اوسکا آکر آپکے اور رکانہ کے بیچ مین کھڑا ہو گیا رکانہ نے کہا معجزہ تو خوب دکھایا اب اوسے
بھیجدو آپنے فرمایا چلا جا بمجرد حکم کے اپنی جگہ پر چلا گیا اور دوسرے ٹکڑے سے ملکر
پھر درخت ہو گیا مگر رکانہ مسلمان نہوا اور کہا اگر مین مسلمان ہو جاؤن تو لڑکی عورتین
کہینگی رکانہ ڈر سے مسلمان ہو گیا ایکروز جنگل مین قضاے حاجت کے لیے تشریف لیگئے
آڑ نہ تھی دو درختون کی شاخ پکڑ کر اونکی جگہ سے اسطرح لائے جیسے اونٹ مہار
پکڑنے والے کے ساتھ ہو لیتا ہے اور اونہین ایک جگہ ٹھیر اکر فرمایا آپس مین ملجاؤ
فوراً مل گئے جب آپ فارغ ہوئے اپنی اپنی جگہ چلے گئے اور ایکبار اسامہ کو حکم کیا
ان درختون سے کہہ اکٹھے ہو جائین اکٹھے ہو گئے جب آپ قضاے حاجت سے فارغ
ہوئے اپنی اپنی جگہ چلے گئے ابوجہل نے کہا اگر تم سچے پیغمبر ہو تو میرے ہاتھ کی خبر بتا دو
فرمایا تیرے ہاتھ مین چند کنکریان ہین سن کیا کہتی ہین غور سے سنا تو پھر کنکریون سے
کلمے کی آواز آتی تھی ملعون نے طیش کہا کر ہاتھ سے پھینکدین اور حضرت سے کہا تم بڑے
جادوگر ہو ایکدن آپ جبل احد پر تشریف رکھتے تھے اور ابوبکر اور عثمان رض اور عمر
بھی ہمراہ تھے ناگاہ پہاڑ کانپنے لگا فرمایا اے احد ٹھیر کہ نہین ہے تجہپر مگر پیغمبر اور صدیق
اور دو شہید فوراً احد زلزلہ موقوف ہو گیا کسی باغ مین تشریف لے گئے وہان ایک

اونٹ آپکو دیکھکر رونے لگا فرمایا یہ اونٹ کہتا ہے ایک انصاری جوان نے کہا میرے
فرمایا تو اس چارپائی کے معاملے مین خدا سے نہین ڈرتا اوسنے مجھسے شکایت کی کہ تو
اوسے بہوکا رکھتا ہے اور محنت بہت لیتا ہے ایکروز حضرت سفینہ لشکر سے جدا رہ گئے
ناگاہ جنگل سے ایک شیر نکلا اور اونپر جھپٹا اونہون نے کہا اے ابو الحارث مین رسول اللہ
کا غلام ہون اپنے لشکر سے جدا رہ گیا شیر حضرت کا نام سنکر سفینہ کے سامنے کتے کیطرح
دُم ہلانے لگا اور اونکے ساتھ ہولیا یہانتک کہ لشکر مین پہونچا کر لوٹ گیا فائدہ ابو الحارث
کنیت شیر کی ہے اور سفینہ کا نام مہران یا رومان اور راوی کی کنیت ابو عبد الرحمن ہے
اونہین سفینہ اسلیے کہتے ہیں کہ لشکر کے پیچھے چلتے اور گرا پڑا اسباب لشکر کا اوٹھا لاتے
گویا خشکی کی کشتی تھے کہتے ہین سفینہ ام سلمہ کے غلام تھے اونہون نے اس شرط سے
آزاد کیا کہ حضرت کی خدمت سے جدا نہو تا کہا اگر تم شرط نہ کرتین تو بھی مین حضرت کی خدمت
سے جدا نہوتا ایکروز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی باغ کو گئے ابوبکر اور عمر بھی ہمراہ تھے
وہان ایک بکری کھڑی تھی دیکھتے ہی آپکو سجدے مین گری اور ایکروز اونٹ نے سجدہ
کیا صحابہ نے کہا یا رسول اللہ جانور آپکو سجدہ کرتے ہین ہم تو انسان ہین فرمایا اپنے رب
کی پرستش اور اپنے بھائی کی تعظیم کرو اگر مین کسی کے لیے سجدے کا حکم کرتا تو حکم دیتا
کہ عورت اپنے شوہر کو سجدہ کرے حلیمہ کہتی ہین حضرت میری گود مین بیٹھے تھے کئی بکریان
اودہر سے نکلین ایک بکری نے سجدہ کیا اور سر مبارک پر بوسہ دیا امام بخاری سلمہ بن
اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین جنگ خیبر مین میری پنڈلی پر ایسی چوٹ لگی
کہ لوگون نے جانا سلمہ مر گیا مین حضرت کے پاس آیا آپ نے اوس جگہہ تین بار پہونک دیا جبسے
ابتک درد نہوا عبد اللہ بن عتیک کہتے ہین میری پنڈلی ٹوٹ گئی حضرت سے حال
عرض کیا آپ نے اپنا ہاتھ لگادیا ایسا آرام ہوگیا گویا کبھی درد نہتا صدیق اکبر رضی اللہ
عنہ کو غار مین سانپ نے کاٹا آپنے لعاب دہن مبارک لگادیا فوراً اچھے ہوگئے ایک
صحابی کے ہاتھ مین ایسا غدود تھا کہ تلوار نہ پکڑی جاتی آپ نے اوسپر ہتھیلی رکھکر دبایا
اور ہاتھ کو حکر دیا اوسیوقت جاتا رہا جنگ احد مین قتادہ بن نعمان کے منہ پر ایسا زخم

کہ آنکہ رخسار پر آپڑی آپنے اوسی جگہ پر رکہکر اپنا لعاب دہن لگا دیا اچہے ہوگئے حارث بن اوس کی تلوار کا زخم اپنے ساتہہ والونکے ہاتہہ سے کعب بن اشرف یہودی کا سر کاٹتے وقت لگ گیا کسی تدبیر سے خون نہ تہمتا تہا آپنے دست مبارک لگا دیا فوراً آرام ہوگیا ابو رافع کا پاؤن ٹوٹ گیا اپنا دست حق پرست چہو دیا اچہا ہوگیا ایک عورت اپنی بیٹی کو آپکی خدمت مین لائی اور عرض کیا یا رسول اللہ اسکو سودا صبح و شام اوسکا اثر ہوتا ہے آپنے سینہ پر ہاتہہ پہیرا اور دعا کی ایک چیز سیاہ پلے کے مانند دوڑتی اوسکے پیٹ سے نکل پڑی حنظلہ کے سر پر آپنے ہاتہہ رکہا اور برکت کی دعا کی اوس روز سے حنظلہ جسکے موضع ورم پر دست مقدس کہنی کے جگہ چہو دیتی فوراً اچہا ہوجاتا عثمان بن حنیف کہتے ہین ایک اندہے نے حضرت سے اپنی نابینائی کی شکایت کی فرمایا مسجد مین وضو کرکے دو رکعت نماز پڑہہ پہر کہہ اللہم انی اسئلک وتوجہ الیک بنبیک نبی الرحمۃ یا محمد انی توجہت بک الی ربی فیجلی لی عن بصری اللہم شفعہ فی وشفعنی فی نفسی قسم خدا کی ہم نہ اٹہے تہے بلکہ بہت گفتگو کرنے پائے کہ وہ ایسا بینا ہوگیا گویا کبہی اندہا نہ تہا اور خیبر حضرت مولی علی کی آنکہین دکہتی تہین آپنے اپنا تہوک ڈالدیا فوراً اچہی ہوگئین اور پہر کبہی نہ دکہین اور معجزہ احیاء موتی اور اسکے سوا اور معجزات باب خصائص اور اس کتاب کی دوسرے مواضع مین مذکور ہین بعض محدثین اور اہل سیر نے خاص اس باب مین کتابین تالیف کین اور امام جلال الدین سیوطی نے خصائص کبری مین ہزار معجزہ جمع کئے بعض علما کہتے ہین ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قران کے سوا تین ہزار معجزے صادر ہوئے مگر تحقیق یہہ ہے کہ تفحص اور استقرا اونکا بہت دشوار ہے اس جگہ بعض منکر متعصب براہ مکابرہ دو اعتراض کرتے ہین

**اعتراض اول** احاد معجزات حد تواتر کو نہ پہونچے پس اثبات نبوت کی دلیل نہین ہوسکتی جواب اسکا یہہ ہے کہ احاد حالات سخاوت حاتم و عدالت نوشیروان بہی متواتر نہین مگر مجموع وقائع اونکے مورث یقین ہین فکذا ہذا علاوہ برین بعض معجزات مانند قصہ ستون کے بطریق متواتر مروی ہین

**اعتراض دوم**

ہر پیغمبر کے معجزے اوسکی کتاب سے ثابت ہین پس معجزات محمدیہ کا اثبات قران سے چاہیے نہ دوسرے طریق

سو اوسکا بطلان خوب فہم سے ہو جاتا ہے جواب یہ اعتراض کئی وجہ سے مردود ہے
پہلی وجہ نبی کے لیے صاحب کتاب ہونا ضرور نہیں بنی اسرائیل مین بہت پیغمبر ایسے
گذرے جنپر کوئی کتاب نازل نہوئی اور اونکے معجزات اہل کتاب کے نزدیک ثابت ہین
دوسری وجہ معجزہ مستلزم نبوت ہے نہ نبوت مستلزم معجزہ دیکھو عیسائیون کے نزدیک
یحییٰ علیہ السلام سے جو بقول اونکے حضرت عیسے علیہ السلام کی اصطباغ دینے والے ہین
کوئی معجزہ صادر نہوا عجب تماشا ہے حضرت یحییٰ کی نبوت بے معجزہ تسلیم کیجاے اور محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری معجزے کے ساتھ مشروط اور ثبوت معجزہ کا صرف قرآن سے
ضرور ہو تیسری وجہ یہ کلیہ محض باطل ہے یہ کیا ضرور ہے کہ جو معجزہ نبی کا اوسکی کتاب
مین مذکور نہو اگرچہ سند صحیح متصل کے ساتھ بطرق متعددہ ثابت ہو تسلیم نہ کیا جاے ـ
غایت مافی الباب یہ ہے کہ بعض معجزات بعض انبیا کی اونکی کتابون سے ثابت ہین سو ہمارے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب خود ایسا معجزہ ہے کہ کسی نبی کا کوئی معجزہ اوسے نسبت نہیں رکھتا
اوس جناب نے باوجودیکہ بچپن مین بے مادر و پدر ہو گئے اور باتفاق کافہ انام شروع ولادت
سے دعوے نبوت تک جاہلون اور نادانون مین رہے کبھی کسی دانا اور حکیم کی صحبت
نپائی یکایک ایسی کتاب عجیب اسلوب بدیع و تالیف غریب اخبار ماضیہ و احوال آیندہ
و قصص انبیا و حکایات امم سابقہ و حقائق و معارف یقینیہ و دلائل و براہین عقلیہ و احکام
و شرائع و مواعظ و نصائح و مصالح و ترغیب ذکر الٰہی و رجوع الی اللہ و نصیحت و تہذیب
اخلاق و تحصیل فضائل و نکوہش رذائل و سیاست مدنیہ و مسائل تدبیر منزل و ذکر بے ثباتی ارکان
عالم و طریق تحصیل معیشت و انجام و احوال معاد و احوال محشر و ذم دار فانی و مدح عالم باقی و بیان
اسماء حسنیٰ و صفات واجب تعالیٰ و تحقیق حقائق عقلیہ و علویہ و تفصیل مقاصد دینیہ و دنیویہ کو متضمن و مشتمل
باینہمہ فصاحت و بلاغت و قلت مبانی و کثرت معانی بارگاہ الٰہی سے حاصل کر کے یہ اعلان فرمایا اور
اذن عام دیا اگر تمہین اس کلام کی وحی آسمانی ہونے مین شک ہے تو سب جن اور آدمی متفق ہو کر
ایک صورت مانند اسکی کہہ لائین اور تمام فصحاے عرب باوجود دعوی فصاحت و بلاغت بلکہ سب جن و انسان آج تک
سو آجتک اوسکی معارضہ سے عاجز ہو گئے اور ایک چھوٹی سورت انا اعطینا کے برابر کسیکو اوسکا جواب لانا میسر نہوا

ہے باہر اور وقائع ماضیہ سے واقف تھے ان عداوت اور کے کسی قصور کو غلط اور باوجود
اسکے کہ صاحب قرآن نے کمال طعن و تشنیع اونپر کی اور اونکے مکر و فریب پر جابجا تنبیہ
فرمائی اوسکی تکذیب نہ کر سکے سیکڑون مخالف وہ کلام پاک سنکر مسلمان ہو گئے اور
جنہنے تعصب اور حسد سے انکار کیا دل مین سمجھ گیا بیشک یہ خدا کا کلام ہے بشر کی
کیا تاب جو ایسی کتاب کہہ سکے صحیح روایت مین جبیر بن مطعم سے وارد ہے مینے حضرت کو
نماز مغرب مین سورہ طور پڑھتے سنا جب اس آیت پر پہونچے ام خلقوا من غیر شیء
ام ہم الخالقون میرا دل اڑنے لگا اور نور ایمان نے اوسی دن سے میرے دل مین
گھر کیا سرگروہ اشقیا ابوجہل بن ہشام جب قرآن سنتا کہتا بالیقین یہ کلام بشر نہین طرز
و طرح اسکی دوسرے عالم سے ہے مگر کیا کرون نفس میرا محمد کی فرمانبرداری گوارا نہین
کرتا کہتے ہین فصحاے قریش اسی فکر مین رہتے کہ قرآن پر کوئی اعتراض کیجے ایکروز ایک شخص
کہ فصاحت و بلاغت مین ضرب المثل اور عدیم المثل مشہور تھا خدمت والا مین آیا اور
کہا اے محمد قرآن مین تین لفظ غیر فصیح ہین عجاب کبار استہزا آپ نے فرمایا بیٹھ جا بیٹھ گیا
فرمایا کھڑا ہو کھڑا ہو گیا پھر ارشاد ہوا بیٹھ جا اوسنے کہا یا محمد اتستہزی منی وانا من
الکبار ان ہذا لشیء عجاب سبحان اللہ جن تین باتون پر اعتراض کیا تھا بے درنگ سنے
اوسکی زبان سے نکلوا دین ایکدن قریش نے عتبہ بن ربیعہ کو کہ فصاحت و بلاغت
مین یکتاے روزگار تھا آپ کے پاس بھیجا تا قرآن سے اور اوسکی حقیقت دریافت
کرے کہ سحر ہے یا کہانت یا شعر عتبہ نے آپ سے عرض کیا اے محمد تم بہتر ہو یا ہاشم تم بہتر ہو
یا عبد المطلب تم بہتر ہو یا عبد اللہ ہمارے خداؤن کو کیون برا کہتے ہو اور ہمارے
بزرگون کو کس لیے گمراہ بتاتے ہو اگر سرداری چاہیے تمہین اپنا سردار بناتے ہین اور جبتک
تم زندہ ہو تمام قریش تمہاری اطاعت کرین اور جو تمہارے دماغ مین خلل ہو گیا ہے
تو طبیبون سے علاج کرائین اور جو عورتون کی خواہش تمہین کو اس کام پر باعث ہے تو
جس قبیلے سے تمہارا جی چاہے دس عورتین تمہارے نکاح مین دین اور جو مال مطلوب
ہے تو اسقدر جمع کر دین کہ تم اور تمہاری اولاد ہمیشہ کہایا کرین آپ چپکے بیٹھے رہے جب وہ اپنا کہہ

اوسکا کلام ختم ہوا فرمایا بسم اللہ الرحمن الرحیم تنزیل من الرحمن الرحیم کتاب فصلت
آیاتہ جب اس آیت پر پہونچے فان اعرضوا فقل انذرتکم صاعقۃ مثل صاعقۃ عاد وثمود
عتبہ خوف سے کانپنے لگا اور اپنا ہاتھ آپکے منہ پر رکھکر کہا ای محمد صلعم تمہین رحم کی قسم اب موقوف کرو
مجھے سننے کی طاقت نہین اور کئی دن گھر سے باہر نہ نکلا ابوجہل نے کہا ای معشر قریش عتبہ
محمد کی روٹیونپر مائل ہوا اور عتبہ کے پاس جاکر کہا اگر تجھے مال کی حاجت ہے تو اسقدر جمع کردو
کہ محمد کی روٹیون کی احتیاج نرہے عتبہ نے کہا قریش مین مجھسے زیادہ مالدار کوئی نہین لیکن
مین نے کلام محمد صلعم کا سنا ہے نہ وہ شعر ہے نہ کہانت نہ جادو جسوقت اونھون نے یہہ آیت
پڑہی انذرتکم صاعقۃ مثل صاعقۃ عاد وثمود مجھے خوف ہوا کہین آسمان سے عذاب آجاے
میری صلاح یہ ہے کہ تم اونسے تعرض نکرو اگر عرب اوپر غالب آے تمہارا مطلب حاصل ہوا
اور جو وہ غالب ہوے تو سلطنت اونکی تمہاری سلطنت اور اونکی عزت تمہاری عزت ہی قوم نے
کہا محمد نے تجہپر جادو کیا جب اونکا اصرار حد سے گذرا آپ ہی کہنے لگا واللہ مین نے محمد صلعم کی
برابر کوئی جادوگر نہ دیکھا اور ظاہر ہی کہ یہہ تاثیر سبب اسکے کہ صدق اور خوبی اوس کلام کی سامع کے
دلمین جم جاوے ممکن نہین اور ہر ذی عقل جانتا ہے کہ خطا اور نسیان بشر کو لازم ہے کوئی
شخص کسی علم مین کیسی ہی مہارت رکھتا ہو اور اتنی بڑی کتاب اوسی علم مین لکہی او پر یہ دعوی
کرے کہ سارا عالم جمع ہو کر ایک صفحہ میری کتاب کا کہلائی ممکن نہین کہ ہزارون لاکہون
آدمی قرناً قرناً کوشش کرین اور اوسمین ایک غلطی بہی نہ نکال سکین اور دانایان عالم
بر تقدیر اجتماع و اتفاق ایک صفحہ بہی اوسکی کتاب سا لکہہ سکین اور جو وہ ایسا ہی ہے کہ برملا
کہتا ہے لئن اجتمعت الجن والانس علی ان یاتوا بمثل ھذا القران لا یاتون بمثلہ
ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا اگر جن وانس اسبات پر جمع ہو جائین کہ ایسا قران
لاوین نلا سکینگے مانند اوسکے اگرچہ بعض اونکا بعض کا مددگار رہا اور باوجود اوس دعوی کے
کوئی اوس سے مقابلہ نہین کرسکتا اور تمام عالم بر تقدیر اجتماع اور اتفاق کے
اوسکے معارضہ کی قدرت نہین کرسکتا تو یہی دلیل اوسکی نبوت کے
لیے کافی ہے اور اسیکو معجزہ کہتے ہین کہ معجزہ وہ خارق عادت ہے

جو بغیر

جو مدعی نبوت منکروں کے مقابلہ میں پیش کرے اور وہ اوسکے معارضہ سے عاجز ہو جاوین کلام
قرآن ایک عمدہ معجزہ ہی کہ باوجود اوسکے اثبات نبوت کے سبب دوسرے معجزہ کے
اصلا ضرورت نہیں بلکہ چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ معجزات کو متضمن ہی کہ منکرین نبوت ہر آیت کے
معارضہ سے عاجز ہین بعض علما کہتے ہین قرآن مین ساٹھہ ہزار اور بقول بعض کے چونسٹھ ہزار
معجزہ ہین جسکو خدای کریم عقل سلیم عطا فرماتا ہے ادراک کرتا ہی ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ
من نور باقی رہی یہ بات کہ قرآن مین بعض معجزات اور خوارق عادات حضرت سید کائنات علیہ
السلام والصلوٰۃ کی اجمالا و تفصیلا ذوالفطرت مذکور ہین اللہ تعالی فرماتا ہی وشہدوا ان الرسول حق وجاءہم
البینات گواہی دی اونہون نے کہ پیغمبر سچا ہے اور آئے اون پاس معجزے
اور ارشاد ہوتا ہے فلما جاءھم بالبینات قالوا ھذا سحر مبین پھر جب آیا
اون پاس معجزے کہا یہ کھلا جادو ہے اور سورہ قمر مین فرماتا ہے اقتربت الساعۃ
وانشق القمر وان یروا اٰیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر قریب آئی قیامت
اور شق ہوا چاند اور جب وے دیکھتے ہین کوئی نشانی منہ پھیر لیتے ہین اور کہتے ہین مستمر جادو ہے
اور وہ جو بعض گمراہ کہتے ہین اگر یہہ امر واقع ہوتا تمام عالم کو معلوم ہو جاتا اہل تاریخ
اور ارباب تنجیم کہ نقل امور غریبہ اور واقعات عجیبہ مین اہتمام رکھتے ہین بالضرور
نقل کرتے محض بے عقل اور بانگ بے ہنگام ہی اگر تصدیق معجزات کے سبب بیان
منکرین کا لکھنا شرط کیا جاوے تو معجزات حضرت مسیح یعنے احیاء موتی وغیرہ
اعتماد اوٹھہ جاوے زمانہ حضرت آدم سے عیسیٰ علیہ السلام تک ثبوت معجزات کا یہی
کتاب یا اوسکے اصحاب کی گواہی سے ہوتا رہا معجزات ختم المرسلین کے لیے
اس ثبوت کو کافی نسمجھنا دیانت سے بعید ہے اہل تواریخ وہ باتین جو مذہب سے
علاقہ نہین رکھتین یا اپنے مذہب کے موافق ہوتے ہین لکھتے ہین اسلیے ہنود اور نصاریٰ کے
مؤرخون نے معجزات حضرات انبیا اپنی کتابون مین نہ لکھے علاوہ برین اگر مؤرخون نے
یہہ معجزہ لکھا ہو اور بعد دریافت حقیقت براہ عداوت کتابون سے نکال ڈالا ہو تو کیا عجیب ہے
بلکہ جس صورت مین اہل ملت نے صفت ثنا حضرت ختم الانبیا کی خدا کی کتاب سے نکال ڈالے تو کس گنتی مین ہے

اس امر کی کچھ قباحت بھی نہیں اور حالات کواکب تمام کرۂ زمین سے یکسان نسبت
نہین رکھتے کسی ملک مین چاند پہلے طلوع کرتا ہے اور کہین پیچھے اور کہین ایک صفت پر
ہوتا ہے اور دوسری جگہہ خلاف اوسکے کبھی چاند مین اور کسی قوم مین ابر یا پہاڑ حائل
ہوتا ہے اسی لیے خسوف بعض شہرون مین پایا جاتا ہے اور بعض مین نہین اور بعض
جگہہ ناقص اور بعض جگہہ کامل نظر آتا ہے اور یہ معجزہ رات کو ہوا کہ لوگ گھرون مین سوتے ہین اور جو بیدار ہین
ہوتا ہے وہ کسی کام مین مشغول ہوتا ہے اور وہ ایک امر آنی تھا پل مارنے مین ختم ہو گیا
اوسوقت نگاہ آسمان پر ہونا کیا ضرور ہے اور بعض نے دیکھا اور اوسپر اعتماد نہ کیا ہو
کیا بعید ہے جو شخص اس قسم کی عجیب بات کہ آپ ہو دیکھتا ہے قصور اپنی نگاہ کا سمجھتا ہے
اور جو اوسے اپنے دیکھنے پر فی الجملہ اعتماد بھی ہوتا ہے تو خیال اس امر کے کہ لوگ نادان
کہین گے دوسرے سے نہین کہتا علاوہ برین خارق عادت قدر ضرورت سے تجاوز
نہین کرتا صرف اون منکرون پر جو خواستگار معجزہ ہوتے ہین ظاہر ہوتا ہے دیکھو معجزہ
عیسوی کہ احیاء موتے اور ابرائے ابرص و اعمی تھا ضرورت سے تجاوز نہ ہوا اور نہ سب مردے
اوس زمانے کے زندہ ہو جاتے اور تمام اندہے اور کوڑہی شفا پاتے اور اس جگہہ
ایک نکتہ عجیب ہے کہ عادت الہی اسطور پر جاری ہے جب نبی کسی قوم کو معجزہ دکھاتا ہے
اور وہ قوم انکار کرتی ہے غضب الہی اون پر نازل ہوتا ہے رحمت الہی مقتضی اس امر کے
ہوئی کہ اگلی قومون کی طرح ان لوگون کو ہلاک کرے صرف وہی چند سرکش جو حضرت سے
اوسوقت انکار و مقابلہ کرتے تھے جنگ بدر وغیرہ مین ہلاک ہوے اتھی لیے اور معجزات
محسوسہ آپکی قدر ضرورت سے زیادہ ظاہر نہوے اور معجزۂ عقلیہ یعنی کتاب الہی واسطے
اثبات نبوت کے کافی ہے اور سورۂ بنی اسرائیل مین ارشاد ہوتا ہے سبحان الذی اسری
بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ لنریہ من آیاتنا انہ ہو السمیع البصیر
یعنے پاکی ہے اوسے جو رات مین لے گیا اپنے بندے کو بڑائی والی مسجد سے پرلی مسجد کیطرف
جسکی نواح کو ہمنے برکت دی تا دکھائین ہم اوسے نشانیان اپنی قدرت کی بیشک وہی
ہے سننے والا دیکھنے والا اور فرماتا ہے وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی یہ اوس معجزے کا

کا بیان ہے کہ حضرت رسالت صلے اللہ علیہ وسلم نے مٹھی بھر سنگریزے بین حالت محاربہ
مین کافرون پر پھینکے کہ سب کی آنکھون مین پہونچے اور پہونچتی تھا انکے منہ پھیر گئے
نا تحمیل بعض نادان قرآن پر یہ اعتراض کرتے ہین کہ اوسمین کوئی خبر آئندہ کی بطور پیشین گوئی
کیگئی ہے نہین حالانکہ یہ اعتراض محض لا طائل اور سراسر باطل ہے کتاب یہ اسحاق مین عقلاً
و نقلاً پیشین گوئی کا ہونا ضرور نہین مگر قرآن مجید مین بہت خبرین آئندہ کی موجود ہین اونمین
سے علامات قیامت کو کہ ابھی واقع نہوئین مانند خروج یاجوج ماجوج و ظہور دابۃ الارض
کے سمالعین تسلیم نہ کرینگے بقدر اقتضاء مقام چند خبرین اس قسم کی جو واقع
ہوئین اور کسی نے بھی شعور بالانصاف کو اون مین مجال دم زدن نہین لکھی جاتی ہین
فرماتا ہے لتدخلن المسجد الحرام انشاء اللہ آمنین محلقین رؤسکم ومقصرین لا تخافون دیکھو پیشین گوئی
یعنی فتح ہونا مکہ کا اور بیخوف وخطر داخل ہونا مسلمانون کا اوسمین آفتاب نیمروز سے ظاہر
تر ہے بلکہ آج تک مسلمانون کے قبضے مین ہے اور دوسری جگہ فرمایا اذا جاء نصر اللہ
والفتح ورأیت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا سو مکہ کے فتح ہوتے ہی قبائل عرب
جوق جوق اور فوج فوج دین اسلام مین داخل ہوے سبحان اللہ وبحمدہ اور فرمایا
انا فتحنا لک فتحا مبینا مبین کی لفظ مین کیسی کھلی پیشین گوئی ہے کہ کوئی ماہر فن تاریخ اوسکا انکار
نہین کر سکتا کہ مکہ کے فتح ہوتے ہی تمام عرب مسلمانون کے قبضے مین آگیا اور فرماتا ہے وعد اللہ
الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض یہ آیت اوسوقت نازل ہوئی
جب مسلمان مدینہ کی حکومت پر بھی مستقل نہ تھے آخر اس وعدے کے سبب اکناف عالم ور
ربع مسکون مین پھیل گئے اور بڑے بڑے ملک انکے قبضے مین آئے اور اب بھی جسقدر ملک انکے قبضے مین ہین کسی قوم کی
حکومت نہین آئی اور ارشاد ہوتا ہے سیہزم الجمع ویولون الدبر اس وعدے کے مطابق
بدر اور خندق اور حنین کی لڑائی مین کفار باوجود کثرت اور غلبے کے مغلوب ہوکر بھاگے
اور مسلمان فتحیاب ہوے اور فرماتا ہے وان خفتم عیلة فسوف یغنیکم اللہ من فضلہ جسوقت
یہ آیت اوتری مسلمان نہایت محتاج اور نادار اور مفلس اور لاچار تھے کسی کی عقل
ہرگز تجویز نہ کرتی کہ یہ قوم تھوڑے عرصے مین ایسی متمول اور آسودہ ہو جائیگی مگر خدا نے

اپنے وعدہ کے موافق اونہین وہ ثروت اور دولت عنایت فرمائی کہ بادشاہون کی اولاد نے اون کی نوکری اور خدمت کی اور تمام عالم کے ملوک اور سلاطین اون کے فرمانبردار ہو گئے اور فرماتا ہے یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون ظاہر ہے ابتدا سے جسطرح اس دین کے مخالف اوسکی خرابی اور مٹا دینے کی درپے رہے کسی دین کے مخالف اوسکی خرابی کے پیچھے نہ پڑے ہونگے تھوڑے سے مفلسان ناآزمودہ کار پر تمام جہان کا ہجوم تہا مگر عنایت الٰہی سے کسیکا قابو اون پر نہ چلا یہانتک کہ نور الٰہی تمام ہوا اور روشنی اوسکی تمام عالم مین پہیل گئی اور ارشاد ہوا الم غلبت الروم فی ادنی الارض وھم من بعد غلبھم سیغلبون فی بضع سنین سو اسی عرصہ مین اہل روم فارسیو پر غالب ہوئے پر ظاہر ہے کوئی عقلمند مدعی نبوت ایسی خبر جسکی غلطی تھوڑے عرصہ مین ظاہر ہو جاوے تو سب کارخانہ نبوت درہم و برہم کردے نہین کہہ سکتا اگر اس خبر کا ظہور نہوتا مشرکین اور یہود بیشک طعن کرتے اور اپنی کتابون مین لکہتے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے غلبہ اہل روم کی میعاد بضع سنین خبر دی تہی سو غلط ہوئی اور اس خبر کے ساتہ یہ بہی فرمایا ویومئذ یفرح المؤمنون بنصر اللہ چنانچہ جسدن روم فارس پر غالب ہوئے اوسیدن مسلمانون نے چاہ بدر پر کفار کو شکست دی اور مدد الٰہی فتح نمایان اونہین نصیب ہوئی اور یہود کے حق مین ارشاد ہوتا ہے اینما ثقفوا الا بحبل من اللہ وحبل من الناس دیکہو باوجود اسکے کہ زمانہ گذشتہ مین یہود کو ہمیشہ سلطنت اور ثروت رہی ہے اب اونکی حکومت کہین نہین پائی جاتی ہر جگہ ذلیل اور مقہور ہین اور اون سے فرمایا فتمنوا الموت ان کنتم صادقین ولن یتمنوہ ابدا بما قدمت ایدیھم واللہ علیم بالظالمین سو باوجود اسکے کہ وہ سب منکر و نبی تکذیب قرآن و صاحب قرآن مین زیادہ مبالغہ رکہتے موت کی تمنا کر سکے اور ارشاد ہوا قل لئن اجتمعت الجن والانس علی ان یاتوا بمثل ھذا القرآن لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا سو دیکہو سب جن و انس جمع ہو کر قرآن جیسی کتاب نہین بنا سکے نہ اولو ان ما فی الارض من شجرۃ اقلام والبحر یمدہ من بعدہ سبعۃ ابحر ما نفدت کلمات اللہ ان اللہ عزیز حکیم

عزیز حکیم نوان باب درود کے بیان مین اور اسباب مین چار فصلین ہین

پہلی فصل کریمہ ان اللہ وملائکتہ الایۃ کی تفسیر مین قال اللہ تعالے ان اللہ
وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما بیشک خدا اور
فرشتے اوسکے درود بھیجتے ہین پیغمبر پر اے ایمان والو درود بھیجو اوسپر اور سلام
بھیجو سلام کہکر انّ واسطے تحقیق اور تقریر معنی جملہ کے آتا ہے لیکن اس جگہہ تاکید
وتقریر کی حاجت نہین اسلیے کہ وہ انکار مخاطب کے مقابلے مین ہوتی ہے اور یہان
خطاب اہل ایمان سے ہے پس وقول ان کا اور جملہ ہونا مسند کا محض واسطے اہتمام
شان اس حکم کے ہے اور فعلیت جملہ کی واسطے افادۂ تجدد کے ہے کہ روز بروز رحمت
وعنایت پروردگار تقدس وتعالے کی اونکے حال پر طرح طرح سے زیادہ ہوتی ہے
اور آپ کے کمالات کو یوماً فیوماً ترقی ہے وللآخرۃ خیر لک من الاولے اور صیغہ
ماضی کا باوجود اسکے کہ تحقیق اور وقوع پر دلالت کرتا ہے واسطے توہم انقطاع کے ترک
ہوا علاوہ برین صیغہ مضارع اس آیت مین زیادتی ترغیب وتشویق کا فائدہ بخشتا ہے
کہ صیغہ ماضی سے حاصل نہین حدیث مین آیا ہے جسکی آمین فرشتون کی آمین سے موافق ہوگی
گناہ اوسکے بخشے جاوین پس کسقدر فائدہ حاصل ہوگا اوس شخص کو کہ درود اوسکے
درود ملائکہ یا صلوٰۃ خدا سے موافق ہو جاوے اور ذکر فرشتون کا پہر اضافت اونکی
خدا کی طرف بلکہ اس تمام کلام کی تقدیم امر پر اسی فائدہ کے واسطے ہے کہ اگر بادشاہ
اپنی رعایا اور لشکر کو کسی کام کا حکم کرتا ہے اور لوگ یہ بھی جانتے ہین کہ فقط ایکبار
تعمیل اس حکم کی واجب ہے اور پہر ہم مختار ہین تو اکثر لوگ اوسمین دوسری بار کاہلی
کرتے ہین اور جب جانتے ہین کہ تمام مقربان بادشاہی اکثر اس کام مین مشغول رہتے ہین
اور اوسی بادشاہ کی خوشنودی کا سبب سمجھتے ہین بلکہ خود بادشاہ بنفس نفیس
اوسکیطرف متوجہ ہوتا ہے تو شوق ورغبت اور بڑائی اور عظمت اوسکی سب کے دل مین
زیادہ ہو جاتی ہے اور اوسے عزت اور سعادت جانتے ہین فقیہ ابو اللیث سمرقندی
فرماتے ہین تقدیم اس جملہ کی امر پر درود کی فضیلت پہ صاف صریح دلالت کرتی ہے کہ

ہر عبادت مین ابتداء امر تھا اگر اس امر مین پہلے اپنے اور فرشتون کے فعل سے خبر
دی پھر مسلمانون کو حکم کیا اور اللہ ذات جامع جمیع کمالات کا علم اور بعض کے نزدیک
اسم اعظم ہے علما کہتے ہین لفظ اللہ اصل مین الٰہ تھا ہمزہ حذف کرکے اوسکے عوض
لام تعریف کا لائے اور الٰہ در اصل ولاہ تھا کہ مشتق ہے ولہ بمعنی حیرت سے پس نصیب
بندہ کا اس نام پاک سے یہ ہے کہ آپکو بحر حیرت مین غرق کرے آلعزیز راہ ہوے سراسر
حیرت بلکہ حیرت در حیرت ہے جسنے اسمین قدم رکہا آپکو اور تمام عالم کو گم کیا بلکہ اس
راہ مین راہ کو بہی دیکہنا گمراہی ہے جو نہین جانتا وہ سب کچھ کہتا ہے اور جو جانتا ہے
وہ کچھ نہین جانتا اور جو کسیوقت کچھ جانتا ہے تو زبان پر نہین لاتا من عرف اللہ کل لسانہ
اور جسطرح راہ معرفت اوسکی عبارت و اشارت سے ورا ہے اسیطرح عجایب
وغرایب و نکات و لطائف اوسکے نام نامی کے بہی احاطہ تحریر و تقریر سے زیادہ ہین باقی رہا
لفظ اللّٰہم کہ ثنا و دعا خصوصًا درود کے شروع مین اکثر وارد ہوتا ہے اصل اوسکی
نزدیک خلیل و سیبویہ اور بصریین کے یا اللہ ہے حرف ندا محذوف ہوا اور عوض اوسکے
میم مشدد و آیا شیخ الشیوخ حسن بصری فرماتے ہین اللّٰہم سب ناموں کا مجموعہ ہے اور نضر
بن شمیل کہتے ہین جسنے اللّٰہم کہا گویا تمام اسمائے الٰہی کے ساتھ خدا کو یاد کیا اور بعض اوسکو
اسم اعظم جانتے ہین واللہ اعلم و علمہ اتم و احکم قولہ عز و جل و ملائکتہ ملائکہ کہانے
پینے سونے سے منزہ ہین نہ مرد ہین نہ عورت جسکا جسم خدا نے تعالیٰ نے اونہین مقرر
کردیا اوسپر قائم ہین اور طرح طرح کی شکل بنا سکتے ہین خدا کی تسبیح اور یاد سے جیتے ہین
شمار اون کا سوا خدا کے کوئی نہین جانتا مگر مستدرک مین ابن عمر رض سے اسقدر
وارد ہوا کہ تمام مخلوق دس حصے ہے ایک حصہ باقی خلق اور نو حصے فرشتے اور طبرانی
نے جابر سے اور طبری نے ام المومنین عائشہ سے روایت کیا ساتون آسمان مین
ایک بالشت برابر جگہ بہی فرشتے سے خالی نہین قولہ عز و جل یصلون لفظ صلوٰۃ لغت
مین بمعنی دعا اور عرف شرع مین بمعنی نماز اور درود کے آتا ہے اور مناسبت دعا
اور درود مین ظاہر ہے کہ وہ تحصیل مقصد کے لیئے داعی سے واقع ہوتی ہے اور مصلی

بھی صلوۃ سے جمیع مقاصد جمیلہ اور مطالب جلیلہ ظاہراً اور باطناً جمع کرنا چاہتا ہے
اور کبھی یہ لفظ بمعنی رحمت اور استغفار اور مغفرت اور ثنا کے بھی آیا ہے اور آیت
مین ان سب معنی کے ساتھ تفسیر کیا گیا ہے قولہ علی النبی لفظ علی دعا کے صلے مین
واسطے ضرر کے آتا ہے اور رحمت اور صلوۃ کے ساتھ فائدہ لام کا بخشتا ہے اور
لام عہد کا ہے کہ آپ وصف نبوت مین مشہور و معہود ہین یا واسطے جنس کے ہے
اور مطلق فرد کامل کیطرف منصرف ہوتا ہے اور اس جگہہ اس لفظ کے اختیار مین
باوجود اسکے کہ مرتبہ خاص یعنے رسالت بھی قطعاً و یقیناً آپ کے لیئے ثابت ہے ایک فائدہ
جلیلہ ہے کہ جب ایسی نعمت عظمے اور دولت کبرے آپکی نبوت کے مقابل ہے
تو کمالات مرتبہ رسالت کے کہ نبوت سے بہت بلند و بالا ہے کسدرجہ اشرف و اعلا
ہونگے (زنیاس کن زگلستان من بہار مرا) قولہ جل شانہ یا ایہا الذین
آمنوا یہ لفظ اس امت مرحومہ کے خصائص سے ہے اور اونکے کمال فضل و بزرگی اور
درود کی عظمت اور بڑائی پر دلالت کرتا ہے کہ خود مالک حقیقی درود پڑہنے والونکے
ایمان کی گواہی دیتا ہے اور اونکو ایمان والے کہتا ہے اور یہہ بھی سمجھا جاتا ہے
کہ درود پڑہنا ایمان کا مقتضی ہے اسلیئے کہ جب کسی سے کوئی بات طلب کرتے ہین تو اوسکو
مناسب و مقتضی مطلوب کے ساتھ متصف کرکے خطاب کرتے ہین جیسے معرکہ جنگ و جدل
مین سپاہیون سے کہتے ہین اے بہادرو وقت جانبازی اور جرات کا ہے اور سخی
سے تحریص سخاوت کے وقت کہتے ہین اے کریم یہ موقع دینے کا ہے قولہ تعالے
صلوا علیہ اس جگہہ کئی بحثین ہین بحث اول درود واجب ہے یا مستحب
اور برتقدیر وجوب کسقدر واجب ہے حافظ ابو عمرو بن عبد البر کہتے ہین امر اس
آیت مین بالاجماع وجوب پر محمول ہے اور طبری نے استحباب پر اجماع کا دعوے کیا
قاضی عیاض اور حافظ ابن حجر کہتے ہین مراد طبری کی یہ ہے کہ ایکمرتبہ سے زیادہ مستحب
ہے ورنہ قول اوسکا خلاف ہے کہ اجماع وجوب پر منعقد ہے بحث ثانی شیخ عز الدین
ابن عبد السلام فرماتے ہین ہماری صلوۃ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اونکی شفاعت

نہین بلکہ یہین حکم ہے کہ حق ہر شخص کا ادا کرین اور حقوق پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے
ہم اسقدر نہین کہ تمام عمر مین ایک شمہ ادا کرسکین پس خدا کی تعلیم سے اوسکیطرف
رجوع کرتے ہین کہ الٰہی ہمارے حبیب کے حقوق اور احسانات کا بدلا ہمسے کچھ نہین
ہوسکتا تو ہی اپنے فضل کریم سے اونکو جزائے خیر دے اور اپنی رحمت کاملہ اس جناب
پر نازل فرما ؎ اے سید انام درود جناب تو ہمہ ورد زبان ماست مہ وسال صبح وشام
نزدیک تو چہ تحفہ فرستیم باز ورہ ہمہ در دست ما ہمین صلوٰۃ ست والسلام ﴿تنبیہ﴾
حضرت احدیت کی اس امت پر کمال عنایت ہے کہ پیغمبر کی تعظیم کا طریق اونہین سکہا دیا
تا وہ اپنی زبان کو ادائے شکر نبوی اور تعظیم محمدی سے قاصر سمجھکر جناب احدیت کیطرف
رجوع کرین اور یہود ونصاریٰ کیطرح عقل کو دخل دےکر ورطۂ افراط وضلالت
مین نہ پڑین اور یہ تقریر ایک قوی شبہہ کو بھی دفع کرتی ہے کہ ظاہر امر دلالت کرتا ہے
ہم درود بھیجین اور صلیتا یا نصلی علی محمد کہین تقریر دفع کی یہ ہے کہ ہم درود بھیجنے سے
عاجز ہین اسلیے حوالہ بخدا کرتے ہین کہ تو اپنے بندون کی طرف سے اوپر درود نازل
فرما پس ہرچند بندہ بنفسہ اس حکم کے ساتھہ قیام نہین کرتا لیکن قیام بہ دعا وطلب کہ
انتہائے امکان وقدرت ہے قائم مقام قیام بنفسہ کا ہے اور اسقدر تعلق امر کے لیے
کفایت کرتا ہے خلاصہ یہ کہ مصلی درحقیقت خدا ہے اور نسبت صلوٰۃ کے بندہ کیطرف
مجاز ہے بمعنی سوال وطلب صلوٰۃ کے خدا سے اور یہی معنی اوس سے مطلوب ہین کہ اس سے
زیادہ قدرت نہین رکہتا اور تکلیف قدر وسعت سے زیادہ نہین ہوسکتی واللہ اعلم
**بحث ثالث** درود پڑہنا ہر وقت اور ہر حال مین اوٹھتے بیٹھتے چلتے پہرتے ہر قدم
اور ہر سانس کے ساتھہ یہانتک کہ راہ اور نہانے کی حاجت مین بھی جائز بلکہ مستحب ہے
مگر اوقات مخصوصہ ہین کہ جنکی خصوصیت اس امر شریف کے ساتھہ کتابون سے ثابت ہوئی
ساتھہ رعایت آداب کے افضل اور بہتر ہے اور آداب یہ ہین کہ بدن اور کپڑے نجاست
حقیقی اور حکمی سے پاک کرکے اور خوشبو ملکر یا پاس رکہکے باوضو روبقبلہ دو زانو
بیٹھے اور بہ کمال خشوع وخضوع دل کو جناب احدیت اور حضرت رسالت

کیطرف متوجہ کرے اور نام جناب باری اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا بکمال تعظیم زبان پر
لائے اور معانی کلمات درود کے سمجھتا جائے جب کلمۂ غیبت پر پہونچے بسبب گناہون
اور آلودگی کے آپکو درگاہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے دور جانے اور جب کلمۂ
خطاب پر آئی خس و خاشاک کے مانند وہان حاضر سمجھے اور تصور اوس صورت پاک کا
کہ آخر بین تھی ذہن مین جمائے اور امتثال امر الٰہی اور اداے حق نبوی کا قصد کرے معاذاللہ
اپنا احسان نہ سمجھے ع منت منہ کہ خدمت سلطان ہمی کنم * منت شناس ازو کہ بخدمت
بداشتت * بلکہ اپنے اس درود پڑھنے اور اوس جناب کیطرف متوجہ ہونے کو عین شکر
عنایت تصور کرے ع بلبل ز ادب بانغمہ وصف گلزار * تا گل بہ طلبگاری او نکشاید
اور اوسے اپنی صلاح اور فلاح کا عمدہ سبب جانے اور پڑھنے کے لئے بوقت معین
ایک عدد متعین کرے اور حتی الوسع اوسے فوت نہونے دے اگر احیاناً فوت ہو جائے
دوسرے وقت پڑھ دے اور بعد ختم کے دعا اپنے مقاصد و مطالب خصوصاً اس وظیفہ
کی قبولیت کی بکمال الحاح و انکسار مانگے کہ امید اجابت ہے اللہم وفقنا لذلک ولما
تحب وترضی واجعل آخرتنا وعاقبۃ امرنا خیرا من الاولی بحث رابع ہر چند یہ کرامت
اور پیغمبرون کو بھی استقلالاً اور غیر انبیا کو تبعاً حاصل ہے لیکن باعتبار کمیت و کیفیت کے
اوس جناب سے ایکطرح کی خصوصیت رکھتی ہے کہ نہ اسقدر کثرت اوسکی اورون کو
حاصل اور نہ ایسی کامل رحمت کسی پر نازل اور نہ کسی کی درود پر مصلی کے واسطے اسقدر
فوائد مرتب اور نہ جناب احدیت کو کسی کی درود کا ایسا اہتمام منظور ازل سے پروردگار
تقدس و تعالے نے اوس جناب پر بڑے درجے کی کامل رحمت اپنی نازل فرمائی اور حضرت
موسےٰ جیسے پیغمبر اولو العزم کو حکم کیا اگر تجھے میری نزدیکی مطلوب ہے تو محمد پر درود بہت
بھیجا کر اور اوسے ام البشر حوا کا مہر مقرر کرکے ابو البشر آدم علیہ السلام سے ارشاد فرمایا
مہر حوا کا یہی ہے کہ تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر دس بار درود بھیجے اور بڑے بڑے مقرب
فرشتے اونپر درود بھیجتے ہین اور ہر روز ستر ہزار فرشتے صبح سے شام تک اور ستر ہزار
شام سے صبح تک اسی کام پر مقرر ہین کہ آپکی قبر مبارک پر حاضر ہوکر درود پڑھتے رہین اور

مسلمانون کو اپنے اور فرشتون کے درود بھیجنے سے خبر دے کر ارشاد ہوتا ہے
اے ایمان والو تم او پر درود بھیجو تمام مسلمان بامتثال امر الٰہی اپنی مجلسون اور منبرون
اور عبادت گاہون اور خلوت خانون بلکہ بعض چلتے پھرتے اوٹھتے بیٹھتے رات دن درود
پڑھتے ہین یہانتک کہ عمدہ طاعات اور افضل عبادات یعنی نماز مین پانچون وقت پڑھی
جاتی ہے بلکہ امام شافعی کے نزدیک قعدہ اخیرہ مین واجب ہے اور اللہم صل علی محمد کما صلیت
علے ابراہیم مین نفس صلوٰۃ تشبیہ مطلوب ہے نہ کیفیت وکمیت اوسکی مانند کیفیت وکمیت
صلوٰۃ ابراہیم کے کہ بقاعدہ علم بیان دونون صلوٰۃ مین مساوات بلکہ ترجیح صلوٰۃ ابراہیمی
کے صلوٰۃ محمدی پر لازم آئی جیسے کریمہ انا ارسلنا الیک کما ارسلنا الے نوح مین تشبیہ
نفس رسالت محمدی کی ساتھہ نفس رسالت نوح علیہ السلام کی ہے نہ اوسکی کیفیت
کی کیفیت رسالت نوح علیہ السلام کے ساتھہ بلکہ کہہ سکتے ہین جسطرح سجدہ فرشتون کا
ظاہر مین حضرت آدم علیہ السلام کیطرف ہوا اگرچہ حقیقت قبلہ اوسکا نور محمدی تھا کہ آدم
علیہ السلام کی پیشانی مین جلوہ گر تھا اسیطرح اگرچہ ظاہر مین ابراہیم علیہ السلام مورد اس
کرامت کے ہوئے لیکن حقیقت مین نور محمدی ہے کہ اونکی بھی پشت مین موجود تھا اور
استقلال حضرات انبیا کا اس کرامت مین کہ اور پیغمبر اونکے نام کے ساتھہ اور اونپر بے ذکر
نام کسی دوسرے کے جائز ہے منافی اس تقریر کا نہین اس لیے کہ آپکی ذات مجمع کمالات
اس استقلال کا واسطہ ہو سکتی ہے جیسے مرتبہ نبوت کا اونکو استقلالاً حاصل ہے مگر آپ اسمین ترجیہ
مین اصل ہین کما صرح بہ الامام الاجل حجۃ الاسلام محمد ن الغزالی نور اللہ مرقدہ بہر حال
یہ امر بخوبی ثابت ہوا کہ کمال اس کرامت کا اور کثرت اوسکی آپ کے لیے مخصوص ہے کوئی
نبی ولی اوسمین شریک نہین قولہ عز اسمہ وسلموا تسلیما سلام بھی وجوب و استحباب
مین مانند صلوٰۃ کے ہے جو درود کو فرض جب کہتا ہے سلام کو بھی واجب سمجھتا ہے اسلیے
کہ ایک آیت مین ایکطرح سے دونون کے ساتھہ امر وارد ہے اگرچہ درود مین جملہ مشتملہ کے تاکید
تاکید ہے سلام بلفظ تسلیما ہوگیا ہے ارباب تحقیق فرماتے ہین سلام تحیت جسکا جواب واجب
سبب اوسکا شرفیت کے لیے ہے گر سلام رہا کہ قریب یعنی صلوٰۃ کے ہے انبیا علیہم السلام پر عنایت

حیات ظاہری مین اور بعد اوسکے اگرچہ مسلم اون کی قبر منبر کے بیچ قریب ہو جانا ہے بجا انفصد اورون کے کہ او نپر بعد از موت سوا وقت زیارت قبر کی استقلالاً جائز نہین کما افادہ الشیخ تقی الدین السبکی کذا فی الدر المنضود لابن حجر المکی

**فصل دوسری فضائل و فوائد درود کے بیان مین**

علمائے راسخین اور ائمہ دین فرماتے ہین ایک درود دنیا و مافیہا سے بہتر اور دونون جہان کے لیئے کافی ہے ثواب اوسکا طاعات ہزار سالہ کے ثواب سے زیادہ اور رتبہ اوسکا اکثر عبادات بدنیہ اور مالیہ اور قولیہ سے اعلی ہے اور یہ فضل و عنایت اس امت بابرکت پر اوس صاحب دولت کے بدولت ہے صلے اللہ علیہ وسلم ورنہ ہم کب لائق اس عنایت اور مستحق اس کرامت کے تھے مسلم اور ابوداؤد و ترمذی اور طبرانی احمد ابونعیم وغیرہم اکابر محدثین روایت کرتے ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین جو شخص مجھپر ایک درود بھیجتا ہے خدا تعالے اوسپر دس بار اور حاکم اور احمد کی روایت مین ہے ستر بار درود بھیجتا ہے اور نسائی اور دارمی اور احمد اور حاکم اور ابن حبان نے بالفاظ متقاربہ ابوطلحہ انصاری سے روایت کیا جو شخص مجھپر ایک بار درود بھیجتا ہے خدا تعالے اوسپر دس درود بھیجتا ہے اور جو ایک سلام بھیجتا ہے اوسپر دس سلام بھیجتا ہے ابونعیم نے حلیہ مین اور ابوقاسم نے ترغیب مین ذکر کیا عمر بن خطاب کی حدیث مین آیا جو شخص میری امت سے باخلاص مجھپر درود بھیجتا ہے اللہ تعالے اوسپر دس درود بھیجتا ہے اور اوسکے دس درجے بلند کرتا ہے اور اوسکے لیئے دس نیکیان لکھتا ہے اور اوسکی دس برائیان محو فرماتا ہے نسائی اور طبرانی اور بیہقی اور ابن ابی عاصم نے مانند اسکے ابوبردہ بن نیار رضہ سے روایت کیا ورجالہ ثقات انتہی پس یہ تو ایک بڑی نعمت ہے کہ پروردگار تقدس و تعالے اس بندۂ ناچیز آلودۂ معصیت پر دس بار رحمت اپنی نازل فرمائے اور اوسے اپنے سلام سے مشرف کرے اور دس درجے اوسکے بلند کرے اور دس نیکیان اوسکے نامۂ اعمال مین لکھے اور دس گناہ اوسکے بخشے ایک نکتہ و لطف اوسکے مہمات دین و دنیا کو کفایت کرتی ہے اور اوسنے غایت اوسکی سب مطالب و مقاصد کے لیئے کافی ہے اگر تمام عمر کی عبادت کے صلہ مین ایکبار بھی نصیب ہو یہ دولت انتہا

یا نہ آئے دین و دنیا کے لیے کافی و وافی سمجھے ٭ مرا از زلف تو موئے بسند ست ٭
فضولی می کنم بوئے بسند ست ٭ شیخ عبد الحق دہلوی کہتے ہین جب مین مکہ سے مدینہ شریف
کو چلا شیخ عبد الوہاب متقی نے فرمایا اس راہ مین کوئی عبادت بعد فرائض کے درود کے
برابر نہین سب اوقات اپنی اسی مین صرف کیجیو مین نے کہا کوئی عدد معین ہے فرمایا یہان
عدد معین نہین اتنا پڑہو کہ درود کے رنگ مین رنگ جاؤ اور اوسمین مستغرق ہو جاؤ
اور آپ فرماتے ہین درود مجہپر صراط پر نور ہے اور جو شخص جمعہ کے دن مجہپر اسی بار درود
بہیجے اسی برس کے گناہ اوسکے بخشے جاوین صحابہ نے کہا یا رسول اللہ درود کسطرح بہیجین
فرمایا کہو اللہم صل علی محمد عبدک ونبیک ورسولک النبی الامی اور فرماتے ہین جو شخص
جمعہ کے دن نماز عصر پڑہ کر اوٹہنے سے پہلے کہے اللہم صل علی محمد النبی الامی وعلی آلہ وسلم تسلیما
اسی برس کے گناہ اوسکے بخشے جاوین اور اسی برس کی عبادت کا ثواب اوسکے واسطے
لکہا جاوے فائدہ گناہون سے صغائر مراد ہین نہ کبائر اور بخشش صغائر کی بہی اخلاص
قلب اور مقبولیت درود سے مشروط ہے گویا یہ عمل شریف اور تمام حسنات ازالہ سیئات
مین حکم دوا کا رکہتی ہین کہ جسطرح تاثیر دوا کی شرائط استعمال اور توجہ طبیب اور عدم موانع
پر موقوف ہے اسیطرح انکی تاثیر بہی بے عنایت الٰہی اور رعایت شرائط
اور انعدام موانع ظاہر نہین ہوتی بلکہ جسطرح بدپرہیزی سے بیماری بڑہ جاتی ہے کہ علاج
پذیر نہین رہتی اسیطرح گناہون کی کثرت دل سیاہ کرتی ہے اور جب سیاہی اوسکو گہیر لیتی
ہے اوسوقت کوئی چیز یہانتک کہ قرآن بہی نفع نہین بخشتا ولا یزید الظلمین الا خسارا العزیز
گناہ حقیقت مین ایک آگ ہے جب وہ آگ دل مین بہڑکتی ہے دوزخ کی طرف کہ بمنزلہ
اسکے مرکز کے ہے بالطبع میل کرتی ہے اور آدمی کو کہینچکر پہنچاتی ہے اور یہ حرکت نہایت تیزی
کے ساتہ ہوتی ہے اوسوقت کوئی تہامنا اوسے نہین روک سکتا اسلیے آدمی کو چاہیے
کہ حسنات کی تاثیر پہ بہروسا کرکے گناہ مین مبتلا نہو یہ کیا ضرور ہے تریاق جسکے پاس ہو
سانپ کے منہہ مین انگلی دیا کرے کہ ضرر گناہ کا یقینی اور زوال اوسکا ظنی ہے تا امکان
جسقدر ہو سکے باسید بخشش اون گناہون کے کہ احیاناً واقع ہو جاوین اور بلند ہونے درجون

اور مرتبون اور حاصل ہونے دین و دنیا کی مرادون اور مقصدون کے اون صیغون کے
ساتھ کہ صحیح حدیثون اور معتبر روایتون مین وارد ہوئی ہین روایت اون کی ترکیب سے البتہ
کے درود کی کثرت کرے اللہم وفقنا لذلک بجاہ نبیک المصطفی و حبیبک المجتبی اور فرماتے
تم مین جو شخص درود زیادہ پڑھے گا قیامت کے دن ہر مکان مین مجھسے زیادہ نزدیک
ہوگا جو جمعہ کے دن یا رات مجھپر درود بھیجتا ہے خدا تعالے سو حاجت اوسکی روا کرتا ہے
ستر آخرت اور تیس دنیا مین آور درود پر ایک فرشتہ مقرر کرتا ہے کہ میری قبر مین پہونچاتا ہے
جیسے تمہارے پاس ہدیہ لایا جاتا ہے اور اوسکا نام اور نسب اور قوم مجھے بتاتا ہے
مین اوسی صحیفۂ سپید مین نگاہ رکھتا ہون آور فرماتے ہین جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات
مجھپر درود بہت بھیجو کہ بیشک تمہارے درود مجھے پہونچتی ہین مین تمہارے حق مین دعا اور
استغفار کرتا ہون اور فرماتے ہین جمعہ کے دن مجھپر درود بہت بھیجو کہ وہ دن مشہود ہے
فرشتے اوس روز حاضر ہوتے ہین جو بندہ مجھپر درود بھیجتا ہے اوسکی درود مجھے پہونچتی
ہی جہان کہین کہ ہو لوگون نے پوچھا اور وفات کے بعد فرمایا وفات کے بعد بھی
کہ زمین پر پیغمبرون کا جسم کہانا حرام ہے اور فرماتے ہین جمعہ کے دن مجھپر درود بہت بھیجو
کہ جو امتی میرا مجھپر درود بھیجتا ہے اوسکی درود مجھے پہونچتی ہے پس جسکی درود زیادہ ہوگی
مجھسے نزدیک زیادہ ہے آور فرماتے ہین جمعہ کے دن مجھپر درود بھیجو کہ جبرئیل نے مجھسے
کہا پروردگار فرماتا ہے اہل زمین سے جو مسلمان تجھپر ایک بار درود بھیجتا ہے مین اور میرے
فرشتے اوسپر دس درود بھیجتے ہین اور فرماتے ہین جمعہ تمہارے دنون مین زیادہ بزرگ
ہے کہ آدم اوسدن پیدا ہوئے اور اوسی دن روح اون کی قبض ہوئی اور اوسی مین
نفخ اور صعقہ ہے پس اوسدن مجھپر درود بہت بھیجو کہ تمہاری درود میرے حضور مین
عرض کیجاتی ہے صحابہ نے کہا اور بعد آپکی رحلت کے فرمایا بیشک اللہ تعالے نے زمین پر
پیغمبرون کا بدن کہانا حرام کیا ہے فائدہ منذری نے اس حدیث کی تحسین اور حاکم
اور ابن خزیمہ اور ابن حبان اور نووی نے تصحیح کی ابن دحیہ اوسے صحیح محفوظ اور
حافظ عبد الغنی حسن صحیح کہتے ہین آور سخاوی کا قول یہی ہے اوسکے اسناد مین ایک علت

ابو حاتم نے نقل کیکے کلام دارقطنی وخطیب سے رفع کرتے ہین تنبیہ ان حدیثون سے
دو امر ثابت ہوے ایک یہ کہ اوقات متبرکہ مین اہتمام حسنات کا زیادہ چاہیے دوسرے یہ کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبر مبارک مین زندہ ہین درود ہمارا اونکے حضور عرض کیجاتا
ہے آپ خوش ہوتے ہین اور ہمارے حق مین دعا اور استغفار کرتے ہین آپکی دعا
اور استغفار ایک نعمت عظمی اور دولت کبرے ہے جسے یہ دولت بے نہایت کہ سلطنت
ہفت کشور سے بہتر ہے تمام عمر مین ایکبار بھی میسر ہو دو جہان کی خوبیان اوسے حاصل ہون
اور دنیا و آخرت کی سب آفتون سے نجات پائے ع اگر جملہ جہانم خصم گیرند بہ نترسم
اگر تگہدار من تو باشی بدو زنشادی در ہمہ عالم نگنجم بہ اگر یک لحظہ غمخوار من تو باشی بداور فرماتے ہین
جو شخص مجھپر سلام بھیجتا ہے فرشتہ سلام اوسکا مجھے پہونچاتا ہے کہ اے محمد فلان بیٹا فلان کا
آپ پر سلام بھیجتا ہے اور اکثر روایات مین بجائے سلام لفظ صلوۃ وارد ہے اور
فرماتے ہین خدا کے سیاح فرشتے سلام اوسکا مجھے پہونچاتے ہین فائدہ ہرچند جواب لفظ
سلام تحیت کا واجب ہے اور آپ اوسکے جواب مین اہتمام رکھتے مگر آپکی رحمت وعنایت
سے امید واثق ہے کہ غریبان امت کو بعد انتقال کے بھی جواب سلام سے مشرف فرماتین
بلکہ سخاوی نے قول بدیع مین اور دیلمی نے مسند الفردوس مین اور ضیا نے مختارہ مین
اور ابو الشیخ نے اپنی کتاب مین بعض صحابہ سے مرفوعاً روایت کیا جو شخص اپنے بستر
پر لیٹتے سوتے وقت سورۂ ملک پڑہے پھر چار بار یہ کلمات کہے اللہم رب الحل والحرام و
رب الرکن والمقام ورب المشعر الحرام بحق کل آیۃ انزلتہا فی شہر رمضان بلغ روح محمد
تحیۃ وسلاما اللہ تعالے دو فرشتے متعین کرے کہ میرے پاس آکر عرض کرین اے محمد فلان
بن فلان آپکو سلام ورحمۃ اللہ کہتا ہے مین اوسکے جواب مین کہون فلان بن فلان پر
میری طرف سے سلام اور خدا کی رحمت اور اوسکی برکتین آئین بشکوال اور ابن ابی الدنیا
سلیمان بن سحیم سے نقل کرتے ہین مین نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکہا
عرض کیا یا رسول اللہ یہ لوگ جو آتے ہین اور سلام بھیجتے ہین آیا آپ اونکے سلام سے
واقف ہوتے ہین فرمایا ہان اور مین اونکے سلام کا جواب دیتا ہون ع یا نبی اللہ

السلام علیک ❊ انما الفوز والفلاح لدیک ❊ بسلام آمدم جوابم ده ❊ مرہمی بہر دل خرابم نہ
مہر یکبار زغصہ یاقوت ❊ روح را کام بخش ودل را قوت ❊ زاری من شنو تکلم کن ❊ گریہ
من نگر تبسم کن ❊ رحم کن بر من و فقیری من ❊ دست ده بہر دستگیری من ❊ گر زنفسم
براہ سنت تو ❊ ہستم از عاصیان امت تو ❊ سلام علی خیر الانام محمد ❊ حبیب آلہ العالمین
وسید ❊ بشیر نذیر ہاشمی مکرم ❊ عطوف رؤف من یسمی باحمد ❊ الٰہی اس سے زیادہ
دولت ونعمت کیا ہوگی کہ تمام پیغمبروں کے سردار اور خدا کے پیارے اس ناچیز
بے بضاعت کو جواب سلام کا دیں اور اسکے حق میں دعا رحمت وبرکت کریں اگر تمام
عمر کی محنت وشفقت کے صلے میں ایکبار بھی یہ دولت ہاتھ آئے اجر عظیم اور نفع کثیر ہے ؎
صد سلامت میفرستم پر لواے فخر کرام ❊ اگر آید یک علیکم در جواب صد سلام ❊ ؎
ہر سلام تکن رنجہ در جواب آن لب ❊ کہ صد سلام مرا یک جواب از تو بس است ❊ الغرض
یہ دولت بے نہایت تو ایکطرف ہے مصادق اگر اپنے محبوب کی ادنے توجہ والتفات
پر جان قربان کرے بجا ہے اور خوشی میں اسکے گھر اور باہر ملک ومال لٹا دے تو روا
ہے ؎ جان میدہم در آرزو اے قاصد آخر باز گو ❊ در مجلس آن نازنین حرفے گر از ما میرود
ایک شخص نے کسی عالم سے پوچھا ایک وقت میں کروڑوں آدمی اکناف عالم اور اطراف
زمین سے حضرت کی خدمت میں تحفہ سلام بھیجتے ہیں آپ اونکے سلام کا کسطرح جواب دیتے ہیں
جواب دیا ؎ کالشمس فی وسط السماء ونورہا ❊ یغشی البلاد مشارقا ومغاربا ❊ یعنی
جیسے آفتاب بیچ آسمان میں ہوتا ہے اور اوسکا نور مشرق اور مغرب کے سب شہروں کو
ڈھانپ لیتا ہے اسیطرح ہزاروں لاکھوں آدمی ایکوقت میں اوس آفتاب پر نبوت
سے مستفیض اور اونکے سلام سے مشرف ہوتے ہیں اور فرماتے ہیں بہت نزدیک مجھسے
وہ لوگ ہیں جو بکثرت مجھپر درود بھیجتے ہیں فائدہ اہل ذوق کے نزدیک یہ حدیث فضیلت
صلی میں کفایت کرتی ہے کہ خوب خوبی سارے کمالات کو شامل ہے اور قرب الٰہی کو بشمول
کرامتی کو بقدر قرب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل ہوگا اور تعالیٰ خدا سے زیادہ قریب
ہوگا اور فرماتے ہیں جو شخص کہے اللہم صل علی روح محمد فی الارواح وصل علی جسد محمد

ی الاحباب وصل علی قبر محمد فی القبور اللهم ابلغ روح محمد منی تحیة وسلاما مجھے خواب میں
دیکھے یہ صیغہ حرمین شریفین میں اس غرض کے واسطے بہت معروف ہے اور شیخ عبد الحق
دہلوی مفاخر الاسلام سے نقل کرتے ہیں جو شخص جمعہ کے دن یہ درود پڑھے اللهم صل
علی محمد ن النبی الامی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھے یا اپنا مکان دیکھے بہشت
میں اوسکے واسطے تیار ہے اور جو ایکبار میں میسر نہو پانچ جمعہ تکرار کرے بفضل الٰہی وہ چیز
نظر آئے گی اور سے خوشی بخشے اور یہ ترکیب بھی لکھتے ہیں شب جمعہ دو رکعت ادا کرے ہر رکعت میں سورہ
فاتحہ کے بعد پچیس بار سورۂ اخلاص اور سلام کے بعد ہزار بار یہ درود پڑھے صلی اللہ
علی النبی الامی اور تیسری ترکیب جسے بہت مجرب کہتے ہیں یہ ہے جمعہ کی رات دو رکعت ہر رکعت
میں سورۂ فاتحہ کے بعد گیارہ بار آیۃ الکرسی اور گیارہ بار سورۂ اخلاص پھر سو بار یہ درود
پڑھے اللهم صل علی محمد ن النبی الامی و آلہ وسلم اگر ایکبار میں زیارت سے مشرف نہو تین
جمعہ کرے انشاء اللہ چوتھے بار کی حاجت نہوگی اللهم ارزقنا فائدہ رویت دو قسم ہے
ظاہری اور باطنی اور ظاہری بھی دو قسم ہے خواب میں اور بیداری میں اور بیداری میں بھی دو قسم ہے
عالم حیوۃ مرئی میں اور بعد اوسکے وفات کے زیارت اوس جناب کی عالم بیداری میں
ہم خفتہ بختوں کو کہاں نصیب ہے پہلی قسم اوسکی تو صحابہ کرام پر تمام ہوچکی اور دوسری قسم
اولیائے عظام کے لیے مخصوص ہے خوشا طالع وہ ہے قسمت اوسکی جسے خواب میں بھی وہ
جمال جہان آرا نظر آجائے ع نشان بخت بیدار یست آنخواب : کہ در روے ببینم آن ماہ
جہانتاب : فائدہ اخری اجل من الاولی جسطرح درود شریف کی برکت سے
زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں حاصل ہوتی ہے اسیطرح اوسکی کثرت
سے رویت باطنی بھی میسر ہوسکتی ہے یہانتک کہ باطن مصلی جمال مبارک کا آئینہ ہوجاتا ہے
اور بسبب کمال اس دولت بیزوال کا حاصل ہوتا ہے اوسوقت کسی حال میں صورت مبارک
دیدہ بصیرت سے غائب نہیں ہوتی ظاہر اوسکا اگر اوسطرف مصروف بھی ہوجاتا ہے مگر باطن
ہر وقت اور ہر حال میں آپکی زیارت سے مشرف رہتا ہے اور اوس سے یہ فضل ہے
کہ رویت خیال مخالطت وہم سے پاک نہیں ہوسکتی بلکہ وہ رویت رویت بصیرت سے تابع

دلواحق سے یہ ہے کہ جب صورت کریمہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم طالب کی چشم بصیرت مین
ہر وقت مستقر اور منطبع رہتی ہے آئینہ خیال بھی کدورات سے صاف ہو جاتا ہے اور اکثر
وہ جمال دلربا خواب مین نظر آتا ہے و ما ہو الا نور علی نور اور اس جگہہ طالبان رویت کو ادب
کی رعایت ضرور ہے کہ اس نعمت عظمی اور دولت کبری یعنی انطباع و انتقاش صورت کریمہ
اور حصول زیارت مقدسہ کو نتیجہ اپنے جذب محبت کا نجانین بلکہ عنایت محبوب کی سمجھین
کہ ذرہ آفتاب کو اپنی طرف متوجہ نہین کر سکتا اور قطرۂ ناچیز دریا کو نہین کھینچ سکتا بلکہ
اپنے اختیار سے اوس تک پہونچ نہین سکتا ہان اگر آفتاب عالمتاب اپنی عنایت سے ذرہ
ناچیز پر نظر کرے بعید نہین اور جو سلیمان مور ناتوان کے حال زار پر متوجہ ہو گنجائش
رکھتا ہے بلکہ بنظر انصاف ہماری آنکھہ قابلیت اس نعمت کی اصلا نہین رکھتی یہ صرف رحمت
و عنایت اوس جناب کی ہے کہ اپنی زیارت کریمہ سے مشرف فرمایین اور جمال جہان آرا
اپنا ہم روسیاہون کو دکھایین ؎ براے دیدن روے تو چشم دیگرم باید ٭ کہ این چشمے
کہ من دارم جمالت را نشاید ٭ شیخ ابو عبد اللہ ساحلی کہتے ہین بزرگترین ثمرات اور
گرامی ترین فواید صلوٰۃ یہ ہے کہ جب آدمی برعایت آداب و محافظت شروط و خلوص نیت
و تدبر معانی درود کی کثرت کرتا ہے محبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اوسکے دل کو
گھیر لیتی ہے اور شجرۂ طیبہ محبت بحکم المرء لمن یحب بطیب ثمرۂ اتباع و طاعت بخشتا ہے اور
بواسطہ اس محبت و طاعت کے بحکم المرء مع من احب اور بمفہوم من یطع اللہ و الرسول
فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین و الصدیقین و الشہدا و الصالحین
و حسن اولئک رفیقا ان مقبولان بارگاہ الہی کی معیت خاصہ سے کہ سرور اون کے
محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہین مشرف و ممتاز بلکہ بسبب اتباع آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی محبوبیت الہی سے کہ عمدہ کمالات اور بہترین مقاصد و مرادات ہے سرفراز ہوتا ہے
پس طالب صادق کو لازم ہے کہ درود کی کثرت کرے تا باطن اوسکا آئینہ صورت نبویہ
اور مرات جمال مصطفویہ ہو جاے اور جب اوس صورت مقدسہ کو آئینہ دل مین جلوہ گر
دیکھے اوسکے استقرار مین اہتمام تمام اور سعی بلیغ بجا لاے اور اوس صورت کریمہ کو تمام

معاملات و مراقبات قلبی و قالبی مین پیش نظر رکھے اور کسیوقت چشم بصیرت سے غائب
نہونے دے کیونکہ نسبت تامہ اور محبت کاملہ اوس جناب سے حاصل اور وصل دائم میسر ہو
ے ہمنشینم بخیال تو و آسودہ دلم ✦ کاین وصالیست کہ در پے غم ہجرانش نیست ✦ اور
فرماتے ہین جو شخص میری قبر کے پاس مجھپر درود پڑہتا ہے مین سنتا ہون اور جو دور سے
بھیجتا ہے تو خدا ایک فرشتہ متعین کرتا ہے کہ اوسکے درود مجھے پہونچاتا ہے
اور اوسکے دین و دنیا کے کام درست کرتا ہے اور مین قیامت کے روز اوسکا گواہ یا شفیع
ہونگا اور فرماتے ہین جو شخص مجھپر درود بھیجے اوسکی قیامت کے دن شفاعت
کرون فائدہ یہ دولت گنہگاران امت کے حق مین کفایت کرتی ہے جبکے شفیع محمد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم ہین اونسے کس بات کا غم ہے ے غم نخورد آنکہ شفیعش توئی ✦ یا بہ
دہ قدر رفیعش توئی ✦ حاصل من نیست ز طاعت مرا ✦ ہست چو امید شفاعت مرا ✦ اور
فرماتے ہین جو شخص نماز صبح کے بعد کلام کرنے سے پہلے سو ۱۰۰ بار درود مجھپر بھیجے خدا تعالے
سو حاجتین اوسکی روا فرمائے تیس ۳۰ دنیا مین اور ستر جمع رکھے یعنے آخرت کے لیے عرض کیا
یا رسول اللہ درود کسطرح چاہیے فرمایا ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین
آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما اللہم صل علی محمد فائدہ یہ حدیث ضعیف ہے اور فرماتے ہین جو شخص ایکدن مین پچاس بار درود پڑہیگا
قیامت کے دن مین اوس سے مصافحہ کرونگا اور فرماتے ہین جو شخص چاہتا ہے خدا کو
اپنے سے راضی پائے درود کی کثرت کرے اور منقول ہے پروردگار تقدس و تعالے
دو شخصون کے حال سے ہنستا ہے یعنے اونکے کام سے خوش اور اون سے راضی ہوتا ہے ایک
وہ کہ یارون کے گھوڑے سے بڑے گھوڑے پر دشمن کا سامنا کرے سب شکست کہا ین
اور وہ قائم رہے اگر مارا جائے شہید ہو اور جو بچ جائے تو خدا تعالے اوس سے ہنستا ہے
یعنے راضی اور خوش ہوتا ہے دوسرا وہ شخص کہ رات کو خلق سے چھپکر اوٹھے اور اوٹھکر
وضو کرکے خدا کی تحمید اور تمجید اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود پڑہے اور قرآن مجید
سنے خدا تعالے اوس سے راضی اور خوش ہوتا ہے اور فرماتا ہے اس بندے کو دیکھو
کہ میرے سوا کوئی اوسے نہین دیکھتا اور فرماتے ہین جبرئیل نے مجھے خدا کا پیام دیا جو شخص مجھپر

ایک درود بھیجتا ہے فرشتے سب اوسپر دس درود بھیجتے ہین اور وہ درود عرش
تک پہونچتی ہے جس فرشتے کیطرف سے گذرتی ہے وہ کہتا ہے صلوا علی قائلہا کما صلے
علی النبی صلے اللہ علیہ وسلم اسکے کہنے والے پر درود بھیجو جیسے اوسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم
پر درود بھیجی اور فرماتے ہین جو بندہ عرفہ کے روز موقف مین وقوف کرے پھر سو بار فاتحہ اور
سو بار اخلاص پڑھکر سو بار اللہم صل علی محمد و علے آل محمد کما صلیت و بارکت علی ابراہیم
و علے آل ابراہیم انک حمید مجید اور سو بار اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک
ولہ الحمد بیدہ الخیر یحیی و یمیت و ہو علے کل شیئ قدیر پڑھے اللہ تعالے فرشتون سے فرماتا
ہے میرے فرشتو کیا بدلا ہے میرے اس بندے کا کہ اسنے میری تسبیح اور تہلیل اور
ثنا کہی اور میرے پیغمبر پر درود بھیجی اے فرشتو گواہ رہو مین نے اسے بخشدیا اور شفاعت
اوسکی اوسکے حقمین قبول کی اگر سب اہل موقف کے حق مین شفاعت کی قبولیت چاہیگا ہر آئینہ قبول کرونگا اور فرمایا
جو شخص ہر روز تین۳ بار اور ہر شب تین۳ بار میری محبت اور شوق کے ساتھ مجھپر درود
بھیجے خدا پر حق ہے کہ اوسدن رات کے گناہ اوسکے بخشدے اور فرماتے ہین سیاح
فرشتے خدا کے جب ذکر کے حلقون یعنے ذاکرین کی مجلسون پر گذرتے ہین ایک دوسرے سے
کہتا ہے بیٹھو جب وہ دعا کرتے ہین یہ آمین کہتے ہین اور جب وہ درود بھیجتے ہین یہ بھی انکے
ساتھ درود پڑھتے ہین اور جب فارغ ہوتے ہین آپس مین کہتے ہین انکو خوشی اور خوشی
ہو کہ بخشے گئے اور ایکروز فرمایا قیامت کے دن تین۳ شخص عرش کے سایہ مین ہونگے
جسدن اوسکے سوا کوئی سایہ نہوگا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ تین۳ شخص کون ہین
فرمایا جو میری غمگین امتی کا غم دور کرے اور جو میری سنت زندہ کرے اور جو مجھپر
درود بہت بھیجے اور فرماتے ہین جو دو شخص آپس مین خدا کے واسطے محبت رکھتے ہین
اور ملاقات کے وقت مصافحہ کرکے درود بھیجتے ہین جدا ہونے سے پہلے اگلے اور پچھلے
گناہ اونکے بخشے جاتے ہین اور مروی ہے جسکے پاس صدقہ نہو وہ یہ درود پڑھے اللہم صل
علے محمد عبدک و رسولک و صل علی المومنین و المومنات و المسلمین و المسلمات کہ اوسکے
حق مین زکوٰۃ ہے اور مسلمان نیکی سے سیر نہین ہوتا جبتک بہشت مین نہ پہونچے اور

اونھون فرمایا آج کی رات مین نے عجیب ماجرا دیکھا ایک شخص میری امت سے پل صراط
پر کبھی چوتڑون سے پھسلتا ہے اور کبھی گھٹنون سے چلتا ہے اور کبھی چپٹ جاتا ہے
ناگاہ اوسکے درود نے ہاتھ اوسکا پکڑا اور سیدھا کھڑا کر دیا کہ صراط سے پار ہو گیا اور
فرماتے ہین خدا کا ایک فرشتہ ہے اوسکا ایک بازو مشرق مین ہے اور دوسرا مغرب مین
جب کوئی شخص محبت محبت کے ساتھ درود بھیجتا ہے وہ فرشتہ پانی مین غوطہ کھاکر اپنی
پر جھاڑتا ہے خدا ایسا کرتا ہے ہر قطرے سے کہ اوسکے پرون سے ٹپکتا ہے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے
کہ قیامت تک درود پڑھنے والے کے لیئے استغفار کرتے ہین اور ایک روایت مین آیا
جو شخص حضرت پر درود بھیجتا ہے ستر ہزار فرشتے اوسپر درود بھیجتے ہین اور فرماتے ہین
محدثین جب قیامت کے دن آوینگے اونکے ساتھ دواتین ہونگی خدا ایتعالے فرمائیگا
تم اہل حدیث ہو بد تہا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر درود لکھتے تھے بہشت کو چلے جاؤ اور فرماتے ہین
جو شخص کتاب مین درود لکھتا ہے درود اوسکی ہمیشہ جاری رہتی ہے جبتک میرا نام اوس
کتاب مین رہتا ہے امام جعفر صادق فرماتے ہین جو شخص کتاب مین درود لکھتا ہے صبح و
تمام فرشتے اوسپر درود بھیجتے ہین جبتک حضرت کا نام اوس کتاب مین باقی ہے اور صدیق اکبر
فرماتے ہین درود لونڈی غلام کے آزاد کرنے سے بہتر ہے امیر المومنین عمر رض فرماتے ہین دعا آسمان
و زمین کے درمیان رکی جاتی ہے جبتک تو اپنے پیغمبر پر درود نہ بھیجے بلند نہین ہوتی
پاتی ابن مسعود کہتے ہین مین نماز پڑھتا تھا اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم آئے اور ابوبکر اور عمر رض
وہان تشریف رکھتے تھے بعد فراغ کے خدا کی تعریف و ثنا شروع کی پھر حضرت پر درود
بھیجی پھر اپنے واسطے دعا کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سل تعطہ سل تعطہ سوال کر
تجھے دیا جائیگا سوال کر تجھے دیا جائیگا موسے علی فرماتے ہین اگر یاد خدا مین ہرج نہوتا مین
بیشک نزدیکی خدا کی درود کے ساتھ ڈھونڈہتا اسلیے کہ مین نے حضرت سے سنا جبرئیل
نے خدا کیطرف سے اونہین پیام دیا جو شخص تجھپر دس درود بھیجیگا میری ناخوشی سے امون
ہو جائیگا اور فرماتے ہین جو شخص حضرت پر ہر روز تین بار اور ہر جمعہ کو سو بار درود پڑھے صلوۃ اللہ وملائکتہ وانبیائہ
ورسلہ وجمیع خلقہ علے محمد وآل محمد وعلیہم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ قیامتکو حضرت کے گروہ مین اوٹھیگا

اور حضرت اوسکا ہاتھ پکڑکے اپنے ساتھ بہشت مین لیجاوینگے اور ابوذر رض فرماتے ہین
مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی کہ نماز چاشت کی سفر وحضر مین پڑھو اور
اور ہر دن وتر اور درود کے نہ سوؤون ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رض فرماتی ہین
اپنی مجلسون کو حضرت پر درود بھیجنے اور عمر رض کے ذکر سے زینت دو کعب اخبار کہتے ہین
خدا تعالے نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی بھیجی اے موسے کیا تو چاہتا ہے کہ محشر کی پیاس
سے محفوظ رہے عرض کیا ہان یارب حکم ہوا تو درود بہت بھیجا کر محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر
شیخ ابو محمد جبر کتاب شرف المصطفے اسے لکھتے ہین احمد بن موسے اپنے باپ سے اور وہ
اپنے دادا سے نقل کرتے ہین جو شخص اللهم صل علے محمد و علے آل محمد واہل بیتہ سو بار کہے خدا تعالے
سو حاجتین اوسکی روا کرے اون مین سے تیس دنیا مین مروی ہے جو شخص حضرت کی
قبر کے پاس کھڑا ہو کر یہ آیت پڑہے ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ
وسلموا تسلیما پھر ستر بار کہے صلے اللہ علیک یا محمد ایک فرشتہ اوسکا نام لیکر پکارے اے فلان کی
حاجت تیری ضائع نہ گئی اور وہ قبول ہوئی عطا فرماتے ہین جو شخص یہ درود ہر روز
صبح اور تین بار شام پڑھے اللهم صل علی محمد فی الاولین وصل علی محمد فی الآخرین وصل علی
محمد فی النبیین وصل علے محمد فی المرسلین وصل علے محمد فی الملاء الاعلے الی یوم الدین اللهم
اعط محمدن الوسیلۃ والفضیلۃ والشرف والدرجۃ الرفیعۃ وابعثہ مقاما محمودا اللهم انی
آمنت بمحمد ولم اره فلا تحرمنی فی الحیٰوۃ رؤیتہ وارزقنی صحبتہ وتوفنی علے ملتہ واسقنی من
حوضہ شربا مریا سائغا ہنیا لا نظما بعدہ ابدا انک علے کل شئ قدیر اللهم بلغ روح محمد
منا تحیۃ وسلاما اللهم کما آمنت بہ ولم اره فلا تحرمنی فی الجنۃ رؤیتہ جڑ اوسکی گناہون کی
اوکھڑ جاوے اور نقش اوسکی خطاؤن کا نامہ اعمال سے مٹ جاوے اور ہمیشہ مسرور رہے
اور امیدین اوسکی حاصل ہون اور دشمنون پر غالب رہے اور نیکیون کی توفیق دیا جاوے
اور بہشت مین پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی رفاقت سے مشرف ہو اور یہ صیغہ دلائل الخیرات
مین بھی تھوڑے سے تغیر کے ساتھ مذکور ہے واللہ الموفق والمجیب اسکے صیغ قریب تیسری
فصل اون لوگون کے ذم مین جو نام نامی سنکر درود نہین پڑھتے

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین جسکے پاس مین ذکر کیا گیا اور وہ مجھپر درود بہیجنا
بہول گیا بے شک بہشت کی راہ سے بہٹک گیا فائدہ اس حدیث کو ابن ابی عاصم نے حلیہ مین اور
طبری اور طبرانی نے نقل کیا اور جب یاس درود راہ بہشت ہونیوالا ہوا تو درود بہیجنیوالا ایسا ایک
راہ بہشت ٹہیرا گویا بہشت کی راہ یہ ہے کہ آدمی پیغمبر پر درود بہیجے اور فرماتے ہین جسکے پاس میرا ذکر کیا
اور مجھپر درود نہ بہیجے دوزخ مین جائے اور فرماتے ہین بخیل ہے وہ جسکے پاس میرا ذکر ہوا اور مجھپر درود
نہ بہیجے نسائی نے سنن کبری مین اور احمد نے اپنی مسند اور طبرانی نے معجم کبیر اور بیہقی نے دعوات اور ابن ابی عاصم نے
کتاب الصلوۃ اور تیمی نے ترغیب اور حاکم نے بسند صحیح مستدرک مین مانند اسکے روایت کیا اور ترمذی کی
روایت مین قتادہ سے مرسلا وارد ہے ظلم سے ہے یہ بات کہ کسی کے پاس میرا ذکر کیا جائے
اور وہ مجھپر درود نہ بہیجے اور فرمایا خاک آلودہ ہو ناک اوسکی جسکے پاس میرا ذکر آوے
اور وہ مجھپر درود نہ بہیجے ایکدن حضرت صحابہ کو اپنے منبر کے قریب کہڑا کر کے پہلے زینے پر
چڑہے اور آمین فرمایا پہر دوسرے اور تیسرے زینے پر بہی یہی لفظ کہا صحابہ نے عرض کیا
آج ہمنے آپ سے وہ سنا جو کبہی نہ سنا تہا فرمایا جبریل نے آکر مجھسے کہا دور ہو جیو یعنے خیر و برکت
سے اور ہلاک ہوجیو وہ شخص جسنے رمضان پایا اور نہ بخشا گیا مین نے کہا آمین جب مین دوسرے زینے پر
گیا کہا دور ہو اور ہلاک ہو وہ شخص جسنے آپکا ذکر سنکر درود نہ پڑہی مین نے کہا آمین
جب تیسرے زینے پر گیا کہا دور ہو اور ہلاک ہو وہ شخص جو ماں باپ یا دونون مین سے ایک بڑہاپے مین پایا اور اونسے
اوسے بہشت مین نہ پہونچایا مین نے کہا آمین اور فرماتے ہین آدمی کو اسقدر بخل کافی ہے
کہ میرا ذکر سنکر درود نہ بہیجے اور ایک روایت مین ہے جو میرا ذکر سنکر درود نہ بہیجے بیشک
شقی ہو جائے ابوذر کی حدیث مین آیا ہے سب سے زیادہ بخیل وہ ہے جو میرا ذکر سنکر
درود نہ پڑہے فائدہ ظاہر ہے جو شخص اپنے نفس کو ایسی سعادت اور دولت سے
محروم رکہے اوس سے زیادہ بخیل کون ہے بخیل یہ چاہتا ہے جو میرے پاس ہے کہین نجائے
اور اوس سے کسی کو فائدہ نہ پہونچے اور یہ شخص چاہتا ہے کہ میرے نفس کو بہی کسیطرح کی
خوبی اور بہلائی حاصل نہو بخیل اپنا مال عزیز جسکو بہرا مشقت سے جمع کیا نفس پر صرف کرنا
نہین چاہتا اسکے پاس نکچہ مال جاتا ہے نکچہ حرج ہوتا ہے صرف زبان ہلانا ہی نفس کے

فائدے کے لیے گوارا نہین کرتا اور اوسے حسرت وآفت مین مبتلا کرتا ہے نسائی عمل الیوم
واللیلہ مین اور سعید بن منصور اپنے سنن مین اور جعفر فریابی مجالس مین اور ضیاء مقدسی
مختارہ مین اور بغوی جعدیات مین اور بیہقی شعب الایمان مین اور تیمی ترغیب مین اور
اسمٰعیل قاضی اور ابن بشکوال اور ابن شاہین ابو سعید خدری رض سے روایت کرتے ہین
پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین جو قوم کسی مجلس مین پیغمبر پر درود نہین بھیجتی تھی انکو
جب درود پڑہنے والون کا ثواب دیکھین گے وہ مجلس اونپر حسرت ہوگی اگرچہ بہشت
مین داخل ہون حکایت ابو سلیمان محمد بن حسین کہتے ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے مجھسے خواب مین فرمایا اے ابو سلیمان جب میرا ذکر حدیث مین آتا ہے تو صلے اللہ علیہ
لکھتا ہے اور وسلم چھوڑ دیتا ہے اور اوسمین چار حرف ہین ہر حرف کے بدلے دس نیکی
ہین پس تو چالیس نیکی ترک کرتا ہے حکایت حسن بن موسے حضرمی معروف بابن عجیبہ
کہتے ہین مین بسبب تعجیل کے حدیث کے ساتھ درود نہین لکھتا تھا ایکرات پیغمبر صلے اللہ علیہ
وسلم کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین تجھے کیا ہوا جو ابو عمر طبری کی طرح مجھپر درود نہین بھیجتا
اوس وقت سے عہد کیا کہ آپ کے ذکر کے ساتھ صلے اللہ علیہ وسلم ضرور لکھون گا حکایت
ابن صلاح اور رشید عطار حمزہ کتانی سے نقل کرتے ہین مین حضرت کے ذکر کے ساتھ
صرف صلے اللہ علیہ لکھتا تھا ایکروز آپ نے خواب مین مجھسے فرمایا تجھے کیا ہوا ہے کہ درود
تمام نہین کرتا یعنے وسلم چھوڑ دیتا ہے اوسکے بعد پھر مین نے کبھی وسلم ترک نہ کیا چوتھی

## فصل اون لوگون کی حکایات مین جنہین درود کی برکت سے عمدہ مراتب ومقامات حاصل ہوئے

حکایت جعفر بن عبد اللہ کہتے ہین
مین نے حافظ ابو زرعہ کو خواب مین دیکھا کہ فرشتون کے ساتھ آسمان پر نماز پڑہتے ہین تو پوچھا
تمہین یہ مرتبہ کسطرح حاصل ہوا کہا مین نے ہزارون حدیثین اپنے ہاتھ سے لکھین اور ہر حدیث
کے ساتھ لکھا عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین جو شخص مجھپر
ایک درود بھیجتا ہے رب تبارک وتعالی اوسپر دس درود بھیجتا ہے حکایت ابو العباس بن منديل تحفۃ القاصد فی
اسنی المقاصد مین لکھتے ہین کہ مین نے امام شافعی کو خواب مین دیکھا پوچھا تمسے خدا تعالے نے کیا فرمایا

فرمایا رحمت کی اور بخشدیا کہا کس عمل کے سبب سے فرمایا بسبب اس درود کے کہ پڑہا کرتا تہا
اللہم صل علے محمد عدد من صلی علیہ وصل علے محمد عدد من لم یصل علیہ وصل علی محمد کما امرت
ان نصلی علیہ وصل علے محمد کما تحب ان یصلی علیہ وصل علے محمد کما تنبغی الصلوٰۃ علیہ
اور اس حکایت کو بیہقی نے بہی روایت کیا حکایت عبد اللہ بن حکم کہتے ہین مین نے
امام شافعی کو خواب مین دیکہا حال اون کا پوچہا فرمایا خدا تعالے نے بخشدیا اور رحم کیا
اور بہشت مین مجہپر اسطرح نچہاور کی جسطرح دولہن پر کرتے ہین پہر کسی نے مجہسے کہا
یہ مرتبہ تمہین اوس درود کے سبب سے ملا جو تمنے اپنے رسالے مین لکہا ہے صلے اللہ
علی محمد عدد ما ذکرہ الذاکرون وغفل عن ذکرہ الغافلون حکایت سخاوی قول بدیع مین
لکہتے ہین ابن بیان اصبہانی نے حضرت کو خواب مین دیکہا عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپنے اپنے
چچا کے بیٹے محمد بن ادریس شافعی کو کسی چیز سے مخصوص کیا فرمایا مین نے خدا سے اوسکے لیے
دعا کی کہ اوسے حساب مین ماخوذ نہ کرے اسلیے کہ وہ مجہپر ایسی درود بہیجتا تہا جو کسی نے
نہین بہیجی اللہم صل علی محمد کلما ذکرہ الذاکرون وصل علی محمد کلما غفل عن ذکرہ الغافلون
حکایت درمنضود مین لکہا ہے بنی اسرائیل مین ایک اسراف کرنے والا تہا لوگون نے
اوسکے مرنیکے بعد جنازہ اوسکا نہ اوٹہایا اور غسل نہ دیا موسے علیہ السلام کو حکم ہوا اسے
غسل دیکر جنازہ کی نماز پڑہ کہ ہمنے بخشدیا سبب دریافت کیا جواب آیا اسنے ایکدن
توریت کہولی اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا نام لکہا دیکہکر اونپر درود پڑہی اوس
درود کی برکت سے ہمنے بخشدیا حکایت سفیان ثوری کہتے ہین مین نے حج مین ایک
جوان دیکہا جب قدم اوٹہاتا یا رکہتا یہ درود پڑہتا اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد مین نے کہا آیا یہ بات
دانستہ کرتا ہے کہا ہان تم مجہسے بولا تم کون ہو مین نے کہا سفیان ثوری کہا عراقی مین نے
کہا ہان کہا خدا کو تمنے کسطرح پہچانا مین نے کہا اسوجہ سے کہ وہ رات کو دن اور دن کو
رات مین بدلتا ہے اور بچہ کو اوسکی مان کی پیٹ مین تصویر فرماتا ہے کہا آے سفیان ثوری
تمنے خدا کو جیسا چاہیے نہ پہچانا مین نے کہا تمنے کسطرح پہچانا کہا فسخ عزم کے ساتہ کہ جب مین نے
کسی کام کا عزم کیا اور اوسکے خلاف واقع ہوا سمجہا کہ میرا کوئی خدا ہے جو میرے کام کی تدبیر

کرتا ہے میں نے کہا کثرت درود کی وجہ کیا ہے کہا راہ حج میں میری ماں میرے ہمراہ
تھی مجھسے کہا مجھے خانۂ کعبہ کے اندر پہونچا دے میں نے پہونچا دیا ناگاہ اوسکا پیٹ پھول گیا
اور منھہ کالا ہوگیا میں یہ حال دیکھکر بہت غمگین ہوا اور دونوں ہاتھہ اوٹھاکر جناب الٰہی
میں عرض کیا اے رب تو ایسی مصیبت میں مبتلا کرتا ہے اوسے جو تیرے گھر آتا ہے
یہ بات کہتی ہی ایک ابر آسمان کی طرف سے اوٹھا اور ایک مرد سپید پوش نے آکر اپنا ہاتھہ
میری ماں کی منھہ اور پیٹ سے ملا فی الفور وہ آفت دور ہوگئی جب اونسے جانے کا ارادہ
کیا میں نے دامن اوسکا پکڑکر عرض کیا آپ کون ہیں کہ اس مصیبت میں ہماری خبر لی فرمایا
میں محمد ہوں نبی تیرا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے عرض کیا مجھے کچھہ وصیت کیجیے فرمایا ہر قدم
کے اوٹھانے اور رکھنے وقت محمد پر درود بھیجا کر کذا فی القول البدیع حکایت ابو حفص
عمر بن حسین سمرقندی کہتے ہیں میں نے ایک شخص دیکھا کہ عرفات و منا میں سوا درود کے اور
کچھہ نہیں پڑہتا سبب اسکا پوچھا کہا میرا باپ ہمراہ حج کرتا تھا مرتے ہی اوسکا منھہ گدہے کا سا
ہوگیا مجھے نہایت غم ہوا اور اوسی رنج میں روتے روتے سو گیا ناگاہ حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں اللہ تعالےٰ نے تیرا غم دور کیا اوسی حال میں باپکا
منھہ جو دیکھا تو چودہوین رات کے چاند سے زیادہ چمکتا پایا پھر تو میں بے اختیار حضرت کے
قدم پر گرا اور ماجرا دریافت کیا فرمایا تیرا باپ سود کھاتا تھا اور منھہ سود کھانیوالے کا
دنیا یا آخرت میں گدہے کا سا ہوجاتا ہے مگر وہ سوتے وقت سو بار درود بھی پڑہا کرتا
جب اوسپر یہ حالت گذری اوس فرشتے نے جو احوال امت کا مجھسے کہا کرتا ہے حال اوسکا
عرض کیا میں نے خدا سے اوسکی شفاعت کی اور قبول ہوئی وہ شخص کہتا ہے جب میں
خواب سے بیدار ہوا ہاتف نے پکارا کہ تیری باپکو درود وسلام نے اس آفت سے بچا لیا
اوسیوقت سے میں نے عہد کیا کسی حال اور کسیوقت درود وسلام نہ چھوڑونگا حکایت
ایک شخص کو اوسکے مرنیکے بعد کسی نے خواب میں دیکھا حال پوچھا کہا جب مجھے قبر میں رکھا منکر نکیر
سوال وجواب کو آئے اونکے سوال کا جواب مجھے نہ آیا اوسوقت اپنی نجات سے مایوس ہوا
اور یہ صدمہ دلپر گذرا کہ بیان نہیں کیا جاتا ناگاہ ایک شخص سفید کپڑے پہنے خوشبو لگائے

میری قبر مین آیا اور منکر نکیر کا جواب سکھایا جب اوس آفت سے نجات پائی اوس سے
کہا تو کون ہے کہ ایسے وقت سخت اور عالم تنہائی مین مجہہ بیکس کی مدد فرمائی اوسنے کہا
مین تیری درود ہون مجھے حکم ہے قیامت تک تیرے پاس رہون اور ہر مصیبت مین مدد
کرون حکایت نمیری اور ابن بشکوال نقل کرتے ہین اہل شیراز سے کسی نے ابو العباس احمد
بن منصور کو اون کی وفات کے بعد خواب مین دیکھا کہ جامع شیراز کی محراب مین حلہ مکلف
پہنے اور جڑاؤ تاج سر پر رکھے کھڑے ہین پوچھا تمہارا کیا حال ہوا فرمایا خدائے تعالےٰ نے
مجھے بخشدیا اور بہشت مین داخل کیا اسلئے کہ مین درود بہت پڑہا کرتا حکایت سخاوی
اور ابن بشکوال حکایت کرتے ہین کسینے ابو حفص کاغذی کو خواب مین دیکھا پوچھا خدائے تعالےٰ
نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا رحمت کی اور بخشدیا اور بہشت مین داخل کیا پوچھا کس
سبب سے فرمایا جب خدا کے حضور گیا فرشتون کو حکم ہوا اسکے گناہون اور درود کا
حساب کرو درود میرے گناہون پر غالب ہوئی فرمایا اسیقدر کفایت کرتا ہے اسے بہشت مین
لے جاؤ یہ حکایت ابن حجر مکی نے بھی لکھی ہے حکایت قول بدیع مین نقل کیا ایک عورتنے
خواب مین اپنی بیٹی کو سخت مصیبت اور عذاب مین مبتلا دیکھا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ
سے بیان کیا فرمایا صدقہ دے اتفاقاً خواجہ حسن بصری نے اوسی روز اوسکے بیٹے کو خواب مین
دیکھا کہ ایک مکلف تخت پر بیٹھی ہے اور نور کا تاج سر پر رکھا ہے متعجب ہوکر کہا تیری ماں نے
اسکے خلاف بیان کیا تھا اوسنے کہا ماں میری سچ کہتی ہے ہم ستر آدمی عذاب مین گرفتار
تھے ایک شخص ہماری قبرون کی طرف سے گذرا اور ایک درود پڑھ کر ثواب اوسکا
ہمکو بخشدیا خدائے تعالےٰ نے اوسی ایک درود کی برکت سے ہمین عذاب سے نجات دی اور
اسقدر ثواب کہ تم دیکھتے ہو میرے حصے مین آیا حکایت محمد بن سعید بن مطرف کہتے ہین
مین سوتے وقت چند بار درود پڑہتا ایکر وز سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین
دیکھا کہ فرماتے ہین اپنا منہ آگے لا کہ مین اوسے چومون اسلئے کہ تو اس منہ سے درود
پڑہتا ہے مینے اپنا منہ اس قابل نہ سمجھا مگر بپاس حکم عالی رخسارہ حضرت کے سامنے کیا
آپ نے میرے رخسارے پر بوسہ دیا جب بیدار ہوا تمام گھر مشک کی خوشبو سے معطر پایا اور

آٹھہ دن تک میری عورت کو اوس رخسار ہی سے جیسے حضرت نے چوما تھا مشک کی خوشبو آتی رہی حکایت ابن بشکوال نے نقل کیا مسطح نام ایک شخص امر دین مین سستی رکھتا تھا مین اوسے مرنے کے بعد خواب مین دیکھا حال پوچھا کہا مین ایک محدث کے پاس گیا تھا جب اونسے حدیث پڑہی حضرت پر درود بہیجی مین نے بہی چلا کر کہا صلے اللہ علیہ وسلم میری آواز سنکر تمام مجلس نی درود پڑہی اوسیوقت ہم سب یعنے تمام اہل مجلس بخشے گئے حکایت ابو بکر بن مجاہد سے ایک رات حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب مین فرمایا اے ابو بکر صبح ایک مرد بہشتی تیرے پاس آئے گا تو اوسکی تعظیم بجالانا صبح کو شبلی ابو بکر پاس آئے ابو بکر تعظیم کو اوٹھے اور گود مین لے کر پیشانی پر بوسہ دیا رات کے وقت پہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین اے ابو بکر خدا تجہے عزت دے جیسی تو نے اوس مرد بہشتی کی تعظیم کی عرض کیا یا رسول اللہ شبلی کو یہ مقام کس عمل سے حاصل ہوا فرمایا وہ پانچون وقت نماز کے بعد یہ آیت لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم پڑہتا ہے پہر مجہپر درود بہیجتا ہے اور محمد بن عمر کی روایت مین آیا بعد اس آیت کے تین بار کہتا ہے صلی اللہ علیک یا محمد حکایت در منضود مین لکہتے ہین ابو الحسن شاذلی رحمہ اللہ کو کسی جنگل مین درندون نے گہیرا جب کچہہ نہ بن آیا درود کی کثرت کی درندے بہاگ گئے اور اونکی شر سے نجات حاصل ہوئی حکایت شاہ غریب اللہ رحمہ اللہ کہتے ہین مجہسے دو بہائیون نے کہ سوداگر تہے عظیم آباد مین نقل کیا کہ ہمارے باپ کے اولاد نہوتی کسی فقیر صاحب سے التجا کی اونہون نے فرمایا کروڑ بار درود مدت معین مین پڑہوا ؤ اور پڑہنے والون کی کمال خاطرداری اور دلجوئی کرو ہمارے باپ نے ایسا ہی کیا خدا تعالے نے درود کی برکت سے ہم دونون فرزند عنایت فرمائے حکایت اخبار الاخیار مین نقل کرتے ہین خواجہ قطب الدین بختیار کاکی ہر رات تین ہزار بار درود پڑہتے جب نکاح کیا تین شب نہ پڑہ سکے کسی سے سید عالم محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مین فرمایا بختیار کاکی کو میرا سلام پہونچا اور کہہ ہر رات تو مجہے جو تحفہ بہیجا کرتا تہا تین رات سے نہین پہونچا حکایت محمد

محمد بن مالک کہتے ہین مین ایک روز ابو بکر بن مجاہد پاس بیٹھا تھا کہ ایک شکستہ حال آیا شیخ نے
اوسے کمال تعظیم سے بٹھایا اوسنے کہا آج میرے لڑکا ہوا قدرے روغن وشہد درکار ہے
ابو بکر کہتے ہین اوسوقت میرے پاس کچھ نتھا اسی فکر مین سو گیا ناگاہ حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم نے خواب مین مجھسے فرمایا علی بن عیسے وزیر پاس جاکر اوسے سلام پہونچا اور یہ پیام
دے کہ تو ہر شب سوتے وقت ہزار بار درود پڑھتا ہے آج کی رات سات سو بار پڑھی
کہ خلیفہ نے بلایا اوراوسکے پاس سے آکر عدد تمام کیا ہمارے حکم سے مولود کے باپ کو سو دینار
دے کر اپنے صرف مین لائے ابو بکر خواب سے بیدار ہو کر اوس شخص کے ساتھ علی بن عیسے پاس
گئے اور اوس سے حال خواب کا بیان کیا اوسنے ایک توڑا منگا کر سو دینار اوس شخص کو دئیے
اور ہر چند زیادہ دیتے رہے انکار کیا کہ مین حضرت کی اجازت سے زیادہ نہ لونگا اور سو
سو دینار شیخ کو دیے شیخ نے لینے مین عذر کیا وزیر نے کہا یہ حق تمہارے پیام پہونچانیکا ہے
پھر سو اور دیے کہ یہ صلہ تمہارے یہانتک آنے کا ہے اسیطرح ہزار دینار عنایت کیے حکایت
جذب القلوب مین جمع الجوامع سے نقل کیا کسی مرد صالح پر تین ہزار دینار قرض تھے قاضی نے
ایک مہینے کی مہلت دی جب اوسنے کہین ٹھکانا نہ دیکھا درود پڑھنے مین مشغول ہوا آخر
مہینے حضرت نے خواب مین حکم دیا علی بن عیسے وزیر سے جاکر میری طرف سے کہہ کہ تین ہزار دینار
دے مرد کہتا ہے مین بیدار ہو کر سوچا اگر وزیر مجھسے دلیل میرے سچے ہونے کی طلب کریگا تو کیا
جواب دونگا اوس روز نہ گیا دوسرے دن بھی وہی خواب دیکھا تیسرے دن آپنے
فرمایا اگر وہ حجت چاہے تو اوس سے کہنا کہ تو ہر روز نماز صبح کے بعد سورج نکلنے سے پہلے
پانچ ہزار بار درود پڑھتا ہے اور اس حال سے کوئی واقف نہین مرد صالح کہتا ہے مین وزیر کے
پاس گیا اور حال خواب کا بیان کیا وزیر نہایت خوش ہوا اور مجھے تین ہزار دینار عنایت
کیے کہ قرض مین دے اور تین ہزار واسطے خرچ اہل وعیال کے اور تین ہزار واسطے سرمایہ
تجارت کے اور دیے اور قسم دی کہ مجھسے ملاقات کیا کرو اور جس بات کی حاجت ہو بے تکلف
کہدیا جب مین تین ہزار دینار قاضی پاس لے گیا اور اوس سے حال بیان کیا اوسنے کہا مین
تیرا قرض اپنے پاس سے ادا کر دونگا قرضخواہ نے سنکر کہا وزیر اور قاضی سے مین حق

تے سو جو مین نے قرض اپنا چھوڑ دیا قاضی نے کہا مین نے جو مال خدا کے واسطے نکالا اب
اوسے واپس نہ کرون گا پس وہ شخص درود کی برکت سے قرض سے بھی پاک ہوا اور بہت سا
مال کثیر اپنے گھر لے گیا حکایت سخاوی ابو عبد الرحمن تعزی سے نقل کرتے ہین کسی نے
خلاد بن کثیر کے نزع کے وقت ایک رقعہ اونکے سرہانے پایا اوسمین لکھا تھا یہ براۃ من النار
لخلاد بن کثیر یہ برات نامہ دوزخ سے ہے خلاد بن کثیر کے واسطے لوگون سے پوچھا کیا عمل
کرتے تھے کہا ہر جمعہ کو ہزار بار یہ درود اللھم صل علی محمد ن النبی الامی پڑھتے تھے حکایت
فاکہانی نے فجر منیر مین شیخ صالح موسے ضریر سے نقل کیا مین کشتی پر سوار تھا ناگاہ ایک ہوا جسے
قلابیہ کہتے ہین اور جہاز اوس سے کم نجات پاتا ہے اوٹھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
مجھے خواب مین فرمایا اہل جہاز کہہ ہزار بار یہ پڑھین اللھم صل علی محمد صلوٰۃ تنجینا بہا من جمیع
الاھوال والآفات وتقضی لنا بہا جمیع الحاجات وتطھرنا بہا من جمیع السیئات وترفعنا
بہا عندک اعلی الدرجات وتبلغنا بہا اقصی الغایات من جمیع الخیرات فی الحیوٰۃ وبعد الممات
جب مین بیدار ہوا اہل کشتی سے حال کہا تین۳ سو بار کے قریب یہ درود ہمنے پڑھا ہوگی کہ ہوا
ساکن ہوئی اور کشتی ڈوبنے سے بچ گئی شیخ مجد الدین فیروزابادی نے بھی یہ حکایت نقل کی
حکایت شیرویہ عبد اللہ بن مکی سے نقل کرتے ہین ابو الفضل قومسانی مجھسے کہتے تھے
میرے پاس ایک شخص خراسان سے آیا اور اوسنے کہا مینے مدینہ شریفہ کی مسجد مین رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین جب تو ہمدان کو جائے ابو الفضل بن
زیرک سے میرا سلام کہنا مین نے سبب اس عنایت اور مہربانی کا دریافت کیا فرمایا وہ ہر روز
سو بار یا زیادہ مجھپر یہ درود بھیجتا ہے اللھم صل علی محمد ن النبی الامی وعلی آل محمد جزی اللہ
محمدا صلی اللہ علیہ وسلم عنا ماھو اہلہ پھر اوسنے مجھے اس صیغے کی اجازت لی اور قسم کہائی کہ
مین حضرت کے بتانے سے پہلے تمہین اصلا نہ جانتا تھا ہر چند مین اوسے کچھ دینار دیتا قبول نہ کیا
اور کہا مین حضرت کی رسالت پر اجرت نہین لیتا اور ایسی عمدہ خیر کو حطام دنیا کے بدلے
نہین بیچتا حکایت محمد بن یحییٰ کرمانی کہتے ہین ہم ابو علی بن شاذان کے پاس بیٹھے تھے ناگاہ ایک جوان
اجنبی آیا اور سلام علیک کرکے ابو علی بن شاذان کو پوچھا ہمنے اونکی طرف اشارہ کیا اوسنے کہا

اسے شیخ مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب مین حکم دیا ابو علی بن شاذان کی
مسجد مین جا اور اوس سے ملاقات ہو تو میرا سلام اوسے پہونچا ابو علی یہ بات سنکر بہت
روے اور کہا مین اپنے مین کوئی عمل موجب اس عنایت کا نہین پاتا سوا اسکے کہ حدیث
ٹھیر ٹھیر کر پڑھتا ہون اور جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام آتا ہے درود کی کثرت کرتا ہون
راوی کہتا ہے ابو علی نے اس واقعہ کے تھوڑے دنون دو تین مہینے بعد انتقال کیا منقول ہے
قیامت کے دن ایک شخص کے اعمال تولے جاوینگے اور پلہ بد اعمال کا گران ہوگا فرشتے
عذاب کے اوسے پکڑ لینگے اوسوقت وہ گنہگار خوف سے کانپنے لگیگا اور چار طرف دیکھیگا
کوئی مددگار اور غمخوار نظر نہ آئیگا ناگاہ سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائینگے
اور فرشتون سے فرماوینگے اسے کہان لیے جاتے ہو اعمال اسکے میرے سامنے تولو فرشتے
حسب الحکم اعمال اوسکے پھر تولینگے آپ ایک پرچہ کاغذ کا نیکیون کے پلے مین رکھدینگے
پلہ نیکیون کا جھک جائیگا اور وہ گنہگار اوس عذاب سے نجات پاویگا کہیگا میری جان
آپ پر قربان آپ کون ہین کہ اس مصیبت کے وقت مین میری خبر لی اور حیات ابدی مجھے
بخشی فرشتے کہینگے یہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہین اور یہ وہ پرچہ ہے جسمین تو نے
درود لکھا ہے اللہم صل علی محمد وآلہ وبارک وسلم تسلیما فقط

خاتمۃ الطبع

اما بعد حمد و نعت کے شائقین اخبار احمدی و طالبین آثار محمدی کو مژدہ ہو کہ بتائید ایزدی
کتاب لاجواب مسمی بہ لب لباب المعروف بہ سرور القلوب فی ذکر المحبوب تالیف منیف عالم علم
فاضل لوذعی مولوی محمد نقی علی خان صاحب بریلوی ادام افاضتہ الخفی والجلی مطبع فیض مرجع قدردان علم و ہنر
نامی آور منشی نولکشور صاحب واقع دار السرور کانپور پندرہوین شعبان سنہ ۱۲۸۸ ہجری النبوی صلعم
مطابق ۱۳ اکتوبر سنہ ۱۸۷۱ عیسوی کو منطبع ہو کر مطبوع طبایع
خاص و عام ہوئی